

مَنْزِلُ وَاللَّهِ خَيْرٌ لِّقَوْمِهِ فِي الدِّينِ

9591

أحمد که درین ترتیب جام بیست و پنج سال تطبیق عبارت اصل شعر عربی و افاضات و تخریج کرده

جلد اول و ثانی نور البیضاء

ترجمه اردوی شرح و قتله

ایستاد راجی غفران محمد عبدالرحمن بن کاظم روشن قریب یازده نسل از بزرگان و عظمای مکه مصطفی خان

در مطبع نظامی واقع کاپو طبع شد

واقع ہوگا اس طرح میں اردو فارسی ترقی بر قسم کی مشہور کتاب میں قیمت از ان موجود ہیں کیا تفصیل ملے جہاں قیمت معلوم ہوگا اگر دیکھتے  
 معاد ہو سکتی تو لیکن یہاں میر کا کوئی نام واسطے علامت کتابتیں کے وضع کیے ناستدین جو کتاب مخطوط ہو ملک کر لیں یہ بر قسم کی کتابت  
 جیسو اپنا نام اس مخطوط میں خط کتابت کے ذریعے سے ہر کتابت ہی آواز اور دہانہ نام تخلی و س صحت کے کفایت صاحب وراثت کی مخطوط ہوگی  
 اہل تہذیب محمد عبد الرحمن صاحب مخطوط طبری واقع کا پورہ مسئلہ یہاں ہو

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از تصانیف جماعه حضرت امام محمد باقر علیه السلام و صاحب کتاب اوست



بسم الله الرحمن الرحيم

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ













نہی اور خیرت تمام ہو گئے اور یہ اس کے انتقال کا سبب ہوا اللہ عزوجل اس آقاؐ کو بخش دے۔ آمین

احوال اليهود اور وہابی

نام انکا سلیمان بن شہباز بن اسحاق بن شہر بن سمران لازدی سجستانی ہوا و گجستان و عرب و ہندوستان کا اور  
میدستان ایک ملک ہوا و ہرات کے پنج میں متصل ہوا و ہرات کے اور دو جو ایں خلیکان کے کہما کی گجستان ایک قریب قریب ہرات  
کے خلا ہی قرا و گجستانہ دو سو اور دو جری میں ہوا اور اکثر بلاد اسلام میں مانند مصر اور شام اور جزا و عراق اور خراسان و غیرہ میں ہر  
کی اور علم حدیث کو بخوبی سمجھ کیا غلط حدیث اور عبادت اور تقویٰ اور صلاح میں ایک فرد کو کامل تھے اور آپ ایک نے اس کشف رکھتے  
تھے اور ایک تنگ لوگوں نے اس حال کو اوستے دریافت کیا فرمایا کہ واسطے کتابوں حدیث کے جو بعد دو سو و اس  
کشف رکھنے کی کچھ حاجت نہیں اسراف ہو تو موسیٰ بن ہارون کہ ایک بزرگانِ وقت میں سے تھے فرماتے کہ ابو داؤد و ترمذی  
واسطے حدیث کے پیدا ہوئے اور آخرت میں واسطے جنت کے اور جب اس کتاب کی تصنیف نایاب ہوئے امام احمد کے پاس گئے اور انھوں نے  
اس کو دیکھ کے بہت پسند کیا اور ابو داؤد نے اس کتاب کو پہلی لکھ حدیثوں سے انتخاب کیا ہوا اور کل حدیثیں اس کتاب میں چار ہزار  
آٹھ سو ہیں اور التزام کیا ہوا اس بات کا کہ حدیث صحیح ہو یا حسن اور اس واسطے یہ کتاب بعد صحیح سب کتابوں سے زیادہ معتبر  
اور قاتل ابو داؤد کی سولہ سو تالیفات میں اس کتاب کو دیکھتے ہیں جن میں ابو داؤد نے ہر سال کی ہتر سال کی ہوئی ۔

احوال ترمذی کا

[illegible]

## احوال نسائی کا

امام ابو عبد الرحمن صاحب بن علی بن محمد بن شان بن یحییٰ زبانی اور بنی نبوت ہر طرف سے کہ نام ایک شہر کا ہے جو زمانہ میں  
میرا ہونے سال ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ میں اور بنی نبوت ہر طرف سے کہ نام ایک شہر کا ہے جو زمانہ میں  
اور ایک ذرا طے کر کے نہایت قوی اور بزرگ دست تھے چار پوچھان چھین ہر ذات کو ایک کے پاس جاتے تھے اور لوہڑیاں بھی بہت تھیں اور  
پہلے ایک کتاب حدیث کی کسی اور نام اور کا سن کبریٰ رکھا تھا اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے ایک امیر نے اسے پوچھا کہ جتنی  
حدیثیں اس کتاب میں ہیں سب صحیح ہیں انھوں نے کہا کہ صحیح بھی ہیں حسن بھی ہیں سب صحیح کی حدیثیں میں اس امیر نے عرض کیا کہ ایک کتاب  
ایسی جمع کیے حسین سب حدیثیں صحیح و درین تباہ و مسموم نے اسکو خلاصہ کر کے صحیح حدیثیں کتنی کیں اور نام اسکا بھی رکھا اور اسکو  
سن مصری بھی کہتے ہیں اور وہ حسن زبانی اس خط میں مذکور ہے یہی سن مصری ہر آدمی سب ذکی وفات کا یہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
صاف میں ایک کتاب و مضمون تصنیف کی بعد فراغت کے اسکو بھیجا یا کہ اس کتاب کا جامع متن میں بیان کریں کہ وہ ان کو لوگ سبب لغت  
بنی مائیکہ خواجہ کی طرف مل گئے ہیں کچھ تھوڑا سا بیان اس کتاب کا کیا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ آئینہ الیوم میں مابین کے مناقب میں بھی کچھ لکھا ہے فرمایا  
کہ حادیث کو بھی کسی کو کچھ بات با جاوے اس کے مناقب کہان میں اور دیکھتے کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا کہ تیسرے نزدیک ان کے مناقب میں سے کچھ صحیح ہیں  
اسی طرح کچھ کہا کہ نام لوگوں نے اسکو کتب شیعہ کی طرف منسوب کیا اور لاتین بار مانتے ہیں کہین کچھ حیرت انگیز قولوں میں دیکھی کہ اس کے سبب سے  
آپ خیم جان ہو گئے مادم اور کو کو دیکھنے کے گھر میں لائے انھوں نے کہا کہ کچھ اسی وقت کو دیکھیں اس کے چوکو یاد مان جائے کہ مردس پاراستے میں مردان  
عرض کے میں پورے اور عدا اور مرد و کچھ میں مردوں ہوئے وفات او کی دن تشبہ علیہ صرح ہر مردوں مصر میں سال تین سو تین  
پس ہوئی اور دیکھتے کہتے ہیں کہ راہ میں او کا انتقال ہوا اور وہ ان سے لاسٹ او کی سگے میں ملے گئے

احوال ابن ماجہ کا

نام ایک ابو عبد الرحمن بن یحییٰ بن عبد اللہ بن ہاشم قرطبی بنی اور بنی نبوت ہر طرف سے کہ نام ایک شہر کا ہے جو زمانہ میں  
اور علاقہ عجم میں اور یہ کتاب ذکی مدد تصانیف میں سے ہے اور یہ صحاح ستہ میں فتوح راجع و اصل ہر آدمی سب ذکی فارغ ہوئے  
ابو عبد الرحمن کی سے پاس ملے گئے اوکھوں نے اس شخص کو دیکھا کہ اگر یہ کتاب کسی شخص کے ہاتھ لگے گی اکثر کتاب میں جس حدیث کی ہے کہ  
ہو عاوین کی اور دانی یہ کتاب اختصار اور عدم تکرار میں نظیر ہے اور اور بعد نے اس کتاب کی بحث کی جماعت ہی اور کہا کہ ماب ہو  
کہ او میں کوئی حدیث نہایت مبعوث و موصوع ہوگی اور اس میں میں نہیں کتاب میں ہیں اور میں ایک ہزار انیسویں میں اور سب حدیثیں  
او کی چار ہزار ہیں اور صحیح ہے کہ ماب کی ان کا نام تھا اور عبد اللہ والے صحابی تھے سند و تواتر و توحید میں یہ ایک بڑا وقت مستخرج حدیث سے  
اتحاد کیا اور عربی اس من سے طلح ہوا وفات نامی و تشبہ کے ذریعہ سند و تواتر و توحید میں یہ ایک بڑا وقت مستخرج حدیث سے

بیان تیسرا

حاجا چاہیے کہ بعض محققین نے تقلید مذہب میں کو نہا سب راہ میں واجب کہا ہے اور بعضوں نے شخص کو تو رفت ان دنوں قوام میں اس طور  
پر ہے کہ شخص عالم میں حدیث کا ہر چاروں طریقہ کا خدا و رسول میں اکت ہو کہام اللہ کی آیات منسوخہ اور بنی نبوت ہر طرف سے کہ نام ایک شہر کا ہے جو زمانہ میں  
نخوبی طلح ہو کہ اور معرفت نعم حدیث اور محبت میں ہر کو نام کیفیت کو اس سے آگاہ ہو بہت احادیث اسکو مستخرج ہوں اکثر کتاب میں حدیث  
کی اس کے مطالعہ سے گذری ہوں تو ان سب مضمونوں کا جو شخص جامع ہو کہ اسکو تقلید مذہب میں کہنا مستحسن ہے اور جو شخص میں تیرا لفظ











[illegible]







# کتاب الطہارۃ

۱۸	فصل دسویں	۲۴	فصل سترہویں	۳۰	فصل چوبیسویں
۲۹	فصل پانچویں	۴۹	فصل تیسویں	۵۲	فصل چوبیسویں
۵۴	فصل چھٹے	۶۳	فصل چھٹے	۶۴	فصل چھٹے
۶۹	فصل چھٹے	۷۵	فصل چھٹے	۷۸	فصل چھٹے
۷۹	فصل چھٹے	۷۸	فصل چھٹے	۷۸	فصل چھٹے

# کتاب الصلوٰۃ

۸۱	فصل اول	۹۱	فصل اول	۹۲	فصل اول
۱۱	فصل اول	۱۱۸	فصل اول	۱۱۹	فصل اول
۱۲۲	فصل اول	۱۲۳	فصل اول	۱۲۴	فصل اول
۱۳۱	فصل اول	۱۳۲	فصل اول	۱۳۳	فصل اول
۱۳۴	فصل اول	۱۳۵	فصل اول	۱۳۶	فصل اول
۱۳۷	فصل اول	۱۳۸	فصل اول	۱۳۹	فصل اول
۱۴۰	فصل اول	۱۴۱	فصل اول	۱۴۲	فصل اول

# کتاب الزکوٰۃ

۱۴۵	فصل اول	۱۴۶	فصل اول	۱۴۷	فصل اول
۱۴۸	فصل اول	۱۴۹	فصل اول	۱۵۰	فصل اول

# کتاب الصوم

۱۵۱	فصل اول	۱۵۲	فصل اول	۱۵۳	فصل اول
۱۵۴	فصل اول	۱۵۵	فصل اول	۱۵۶	فصل اول

# کتاب الحج

۱۵۷	فصل اول	۱۵۸	فصل اول	۱۵۹	فصل اول
۱۶۰	فصل اول	۱۶۱	فصل اول	۱۶۲	فصل اول
۱۶۳	فصل اول	۱۶۴	فصل اول	۱۶۵	فصل اول
۱۶۶	فصل اول	۱۶۷	فصل اول	۱۶۸	فصل اول













کہ ایسا ہی وضو اور جس نے کہ زیادہ کیا اور اس کے بڑا کیا اور جو رطل کا پلو روایت کی ابو نعیم میں جمادے کہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا بار بار یا تین بار یا تیس اگر کہ کیا اس سے یا زیادہ کیا تین بار دھونے پر سوار سے خطا کی اور نہ رطل کی صحیح ہو ایسا ہی ہے جو ایک اندیشہ میں اور اس کے سوا بہت سی حدیثیں ہر غصہ کہ تین بار دھونے میں آئی ہیں اور ہائے میں جو اس مقام پر حدیث لکھی ہے کہ وہ پانی نہیں لگی کچھ مکر اور اس کا وار قطعی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے ابی بن کتب سے اور دونوں سنہین ضعیف ہیں **صل** دسویں سار سے سر کا سج کر اکیبار اور امام شافعی کے نزدیک تین بار سار سے سر کا سج سنت ہے اور جامع ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ انھوں نے وضو کیا پس فرمایا اعضا سے نہو کہ تین بار وضو سج کر اکیبار کیا اور کیا ایسا ہی تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **ف** اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ایسا ہی کہا ابن الہمام نے اور بخاری لاہ سلم کی صحیح حدیث میں اس بات ہر روایت کہ فی بین کہ سج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور عمر السملات میں ہے کہ حضرت سج کی مکر کہ بھی نہیں کرتے تھے اور ایک حدیث میں مکر اس سج کی آئی ہے لیکن یہ حدیث ضعیف کہ انتہی اور ہائے میں جو کھائی کہ حضرت شافعی نے وضو کیا تین بار وضو سج کر اکیبار کیا اور کہا کہ جب یہ وضو حضرت کا سبب حدیث یحییٰ نے کہا کہ میں نے نہیں پائی اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ طہرائی نے اسکو روایت کیا ہے اور جو علم لای میں اس حدیث کا کہیں نشان نہیں ایسا ہی کہا ہے شیخ اور یہ غلطی کہ یہ حدیث ہم اوسط طبرستانی میں موجود ہے سند ابی ہریرہ لغوی سے **صل** کیا دھونے دونوں کا دونوں سج کر یا سر سج کے پانی سے **ف** یعنی جو تری ہاتھوں میں سج سر سے پانی ہوا وہی سے دونوں کا لون کا سج کرے اور یا پانی نہ لیتو سے کیونکہ روایت کی ابن ماجہ اور وار قطعی نے ساتھ سند صحیح کے حضرت عبداللہ بن زیاد ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کان سر میں ہے پس بھی سر میں داخل ہیں اور جب سر میں داخل ہوئے تو سر بھی چوس پانی سے سج کیا ہو ایسی پانی سے کا لون کا بھی سج کرے اور دو ٹا میں اور سن سنائی میں روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب وضو کرنا جو بندہ کو مومن باہر لے ہیں وقت لگی کرنے کے گناہ اس کے مومن سے اور ناک میں پانی ڈالنے سے ناک سے اور مومن دھونے سے تو ہرے یہاں تک کہ لگوں کے نیچے سے بھی اور ہاتھ دھونے سے ہاتھ کے یہاں تک کہ انھیں کے نیچے سے بھی اور سج سر سے یہاں تک کہ کا لون سے بھی اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ کان بھی سر میں داخل ہیں اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور پہلی حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی ابواثر سے بھی روایت کیا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے کہ یہ کوکہ اسامہ بن اسلمی شہر شامی حوث کا ہے اور ضعیف کیا ہے اسکو بعض لوگوں نے اور تو کیا اسکو اکثر لوگوں نے **صل** اور امام شافعی کے نزدیک کا لون کے سج واسطے نیا پانی لوے آخر حرمینت کرنا وضو کی مشروع کرنے کے وقت **ف** یعنی قصد کرنا اس بات کا کہ میں وضو کرنا ہوں **صل** رفع جہت کے اور پستے ناک کے یا چھونے صفحہ کے وغیرہ یا کہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اللہ اکمالہ** یا **اللہ تعالیٰ** یعنی سوا اس کے نہیں کہ **ف** اب ٹکون کا ساتھ نیت کے ہی روایت کیا اسکو بخاری اور سلم نے حضرت عمر سے **صل** پیر چھون ترتیب سے کرنا وضو کا اس طرح پر کہ پہلے نوں کو دھو دے پیر ہاتھ کو واسطے آخر تک **ف** کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایسا ہی کیا ہے **صل** اور امام شافعی کے نزدیک بیت اور ترتیب دونوں فرض ہیں چودھویں **صل** کہ دھونا اعضا وضو کا کہ ہر اعضا خشک ہو جاوے اور امام مالک کے نزدیک نماز کے بعد وضو کرنا واجب ہے اور ان کے سنت ہے چوتھیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہے

وہ حدیثیں جو اس مقام پر حدیث لکھی ہے کہ وہ پانی نہیں لگی کچھ مکر اور اس کا وار قطعی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے ابی بن کتب سے اور دونوں سنہین ضعیف ہیں **صل** دسویں سار سے سر کا سج کر اکیبار اور امام شافعی کے نزدیک تین بار سار سے سر کا سج سنت ہے اور جامع ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ انھوں نے وضو کیا پس فرمایا اعضا سے نہو کہ تین بار وضو سج کر اکیبار کیا اور کیا ایسا ہی تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **ف** اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ایسا ہی کہا ابن الہمام نے اور بخاری لاہ سلم کی صحیح حدیث میں اس بات ہر روایت کہ فی بین کہ سج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور عمر السملات میں ہے کہ حضرت سج کی مکر کہ بھی نہیں کرتے تھے اور ایک حدیث میں مکر اس سج کی آئی ہے لیکن یہ حدیث ضعیف کہ انتہی اور ہائے میں جو کھائی کہ حضرت شافعی نے وضو کیا تین بار وضو سج کر اکیبار کیا اور کہا کہ جب یہ وضو حضرت کا سبب حدیث یحییٰ نے کہا کہ میں نے نہیں پائی اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ طہرائی نے اسکو روایت کیا ہے اور جو علم لای میں اس حدیث کا کہیں نشان نہیں ایسا ہی کہا ہے شیخ اور یہ غلطی کہ یہ حدیث ہم اوسط طبرستانی میں موجود ہے سند ابی ہریرہ لغوی سے **صل** کیا دھونے دونوں کا دونوں سج کر یا سر سج کے پانی سے **ف** یعنی جو تری ہاتھوں میں سج سر سے پانی ہوا وہی سے دونوں کا لون کا سج کرے اور یا پانی نہ لیتو سے کیونکہ روایت کی ابن ماجہ اور وار قطعی نے ساتھ سند صحیح کے حضرت عبداللہ بن زیاد ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کان سر میں ہے پس بھی سر میں داخل ہیں اور جب سر میں داخل ہوئے تو سر بھی چوس پانی سے سج کیا ہو ایسی پانی سے کا لون کا بھی سج کرے اور دو ٹا میں اور سن سنائی میں روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب وضو کرنا جو بندہ کو مومن باہر لے ہیں وقت لگی کرنے کے گناہ اس کے مومن سے اور ناک میں پانی ڈالنے سے ناک سے اور مومن دھونے سے تو ہرے یہاں تک کہ لگوں کے نیچے سے بھی اور ہاتھ دھونے سے ہاتھ کے یہاں تک کہ انھیں کے نیچے سے بھی اور سج سر سے یہاں تک کہ کا لون سے بھی اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ کان بھی سر میں داخل ہیں اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور پہلی حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی ابواثر سے بھی روایت کیا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے کہ یہ کوکہ اسامہ بن اسلمی شہر شامی حوث کا ہے اور ضعیف کیا ہے اسکو بعض لوگوں نے اور تو کیا اسکو اکثر لوگوں نے **صل** اور امام شافعی کے نزدیک کا لون کے سج واسطے نیا پانی لوے آخر حرمینت کرنا وضو کی مشروع کرنے کے وقت **ف** یعنی قصد کرنا اس بات کا کہ میں وضو کرنا ہوں **صل** رفع جہت کے اور پستے ناک کے یا چھونے صفحہ کے وغیرہ یا کہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اللہ اکمالہ** یا **اللہ تعالیٰ** یعنی سوا اس کے نہیں کہ **ف** اب ٹکون کا ساتھ نیت کے ہی روایت کیا اسکو بخاری اور سلم نے حضرت عمر سے **صل** پیر چھون ترتیب سے کرنا وضو کا اس طرح پر کہ پہلے نوں کو دھو دے پیر ہاتھ کو واسطے آخر تک **ف** کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایسا ہی کیا ہے **صل** اور امام شافعی کے نزدیک بیت اور ترتیب دونوں فرض ہیں چودھویں **صل** کہ دھونا اعضا وضو کا کہ ہر اعضا خشک ہو جاوے اور امام مالک کے نزدیک نماز کے بعد وضو کرنا واجب ہے اور ان کے سنت ہے چوتھیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہے









کہ پڑے اور ان کی منجلیاں کھینچے ہیں اور دوسرے کو اچھا کھینچنے میں اور میرے کو امتداد کی روایت کی عبد اللہ بن احمد نے  
ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ وضو اور سیر جو سو بائیس میں یہاں تک کہ مضطرب کیونکہ جب تک ہاتھ  
مضطرب نہ ہو جائے نہ زمین جو لادے اور روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور ابویمن نے کہ نہیں وضو ہی اور سیر جو سو بائیس  
یہ تھا ہوا اور روایت کیا اسکو ہیتی نے اور ابویمن نے کہ نہیں واجب ہوا وضو اور سیر جو سو بائیس کیونکہ یہاں تک کہ سیر سے بن اور  
امام شافعی کے نزدیک اگر کھڑا بھی سو جاوے تو ٹوٹ جاوے گا اور امام مالک کے نزدیک اگر سجدے یا رکوع میں سو جاوے تو  
بھی ٹوٹ جاوے گا اور امام احمد کے نزدیک جس ہیئت پر سو جاوے وہی ٹوٹ جاوے گا اور جاری دلیل یہی حدیث  
ہی اور بعض شافعیہ نے اس حدیث کو ضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسناد میں اسکی تیرہ بیانیہ خالد الدانی کا ہا بن جہان نے کہا کہ بہت  
خطا کرتا ہے اور اسے قطعاً اور لوگوں کو جواب دے گا یہ ہے کہ صحیح جو ترمذی نے کہا ہے کہ حدیث اسکی حسن ہے اور کہا احمد نے کہ نہیں صحیح ہے یہ سنا  
حدیث اسکی کے اور زمین کا کہ اس حدیث میں ترمذی نے کچھ اور روایت کیا اسکو ابن عدی نے عبد اللہ بن عمر بن العاص سے  
کہ فرمایا حضرت نے زمین پر وضو اس شخص پر جو سو جاوے کھڑا یا بیٹھا یا تنگ کہ سو پہلو پر اور روایت ہے حدیث سے کہ ابن سبیر  
میں بیٹھا ہوا سو بائیس تک یا ایک ایک شخص نے کھڑو بھیجے سے بڑا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا مینے رسول اللہ  
آیا وضو واجب ہوا میرے اور فرمایا نہیں یہاں تک کہ رکھے تو پہلو اپنے زمین پر روایت کیا اسکو ابن عدی نے اور یہ حدیث  
ضعیف ہے کیونکہ اسناد میں اسکی تیرہ بیانیہ کثیر کا شافعیہ میں اور اگر پہلو پر بیٹھا یا کھڑا کہ سب کے نزدیک وضو ٹوٹ جاوے گا  
کیونکہ حضرت نے فرمایا لیکن وضو ٹوٹنا ہی نہ چلتا ہے اور بیابان اور سو سے روایت کیا اسکو ابن خزیمرہ نے اور صحیح کیا اسکو اور  
ترمذی نے عنوان میں غسل سے اور روایت کی ترمذی نے حضرت انس سے کہا انھوں نے کہ مجھے اصحاب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتے تھے یعنی بیٹھے بیٹھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے کہ ترمذی نے  
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن ابی بکر اور زمانہ ثوری اور احمد کا ص اور ان تین طرح کے سوا اگر سو  
وضو نہیں جاتا اسکا کھڑا بیٹھے یا رکھے یا ساجد کیونکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے سوتے تھے اور وضو  
نہیں کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے جیسا کہ گذر آ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں یہ وضو اور سیر جو سو جاوے  
کھڑا یا بیٹھا یا تنگ کہ سو پہلو پر روایت کیا اسکو ابن عدی نے جیسا کہ گذر آ اگر کوئی کہے کہ روایت کی ہزارے ہند صحیح  
کہ مجھے اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے تھے نماز کا پس رکھتے تھے پہلو اپنے زمین پر سو فیض ابویمن سے  
سو جاتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے پھر من پڑھتے تھے جواب دے گا یہ ہے کہ مراد اس سے ہے کہ انھوں نے ابویمن کو غلط فہمی  
اور حدیثوں کی جواہر گزینہ اور مسکات امہ اور بیہ سلاق نہیں اس روایت اور اگر کوئی کہے کہ روایت کی بخاری اسلم نے ابن  
سباس سے کہ میں سو بائیس تک اپنی غالیہ بیٹھ کر پس کھڑے ہوتی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آخر شب تک کہ پھر سٹا اور بیٹھے اور پھر اٹھے  
بلال بن رباح اور انکو نماز کی گھڑی پہنچا دیا اور نماز پڑھی اور وضو کیا اس معلوم ہوا کہ اگر بیٹھ سوتے بھی وضو نہیں جاتا جیسا کہ  
ابو عبد اللہ حضرت کی خصوصیات میں ہے چنانچہ ابی بکر روایت میں آیا ہے کہ وہ صائم عین صائم کی یعنی سوئی بن مری اور ان میں  
اور زمین ہوا اور دل پر اقبال اور کیسے لڑتے نہیں ہو سکتا غرض کہ اس باب میں امام ابو حنیفہ کا مذہب بہت صحیح ہے اس آیتوں

یہ حدیث صحیح ہے

یہ حدیث صحیح ہے



جسکو گناہ اور یہ حدیث میں ہے جو گناہی بے شک ہے حکم الہی ہے اسلام میں تھا اور اب نہیں رہا اور یہ جو بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ  
 کی اور قطعی اور یقینی ہے ان عباسی کے کہ فرمایا حضرت علیؑ علیہ السلام نے کہ وضو اور اس سے پہلے اور نہیں ہوا اس سے جو دراصل  
 تو یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ اوپر بتے بیان کیا **ص** اور امام محمد کے نزدیک مباشرت فاحشہ سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر کراہت  
 سے نکلے تو وضو کو نہیں ٹوٹتا اور اس واسطے کہ وہ پاک ہو اور جو اوپر کا مست ہے وہ وضو ہی کی اور اسی طرح اگر مرد کے ذکر سے کراہت نہ  
 نہ ٹوٹتا اور اگر بڑے سے نکلے تو ٹوٹ جاوے گا اور اس واسطے کہ بڑے سے نکلتا خصوصاً نجات کا بھی ناقص ہے اور اگر قبل سے عورت کی نکلے  
 تو اس میں اختلاف ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر گوشت زخم سے جدا ہو کر گر پڑے وہ نہ ٹوٹتا اور وضو کو نہیں ٹوٹتا اگرچہ وضو  
 کا **ف** یعنی مثلاً ہوسہ لیا عورت کا یا اور کوئی بدن اور سکا جھوڑا امام ابو حنیفہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹے گا اور امام  
 شافعی وغیرہ کے نزدیک ٹوٹ جائے گا اگر قبل سے چھو ہوا اور اگر باقیہ کی پشت وغیرہ سے چھو ہوا تو اس کے نزدیک بھی  
 نہ ٹوٹے گا اور امام مالک کے نزدیک اور شافعی سے ایک روایت میں اور شافعی کے نزدیک اگرچہ وضو نہ ٹوٹے اور نہ  
 کو بھی اور سورت شہوت ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا اور اگر ایسا نہیں تو نہ ٹوٹے گا امام شافعی و حجت کہلے ہیں اس باب میں کہ سورت  
 جھوڑا شہوت سے وضو نہ ٹوٹتا ہوا اس سے کہ روایت کی ابن ماجہ میں نے معاذ بن جبل سے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے یہ کہ اس  
 میں سے کہ ایک شخص آیا اس کے پاس اور پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپ اس شخص میں جو وضو کیا کسی عیبت سے سب سے  
 سوا جامع یعنی قبلہ اور مخالفہ اور پیادہ کچھ کیا سو اجماع کے حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا اس کے لیے کہ نہ کہ اجماع و  
 پھر کہ اگر کسی نے نماز میں وضو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو عیبت کے چھوٹے لازم آتا ہے جو حال اسکے یہ کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے وضو  
 اس کے لیے وضو کا حکم فرمایا تھا اور اسے استنفا کے تھا اور دلیل اس پر یہ کہ حضرت نے فرمایا اس کے نماز ہو کہ عورت کے چھوٹے سے  
 کچھ ہا نہ دھنا تو واجب نہیں ہوا اور اگر فرض تسلیم کے جواب ہو کہ جائز ہو کہ وہ شخص مباشرت فاحشہ کا بھی مرکب ہوا ہو کہ وہ  
 فاحشہ سے ہلے مذہب میں بھی وضو لازم آتا ہے اور ہماری دلیل یہ کہ روایت کی بخاری و مسلم نے مالیشہ سے کہا کہ تے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں حضرت کے ساتھ بیٹھتا تھا پس جب حضرت سجدہ کرتے تھے وہ اپنے منہ سے جاکو میں بیٹھتا ہوں  
 ہٹا لیتی اور ایک روایت میں ہے کہ گھروں میں اس میں چراغ تھا اور روایت کی بخاری نے اور حنیف سے کہ میں نے ایک ات کہ کیا حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تو میں نے چھو لیا تو انکو سا بچھ رہا تھا اپنے کے پس کیا بچھتا ہوا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے حضرت جبریلؑ  
 اور فرماتے تھے یا واکتا میں نے اس بچھ رہا تھا میری کے غصے سے آخر حدیث تک اور روایت کی بخاری نے مالیشہ سے کہ وہ  
 گنگھی کرتی تھیں حضرت کے اور حضرت اسکان میں تھے اور اسکان کے بعد میں ظاہر ہے کہ حضرت بے وضو تھے اور روایت کی بخاری نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میری گود میں اور میں نے نائل بھی پس پڑھتے تھے قرآن کو اور حضرت وفات کی حدیث مالیشہ کی گود میں  
 اور غسل اس بات کو جائز نہیں کہتی کہ حضرت نے نماز کے وضو کی سو یہ حدیثین کہ سب صحیح ہیں حجت اور لوگوں میں جو کہتے ہیں کہ طلق ہو کر نکلا  
 جھوٹا وضو کو توڑا ہوا اور وضو میں کسی ہتھکن جو کہ کہتے ہیں کہ چھوٹے سے وضو اگرچہ وضو نہ ہو وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ دلیل بھی  
 لائے ہیں کہ حضرت نے نماز کو بوسہ لینا عیبت ہے میں داخل ہوا اور اس سے وضو نہ ٹوٹا روایت کیا مسند ابوالحسنی نے اور روایت جبریلؑ  
 سے کہ وہ کہتے تھے بوسہ لینا وضو کا نہ ٹوٹا اور جو بوسہ لے کر عورت اپنی کا یا چھو لے اسکو لینے یا حضرت تو ابوسہ

و موسیٰ اور روایت یہی ابن تیمیہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ بوسہ لینے سے مرد کے عورت نامی کو وضو پر روایت کیا گیا اور نوٹوں کو مالک نے  
 مؤطافین اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ابی عیسیٰ سے کہ عبد الصمد بن مسعود نے کہا کہ بوسہ لینے سے مرد کے عورت نامی کو  
 وضو پر اور عبد الصمد بن مسعود سے نہیں سنا اور روایت کیا اسکو امام مالک نے مؤطافین بغیر اس کے جواب کیا  
 یہ ہے کہ روایت یہ حضرت عایشہؓ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لینا نصف حور قون یا نبی کا بوسہ چھلے طرف نماز  
 کے اور وضو کیا روایت کیا اسکو مزار سے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داؤد  
 نے بھی عایشہؓ سے اگر کوئی کہے کہ بخاری نے ضعیف کیا اسکو ابویحییٰ بن سید قطان نے کہا کہ یہ کچھ نہیں ہے اور کہا کہ جب سے  
 اسکی اسناد میں عود سے نہیں سنا جواب اسکا یہ ہے کہ روایت کرنے والے اس حدیث کے سبب فقہ بن اور سننے کی  
 گواہی دینا لینی ہر کوئی پر آورد و سراجواب یہ ہے بصورت تسلیم کہ روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے نزدیک سمجھا انھوں  
 نے عایشہؓ سے اگر کوئی کہے کہ زینب یہ بچہ ہے پر آورد و تقریب میں لکھا ہے کہ حال اسکا معلوم نہیں جواب یہ ہے کہ قبل قرن ثانی  
 یعنی ۱۰۰۰ بعین میں متقبل ہو چکا کہ کوئی کہے کہ حجاج ضعیف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ او را عی جو بڑے امام ہیں وہ بھی اس کے ساتھ  
 ہیں وار قطنی کی روایت میں اور وہ بڑے شہید ہیں آورد و سراجواب یہ ہے کہ وار قطنی نے روایت کیا اسکو سیال قوری سے انھوں  
 ابی روق سے انھوں نے امراہیم ثقی سے انھوں نے عایشہؓ سے اگر کوئی کہے کہ ابراہیم ثقی نے عایشہؓ سے نہیں سنا جیسا کہ اس  
 ترمذی اور ابو داؤد نے کہ اس باب میں حضرت سے کچھ صحیح نہیں ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ ابراہیم ثقی الباقی فقہین اگر بالفرض سنا  
 بھی موقوف حدیث مرسل ہے اور مرسل ہوتا نزدیک جہت ہے و سراجواب یہ ہے کہ وار قطنی نے علی بن میں کہا کہ روایت کیا اسکو ابراہیم  
 ثقی سے انھوں نے ابی روق سے انھوں نے ابراہیم ثقی سے انھوں نے اپنے مابینے تو اب یہ حدیث و مول ہو گئی اور ترمذی نے قول سے نہیں لایم  
 انکا کہ ان میں کیسے نزدیک کوئی حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ ترمذی کو کوئی حدیث صحیح اس باب میں پونجی ہو چکا کہ کوئی کہے کہ اس حدیث  
 کو ابراہیم ثقی سے جو عیسیٰ اور قوری نے روایت کیا انھوں نے قول ابراہیم ثقی سے تو اختلاف اس میں ہوا جواب اسکا یہ  
 ہے کہ قوری اور ابراہیم ثقی دونوں بڑا مامول ہیں اور ممکن ہے یہ بات کہ ابراہیم ثقی کو ایک حدیث ضعیف سے پونجی ہو اور دوسری عایشہؓ سے  
 قوری نے عایشہؓ کی نقل کی اور ابو جعفر نے حنفیہ کی تحریک کر کوئی کہے کہ اس حدیث کے لفظوں میں احکامات پر عثمان بن ابی شیبہ نے روایت  
 کی کہ حضرت بوسہ لیتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے اور سوا عثمان کے اور لوگوں نے کہا کہ بوسہ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے جواب اسکا  
 یہ ہے کہ ہر امر حدیث ہوئے روایت کچھ برا نہیں اور جائز ہے کہ یہ دو حدیثیں ہوں آورد و روایت کی وار قطنی نے عایشہؓ سے کہ ہر نبی ان کو قول  
 ابن عمر کا کہ بوسہ سے کہ وضو کر سوا انھوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ لیتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے اور وضو نہیں کرتے  
 تھے اور اس حدیث کو صحیح کہا بعض لوگوں نے اور کہا شافعی نے کہ روایت کی صحیح بنانا نے محمد بن عمرو بن عطاء سے انھوں نے  
 عایشہؓ سے انھوں نے حضرت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے کہا شافعی نے کہ معید کا حال میں  
 نہیں جاسا پس اگر ثقہ ہو تو حجت ہے جو روایت کی بی سلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا جافظ بن جبر نے کہ اس حدیث کو ہستی نے نقل کیا  
 میں اس طریق سے روایت کیا ہے اور ضعیف کیا اور انھوں نے جواب یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی جب دس بار ہو تو روایت کیا جائز ہے  
 حسن معانی پر اور یہ جو بعض حدیثیں ہیں کہ روایت کی ہے کہ اس حدیث کو اس نے کہا کہ اس حدیث کو اس نے کہا کہ اس حدیث کو اس نے کہا کہ

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ان بات جاتا ہے وہاں سے فرمایا میں تو نیک و صالح ہوں کہ روایت کیا اس حدیث  
 کو دارقطنی نے اور اسناد میں اس کی ایک روایت ہے کہ اس حدیث کی روایت کیا امام ابو نعیمہ نے مسند میں  
 میں ابن عباس سے کہ فرمایا حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے کنبہ میں سے ایسی حدیث سنی ہے  
 کہ جو جانتی حدیث میں اس باب میں نہ تھی اور میں نے اس کو یہ بات کہ فرمائی کہ جو ضعف و غلطی ہو گئی ہے حضرت کو وہ نہیں کہتے  
 ہوتے وغیرہ سے اور یہی مذہب ہے امام ابو نعیمہ اور امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ کا یہ کہ جو غلطی ہو گئی ہے حضرت کو وہ نہیں کہتے  
 ہوتا ابو نعیمہ حضرت کے ازواج سے غرض منقول ہوتا اور جو اس بات کے کہ ان کو بہت حرص تھی مسئلہ بیان کرنے میں اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی کی اس کا صحیح بہت کچھ کہتے تھے جیسا کہ روایت کیا عاکلہ سے عائشہ سے کہ نہیں ہوتا تھا کوئی دن لیکن  
 حضرت ابوبکر سے پاس آتے تھے اور ہوسہ لیتے تھے ہمارا اور چھوٹے تھے بلکہ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب عورت کے  
 چھوٹے سے دشمنین جانا تو پھر اللہ تعالیٰ کے قول میں اس سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا تَسْمَعُونَ اَللّٰہَ یَقُولُ  
 کہ اگر نہ اپنی جگہ چھوٹو تم سو رتوں کو جواب دے گا یہ کہ اس سے مراد اس جگہ جلع ہے جیسا کہ امام احمد ابن حنبلہ نے روایت کیا  
**اص** اور جو نہ ان کے کہ بھی دشمنین تو **ثانی** کہ ان کو کہ روایت کیا نسیانی اور ترمذی اور ابو داؤد نے طلق بن علی سے  
 حضرت ابو جحیفہ سے کہ اس شخص سے جو چہرے کو ان کے چہرہ منور کر دے اور ان کے منور کر دے اور ان کے منور کر دے اور ان کے منور کر دے  
 ابوبکر ابن عباس نے اپنی بیوی سے کہ ان میں ابی شیبہ سے سنت میں اور ثناء ہی سے اور ترمذی سے کہ ان کی حدیث صحیح ترمذی حدیث میں ان کی  
 باب میں اور ثناء ہی سے کہ ان میں ابی شیبہ سے سنت میں اور ثناء ہی سے اور ترمذی سے کہ ان کی حدیث صحیح ترمذی حدیث میں ان کی  
 کہ تھے تو **ثانی** اور امام شافعی کے نزدیک و مسائل دونوں سے لوٹ جاتا ہے **ثانی** دلیل ان کی یہ ہے کہ روایت ابو نعیمہ  
 بنت منذر سے فرمایا حضرت نے جو کہ چھوٹے کو کہ اپنے کو وضو کرے روایت کیا اسکا ابو داؤد اور ثناء ہی سے اور ابی ہریرہ  
 ترمذی سے اور صحیح کیا اسکا احمد اور دارقطنی اور یحییٰ اور بخاری نے اور ہمارے حدیث کو میں بن العیاض کہ جو اسناد میں بخاری سے کہ ان کو  
 طلق کی حدیث ابھی ہے ہمارے نزدیک بشری حدیث سے نقل کیا اسکا بخاری نے اور کہ امام عوفی علی لاس سے کہ حدیث طلق کی  
 ہمارے نزدیک بہت حدیث بشری سے روایت کیا اسکا بخاری نے اب ایک بات انصاف کی یہ ہے کہ نووی جو شافعی مذہب  
 میں لکھتے ہیں کہ مطابقت حدیث میں جبکہ ممکن ہو سکے واجب ہے تو اس جگہ دونوں حدیثیں طرفین کی صحیح ہیں مطابقت کے  
 پر ہو سکتی ہے کہ حدیث بشری میں دشمن کے معنی ہاتھ دھونا تو یہ حکم معنی ہاتھ دھونا واجب ہے تو اگر کوئی کہے کہ مطابقت جب واجب ہو  
 کہ دونوں حدیثیں جانیوں کی قوی ہوں اور اس جگہ حدیث طلق کی تفسیر ہے جو ابی ہریرہ کی حدیث طلق کے راوی ہیں جتنے ہیں سب فقہ  
 ہیں تو جو وقت میں بن العیاض اور ترمذی اور ثناء ہی سے ان دونوں حدیثیں امام شافعی اور ترمذی نے لوگ صحیح کرین تو پھر احتمال  
 ضعف کا کمالا صرف وہیم ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ امام شافعی کے لیے اس حدیث کے مسود اور بہت سی حدیثیں ہیں جواب دے گا یہ کہ  
 مسائل دونوں حدیثوں کے دونوں طرف حدیثیں ہیں لیکن جب ضعیف ہیں تو حدیثیں امام شافعی کے مذہب کی ہیں روایت بہت  
 ابو ابوبکر کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ چہرہ فرج اپنی کو کہ چاہتے کہ وہ میرے اور اسناد میں اسکی اس حدیث میں بن عبد اللہ موقوف  
 مسند میں لکھتا ہے کہ اور روایت ہے کہ امام شافعی سے کہ فرماتے تھے کہ جو کہ چہرہ فرج اپنی کو کہ چاہتے کہ وہ میرے اور اسناد میں اسکی اس حدیث میں بن عبد اللہ موقوف

مسند ابی ہریرہ

مسند ابی ہریرہ

مسند ابی ہریرہ



ابن عباس کہتے تھے کہ اگر تو مجھ جاسا تو کثرتِ مال اور کمالات کے لیے قبول ہو محمد المصنف عباس کا اور امام شافعی کے ہر بک بک  
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تو میری حالت اور مالی ہر مرد اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور جابر اور عائشہ وغیرہ سے کہہ دین

باب غسل کے بیان میں

غسل تین تین چیزیں فرض ہیں پہلی پانی مومنین والٹا دوسری ناک میں پانی والٹا اور امام شافعی کے نزدیک ہر دونوں چیزیں  
غسل میں سنت ہیں **ف** دلیل ہماری یہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ سے **وَأَن تَغُتُّوا فَاغْتَسِلُوا** یعنی اگر ہو تم غلبہ پس  
چاہتے کہ خوب پاک کرو تو نظر مائلے کہ ولادت کرنا پس بات پر کہ کئی دعوہ بھی فرض ہے اور اس واسطے کہ فرمایا حضرت نے شیخ  
ہر مال کے حیثیت پر سو کرو اور حدیث کہ مردن کو روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور یہ جو حدیث میں لکھی ہے کہ فرمایا حضرت علی  
کرنا اور ناک میں پانی والٹا سنت ہیں اور مومنین اور مومن غسل میں تو یہ حدیث میں نہیں پانی والٹا شیخ ابن العمام نے فقہ الذہبی  
میں اس حدیث کو بیان نہیں کیا لیکن روایت کی ابن عدی نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت علی کہ کثرت اور ناک میں پانی والٹا نہیں  
بار فرض ہیں غسل میں اور یہ حدیث قابل اعتبار ہے کہ نہیں کہ ناک میں حبان اور داؤد نے اس حدیث کو برکتیے محمد بن  
سایا ہوا کہ کثرت اور ناک میں پانی والٹا سنت ہیں اور مومنین اور مومن غسل میں ناک میں ناک اور امام مالک اور شافعی  
کے نزدیک وضو اور غسل میں سنت ہیں اور امام احمد کے نزدیک وضو اور غسل میں واجب ہیں دلیل امام ابو حنیفہ اور شافعی  
اور مالک کی یہ ہے کہ روایت کی مسلم نے ابی ہریرہ سے کہ انھوں نے وضو کیا پھر مغسٹے کے اور استنشاق کے اور کہ میں ایسا ہی  
دیکھا تھا حضرت علی علیہ السلام کو اور جامع الاصول میں روایت ابی داؤد ایک روایت میں ہے کہ اس میں ذکر مغسٹے اور  
استنشاق کا نہیں ہے اور دلیل امام احمد کی یہ ہے کہ روایت ابی داؤد نے لقیط بن صبر سے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب صبر سے تو  
یس کی کہ روایت کی داؤد نے ابی ہریرہ سے کہ انھوں نے حکم کیا حضرت نے ساتھ مغسٹے اور استنشاق کے واللہ  
اسکو **وَالصُّوَابُ وَالْيَدِيَّاتُ الْمَرْجُوحَةُ وَالنَّائِبُ** **ص** تو غسل کیا اور بعد کئی کے اس کے دائیں میں کھانا اور غسل  
ہو جائیگا **ف** کیونکہ کھانے کے نیچے پانی پہنچ جاتا ہے **ص** تیسری پونچا پانی کی تمام ظاہر میں پر اور ملنا واجب نہیں **ف**  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **فَاغْتَسِلُوا** یعنی پاک کرو اور فرمایا حضرت نے تحت کلی شعیرۃ **حَسَنَاتٌ** یعنی نیچے ہر مال کے  
خاتم ہے **وَرَأَى الْوُحْدَانُ** اور ملنے کچھ دھوئے میں داخل نہیں تو جب شاعر نے حکم فرمایا دھوئے کا تو ملنا اس سے  
لازم نہ آئے گا جیسا کہ ظاہر ہے ہر عاقل پر **ص** اگر امام مالک کے نزدیک واجب ہو تو اگر انما حق میں باقی رہا غسل درست ہوگا  
بلکہ اس کے نیچے کا دھونا واجب ہوگا اور اگر غسل ہی یا ناک یا خا وغیرہ درست ہو جائیگا اس واسطے کہ پانی انوسین سما جائے  
اور اگر بدن پر دھونا واجب ہوگا اور اگر غسل ہی یا ناک یا خا وغیرہ درست ہو جائیگا اس واسطے کہ پانی انوسین سما جائے  
ہائے پانی دھونے کا اگر پانی سورف میں نہیں ہو اور وہ جاتا ہے کہ یہ مکلف پانی سورف میں پونچے گا مکلف نہ کرے اور  
اگر جاتا ہے کہ بغیر مکلف کے نہیں پونچے گا مکلف کرے اور اگر بعدانی مکلف کے سورف بند ہو گیا ہو اور جاتا ہے کہ اگر پانی نازک  
داخل ہوئے گا اور اگر نازل ہوگا نہ گندہ پانی اور نہ داخل ہوگا پانی کو اس سے گندہ اور لکڑی وغیرہ کے داخل کرنے سے  
مکلف کرے اور اگر کسی کو بھی میں تنگ لگو بھی ہو واجب ہے کہ وضو اور غسل میں اسکو ملانے کا پانی دہان پہنچ جائے

سورف میں پانی

نارک میں

حسین علیہ السلام

[illegible]

عبدالحق صاحب

۵۰۰

بندوبست

一

۱۰۰

اور جس کی کاعدہ ہو اور جو کو غسل میں غفلت کے اندر یا بی پوچھا یا غصوں کے سرد ایک صاحب بخار اور لافوں کے نزدیک ہیں باوجود اسکے کہ اگر متیاب غفلت تک آتے ہیں اور باہر نہ گئے و موحا کہ بتا غسل میں سنت باج چیریں بین چینی و سنا دہ ہوں انھوں نے دوسری دھونا فرج کا تیسری اور کرنا جانتا کہ اس سے لحد فرج کے دھونے کے جو تھوکی و صو کرنا لیکن اگر غسل کی جگہ میں باقی ششتمل جمع ہوتا ہوا یوں کے دھونے میں تاخیر کرے اور بعد غسل کے دوسری جگہ دھوے تو اگر غسل کرنا کسی لوح یا پتھر پر کر پانی اور پھر سے بہتا جانا کہ تو دیں پیر و حویلو سے یا پھر تین بار قائم بدن پر پانی رواں کرنا ف کیونکہ روایت کی بخاری و مسلم سے میریہ سے کہ رکھنا ہے واسطے حضرت کے بانی سوڈھا سہا اپنے او کو ساتھ ایک کپڑے کے تو حضرت نے پانی ڈالا اپنے درون انھوں پر سوڈھا او کو کچھ ڈالا اور نونوں ہاتھوں پر پھر ڈھا او کو کچھ ڈالا اور اپنے ہاتھ سے بالین پر سوڈھوئی فرج اسی پھر مارا ہاتھ اپنا زمین پر لڑکھیرا او کو کور میں بر پھر عویا او کو سکھو کلی کی اور مالک میں پانی ڈالا اور دھو یا مونہ کو اور کھینوں تاکہ انھوں اپنے کو کچھ ڈالا پانی سر پر لیتے اور سانس بدن یہ بہایا پھر ایک کونے میں ہٹ گئے سوڈھوئے پیر اپنے نور یا سینے او کو ایک کپڑا پس نہ لیا او کو چار چار دھو جھانٹتے تھے دونوں ہاتھ لیتے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے اسکو داؤد روایت کی او داؤد بخاری و مسلم وغیرہم سے عایشہ سے اور یہان الفاظ ابو داؤد کے مذکور ہیں ساتھ سند صحیح کے کہ حضرت عبد غسل کرتے تھے حجاب سے دھو تھے دونوں ہاتھ لیتے اور ڈالتے تھے برتن کو دہستے ہاتھ پر پھر دونوں ہاتھ سے لہر دھو تھے فرج کی کو پھر دھو کر کرتے تھے جیسا کہ مذکور واسطے نازک کے پیر داخل کرتے تھے ہاتھ اپنا برتن میں پھر نکلی کرتے تھے بالوں اپنے کو یہاں تک کہ جب نہایت کہ بانی ہوئے گیادین کو اور صاف ہو گیا ڈالتے پانی سر میں بار لڑکھیرا فرج رہتا ڈال لیتے تھے او کو لپٹے اور پر ص غوثیہ واجب نہیں کہ لپٹی چوٹی کھولیں جب بالوں کی جڑ کو کر لیں کو نہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا کہ کالی ہی جگہ جب بانی تیرے بالوں کی جڑ میں یہ مویج جادے اور واسطی کر کر ناجی سب بالوں کا واجب نہیں اور بعض مشائخ نے کہا ہے کہ کر کے گیسو دن کو اور نیو ڈالے ف یہ حدیث ان نکلیں صحاح میں نہیں روایت کی مسلم نے ام سلمہ سے کہا انھوں نے کہا میں نے بارسلو اللہ میں عودت ہوں کہ باندھنی ہوں چوٹی کیا میں کہو لا کر دن او کو واسطے نسل جابست کرنا یا حضرت نے نہیں کافی ہی جگہ کہ ڈالے تو سر پر اپنے تین بار تین بانی سے پھڑلے تو لپٹے اور بانی تو ایک ہو جاوے گی تو روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بھی اور اسطرح روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو العاص حکم کرتے تھے سورتوں کو اس بات کا کہ جب غسل کرین تو کھولیں چوٹیاں اسی سو حضرت عایشہ نے کہا تعجب ہے عبداللہ بن عمرو حکم کرتے ہیں تو کھوجوئی کھوئے گا کہ اس میں حکم کرے او کو نہ کرنا ڈالیں اور مرنا یحقیق میں ار حضرت غسل کرتے تھے ایک برتن سے اور میں نہیں ڈا کرتی تھی میں ہوں یہ روایت صحیح میں ہے اور ایسا ہی غسل حیف سے ہو گیا کہ ایک روایت میں مسلم کی یہ بھی ہے کہ کیا میں کھولوں چوٹی کو اسے حیف اور جنابت فرمایا حضرت نے نہیں اور ایس طرح بہت سی حدیثیں اس باب میں آئی ہیں ص اور یہ سب صورتیں جب ہیں کہ بال خود سے گندے ہو سولہ لیکن جب کھلے ہوں سب کو دھونا واجب ہے کہ کون کچھ میں جیسا کہ مرسبہ و ارمی کو دھوے کو نہ کچھ میں نہیں اور مرد اگر لپٹی چوٹی باندھے ہو کھولنا واجب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ واجب نہیں لیکن احتیاطا اس میں نہ کہ کھولے ف اور غبار میں اسکو کھائی کہ کھولنا مرد کو واجب ہے

فصل بیان میں اور چیزوں کے جنسے غسل لازم آتا ہے

اور ان کو جو حجاب غسل کہتے ہیں اور وہ چار چیزیں ہیں **ص** یہی سکناسنی کا اپنی جگہ سے اور اگر شہوت سے اور اگر غیر شہوت کے





اور اہمال کرے تو چاہیے کہ عمل کرے اور وہ جو ہے روایت فعل کی ہے کہ جب عورت لحد وغیرہ پائے جواب میں اور زنی نہ دیکھتے  
 عمل واجب ہے اور اسکو تسلیا دینے کے کہا کہ اگر عمل کیا جائے تو دلیل ہوگی یہ عہد کو دین اسلام رضوان علیہ السلام کے کہ اسوں نے  
 پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب عورت دیکھتے خواب میں خود دیکھتا ہے تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب دیکھتے تو عمل  
 کرے تو جواب دے گا یہ سب کی کہ مراد اس سے خود دیکھتا ہے یعنی یہی بھی دیکھے عینا کہ دروسری روایت میں تصریح ہے کہ ابوالحسین امام شافعی  
 رحمہ اللہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرے جس دیکھے پانی کو واللہ اعلم بالصواب **صلح** دوسری عامل  
 ہو ماحمد اسکا قبل ابوالریس اس صورت میں عمل دونوں پر یعنی فاعل و معمول پر واجب ہوگا **ف** کیونکہ روایت ہر اس بابہ  
 میں غایتہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ لحد جاؤں دونوں غتے غسل واجب ہوتا ہے اور روایت کی لمحاوی سے  
 غایتہ رضی اللہ عنہ سے کہ غتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غتے تھے دونوں غتے نہاتے تھے اور جس میں روایت ہے ابوالریس رضی اللہ  
 عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ بیٹھے ایک تمہن کا درمیان چاروں طرفوں کے یعنی اپنی عورت کے پھر حلق کرے  
 اوس سے تحقیق کہ عمل واجب ہوا اگرچہ انزال ہوا اور روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور احمد اور اس ماہرے امام اسکے اور  
 روایت کی ایسی ہی ترمذی سے مایہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی سے رافع بن حجاج سے اور ابی امامہ سے اور روایت کی تیسرا زنی سے  
 القاب میں ماحمد اسکے اور لمحاوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قول ابو لکھا اور روایت کی دارقطنی سے انفرودین ابی ہریرہ داربر عباس رضی  
 اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب نماز کرے کہ چاہے خستہ غتے سے انزال ہو یا نہ ہو تحقیق کہ عمل واجب ہوا اور سعید بن مسعود ابی  
 مسعود بن مائہ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ روایت کی ہے اور یہ جو حدیث ہادیہ میں لکھی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب  
 لمحاوی سے غتہ غتے سے اور غالب ہو جاوے سر نہ کرے تحقیق غسل ہمیں واجب ہوا انزال ہو یا نہ ہو روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے  
 اوسط میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور عبداللہ بن مسعود سے مستند ابی میں اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ سے عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ  
 کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے جبکہ لمحاوی غتہ غتے سے اور جب حلق سر نہ کرے تحقیق کہ غسل واجب ہوا اور روایت کیا اسکو ابن ابی  
 شیبہ نے اپنی مصنف میں اگرچہ کئی کئی کہ یہ حدیث مخالف ہے اوس حدیث کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ پانی یعنی غسل  
 پانی سے یعنی نہی نکلنے سے یہ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور سلم اور دارمی اور احمد اور سانی اور ابن ماجہ تو جواب دے گا یہ  
 ہے کہ حکم تبدیلی اسلام میں بحال یہ حدیث منسوخ ہوگئی اوس سے جو روایت کی اسماعیل ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے  
 ابی یوسف کتب فی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انھوں نے کہ جب تک کہ پانی پانی سے ہے نماز خستہ اول اسلام میں پھر منہ کیا گیا اس سے یعنی  
 رخصت جاتی رہی صحیح کیا اس حدیث کو ابن خزمیہ اور ابن حبان نے اور کہا اسماعیل نے کہ وہ صحیح ہے اور پھر بخاری کے اس جگہ اگر کوئی  
 کہے کہ ابن ابن اور دارقطنی نے یقین کیا اور کہا کہ نہ ہری نے نہیں سنا اس حدیث کو سہل سے اور کہا حافظ بن حجر کہ ابی ابو داؤد میں ایسا  
 واقع ہوا ہے کہ معلوم ہوتا ہے اس حدیث منقطع ہو تو جواب دے گا یہ کہ سند ابو داؤد صحیح ہے اس کے لئے کہ مذکور ہے بخاری نے اس سے  
 جس میں باقی سوان صحیح حدیث ہوگئی اور بات اسکو مسلم بن حجاج نے سند ابن ماجہ کے منقطع ہو کر نہ کر سکا اور کوئی کہے کہ اسے  
 سے سہل سے بخاری کی اصل کی حدیث کی اونسے تو اب مقدم ہے کہ گویا دالہ الزنیق وغیرہ ازین **صلح** تیسری دیکھنا کانگے والے کا منی یا  
 مذکور اگرچہ تمام **ف** کیونکہ حضرت فرمایا کہ جب بنے ایک تمہن کی اور دیکھے تری اور انزال نہ ہو تو غسل پر روایت کی امام اسکے ابن ماجہ ابو داؤد



ایک کیا اور اس اصل پر کیا تردید ہے کہ اس باب میں روایت ہوائی ہر مرد اور عایشہ اور اس رضی اللہ عنہم سے اور کہا کہ حدیث  
 سمرو رضی اللہ عنہ کی جس پر آؤ روایت کی ہی بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مالک اور ابو داؤد و رحمہ اللہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ خطہ پڑھتے تھے دن جسے کہ کالہ ایک شخص آیا ہمارے سے اور ایک روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ لکھے سو کیا اور صحابہ  
 اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور کہا کہ یہ کیا وقت ہے کہ لکھنے کا عثمان رضی اللہ عنہ لکھا کہ ایک کام لے چکو شہول رکھا تھا کہ لکھنے  
 مروز اور میں گھر نہیں گیا تھا کہ آٹا اور آڑاؤں کی ٹہنی اسی راہ سے میں مسجد میں آیا اور کچھ دیر سے کی جیسے مگر واسطے وضو کے حضرت عمر رضی  
 اللہ عنہ سے کہا کہ فقط وضو ہی نہ کیا اور حضرت نے حکم کیا ساتھ غسل کے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر وضو لے اور نماز پڑھی اور  
 عمر رضی اللہ عنہ نے حکم لکھنے کا نہیں کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ غسل سنت ہے اور ایک حدیث میں ابو داؤد و رحمہ اللہ میں ثابت ہے کہ کچھ  
 لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پس آئے اور کہا کہ کیا غسل دن جسے کہ واجب دیکھتے ہو تم فرمایا کہ نہیں اور لیکن  
 غسل زیادہ بال کرنے والا ہے اور بہتر ہوا کہ لے لے جو غسل کرے اور جو شخص کرے تو کچھ اور واجب ہیں آخر حدیث تک آؤ  
 کہتے ہیں کہ مرد واجب ہے اور حدیثوں میں ضروری عورت واجب اصطلاحی فقہی آؤ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مطاوعین لکھا کہ  
 أَحَدُكَ أَشَقُّ لَكَ كَانَ بَيْنَ صَالِحٍ عَنْ أَحَدٍ أَنْ يَكُونَ الْخُفِيُّ قَالَ خَلَّاهُ سَأَلَهُ عَنْ الْغُسْلِ يَوْمَ الْحَجَّةِ  
 وَالْغُسْلِ مِنْ الْجَنَابَةِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْعِيَالِ قَالَ لَا غُسْلَ لَكَ فَكَيْفَ تَكُونُ عَلَيْهِ لَكَ الْغُسْلُ  
 یعنی جبروی بنک محمد بن ابان بیشہ سلمیٰ نے اونہوں سے سنا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ یوحنا جیسے ابراہیم  
 یعنی دوسرے سے غسل دن جسے کہ واجب ہے اور عیدین سے اونہوں نے کہا کہ اگر غسل کرے تو یوحنا ہی اور اگر نہ کرے تو تو کچھ  
 تیرے اور نہیں اور بھی روایت کی صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسمعیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ سے کہ وضو کیا سو اچھا کیا وضو کو پھر کیا جسے کہ اور سنا یعنی حطبہ اور جب نہا تھا جاسے گا او سکے لیے جو  
 کچھ کہ درمیاں او سکے اور درمیاں جسے کہ پھر حدیث تک آؤ وہ جو ابو داؤد نے ابن عباس سے روایت کی ہے سند کوئی صحیح  
 ہے میرے نزدیک اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم کہ اگر نہ لکھتے تھے دن جسے کہ  
 اور لڑکر کرتے تھے او سکے اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ غسل سنت ہے اور اسلام اور کچھ بیان او سکے باب جمعہ میں دیکھا اور اس  
 جگہ بہت سی روایتیں ہیں کہ ذکر کرنا مذکور کی طویل سے نہیں **ص** دوسرے دونوں عیدوں کے واسطے یعنی عید الفطر اور عید  
 الاضحیٰ میں **ف** جانا چاہیے کہ عیدین کی غسل میں کئی حدیثیں ہیں لیکن ضعیف سے خالی نہیں ہیں چنانچہ قویہ کہ روایت ہے ہذا کہ ابن  
 رضی اللہ عنہ سے کہ صحابی ہونا انکا مشہور ہے کہا اونہوں سے کہ حضرت غسل کرتے تھے دن جسے کہ اور دن عید فطر کے اور دن نحر  
 اور روز عرفہ کے روایت کیا اسکا امام احمد اور ابو داؤد اور طبرانی نے اپنی مجموعہ میں اور مسلم ابن ماجہ میں اور سند بزار میں بھی مرقی ہا کہ  
 شیخ ابن الہمام نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور آریسا ہی ذکر کیا نو می نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
 کہا کہ حضرت غسل کرتے تھے دن عید فطر اور دن عید الاضحیٰ کے اور یہ بھی حدیث ضعیف ہے اور سید علی سے جمع الجوامع میں لکھا کہ  
 کہ زیادہ بن اشعری نے کہا ایک قوم کہ جو غسل مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا وہی جیسے دیکھا مگر یہ کہ غسل نہیں کرتے پھر  
 عید روایت کیا اسکا ابن سعد اور ابن عساکر فرما کہ صحیح ہے عیاض سے اور زیادہ کا کہنا صحیح نہیں آئی تو اس میں یہ کلام ہے کہ اسکا





























گشت اوس جانور کا جو کھانا زمین پر نازل کر دیا گشت کرنے سے پاک ہو جاوے گا اسے فتویٰ نہیں بلکہ فتویٰ اس پر ہو کہ کمال اوس کی پاک  
 ہو جائے اور گوشت زمین پاک ہو جائے گا کہ درختدارین و جانور کما فی حقہ و ان غلال فی البیض الفتویٰ  
 حکلی طہارۃ النماز یعنی صحیح ہے جو جو فتویٰ دیا جائے ساتھ اوس کے اگرچہ کما فی حقہ میں کہ فتویٰ اور پرانی ہونے کے ہوتے تو قطعاً  
 میں ہو کہ صحیح ہو اور اسی کو اختیار کیا ہے شرا میں نے ماننے صاحب غنایہ اور صاحب نہایہ کے **ص** یا حج چترین  
 مردے کی پاک ہیں بال و نہ ہوتی اور مگر ہوتے نہ ہوتے اور آدمی کے بال اور ٹہری بھی پاک ہیں کیونکہ روایت کی واری  
 نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کہ حرام کیا حضرت علیؓ و ائمہ علیہ السلام نے مر سے گوشت اوس کا  
 لیکن کمال اور طحون ہونے میں ہر حج ساتھ اوس کے اوس کے وضع کیا اوس کو ساتھ مختلف عبد الباقین مسلم کا ویرہ سوچ کر  
 ذکر کیا کہ وہاں جان نے ثقافت میں سو حدیث درجہ حسن سے نہیں اور تیری تیر کا اوس کو و اقلیٰ فی ہر کلمہ کی سے انھوں نے  
 عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اوس انھوں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو کہے قل لا اجد  
 فیما اوتیٰ علی من حقہ علی طاعہ و طاعتہ الا کل شیء من البیض و الحلال الا کما اکل کل حیوان کما اکل  
 و الفرو و الشعر و الظفوف و اللہ و العظم و کما اکل لا یذکر فی بعضی لیکن کمال درینک  
 اور بال اور صوف اور دانت اور ٹہری سوا کل اوس کا حلال ہے و اوس کے کڑہ کر کے نہیں دیکھ مانتے اور کما و اقلیٰ سے  
 کہ تو کہے کہ یہ متروک ہو اور بھی روایت کی و اقلیٰ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے علی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں حج جو ساتھ  
 شنبک مردہ کا اور میں حج جو ساتھ مردہ کا و بال اور شنبک اوس کے جو ہے و لیا و کما تھا پانی کے اور وضع کیا اوس کو  
 ساتھ اسی حدیث بن ابی السفر کے اور روایت کی بقیہ نے عمر بن خالد سے انھوں نے کہا انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ساتھ حاج کے روایت کیا اوس کو یہی نے اور حق پر ہو کہ حاج سے اس وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے  
 اور روایت ہے و ابان رضی اللہ عنہ سے کہ خریدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کما فی حقہ سے اور وہاں  
 حاج کے اور اوس کی مساندین تھیں اور سلمان و دونوں راوی جو مل ہیں اور ذکر کیا بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طحاوی نے کما فی حقہ ہر ٹہری  
 مردے کے ماندا تھی وغیرہ کے کہ پایا میں بہت کو کو کو طحاوی کما فی حقہ سے کہ کنگھی کرتے تھے اوس سے اور ذیل لڑتے تھے ابوعبیدہ اور کچھ حج  
 نہیں کیجئے تھے ابوعبیدہ اسلاف زہری کے و صحابہ میں یا بڑے بڑے تابعین اور کما مانتے کہ نہیں حج جو ساتھ رشتوں اور  
 کے اور کما ابوعبیدہ بن جابر نے نہیں حج جو ساتھ تجارت حاج کے اور روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن جابر نے حج میں سے صحیفہ ہو اور امام  
 شافعی صاحب کے نزدیک یہ چیزیں نجس ہیں اور ذیل لڑتے ہیں ساتھ حدیث ابوعبیدہ کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کرو انھوں  
 اور خوں اور لگوں کو جو کہ وہ مردہ ہیں اور جو اب کما ہے کہ اسناد میں اس کی عبد اللہ بن عمر نے کہا ابوعبیدہ نے کہ حدیث میں اوس کی منکر و کما  
 ہیں اور نہیں مل و کما حدیث نزدیک ہے اور کما ایسا ہی جو مل بن النعمین نے اور ایک حدیث ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ نہیں لقم لیا جائے کما دے سے ساتھ کسی چیز کے اور یہی حدیث ضعیف ہے واللہ اعلم **ص** اور جس شخص نے اپنے ٹوٹے  
 دانت کو اپنے ٹہر میں رکھ لیا اور نماز پڑھی نماز اوس کی جائز ہو اگرچہ درم سے بڑھ جاوے اور امام محمد کے نزدیک اگر درم  
 سے زیادہ ہو گا نماز نہیں درست ہوگی **ف** ہمارے نزدیک اس واسطے نماز نہیں ہوگی کہ دانت ٹہری ہو اور ٹہری انسان کی پاک ہو

مسلم بن عبد اللہ بن جابر

مسلم بن عبد اللہ بن جابر

مسلم بن عبد اللہ بن جابر

مسلم بن عبد اللہ بن جابر

مسلم بن عبد اللہ بن جابر





















اور ایک ایسے جائز ہو جائیگا اور اگر کافر نے بے ہیئت کے دھوکا دیا اور پھر مسلمان ہوا تو نماز اور صحت جائز ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک  
درست نہیں اور اسدیلج اگر کافر تہمت کے کسی کتاب میں خلافت پر اور تہمت درست ہو یا ایک وقت میں اور تہمت تیسری تہمت ہو  
اور امام شافعی کے نزدیک قتل وقت کے درست نہیں **ف** دلیل جاری ہے جو کہ تہمت جب خلیفہ سلفی شمر اور غنوک تو قتل وقت کے  
بھی جائز ہوگا اور قتل حضرت علی علیہ السلام کا حدیث طیب پاک کرنے والی جو اس کے سلطان کے اگر تہمت پانے والی دس برس  
اور اس کے بعد ولایت کرے یا جو اس حدیث کو روایت کیا ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ وغیرہم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا  
ترمذی نے کہ حدیث صحیح **ف** اگر دو برتنوں میں پانی بھرا اور دو امین ایک گلیانی پاک اور دوسرا پاک پاک پر اور بعضی سے بھرا  
کہ کبھی کون جو اور پاک کون جو تو اس صورت میں جائزے نزدیک تہمت کسے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ تو کسے اگر ایک  
تصدیق پانی اپنے ساتھی سے لٹکا اور دوسرے نے تہمت اور اس کو جائز پر اور اگر وہ نماز پڑھنے کے دیا تو نماز جائز پر نماز کو پھر تہمت اور تہمت  
اور اس کا تہمت باوجود **ف** اگر چہ وقت نماز کا باقی ہو تو مذہب عطا اور طحاوی اور کمال الدین بریں اور تہمت ہر یکہ نماز کا  
پھر نماز کا واجب ہے اگر وقت باقی ہے تو تکمیل نماز ہے جو روایت کی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ شکر دو شخص کا سفر میں اور وقت باقی  
بھی باقی رہے اس کا تہمت اس کا تہمت کیا حدیث طیب پاک کرنے والی پانی یا یونہی اور وقت باقی تھا سو ایک سے انہوں نے نماز  
پھر طحاوی اور دوسرے نے تہمت پر اور کئے دو دن حضرت علی علیہ السلام کی حدیث میں اور دوسرے نے تہمت بات عرض کی سو فرمایا حضرت  
ہمیں اللہ علیہ السلام نے اس کو جس پر نماز نہیں لوٹا تو تم کو پڑھنا تو سنت کو اور جس پر تہمت تو اس کے کہ تہمت دوبارہ اجبر پر اصرار  
کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور حاکم اور دارمی نے **ف** اگر اس نے اپنے رفیق سے پانی نہ لیا اور تہمت سے نماز  
پڑھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز جائز ہوئی اور صاحبین کے نزدیک میں درست ہوئی اور ہر ایک میں ایسا ہی لکھا ہے اور  
بعض امین ہے کہ اگر اس نے تہمت پڑھنے کے نماز پڑھی تو اس کی حدیث میں اس کو ایک بیک لکھا ہے کہ حدیث طیب پاک کرنے والی مانگے مگر قتل  
حجرت میں نہ اور نماز کے کہ لکھا کہ وقت کی بات جو اور امین حرج پر اور تہمت واسطے دفع حرج کے جو اور جواب اس کا ہے جو کہ پانی دھونکا  
اگر تہمت کیا جائے جو اور جو چیز کو استعمال کی جو اس کے مانگے میں کہ حدیث میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت حاجتین  
اپنی جو وقت مانگی ہیں اور تہمت میں لکھا ہے کہ ایک شخص مسافر تہمت نماز پڑھ رہا ہے اور دیکھا اس نے کہ ایک شخص کی اس سے مسافر پانی جو  
اور اس کو گمان غالب ہوا کہ نہ لکھا شک تھا نماز پڑھ رہا ہے اور نہ تو تہمت اس کے صحیح ہوا شہر میں اور اس کا پس قطع کر کے شک اور کچھ اگر نماز  
دیکھا تو تہمت نماز پڑھنا اور تہمت درست نہیں کہ کہ قدرت اور حدیث شکر کہ نہیں تو اگر نماز کے اندر گمان خالی ہے جو اگر دیکھا تو نماز  
تو تہمت اور پانی مانگے اور بھی زیادہ بات میں جو کہ اگر دیکھا نماز پڑھنے کے نماز پانی اس سے مانگا اور سن دیا یا نماز پڑھنے کے قیمت سے تہمت کو  
مانگے اور اس کو اسے قدرت پانی لیتا اور نماز پڑھ رہا ہے اور اگر اس نے لکھا کہ نماز کی وجہ سے لکھا کہ پھر اگر دیکھا یا نماز کو پھر تہمت  
لیکن تہمت پڑھنا اور اگر اس نے نماز میں پانی دیکھا اور گمان کیا کہ نہ لکھا شک کیا تو تہمت دیا نماز کو تو اگر پانی دیا تو تہمت باطل ہو گیا  
اور اگر لکھا کہ تہمت پانی جو اور اگر گمان غالب ہو کہ دیکھا اور تہمت نماز نہ تہمت نماز پڑھ رہا ہے پھر نماز کے لکھا تو اگر نماز باطل  
ہوئی اور اگر لکھا کہ تہمت پانی جو اور اگر ایک تہمت سے مرض و نفل جو چاہے **ف** ایسی ایک تہمت ہے جیسا کہ وہ نماز میں ایذا  
فرض پڑھے ایک وقت میں کوئی وقتوں میں نہ دیتے چاہے نفل شیعہ خواہ وہ نفل اور فرض کی تعمیر میں ہوں یا نہوں اور امام شافعی

اور اگر کافر تہمت کے کسی کتاب میں خلافت پر اور تہمت درست ہو یا ایک وقت میں اور تہمت تیسری تہمت ہو اور امام شافعی کے نزدیک قتل وقت کے درست نہیں







ہو پر موزے کے مسح کرنا واسطے اور اسے فرض کے ہوا پر نیچے موزے کے واسطے اور ایسی سنت کے ہوا جو حدیث اس باب میں غیر موزوں  
 شیعہ بعضی ائمہ دین سے وارد ہو کہ وضو کرنا یعنی حضرت علیؑ علیہ السلام کو غزوہ تبوک میں مسح کیا آپ نے جو موزے کے اوپر نیچے ہوا وہی موزوں  
 کے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث معلول ہوا ولاتصال اسکی سند کا معنی ہو کہ ثابت  
 نہیں ہو آگاہ ترمذی نے پوچھا میں نے بخاری اور ابو داؤد اور جریر سے اس غرض کے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہو اور ابو داؤد نے بھی  
 اسکو ضعیف کہا اور بعض طریقوں میں امام احمد اور ابو داؤد کے علیؑ علیہ السلام کا لفظ واقع ہو یعنی مسح کیا اور یہ ظاہر موزوں کے  
**ص** اور موزوں سے کہتے ہیں جو شیعہ کو چھپا دے اور پھر کی جو بیہوشی اور بھلیان میں اس میں سے اگر تین اور نگھیریں گے برابر یہ ظاہر  
 ہو گا مسح درست نہیں ہو اگر اس سے کہ ہر درست ہوا اگر موزوں کو دھیل کر کہہ دے دیکھتے ہیں ہاؤن دکھائی دیتا ہے مسح اور مسح جابر  
 اور جریر موقوف پر مسح جابر ہوا اور موقوف اس سے کہتے ہیں جو موزے کے اوپر پڑے جاتے ہیں واسطے حفاظت موزے کے کچھ مڑا دے  
 سب سے وغیرہ اسے تو اگر چہ کہتے ہیں یا مانند اسکے اور پھر مسح جابر ہوا اگرچہ فقط جو موقوف ہوں اور موزوں اس کے نیچے ہوا اور  
 اگر چہ کہتے ہیں یا مانند اسکے تو اگر اس کے تین کیلئے غیر موزوں کے ہونا مسح جابر نہیں اور اسے صلح اگر موزے بھی اس کے نیچے  
 ہوں تب بھی جابر نہیں لیکن اگر تری کا وہی موزے کو پہنچ جاتی ہو تو مسح جابر ہوا اگرچہ موقوف چھڑے کے ہیں یا مانند اسکے اور موزوں  
 پر مسح کرنا کعبہ صحت کے لوگوں کو موزے پر ہونا مسح اور پھر درست نہیں ہونے پر کہہ کر اسکو اگر قتل حدیث کے انکو پہنا اور مسح کیا اور پھر مڑا دے  
 کو اور تار ڈالا اور موزوں کو تار اور موزوں پر مسح دوبارہ کہے اور دوسرے موزے پر اگر مسح کیا بعد اسکے ایک تار کو اور دوسری تار پر  
 پھر مسح کرنا واجب نہیں ہو اگر ایک پتھر کے جو موقوف کو اور تار اور اسکے موزے پر مسح کرے اور دوسرے پتھر کے جو موقوف پر پھر دوبارہ مسح  
 کرے تو ایسا امام ابو یوسف سے مروی ہو کہ دوسرا جو موقوف بھی اور تار ڈالے اور مسح کرے دو تاروں پر کہ موزوں پر **پ** مسح جو موقوف پر  
 اس واسطے درست ہو کہ روایت کی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام وضو کرتے تھے اور مسح  
 کرتے تھے عامہ اور موزوں پر **ض** اور جب پر مسح درست ہو اگر سخت ہو اور غیر بانہ خشک تھم کے نیچے اسنے جو اٹکا ہوا یا تمام چھڑے کا  
 ہو تو اگر کینہ یا زہر سے تھم سکتے ہیں لیکن چہرہ اور سینہ میں لگا امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسح اور پھر درست نہیں ہو اور صاحبین کے  
 نزدیک درست ہو اور مروی ہو کہ امام صاحب نے راجع کیا صاحبین کے قول کی طرف اور فتویٰ صاحبین کے قول پر جو رحمۃ اللہ علیہ  
**ف** جو رب اسکو کہتے ہیں کہ موزے پر بسبب حفاظت سردی کے پہنا جانا چاہا اور کسی کے لیے تمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک  
 جو رب پر مسح درست نہیں ہو روایت کی اس میں اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے غیر موزوں سے کہ مسح کیا حضرت علیؑ علیہ السلام  
 وسلم نے جو ربوں پر تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی جو رب پر مسح جابر ہوا اور یہ حدیث صحیح ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر کہ  
 روایت کی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہ ان کے اور ابو داؤد نے بھی انکو حدیث الیٰ الیٰ ہوا شافعی رحمۃ اللہ علیہ  
 کی کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے مسح کیا جو ربوں پر ضعیف ہو کہ وہ کہہ سکتا ہوں کہ اسکی خوشی شمس کے موزوں ضعیف کیا اور انکو اس میں  
 اور ابو داؤد اور نسائی وغیرہ نے اس میں ابو داؤد میں کہ مسح کیا جو رب میں ہر حضرت علیؑ علیہ السلام میں مسعود اور براہین حازب اور انس بن مالک  
 اور ابو داؤد اور مسلم بن سعد اور عمر بن عمر رضی اللہ عنہم امین وغیرہم نے اور روایت کی گئی ہے حضرت عمرو ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے بھی **ص** اور مسح موزوں اور موقوف درست ہو اگر بعد پینے کے وقت حدیث کے طہارت تمام ہو دے تو اگر اس نے

مسح موزوں

مسح موزوں









جس تو جو خول عورت بعد اس کے دیکھے وہ تالہ بہ سبب میں جیض نہیں آتا۔ چنانچہ اس طرح وتالیہ میں جبکہ فتویٰ جاری  
 زمانہ میں اور اسکے بعد ایک ہندو پچاس برس کے حیض نہیں آئے۔ یہی دلیل ہے جس سے عائشہ اور سفیان قوری رحمۃ اللہ علیہ کا اصل اور  
 فتویٰ ماہر کہ جب خون سیاہ یا خوب سرخ دیکھے تو حیض ہے اور جو جس عورت کو حیض نہ آتا ہو تو اسکی روایت طلاق اور مسخ کالج تیر حصے  
 آرا کے اور دیگر مہینہ لائوڈی کا جو ہر چوتھوں قبل تمام چوتھوں اس حدت کے اس عورت نے **فت** یعنی تو حیض سے نا امید ہونے کی اور  
 سب ایسا اس کو فوجی **موص** ایسا خون دیکھا عارت میں ہونے کا بطل ہو جائیگا اور بعد تمام ہونے حدت کے اگر ایسا خون دیکھا  
 تو حدت باطل ہوگی اور اگر زرد یا سبز یا خاکی ہو تو وہ حیض میں نہیں آتا۔ **فت** استحاضہ کا آگے بیان آوے گا۔ **فت** رکعت  
 حیض کی تین دن ہیں اور اکثر حدت دس دن ہیں اور امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کم حدت دس دن اور اکثر تیس دن  
 کا ہے اور زید کا امام شافعی کے کم حدت ایک دن ایک رات اور اکثر حدت پندرہ دن **فت** حدت میں تو کہ کم حدت حیض کی  
 واسطے عورت کے کمر ہو یا شیبہ تین دن اور تین رات اور اکثر حدت دس دن اور جو زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے روایت کیا اسکو قوی  
 لے ابی امامیہ کہ ماہی قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ شہد الملک اسناد میں اسکی موصول ہو اور علاؤ الدین کثیرہ ضعیف ہے اور روایت کی  
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حیض تین دن اور یا زیادہ یا کچھ رات آٹھ دس دن ہیں اور جس نے زیادہ ہو اس سے تو  
 وہ استحاضہ ہے و سبب جس میں یہ تیار کے حدیث کیا اسکو قوی حدت شہور ہے کہ ابن ابی بکر اور روایت ہے جو قوی اس میں  
 سے کہ اس حدیث حسن بن دینار میں کہ نہیں دیکھا ہے اسکو خود بخواریت میں بلکہ حدیث اسکی قریب مفسد کے ہے اور روایت کی قوی  
 عبد العزیز و داود و قاسم انھوں نے عبد اللہ بن جریج سے انھوں نے ثابت ہے انھوں نے افس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انھوں نے کہ عورت  
 حاضر چوتھوں دن تک اور زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے اور روایت ہے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہ نہیں ہوتی جو حدت استحاضہ کی کہ ان  
 اور زید و دن میں یہاں تک کہ پوچھے دس دن کو سو وہ استحاضہ ہے اور روایت کی عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے کہ  
 حاضر جب تیار کرے دس دن کو تو وہ ہر استحاضہ کے جو غسل کرے اور نماز پڑھے اور عثمان بن ابی العاص روایت کی حد  
 اس حدیث سے کہ کہ حیض کے تیرہ دن ہیں اور روایت کی شل اسکے سفیان رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی دار قطنی نے بھی صحابی اللہ علیہ وسلم  
 سے بھی زیادہ ابن اسحاق سے انھوں نے حدت صحابی اللہ علیہ وسلم سے کہ کم حدت حیض کی تین دن ہیں اور اکثر حدت دس دن ہیں اور حدیث کیا اسکو  
 چوتھوں دن میں اور روایت کی ان حدیث کا مل میں مواذ بن جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں چوتھیں  
 کہ تیرہ دن اور زید چوتھوں دن اور تو حیض کیا اسکو خود بخواریت سے کہ وہ واضع حدت ہے اور روایت کیا اسکو عقیلی نے مواذ  
 رضی اللہ عنہ سے مواذ حدیث کیا اسکو خود بخواریت حسن معونی سے کہ موصول ہیں اور روایت کی اس جو زید نے حلقہ تنہا یہ میں بخاری رضی  
 اللہ عنہ سے کہ کم حدت حیض کی تین دن ہیں اور اکثر حدت دس دن اور کم حدت دس دن در میان جو حدیثوں کے پندرہ دن ہیں حدیث کیا اسکو  
 سلیمان شحی نے ابو داؤد اور وہ واضع حدت کا اور یہ حدت حجت و امام شافعی پر تاجم ہر تری میں ہے کہ اختلاف کیا اہل علم نے  
 حدت حیض میں چوتھوں دن کہا ہے کہ کم حدت تین دن اور تین رات ہیں اور اکثر حدت دس دن اور یہی قول ہے سفیان قوری رحمۃ اللہ علیہ  
 اور اہل کوفہ کا اور یہی ہے ابو ذریعہ ابن المبارک نے اور خطا جو تاسی ہیں امام شافعی کے مذہب کی طرف سے ہیں مافی کوئی حدت صحیح  
 اس باب میں ہیں کی حص اور شروع حیض کا حصہ ہوتا ہے کہ خون فرج خارج نہ کھائے تو اگر کسی عورت سفر میں داخل ہو کر کھائی

مسند

مسند

مسند

مسند

ف ایسا ہو سکتا ہے جو عورتیں تمام حیض میں پیش ایک پیرا دی ہو یا کئی مرتبہ ص اور خون اس کی حالت سے بند ہو  
یعنی فرج خارج تک میں ہو یا جو حیض متوقف ہو گا اور غار کو توڑے گا تو کرسٹ کے رکھنے وقت تیغ حب متوقف ہو گا کہ خون فرج خارج  
تے کرسٹ تک ملے تو اگر فرج داخل کا کرسٹ سرخ ہو گا اور فرج خارج کا سرخ میں ہو یا حیض متوقف ہو گا اگر کرسٹ اور ٹھکانا  
پاؤ تو اور ٹھکانے وقت سخت تر ہو گا اور یہی حکم ہے چونکہ استحواذ اور نفاس اور عورت کے پیشاب کا یعنی فرج خارج تک میں سے  
کوئی اور جانتے حکم اس کا متحقق ہو گا اور اگر ایسی احلیل میں یعنی سوراخ کرکین مولیٰ کرکھی ہو گی تو اور قلعہ خارج میں داخل ہو  
ف اللہ اسے کہے ہیں حاتمک کہ منہ کیا جاتا ہو تو اس میں اگر تپا آب و باجکا مارا ٹوٹ جاوے گی اگرچہ اہم نہ کھلے ص اور  
و کرسٹ کے لکڑا ام حیض میں منسوب ہوا و تریب کو ہر وقت اور مقام رکھنے کرسٹ کا تمام پکارت کا ہوا اور فرج داخل میں  
رکھا مگر وہ ہوا اگر کسی ایک عورت سے اصل رات میں کرسٹ رکھا اور جب صبح ہوئی اور لڑخون کا دیکھا حکم حیض کا خون دیکھ  
کے وقت سیامت ہو گیا اگر عورت حاضرہ کے کرسٹ رکھا اور جب صبح ہوئی سفیدی دیکھی تو حکم طہارت کا جس وقت  
رکھا تھا ثابت ہو گیا اور جو ہر کہ دو حیضوں کے بیچ میں واقع ہو مدت حیض میں گزر ہو گا تو حیض ہوا جو چرک کہ مدت حیض میں گھا  
سفیدی حالم کے دیکھا سب حیض جو ف حیض سے ایک ہونے کو طہارت ہوتی ہیں اور بہت کم ہر طہارت پانچ روزہ ہیں  
اور زیادہ کی حد میں اور طہارت نکلتے ہیں اس کی کو جو عورت دو حیض کے بیچ میں کچھ قبل تمام ہوئے مدت حیض کے  
آئندہ خون کے لکڑی رنگ ہیں سب چھ رنگ حالمے بیان کیے ہیں سترخ شتر سیاہ تیرہ رنگ اور شنی کا رنگ اور رد تیرہ رنگ اور  
دش کی رنگ میں ہر فرق ہو کہ تیرہ میں سفیدی مائل ہوتی ہو اور شنی کے رنگ میں سیاہی تو حاصل سے کیا ہے جو کہ عورت حاضرہ  
ان پچھ رنگ میں سے کوئی رنگ دیکھے وہ حیض جو مگر سفید سب ہو تو وہ حیض نہیں اور اب طہارت کا بیان شروع ہوتا تفصیل اور کی  
ہے بیان میں کی جو قول شنی سر ہوا سو گذر دیا اور باقی مطالب کو شرح میں پھر جو اصل ہو مگر کہ نہ روایت کہ ہو جو جب خون کے بیچ  
آوے تو اگر تین دن سے بھی کہ تو وہ سب کے نزدیک حیض ہو تو اگر تین دن سے زیادہ ہیں تو امام ابی یوسف کے نزدیک اور امام اعظم سے ایک دن  
میں بھی حیض میں داخل ہو اگرچہ دوسرے سے زیادہ ہوا تو بعضوں نے کہا کہ اگر اسی پر فتویٰ ہو کہ یہ کہ اس میں آسانی پر فتویٰ ہو چھ دن والے اور  
دینے والے پروف ہلایے میں لکھا ہو کہ لا حرج فی هذا القول لیسو یعنی تسک کرنا ستاد اس قول کے آسان ہو اور یہی جو قول  
امام صاحب کا اور شیخ نے سب میں اور میں امام محمد کی روایت امام صاحب نے امام محمد سے روایت کی کہ غائب بن ابی الباک کی روایت امام صاحب  
سے ابو شبل کا قول حسن بن ابی اور کی روایت امام صاحب نے تفصیل میں ان مذاہب کے حواشی کا فقط ناظرہ جو عوام کا کوئی ناظرہ  
میں اس واسطے ترک کیا ص رنگ حیض کا اگر سرخ و سیاہ ہو تو سب کے نزدیک حیض ہو اور اسی طرح اگر خوب زرد ہو تو  
تب بھی صحیح ہے سب میں حیض ہو زرد زردی ضعیف اور تیرگی اور زغالی ہارے نزدیک حیض جو ف اور فرق  
اس دونوں میں بیان کر چکا ہے بعض اسوج کے نزدیک سب رنگ میں نہیں دلیل تو لکھی ہے کہ روایت کی ابو داؤد اور بخاری امام  
سے کہ انھوں نے ہم نہیں کہتے تیرگی ہو زردی کو بھاپا کی کہ کچھ یعنی حیض میں داخل نہیں کہتے تھے اور روایت کیا اسکو امام ابو  
زعمری ابو حضرت عائشہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے تفسیر اس ماجہ میں اور ہلایے میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو سفیدی  
کے سب کو حیض گردانا ہوا اور جب حیض کے رنگ سے غارت ہوئے تو اب حکم حیض کا بیان کیا جاتا ہے ص عورت حاضرہ نے پیش

لکھا کہ ناظرہ  
بہار تک کہ  
فلاک و عورتوں  
کی حالت  
مذہب اللہ تعالیٰ

اور روزہ نہ کرے اور جب پاک ہو جائے تو روزہ نہ کرے کی قضاء کرے اور نماز کی قضاء کرے کیونکہ حضرت ابوسید خدری سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اندھ علیہ السلام سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ عجم کے حکم کی بات تھی ساتھ قضا کرنے بخاری اور مسلم نے اور روایت کی ابو داؤد وغیرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ عجم کے حکم کی بات تھی ساتھ قضا کرنے روزہ کے اور میں حکم کی بات تھی ساتھ قضا کرنے نماز کے اور بعض خوارج کے نزدیک نماز کا بھی قضا کرنا لازم ہے اور یہ مذہب غالب احادیث مشہورہ اور مردودہ **حصہ** اگر کسی عورت کو زانیہ وقت نماز کے حیض آیا یا نارو اسکے زنی سے ساتھ ہو گیا اور اگر دس دن کے بعد پاک ہوئی تو آخر وقت میں نماز واجب ہوگی اگرچہ وقت ایک لمحہ باقی ہو اور میں نے حکم میں اگر پاک ہوئی تو اگر نماز کا اتنا وقت ہو کہ غسل اور تکبیر جو میرے ہوسکتی ہیں نماز واجب ہوگی اور اگر اس سے کم وقت ہو واجب ہوگی اور اگر روزہ اور عورت کو حیض آیا اگرچہ آخر وقت سے پہلے ہو تو اگر روزہ فرض ہو قضا اوسکی واجب ہوگی اور اگر نفل ہو قضا اوسکی واجب نہ ہوگی اور نماز میں اگر حیض آیا یا قضا اوسکی واجب ہو اگر نفل اور اگر عذر عورت رمضان میں ہو تو پاک ہوئی تو کچھ نکھایا وہ روزہ کافی ہوگا لیکن نکھانا اوسکو واجب ہو اگر اگر رات کو دس دن کے بعد پاک ہوئی اوسکو کل کاروزہ رکھنا واجب ہوگا اگرچہ رات ایک لمحہ باقی ہو تو اگر دس دن سے کم ہیں ایک ہوئی تو اگر اگر رات ماقبل کے عمل اور تکبیر تحریر کر سکتی ہیں تو کل کاروزہ واجب ہوگا اور اگر اس سے کم تو واجب نہ ہوگا اگرچہ اتنا وقت است میں باقی تھا اسے غسل میں کیا روزہ اوسکا اہل ہو گا اور عائشہ کو درست نہیں کہ سب میں آہو سے اور بلواؤں وغیرہ کیا کرے **ف** اسوقت کہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب آئے ہم پرین میں کہ امام ایک مقام کا جو قریب تھا ہوئی میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جو کرتے ہیں حاجی لوگ سوا اس بات کے کہ نہ خطا کرے نہ کفر نہ کعبہ کا جب تک کہ پاک نہ ہوئے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور سب میں داخل ہوا اسوقت منع ہو کر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ سب سے لے لے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں ہر دفعہ میں تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیمین تیر تیر سے ہاتھ میں تو میں نے ہر اور اسی واسطے کوئی چیز یا پتھر لے لیا اللہ کو سجدہ کرتے ہو اور ہاتھ میں ہوں چمک فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں میں حال کرتا ہوں سجا کر واسطے جب اندھ عائشہ کے روایت کیا اسکو انہو دو نے اور ابن ماجہ وغیرہ نے تیر تیر ہوں واسطے انہی نے اور عیسیٰ کی خطابی نے اس حدیث کو روایت کیا کہ اسناد میں اسکی اہمیت اس غلطی عامی کوئی بول حال ہے اور کہا ابن الفرہ سے کہ وہ مترک ہے تو اب دیکھا یہ جو کہا ابن الفرہ کا قول صحیح نہیں مردود ہے اور کہیں امام نہ بتے نہ اسے اس میں کہ نہیں سمجھتا ہوں میں ساتھ اوسکے کچھ صحیح اور صحیح کہا اسکو ان فریضہ اور حسن کہا اسکو صحیح ہے قطعی ہے **ف** اگر طوائف کو لیا حلال ہو جائے **ف** یعنی جو عورتیں کہ وقت احرام سے حرام ہو جاتی ہیں حلال ہو جائیں گی **ص** اور عائشہ کو ناف سے نیچے تک چھو نہا درست نہیں اور صحیح ہے مراد یہ ہے کہ مباشرت کرے یا ران میں نہ کرے کو لگائے اور برسر لینا اور اوپر تمام کے سوا کچھ ہر درست ہے اور امام محمد کے نزدیک فقط مقام فرج سے پرہیز کرے اور باقی سب بدلتے استعمال اور نماز لینا درست ہے **ف** کیونکہ روایت ہے زید بن اسلم سے کہ انھوں نے ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھ کو اپنی عورت سے کیا درست ہے جس حالت میں وہ عائشہ سے سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر تو اسے راز کر چکا تھا اگر راز کرے اور کتا و روہ جو بے حیوں نے اس حدیث کو کہا ہے کہ یہ مرسل ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ مرسل وقت

کے بعد عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں  
 اگرچہ عورتیں حلال ہیں

انہو دو نے اور ابن ماجہ وغیرہ نے تیر تیر ہوں واسطے انہی نے اور عیسیٰ کی خطابی نے اس حدیث کو روایت کیا کہ اسناد میں اسکی اہمیت اس غلطی عامی کوئی بول حال ہے اور کہا ابن الفرہ سے کہ وہ مترک ہے تو اب دیکھا یہ جو کہا ابن الفرہ کا قول صحیح نہیں مردود ہے اور کہیں امام نہ بتے نہ اسے اس میں کہ نہیں سمجھتا ہوں میں ساتھ اوسکے کچھ صحیح اور صحیح کہا اسکو ان فریضہ اور حسن کہا اسکو صحیح ہے قطعی ہے























آنانکے ڈوبے گا اور یہ عرب کا اس وقت سے شوق مایہ ہونے لگا کہ شوق کئے ہیں شری کو صاحب دین کے بزرگ اور اس کے بزرگ  
 ہزار ام صاحب کے نزدیک شوق سیدی کو کہتے ہیں جو شری کے بعد ہونی چاہئے اور خدا کا اس وقت اور بزرگ عشا کے بعد سے شوق ملک  
 دونوں کا وقت رہا جو وقت تلم کے آخر وقت میں بہت اختلاف ہو اور اسی طرح مغرب کے آخر وقت میں تو اکثر امام اور فقہا اس  
 طرف ہیں کہ وقت بلکہ کچھ کے سایہ کے برابر ہو نہ ملک جو ہوا سایہ زوال کے اور مغرب کا شوق کے خوب ملک لیکن امام ابو سعید  
 اللہ علیہ السلام نے یہ کہ ظہر کا وقت واصل تک رہا جو اور امام مالک اور شامی کا کیا تھا یہ کہ آخر وقت مغرب کا لیکن یہ آفتاب کا ڈوبنا  
 کہ گدا انھوں نے تاخیر کیا تو مغرب بقدر اختیار تھا کہ ڈوبنے سے اور اصل اس باب میں حدیث جو رسول اللہ کے امامت کی جو  
 روایت جو حضرت عبداللہ بن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ امامت کی جو رسول اللہ علیہ السلام نے ساتھ میرے دو بار ہو گیا  
 خازن کے جو میری نماز ظہر کی پہلی امامت میں جب تھسا یہ مثل تھے جوئی کے پھر نماز میری عصر کی قیوت کہ ہوا سایہ پر چڑھا مثل اس کے  
 چھوڑا میری مغرب کی جس وقت کہ غروب ہوا آفتاب اور افکار کیا اور وہ دار نے پھر نماز میری عشا کی جس وقت کہ غروب ہوئی شوق پھر  
 نماز میری غریب کی جس وقت کہ طلوع ہوئی فجر اور حرام ہوا لکھا کہ روزہ و روزہ میری نماز ظہر کی نماز ظہر کی اور میری امامت میں قیوت کہ ہوا  
 پھر چڑھا مثل اس کے جس وقت کہ نماز عصر کی پہلے روزہ میری عصر اور میری نماز عصر کی قیوت کہ ہوا سایہ پر چڑھا اور اس کا پھر چڑھا  
 کہ کل میری عصر اور اس وقت کہ گئی تھا لی رات پھر نماز میری صبح کی جس وقت کہ روشن ہو گئی زمین پھر انساں کیا طرف میری چڑھا  
 حال اسلام نے اور کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میری وقت ہو انبیا علیہم السلام کا قبل آپ کے اور وقت زمینان و قیوت کہ ہوا  
 کیا اور اس کا اور وہ روزہ میری اور کہ امامت کہ میری حسن صبح اور ابن حبان نے اسی صبح میں حاکم نے لکھا کہ اس کی صحیح الاسناد جو  
 لیکن اسناد میں اس کی خبر میری بیٹے یارث کے معنی کیا اور اس کو احمد اور نسائی اور یحییٰ بن یزید اور ابوداؤد و ترمذی کی اس کی  
 ابن حبان اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہما و اس وقت کہ گئی اور اس کی روایت کی عبداللہ بن ابی شیبہ نے شوق سے اور انھوں نے غریب میں رسول اللہ  
 اور انھوں نے اپنے اپنے اس وقت کہ ابن حبان نے اس وقت کہ امامت کہ میری حسن صبح اور ابن حبان نے اسی صبح میں حاکم نے لکھا کہ اس کی صحیح الاسناد جو  
 لے کہ یہ صحیح روایت ہے صحیح کہ امامت کہ میری حسن صبح اور ابن حبان نے اسی صبح میں حاکم نے لکھا کہ اس کی صحیح الاسناد جو  
 اور میں سمجھا برضی اللہ عنہ ہیں اور روایت میں اور کہ میری عشا کی دو سحر دل جب کہ گذری اور رات اور اتسا لی رات  
 اور یہ حدیث صحیح ہے صحیح کہ امامت کہ میری حسن صبح اور ابن حبان نے اسی صبح میں حاکم نے لکھا کہ اس کی صحیح الاسناد جو  
 و ما اپنے وقت بلکہ کچھ کے زوال ہوا آفتاب کا اور ہوا سایہ پر چڑھا لکھا کہ زمانہ طول اور بلکہ کے جب تک کہ نہ آنے وقت عصر کا اور  
 وقت عصر کا جب تک کہ نہ زوال ہو جو آفتاب اور وقت پھر کچھ جب تک کہ نہ غروب ہو جو شوق اور وقت عشا کا اور جب تک  
 اور وقت فجر کا جب تک کہ نہ طلوع کرے آفتاب نہایت کیا اور اس کو مسلم نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ کہ اول وقت میری کچھ غروب  
 ہوا آفتاب کے آخر وقت اور جب تک کہ غائب ہو یعنی رومی اور اس کی دور ہو جاو اول وقت عشا کا جبکہ غائب ہو افق اور آخر وقت  
 اور اس کا اور رات تک کہ اول وقت فجر کا جبکہ نہ طلوع ہو جو اور آخر وقت کچھ طلوع ہو آفتاب و روایت کیا اور اس کو ترمذی نے اور  
 یہ حدیث میں حجت ہیں امام شافعی اور مالک رحمۃ اللہ علیہما پر اس بات میں کہ وقت میری کچھ جب تک کہ نہ غائب ہو جو شوق  
 اور میری کچھ غروب تک کہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور میری کچھ جب تک کہ نہ غائب ہو جو شوق

جو میری کچھ غروب  
 غایت جو غروب  
 اور اس کا کچھ غروب  
 وقت اور وقت  
 اور اس کا کچھ غروب  
 غروب

علاء الدین علی بن ابی طالب  
 علی بن ابی طالب

جو میری کچھ غروب  
 غایت جو غروب  
 اور اس کا کچھ غروب  
 وقت اور وقت  
 اور اس کا کچھ غروب  
 غروب







































































الحمد لله  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
وآله الطيبين الطاهرين

قلام کے پیچھے تو واسطے کہ اسکو خدمت سے فراغت میں کہ احکام ہمارے کے سکھانے اور گوارا کرنا چاہئے ہیں اور فاسق کو ہم پر  
دیں کاسبتیں تو خدا ہا جا ست پر ہر نہیں کر سکتا اور طہ الرنا کا باب معلوم نہیں کہ اسکو تعلیم کرے اور لوگ اسکی امامت کو  
مکروہ مانینگے اور بدعتی کے پیچھے بھی واسطے مکروہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور اسکی مسجد سے نکل گئے جیسا کہ ذکر اسکا اور  
گندہ اور روایت کی ان الی تدبیرے صحاک سے پسند صحیح کہا انھوں نے نہ امامت کرے غلام اور اس قوم میں اگر لوگ ہوں آتہ  
روایت کی سعید بن مسیب سے کہ اسوں نے امداد امامت کرے اور روایت کی زیادہ بن حیرت کہ اسکو چھاپنے اس معنی احمد سے  
کہ امداد امامت کرے کہ اسکی اعتیاج ہو اسکی نکلوا کہ اس الی شیبہ نے جملہ کتبہ عن کتبہ عن کتبہ عن کتبہ عن کتبہ  
الخبر بنی ان اباہن بن کر کہ امامۃ الاخرین یعنی الی مجاز سے مکروہ رکھا امامت اسرا الی اور غلام جب فقیہ ہووے تو  
امامت اسکی مکروہ میں روایت کیا اس سے حد ثمانہ سنون ابو عبد اللہ عن انزلہ لوانہ سئل عن امامۃ العبد  
والاخرین فقال لا اقلہ اذا اقلہ احث الی یعنی غلام جب فقیہ ہو تو دوست تر ہو یک سیر واسطے امامت کے اور  
ولد الرنا کی امامت واسطے مکروہ جو کہ روایت کی ان الی شیبہ نے حد ثمانہ سنون ابو عبد اللہ عن انزلہ لوانہ سئل عن امامۃ العبد  
نکوی ان عمر بن عبد العزیز قال لرحل کانت یوم قوم یا العقیق لا یعرف من وال لا فہما ان یوم فہم  
یعنی تمھاریک شخص امامت کرتا تو ہم کی معنی میں ہور میں معلوم تھا کہ کسا لڑکا جو سو منگ کیا اسکو عمر بن عبدالعزیز نے امامت  
اور حد ثمانہ سنون فقیہ عن لکیت عن ثجا وید انہ کہ ان یوم وال لا فی وصاحب الی یعنی مکروہ رکھی  
مجاہد سے امامت ولد الرنا کی اور جملہ خود کی اور کہا عبداللہ نے کہ میں دوست رکھتا ہوں میں کہ قادی تعالیٰ انہ سے ہوں  
اخراج کیا اسکا ابن الی تدبیرے اور روایت کے گئے مسند اتار اس باب میں اور اگر لوگ امامت کر لیں تو ہمارا بیٹہ ہوگا جو کہ  
حضرت علیؑ سے واسطے سلم نے فرمایا پڑھو نماز پیچھے ہر نیک یہ کہ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور ابو یوسف نے اور یہ حدیث قطع ہو گئی  
ہائے رو یک حجت جو اس معنی کو روایت کیا ابو نعیم اور قتیبہ نے اور وہ طریقہ معیت ہو صلی جماعت عورتوں کی حلال امام مرد  
ہو کہ مکروہ جو اگر جماعت کی تو جو عورت امام جو وہ مقتدیوں کے برابر کھڑی ہووے اور کیا جو ایسا حضرت عاتبہ سے کہ امامت  
ہوایے کہ یہ حکم بترا ہی اسلام میں تھا اور کلام کیا اس میں شیخ اس العمام نے اور ذکر کیں فتح القدیر میں اس باب میں چند روایتیں روایت  
کی عبداللہ بن ابی اسیم بن محمد سے انھوں نے داؤد بن اصبغ سے انھوں نے حکمر سے انھوں نے ابن عباس سے کہ امامت کے  
عورت ہو تو کئی اور کھڑی ہو اسکے صحابہ میں اور اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ حدیث امامت نسائے منسوخ ہو جو جائز ہو اس جہاں کہ  
ناسخ نہ ہو چھا ہو کہ اور حدیث میں آیا جو کہ نماز عورت کی بہتر جو عورت سے گھر میں اور گھر سے ترخانہ میں روایت کیا اسکو اس جریر سے  
صحیح میں اور روایت کی ابن جریر سے کہ روایا حضرت علیؑ سے سلم نے نماز عورت کی افضل جو اپنے تارک گھر میں اور اس حدیث  
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جریر بن عباس کی گواہی نہیں کہ تین آدمی ہو کہ یہ حدیثیں حال میں اور کہ ابیت بطلان جماعت کے اور حدیث  
جماعت خاص کی نہیں اور کلام ہمارا جماعت خاص میں ہے اور روایت ہے کہ حضرت علیؑ سلم نے حکم کیا تھا ایک حدیث کہ امامت  
کرے انیہ کھوالوں کی اور نوڈن مقرر کیا تھا اسکے واسطے لیکن اساد اسکی معیت جو اور توشیح کی اسکی ابن عباس نے کہ یہ اتفاق  
میں اور تفصیل فتح القدیر میں جو اور مرد کو عورتوں کی امامت کرنا مکروہ نہیں ہور میں کہ یہ میں ابن عباس میں ابن ابی تدبیرے اگر صحیح





اور اکیلے چرکے ہو گیا تیس مس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور آپ نے عثمان میں بیٹے کو سیرجہ لہم نزلنا علیہ انزلنا  
 یا تم نزلنا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کو بعض حدیثوں میں یہ کہ میرب بن زید عرس ہر صورت میں بیٹے کا مال سوار کر  
 اور اس طرح تراویح میں بھی نہایت طول کر لکھو ہر ایک ایک تین چاروں ختم کرنے میں جماعت کو بڑی بیٹے کے کم میں بہن چاکا حص  
 متقی ایک ہمام اس کو دہائی طرف کھڑا کرے اور اگر زیادہ ہوں تو امام کے بڑے چاکا اور ان کو مکرم تھیکہ کرے کیونکہ ایک آدمی کا آگے کرنا  
 بہت آدمیوں کے بیٹے سے آماں برف پہلے سلسلے کی دلیل یہ کہ روایت یہ حضرت ابن عباس سے کہ رما میں ایک رات  
 روئیک بیوی نے منی حارت بلالہ کے سوکھے ہوئے ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیٹے کو رات میں تو کھڑا ہوا میں حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے بائیں طرف تھکڑا سر میرا اور کر لیا کھڑا دہائی طرف روایت کی یہ اس الی تیلہ بن جباری اور سلمہ ویرجم کے اور اگر اود کے  
 تجھے یا بائیں طرف ہو کے ہمارے بیٹے کو جائز ہے لیکن گھگھار ہو گا بوجہ مخالفت سنت کے اور اگر آدمی ہوں تو امام ہمارے روئیک  
 اور سے آگے بڑھ کے نماز پڑھاؤ اور امام الی یوسف کے نزدیک سچ میں اس دووں نے دیوں کے کھڑا ہوا اور حضرت عبداللہ بن مسعود  
 کھڑا کیا اس کو اور عاتکہ کو دایسے بائیں اور آپ سچ میں کھڑے ہوئے اور جب پاڑیہ کے تو کہا ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات  
 کی سلمہ نے اور کہا اس عبداللہ نے میں صحیح ہر مع اس کا اور صحیح اوکے روئیک تھ ہیں اس سے پورا کرنا فوی نے سلا سے میں ایسا ہی کرنا  
 کیا اس کا سلمہ نے دو طریقوں سے اور ایک طریقہ تیسرے میں نقطہ ربع ہوا درود میں ربع میں اور دلیل ہماری بہت حدیثیں ہیں روایت کی امام  
 رضی اللہ عنہ نے موافق ہمارے ہر ہر کے اور اس کے کہ اذکی دادی بلکہ نے بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کہ کیا سیکھا یا  
 آئیے ہو کر کھڑے ہوتا نماز پڑھوں میں آخر یہاں تک کہ کھڑے ہوئے ہم اور تیسرے چھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دادی میری  
 ہستے تیجھے اور روایت کی اس الی شیعہ نے لیست مت انھوں نے نافع سے انھوں نے ان کے کہ وہ تب بیٹے سے مازا و تیرا آدمی نے  
 امام بیٹے تیجھے کہ تھے دو آدمی کو اور آگے ہوتے تھے آپ اور روایت کی برادر بن ابیہ انھوں نے حضرت علی سے کہ فرمایا انھوں میں صاحب  
 ہوں تیرا آدمی تو آگے ہوا دیکھ ایک آدمی اور روایت کی ان الی شیعہ نے انس سے اس کا اسکے جواب پر گدرا اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ  
 تابعین کا حص اور اگر امام کی ہمارے ہر ہر معلوم ہو رہا ہے بھی بحر طین و ف کیونکہ بدلے میں یہ کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو شخص امامت کرے قوم کی بھر ظاہر ہو کہ وہ بیوقوف تھا یا جنف تھا اعادہ کرے نماز اپنی کا اور وہ لوگ بھی اعادہ کریں اور یہ  
 حدیث غریب ہے میں پایا اس کو بیٹے اور روایت کی محمد بن الحسن نے کتاب الاما میں حدیث بیان کیا ہے اس میں یہ روایت کی نے  
 انھوں نے عمر بن ابی اسے انھوں نے حضرت علی سے کہ انھوں نے اس میں میں جو بیٹے مارتوں میں جب کہ کہہ اعادہ کرے ہمارا کا اور  
 لوگ بھی اعادہ کریں اور روایت کیا اس کو سکندر الرراق نے کہ حضرت علی نے میرے ہائی ہمارے بیٹے اور وہ جنسے یا بے و حلقہ تھے تو  
 اعادہ کیا انھوں نے مازکا اور کچھ کیا اور ان لوگوں کو اعادے کا اور روایت کی امام احمد نے بسد صحیح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ  
 فرمایا امام مناس جو اور روایت ہر الی اس سے کہ اگر بنا کر طریقی عمر نے ساتھ اس کو کے حاجت حسب بوا عادہ کیا اور ان لوگوں نے تو فرمایا  
 حضرت علی نے کہ چاہیے جسے تمھارا ساتھ مارتوں کے کہ اعادہ کرے سو رجوع کیا انھوں نے طرف قول حضرت علی کے روایت کیا اس کے  
 عبداللہ الرراق نے اور وہ جو روایت کی ابی قطن نے جو ہے اس میں نے صلی اللہ بن مزاحم سے انھوں نے اس کے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جو امام ہوں چاکا اور ماز پڑھاؤ قوم کی کا اور وہ جنسے جو تو تحقیق کہ جائز ہوگی مازا دہائی اور غسل کرے امام صحابہ اور کہ اسے ہلا

اور اگر نماز پڑھتے بغیر وضو تو اس کا بھی یہی حکم ہے جو وضو کے بعد پڑھتا ہے۔ بین باوقات کی ہر ایک اور یہ حکم اتفاقاً خاص  
 اور یہ مروت باہرین پھر ان کے یہ سننے میرے عزیز ہیں اسی طرح حدیث میں آیا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 قریب ہوں مجھے عقل اسے لوگ یعنی بالغ پھر حواسے نزدیک ہیں پھر حواسے نزدیک ہیں حدیث تک روایت کیا اسکو  
 مسلم ابو یوسف اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صف میں چاہیے کہ خوب بلکہ کھڑے ہوں اور جب باقی سب سے اور جو شخص غصے کی  
 جگہ حالی کو بند کرے یعنی اس میں کوڑا ہو جائے یا کسی اور کو اس میں کھڑا کرے تو حدیث میں ہے کہ مغفرت ہوگی اور کسی روایت کیا اسکو  
 برائے اسناد حسن اور بہت سی حدیثیں اس باب میں آئی ہیں فتح القاری میں سب سے زیادہ مستند ہے اسکو کہتے ہیں کہ اس میں  
 عورت اور مرد دونوں کی ملائمتیں موجود ہوں اور اسکو مردوں پر مقدم کیا کیونکہ ایک کتاب میں مرکا اس میں موجود ہے اور اگر کوئی  
 مرد حرکت کیا کیونکہ ایک کتاب میں عورت کا اس میں موجود ہے **حصہ** اگر عورت مرد کے پہلو میں برابر کھڑی ہوگی اور حج میں کچھ حال میں  
 اور یہ عورت اپنے تہ بہ تہ اور امام نے اسکی امامت کی نیت کی ہو اور نماز میں اور ادا میں دونوں شریک ہیں مرد کی ہمارا فاسد ہو جائیگا  
 اور اگر امام نیت عورت کی نہیں کی ہو نماز عورت کی باطل ہو جائیگا اور نماز کی شریک کے معنی یہ ہیں کہ وہ دونوں اپنے تحریر کے کو امام کے  
 تحریر کے یہ نہ کرے والے ہوں اور دونوں کے واسطے وہ امام ہوا اس نماز میں عورت دونوں شریک ہوتے ہیں یا حقیقتہً متلاؤد ہوں  
 مقتدی ہیں یا حکماً اسکو کہ عورت کو نماز میں حدیث ہے اور اسکو عورت کے ہاں اور امام فاسد ہے اور عورت مرد کے برابر ہوگی تو  
 نماز فاسد ہو جائیگی اور بسبب کی اگر امامت کے ادا کرے میں برابر ہوگی تو مرد کی ہمارا فاسد ہوگی جب تک کہ امام عورتوں کی نیت  
 کرے اور اگر نیت نہ کی تو عورت کی نماز باطل ہو جائیگی اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر اقتدار کے ساتھ امام کے برابر کی تو جس کے  
 تو اقتدار اسکی صحیح ہوگی مگر کیا امام اسکی امامت کی نیت کرے اور اگر عورت سے برابر ہو کر اقتدار نہیں کی ایک نیت میں نیت امام کی  
 شرط ہے اور ایک نیت میں نہ طریق اور تفصیل اسکی شرح وقایہ عربی میں ہے جو سب سے پہلے دیکھ لے اور اگر امامت کی ان شریعتے تعالیٰ  
 اور ان شریعتے کی تو اسکی نماز فاسد ہوئی یا نہیں کو غافل کیا اگر کچھ بھلی دیکھو تو نہیں سمجھیں ہاں نماز فاسد ہو جائیگی لیکن ہمارا قرائن کی سوا سوا  
 کہ اس سے قرائت باوجود قدر کے ترک کی اور نماز ان طہواریں کی سوا اس سے سب سے پہلے نیت کہ جہت کی تو کیا یہ قرائت کے  
 ساتھ اقتدار کریں تاکہ قرائت اسکی ان لوگوں کی قرائت ہو جائے تو کو یادوں لوگوں سے بھی قرائت تک کی اور دوسرے سب سے خلاف امام زفر کا ترجمہ

باب حدیث میں بیچ نماز کے

صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر نماز میں حدیث ہو کہ وضو کر کے تمام کر لیوے خلاف شافعی کے اور بدلتا دیکھ کے ہو تو بھی تمام کرے اور صاحبین کے نزدیک  
 تمام ہو جائیگی اور شروع سے پھر اس افضل ہے اور امام شافعی کے نزدیک شروع سے پھرے اور باقی ہا کہ سارے کرے کیونکہ نیت نیتانی  
 نماز کا ہر ادا چنانہا فاسد کیا ہو نماز کو اور یہی واقع قیاس کے ہر لیکن ترک کیا نہ بدلیل اس کے جو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے جو شخص نماز کرے یا کسی اور اسکی پہلو سے یا ندی بکھلے اسکی نماز میں تو چاہیے کہ میرے اور وضو کرے اور جا کرے اپنی نماز میں  
 اور یہ حدیث اور برگذری واقعہ کے میان میں اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ہاں اس کے ساتھ قرائت پر مکرر اور علی اور ابو بکر  
 صدیق کے اور ابن عمر اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور تابعین سے مثل علقمہ اور طاؤس اور سالم اور سعید بن جبیر  
 اور شعبہ اور ابی نعیم نخعی اور عطاء اور کھول اور سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہم جمیعین اور روایت کی اس ماہر نے حدیث

باب اول

باب دوم

باب اول

باب اول

باب اول

باب اول







میں نے سوچا کہ پروا کی اور کسی آپ کو دنیا یا آخرت کے میں کچھ اور رویت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے  
 میں نے کہا کہ میں نے اس حدیث میں بھی ایک حدیث آئی ہے روایت ہو فصل بن عباس سے کہ نہایت کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے چلنے کے اور ہمارے ایک کتبہ جمعی اور گھر میں تھی تو غازی پر بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ صحر کی اور وہ دونوں اذ کے  
 سامنے تھیں تو نہ زجر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رویت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور کتبہ اور کے کا ایک حکم ہر  
 بان اگر فیدہ ہو کر کی اور پھر سیاہ کی بھی ہو تو اسے نہ کوئی حدیث اس تصریح سے تین بنی فائدہ اعظم اور جملہ ائمہ خاص جو  
 تھیں جن میں غازی تھا اور نہ کیا ہے دونوں بروایت سے ایک سارہ کے برہنہ کھر کر کے مولا اسکا ایک کچھ کا ہوا اور ایک  
 اور کچھ کا مولا اسکا کھر دیا زمین پر یا کھاسے کے زمین پر خاک کھینچ لینا درست نہیں اور اس کی طرف عرب ہوا چاہے  
 کیو کہ غازی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہان پر ہے کوئی تم میں تو فرما جے ستر سے رویت کیا اسکو عاکم نے اور رویت  
 کیا اسکو ابو داؤد اور اسمین کہ نہ قطع کرے سلطان غازی اسکی اور رویت کی ستر کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ  
 کرے ستر اپنے مثل کوئی بلان اذ کے تو نہ فرما کر کچھ جو ستر ہے ہو کا اور اصرار کیا ستر عاکم نے کہ پوچھے گئے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں ستر صلی سے سوکا کہ مثل کٹن کا لٹک اور پھر میں ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کیا عاجز کر کوئی تم میں کلاس ہے کہ جب غازی پرے پھر میں یہ کہ ہو کچھ اذ کے مثل بلان اذ کے اور یہ حدیث اس لفظ سے میں نے اذ کے  
 سے مراد ایک اتمہ ہوا رہی کہ ہر ستر میں تیرہ یا با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب غازی پرے کوئی تم میں پوچھ میں فرما کرے ستر لینے  
 کلاس ستر ایسا ہی ہو کہ میں نے نہ کٹا شیخ کمال الدین ابن الحاکم کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں میں نے لیکن رویت کی ابن حبان اور  
 عاکم نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانہ پرے کوئی تم میں تو غازی پرے طرف ستر کے اور نہ چھوڑے اور کچھ گدے  
 اذ کے سامنے ہو کے اور رویت کیا اذ کے کو احمد اور زائے اور زیادہ کیا ابن حبان کہ اگر وہ افکار کرے تو اذ کے اوس سے  
 اگر کرے ستر کو ایک دولوں بار دو کھانے اوس سے کہ رویت کی ابو داؤد و شعبہ بنت النضر اور الاسود بن اسحاق اپنے اپنے  
 کہا کہ میں نے کچھ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ غازی پرے تھے طرف ستروں بالکشی یا دھک کر کے اذ کے کو متاثر کیا  
 اور وہ بالین ہر کے اور میں قصد کرتے تھے اذ کے قصد کرنے کہ یعنی غازی میں اسی طرف کھانہ کھتے تھے کہ نہ ستر ہو و ستر ہو  
 کے اور وہ اس کا لالہ اسکی ساد میں ضعیف ہو اور ضعیف ہو اور جواب کا یہ کہ کہ جل قن ثانی میں قبول ہوا اور دیکر کہ سکوت  
 کیا اس حدیث سے ابو داؤد اور رویت کی نسائی نے کہ جب غازی پرے کوئی تم میں طرف ستر کو تو نہ کرے اذ کے کو درین  
 آگھو کہ بلکہ کرے اذ کے کو ایں کہ مقابل اور رویت کی ابو علی اس کے ابی سنن میں نہایت مثل اس کے اور ضعیف کیا  
 اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ اور کساقع القدر میں کہ یہ دلیل ہوا اور فطر ایک ص اور اگر ستر ہو و اذ کے کوئی شخص نہ مانا جاے  
 یا ستر اور آدمی کے کچھ میں گدے نہ تو اسکو ستر یا اشاریے میں کرے اور دو کو ستر منع کرے ف کہ یہ نہ اور اگر دیکر  
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دفع کر دجا تک کہ قدرت ہو اور اشارے دفع کرے کہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اشارے دفع کیا اتم سکے دولوں اگر کون کو رویت کیا اذ کے کو ابن ماجہ اور ضعیف کیا اذ کے کو ابن القطن کہ محمد بن قیس  
 ہوا اور نہیں بیانی جاتی مانا و کسی لیکن مصنف ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ میں سے ایک رویت ہوا اور کچھ ہوا

ابو داؤد

ابن ماجہ

ثابت نہیں ہوا اور کالی اور تند ب میں ہو کر اوج کیا اسکے دہلے سلم نے اور فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم کہ  
 حادث ہو گئی مادہ ثوبہ کے روایت کیا اسکو علیہ السلام اور امام کا سرہ مفتہ کو کو بھی کہایت کرنا اور جو پہلے  
 کہیں میں کوئی راؤ گئی یا وہ کھلا رہا ہو تو نہ لکھا اور نہ درست ہر ف کیونکہ ہمارے ہی حضرت علی اللہ علیہ وسلم  
 لکھا کہ میں اور اویکے سامنے ایک سرہ تھا اور عورتیں اور گدے گدے تھے اویکے اور دھار در تھا دہلے قوم کے سرہ  
 اور روایت کیا اسکو بخاری و سلم اور جراح کیا ابو داؤد نے اسی اب میں اسناد صحیح سے صد اللہ بن ہر وہ بن النکاح

### فصل مکررات نماز میں

ص پتے سدل کر لکھا اور وہ یہ کہ جادو کو سر یا کہ ہے بر دالے اور اویکے کناروں کو چھو رہا ہو طرح کر کے رہیں اور  
 قنابین یہ کہ کندھوں پر دالے اور دونوں آئینوں کو ہاتھوں میں رکھ لے اور دونوں طرف کو نکال دے اس واسطے کہ منہ کب  
 آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم سدل سے نماز میں اور اس کے آدمی ڈھانپ کیونکہ یہ ایسا روایت کیا اسکو ابو داؤد اور حاکم  
 اور روایت کیا ابن ابی شیبہ کہ مع کیا آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم اس کے کہ ڈھانپے ہو یا نہ نماز میں لیکن اسناد میں اسکی  
 صحاح کا امام مکرر میں ہر صورت ہمارے نزدیک حجت ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس نے مع کیا مالک کی جیسے سے روایت  
 کیا یہ مکرر ہے اور یہ طرح سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے اور عطاء مکرر دہ رکھتے تھے اسکو اوج کیا ابان انار کا اس انی تیسرے صعب  
 میں ص ثور مکرر کیا اسکو ماکا اور اس سے تیسرے مکرر ہے یا مکرر کہ کیا صاف کیونکہ کہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم کہ

تعالی نے مکہ رکھیں اسلئے تمہارے میں چیزیں عبت یعنی مچاؤ کام کرنا نماز میں اور رفت رو کر میں اور جسی سر دین  
 روایت کیا اسکو قضاعی نے طریق اس المارک انھوں نے اصمیل بن عباس سے انھوں نے صد اللہ بن دینار سے انھوں نے  
 یہی میں انی کبر سے مراد صحت ہے سب مالو کا جمع کرنا یا مالو کو لپیٹ کے جڑیں داخل کرنا صاف کیونکہ کہ روایت کیا ہے عطاء مکرر  
 انھوں نے توری انھوں نے محمول میں وہاں انھوں نے ایک شخص سے انھوں نے ابو رافع سے کہا کہ مع کیا حضرت علی اللہ علیہ وسلم نماز  
 اس شخص کو کہ مارے ہوا مالو کو سر پر اور اسکو مل میں عقیق کہتے ہیں اور روایت کیا اسکو طرانی نے اور اس شخص کے  
 احما نام سعید بن ہری کا لیا اور کہا کہ انھوں نے ابو رافع سے انھوں نے ام سلمہ سے اور یہی عبت روایت کیا اور روایت کیا اسکو ابن  
 بن ابی ہریرہ سے انھوں نے اوی سند اور صحیح اور یہی معن ہر وہی ص پانچویں اور چھٹی کو چھٹا صاف کیونکہ کہ روایت

کی اس ابجہ مارتے انھوں نے حضرت علی سے کہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم جتنا تو اونٹنوں کو اور تو ہمارے ہوا اور  
 نصف ہر عارث میں ملکہ کیا تمہیں نے کہ وہ کلاب ہو اور ابھی ہر ص پنج ٹھکروں پھیر کے و کچنا اور آٹکے کے گوشے سے ڈھیر کیا  
 پھر بٹکے کر وہ میں ص کہا صاحب چاہیے کہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمہیں بھائی کرک کو کچا ناچ اور  
 کس سے سرگوشی کرنا ہر اللہ نہ النکاح کہہ اور یہ حدیث اس نفل سے میں ملی لیکن روایت کی سبقتی سے تعالیٰ ابان میں کہ  
 کہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم میں ہر کوئی ٹھوس کہ مار پڑے کھڑے ہو کر ٹھکڑ کر دینا ہر اللہ اور یہ ایک فقرہ کہ بچا ناچ  
 اور بٹکے اگر مانا تو کہ بچا ناچ میں ہر کس سے سرگوشی کرنا ہر اللہ نہ النکاح کہہ اور ابھی ہر ص میں کہ دھار دھار دھار  
 روایت کی حاکم نے اور صحیح کیا اسکو ابو داؤد نے اور دہلے کہ فرمایا ابی علی اللہ علیہ وسلم ہر نہ ہر اللہ توجہ طرف



مندے کے اور وہ مار میں ہوتا ہے اور جب القنات کرتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور اللہ مومنہ اپنا اوس سے اور وہیت ہر اس کے کفر یا بارگاہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے القنات سے ازمین اس واسطے کہ القنات ہلاک کر نہ لائے اور نہ فرود ہو تو فعل میں نہ فرض میں نہ وہیت کی کاٹو  
 ترمذی نے اور بھی کیا اور بھی کہے ہیں کہ وہ نہیں کہو کہ وہیت کی ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے اور بھی کیا  
 اور مسعودی نے ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم القنات کرتے تھے ازمین ناہیے نہیں اور نہ پھیرتے تھے گردن اپنی کما  
 ترمذی نے کہ یہ غریب ہے اور کما ابن القنات نے کہ یہ بھی ہے اگرچہ ترمذی کے طوطی بے عیب ہے اور ظاہر ہوا اس کا ایک طریقہ  
 دوسرے سند زار میں **ص** یہاں تو بن لکھ لیں کہ ہاں اگر ایک بار سجدے کے لیے **ف** اس واسطے کہ یہ بھی ایک قسم عبت سے  
 ہے مگر یہ کہ جب سجدہ کرنے کی حاسو کو تو اچھو وقت ایک بار ہاتھ سے ہٹا دیا جائے کہ ہو کہ یہ کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 واسطے ابوہریرہ کے کہ ایک بار ایسا ہو نہ تھوڑا اور یہ حدیث اس فقہ سے سمین ثانی اور وہیت کیا اور مسعودی نے الزرقانی نے  
 اور ترمذی نے اللہ عنہ سے کہ پوچھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہٹا دیا کہ پوچھا میں نے آپ نے لکھ لیں کہ ہٹا دیا کہ ایک بار  
 رخصت دینا ہوں میں نے اس طرح وہیت کیا اور اس کی سیسٹہ اور وہیت کیا گیا سو قوف کیا دار قطنی نے اور وہی  
 صحیح اور وہیت اور کس سے میں نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے لکھ لیں کہ کو اور تو نماز پڑھتا ہوا اور اگر فرود  
 پڑے تو ایک بار اور اور ابی کے شکیب ہیں **ص** انھوں نے کہا کہ برا تھہر کساف کہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا  
 وہیت کی جاہ سے مسلمان ایک اور ہر پر کہ میں نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نماز پڑھے آدمی کر رہا تھہر کہ  
 اور دوسری وجہ کہ جس کی یہ ہر کہ مخالف پرست مسو کہ اور وہ ہاتھوں کا باندھنا ہر ناف کے پیچھے **ص** نوین دونوں  
 ہاتھوں کا پھینکا اور پیسے کو آگے کر دیا اسے مسسنگ کے دوسرے کئی طرح بیٹھا اس طرح کہ دونوں سر میں پہنچے اور دونوں آگے  
 کھڑکے گیا ہر دونوں سجدے میں دونوں بازو کو بچھا دینا **ف** کہو کہ یہ ہے میں نے کہ فرمایا حضرت ابوہریرہ کہ میں نے کیا مجھ کو یہ  
 دوسرا بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جیروں ایک تہ کہ جو ہر مار دن متل جی مارنے مرغ کے یعنی جلدی جلدی سجدے  
 میں جاؤں اور پھر جلدی اور کھڑکھڑا ہوں اور یہ کہ بیٹوں متل بیٹھا کے اور یہ کہ بچھاؤں میں بچھا نا لومڑی کا اور یہ حدیث  
 سرب ہر سین بنی بکوا اور سند احمد میں ابوہریرہ کے کہ میں نے کیا مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جیروں اور کہ میں نے جی  
 دو جیروں اول کی ایک خیر میں بیان کیا کہ القنات مانند القنات اور مڑی کے اور صحیح حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے گھائی سلطان سے اور گھائی سلطان کی کئی طرح بیٹھا اور اس سے کہ بچھاؤں آدمی دونوں بازو  
 اپنے منہ بچھائے دونوں کے ہاتھ آٹا **ص** ہر وہیں ہار زانو میڈر بیٹھا **ف** اس واسطے کہ خلاف سنت ہے **ص**  
 یہ جوں کہ علیہ ام کا کھڑا ہوا ہر اس کی محراب میں بازو کاں پر نام کا کھڑا ہوا اور قوم کا نیچے یا قوم کا دکان پر اور نام کا نیچے  
**ف** اس واسطے کہ وہ شاہ پر ازل کی تہ کہ وہ امام کے واسطے ایک گھٹاں دینا بجاتے ہیں اور میں امام کھڑا ہوا اور دکان کی  
 بلندی جنہوں کے ہاں کہ تقدیر تاس آدمی کے اور بعضوں کے ہاں کہ ایک ٹانہ اور اس سے کہ میں نے کہ بہت نہیں اور بعضوں نے کہا  
 کہ کہ سجدہ جب تنگ ہو تو کی ہر منافیہ نہیں کہ امام محراب میں کھڑا ہو **ص** چھوڑ دو میں کھڑا ہوا اصل کا منہ کے  
 پیچھے حسین جگہ بانی **ف** اور اوپر بیان ہسکا کہ را اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص لڑکے

اسی طرح جب امام خارج محراب ہو اور پھر وہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معتدی بھی گمراہ مسجد میں ہوئے تو کمرہ ۱۲













یہی قوت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل رکوع کے وتر میں لیکن اس کا وہی صیغہ ہے سیلاب اس ابی حسان کے  
اور روایت کی ابو یوسف میں علامہ اس کے بعد اس کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
کہا کہ وتر میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ میں رکوع کے سو قوت تھی اور قس قتل رکوع کے اور احوال کیا نظر میں  
اور میں محمود مجروحی نے قتل رکوع میں قتل رکوع میں قتل رکوع میں قتل رکوع میں قتل رکوع میں قتل رکوع میں قتل رکوع میں  
ان جہت سے کہ ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
کہ اس کے بعد ہی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے ساتھ میں رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور  
قل الزم کہ عربیہ حدیث جیسے اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا  
مگر یہ حدیث اس کے بعد ہوئی کہ وہی حدیث کے بعد رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور  
ربیعہ حدیث ناسی میں اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا اور علامہ نے فرمایا  
اور جیسے حدیث فاطمہ کہ اس کے بعد رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور  
اس میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوت پڑھی بعد رکوع کے تو مراد اس سے یہی ہے کہ کیا حدیث میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
لیل کے حور دہشت کی تمام احوال نے کہ ہو چاہیں اس کے قوت کو نماز میں تو کہا کہ ان پھر کیا حدیث کے قبل رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور  
رکوع کے قبل رکوع کے کیا حدیث کے قتل رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور کرتے تھے قوت کو قبل رکوع کے اور  
صلی اللہ علیہ وسلم بعد رکوع کے کرنا حدیث سے کہ اس میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
صحاہ کا اسی پروردہ ہست کی اس ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
اور وہ حدیث میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
پڑھتے تھے ساتھ ان کے میں راقیہ میں سے یعنی معان سے اور میں قوت پڑھتے تھے ساتھ ان کے میں راقیہ میں سے یعنی معان سے اور میں قوت پڑھتے تھے ساتھ ان کے میں راقیہ میں سے  
رمضان سے توجہ عشرہ اخیرہ آقا تھا حاتم میں کہتے تھے اور پڑھتے تھے اپنے گھر میں اور اس میں کہ پیکار طریقتہ و غیرہ  
صعیب کیا اس کو نو دینی حلائے میں اور وہ حور دہشت کی اس حدیث میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوت پڑھتے تھے ساتھ ان کے میں راقیہ میں سے  
پڑھتے تھے نصف رمضان میں صعیب ہی ساتھ ان کے کہ وہ حدیث میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
حصر کے حسن جب کھالی اوکو دعا قوت کہ اس کو اپنے وتر میں اور یہ روایت عیب ہے نہیں ملے اور سند وہ ہے حور دہشت  
ہو سنن ابی یوسف میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں ابی حسان کے جیب میں  
کلمات وتر میں یا قوت وتر میں اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم  
ما یفعل فی جہنم اعطیت و فی جہنم ما حدیثت انک تقضی ولا یفعل علیک انک لا یفعل من و الیہ  
سائرت مرتباً فلما کانت من بعد اسرار و اسکی صحیح ہو یا حسن ہو اور روایت کیا اس کو حکام نے اور کہا ابی حسان  
کہ جب اوٹھا تا میں سر پایا اور باقی رہا تھا مگر سجدہ اور احوال کیا اگرچہ اور حسن کہا اس کو وتر میں حصر صلی اللہ علیہ وسلم  
کہا کہ وہ کہتے تھے آخر وتر میں اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم اللہم

میں

میں













کرتی کہیں بڑھتے تھے غار میں کی گناہ پار کرتیں اور یاد کرتے تھے حسابا ہے تھے اور وہیت کی ابو بلی موصی نے  
 اپنی سند میں حکایت کیا کہ میں نے حج تمتہ میں ایک سال تک قال ثالث عمرہ سبغت أم المؤمنین  
 عائشة فقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوة أربع ركعات ولا يقصير بينهما  
 فذكرتني في حضرت علي بن أبي طالب ثم تفرقت بياضت کی چار کہیں نہیں کرتے تھے حج میں کے سلام و رکوع ادا  
 حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ ایک ہی سلام چاروں پر پڑھتے تھے اور ایک سال تک جو مردی پیچیدہ میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
 کما صحت پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کس طرح تھی از حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وسلم کی رہتیں مینان کی گناہ کہ نہیں فرما  
 کرتے تھے رمضان میں روزہ غیر رمضان میں گنجا رکعت پڑھتے تھے چار کہیں تو نہ پوچھا دو کہیں کے حلقہ رکعت پھر پوچھا  
 نہ پوچھا وہ حسن اور طول سے بھی بہت اچھی طرح رکعت پڑھتے تھے اور جو جدا جدا چار چار کیا اس سے معلوم ثابت ہوا کہ  
 والا کہیں آٹھ رکعت سونہ پوچھا وہ حسن اور طول سے اور اور پیاں کہ چکے ہم ہست ہر میں کہ اپنے چار کہیں ایک سلام  
 پڑھتے تھے اور یہ سب مراد یہ کہ دو رکعت کا ایک یا یک شیخ ملو کہ جو ایک ہر دو رکعت کے بعد تسبیح واسطی پڑھتے تھے کہ ہر دو رکعت  
 بعد سلام پھر اور دلیل اس پر یہ جو اصل کیا او سکوتر مذی ورفانی نے ابن المبارک سے انھوں نے بت سید انھوں نے علم ادا  
 سید انھوں نے غار سانی سے انھوں نے عبد اللہ بن مافع سے انھوں نے رجبہ الحارث انھوں نے فضل بن عباس سے کہا کہ ظنا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہار دو دو کہیں میں تسبیح پڑھا ناہو ہر دو رکعت میں فاتحہ اشکام حصہ و رکعت  
 میں اور نہار دو رکعت میں قرأت فرض پڑھنا کہہ مردی جو ہمیں میں ان وقتا کہ کہ تھے حضرت علی بن  
 علیہ وسلم پڑھتے تھے ہر دو کہیں میں فاتحہ اور سورت اور پچھلی دو کہیں میں فاتحہ آخر حدیث نکسا اور اور گزرتی کہ  
 تسبیح پچھلی دو کہیں میں پچھلی چار کہہ تو بھی رست ہر وہیت کی اس بابی تسبیح شریکے انھوں نے الی اسحق سب سے انھوں  
 علی ابن ابی اسود رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے قرأت کر اول کی دو کہیں میں تسبیح کہ پچھلی دو کہیں میں اور جو نہ  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت غریب ہر وہیت کی امام محمد موطا میں ثنا الحسن بن امان العسقلانی عن عائشہ عن ابن عمر  
 عن عائشہ عن ابن عمر عن عبد الله بن مسعود كان لا يقرأ الحمد الا في ركعتين ثم يقرأ في ركعتين ثم يقرأ في ركعتين ثم يقرأ في ركعتين  
 ولا في الاخرين ولا في الاصل الا في ركعتين ولا في الاخرين ولا في الاصل الا في ركعتين ولا في الاخرين ولا في الاصل الا في ركعتين  
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں پڑھتے تھے پچھلے امام کے نہ فاتحہ اور نہ سورت نہ نماز پھر ہی نہ نماز سری میں اور پچھلی  
 دو کہیں میں اور جب نماز پڑھتے تھے ایسے تو پڑھتے تھے اول دو کہیں میں فاتحہ اور نہ پڑھتے تھے کوئی پچھلی دو کہیں میں  
 حصہ اور نہ اصل کو قصدا شروع کیا ہو تو تمام کرنا او سکال لازم ہو اگر چہ طلوع یا غروب آفتاب کے وقت شروع کیا ہو تو اگر  
 صلوات سے شروع کیا ہو و شلا او سکوا معلوم ہو کہ نہ پڑھتے تھے پچھلی دو کہیں میں شروع کی اور بعد اسکے معلوم ہو نماز میں پچھلی  
 ہوں اور اسے نماز توڑ دی تھا اگر ادا کا جب شروع کیا اگر کرنا شروع کیا تو یہ دو کہیں میں تو یہ ایک ہی تھا کہ کسی قصدا لازم دیگی ادا  
 الی یوسف رحمہ اللہ نزدیک چاروں رکعت کی اور اگر دو کہیں تک نہ بیٹھ کے تیسری رکعت کیواسطے کہ پھر ادا اور او سکوا تو یہ ان  
 فقط دو سر دو رکعتی تھا کہ کسی کو نہ اول دو گنا تمام ہو چکا اور یہ سب میں ہر کہہ دو گنا کہ ایک نماز طلوع و غروب

وہ کہیں میں پڑھتے تھے











انام محمد نے وہیں نماز پڑھ کر مستقیم ہوا اسکے معین کہ انہیں دعا پڑھانے کو بھیجی مصلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کے اور دعا  
کی اور یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جیسے منبر پر اور دعا کی و طلب یابی کی اور وہیں پانچ گونے صلی اللہ  
علیہ وسلم کسی حدیث میں کہ نماز پڑھی ہو پانچ گونے ایک حدیث شافعیہ میں کہ نہیں جسک کیا جاوے گا ساتھ اسکے آدھن یہ کہ اکثر  
احادیث میں نماز کا ذکر نہیں لیکن ذکر نماز کا بعض احادیث میں وارد ہوا بیان کیا انکو حضرت ابن الہمام نے اور روایت کی ابن ابی شیبہ  
مصنفین میں کہ جس سے انھوں نے عیسیٰ بن جعفر بن جعفر سے انھوں نے عطاء بن ابی مرزبان الہی سے انھوں نے اپنے پاس سے  
کہا کہ جسے ہم ساتھ عمر بن الخطاب کے واسطے ہنسنا کے سونہ کیا کہ اگر استغفار صحابہ اور کثرت سے کلمات کریں اور چادر کو نہ اٹھائیں  
بعض احادیث میں چادر کو اٹھانا اس طرح پر نہایت ہے کہ آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا کنارہ چادر کا باطن طرف کیا  
اور بیان کیا وہ باطنی طرف کیا اور ظاہر چادر کا باطن ہو گیا اور باطن چادر کا ظاہر ہو گیا روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور اکثر  
احادیث میں اسکا ذکر نہیں اس واسطے ہمارے نزدیک ذکر میں کہ شاید جو ہے میں اقل ہو صحابہ اور ذی حاضرت نبوی سے و فیہ  
کا ذکر کہتے ہیں اہل علم کہ جو مکی ہوا و شیعہ جز بہ بندھا ہو و تو ذی اس واسطے حاضرت نبوی سے و ذی اس واسطے طلب فرمائی گئی اور حضرت عثمان

### ص باب فرض پانے کے بیان میں

جسے کہ نماز پر یا منبر پہنار شروع کی اور پھر کسی کی کئی واسطے جماعت کے نماز توڑے اور جماعت سے ٹوٹے اگر وہ ایک رکعت  
پڑھ چکا ہو تو کھڑے ہو ورنہ بیٹھ لاؤں گا تو دور رکعت فرض میں کسی نماز تمام ہو جاوے گی اور منبر میں اکثر نماز ہو گئی اور اگر نماز کو جسک  
کے کچھ پیرس فوت ہو جاوے گی جماعت یا یہ دور رکعت نفل بعد غروب کے ہو گئی اور وہ ذکر وہ من اور نماز کے توڑنے میں اگرچہ  
ابطال علی کہ اور ابطال علی ممنوع ہو چکا ہے غرض علی ابطال علی کہ اگر ابطال التقبہ ابطال البطلان میں اور جسے عتقا  
عصر یا ظہر میں شروع کیا اور پھر کسی کی کئی واسطے جماعت کے توڑے اور نماز کو جسک رکعت کے بعد کر لیا ہو تو دور  
رکعت تہی اسکے ساتھ کھڑے ہو کہ ایک دو گنا نفل پڑھا ہو چاؤے اور ایک رکعت نفل نہ ہو چاؤے فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
و کلمۃ علی اتمام کلمۃ علی ہا بل کر دے اپنے علموں کو بعد اسکے سلام پھر کے جماعت میں رہے اور پھر دوسری رکعت ملائے  
تو توڑے اور اگر ایک رکعت سے کہ کسی نے پڑھی ہو تو توڑ دے اور جماعت میں شریک ہو دے اگر چار رکعتی نماز میں تین پڑھ چکا ہو  
تکبیر ہوئی نماز کو تمام کرے بعد اسکے نفل جماعت سے چہرے مگر حسین پھر امام کے ساتھ پڑھنے کیونکہ نفل حد عصر کے مکروہ ہو اور  
اگر مسجد میں اذان ہو گئی تو مسجد کے سکنا نفل نماز کے مکروہ ہو مگر اسکو جو دوسری جماعت کا منقطع ہو کہ کیونکہ روایت کی  
ابن ماجہ سے مولیٰ ثمان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پالی اوان مسجد میں  
پھر سکنا انیس کسی حاجت کے اور وہ پھر آئے کہ اراؤدین کہ تاسوہ منافقین اور روایت کی ابو داؤد نے فرمایا میں صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ فرمایا حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم نے حسین سکنا ہر کوئی شخص مسجد سے بعد اذان کے گونا گونی لیکن جس شخص کو کسی حاجت نے  
انجام دیا وہ پھر آئے کہ ارادہ رکھتا ہو اور فراموشی کے قبول میں بالاتفاق کیونکہ پالیان لوگوں نے انکے مرسل کو  
مسند اور روایت کی حاجت نے سو بخاری کے ابو الشافعی سے کہ اگر کسی ہم ساتھ حضرت ابو ہریرہ کے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم مسجد میں سکنا ایک شخص جب اذان دی ہو تو نے تب کہنا ابو ہریرہ سے کہ اس شخص نے نماز پائی کی حاجت

علیہ السلام کی اور ایوانہاں حضرت علی علیہ السلام کی نسبت پڑا ہے وہ ہے کیا اور مگر اس راہ میں سے منہ نہیں  
 اور زیادہ کیا وہ میں کہ حکم کیا ہو حضرت علی علیہ السلام کہ نہ مگر جو سے بعد اذان کے تھیں اور جو نہ رہا تھا  
 نماز پڑھنا اور اسکے بعد اذان کے بعد سے ٹھکانا کرو نہیں مگر کثرت اقامت ہوئی کہ وہ پڑھ کر قبل نماز کے دہاں سے تھیں  
 اگرچہ آپ نماز پڑھ چکا ہو مگر یہ کہ دوسری جماعت کا مقیم ہو گا اور پھر حضرت پیش اگر کل جاوے تو نماز پڑھ کر کثرت  
 اگر کثرت پڑھ کر ہوگی کہ اگر جماعت میں شریک ہو جاوے گا تو وہ نماز فیصل ہوگی اور تھیں پھر اور عصر کے کروہ ہوا اور  
 مغرب میں تین تین تین اقامت میں تھیں اور شروع نہیں اور جو شخص ڈرنا ہو اگر گھومتا خبر کی پڑھو گا تو نماز فرض  
 جماعت سے یہ ایک سنت کو ترک کرے اور جو ایک رکعت ٹٹنے کی امید ہو تو ترک کرے اور اگر سنت فجر کی ہوں  
 فرض کے فوت ہوئی تو صفا کرے جس تک کہ آفتاب نکلے کی کو کہ فرض تو پڑھ چکا اور فقط نفل باقی رہا اور  
 نفل بعد فرض کے کروہ ہو مگر تاکہ آفتاب نکلے اور دلیل اس کی گہری صحت اور بعد آفتاب نکلنے کے بھی نہیں ہے  
 نزدیک صفا کرے اور امام محمد کے نزدیک ذوالنک صفا کرے اور بعد زوال کے کرے اور اگر ساتھ درس کے  
 وقت ہوئی ہو تو اگر قبل زوال کے صفا کرے تو دو دنوں کی صفا کرے اور بعض شایخ کے نزدیک بعد زوال کے بھی اور  
 صبح کے نزدیک بعد زوال کے فقط فرض کی صفا پڑھے صحت اور آخرت علی علیہ السلام کی حب رات فرض میں  
 میں مسرور ہوئی تھی تو آپ صفا کیا تھا ساتھ سنت قبل زوال کے ساتھ اذان اور اقامت کے ساتھ ہے اور پھر کیا  
 قرأت کا یہ حدیث تشریح وقایہ میں موجود ہے اور رد اہل بیت ہوا تو قادم سے کیا کہ سیر کی ہے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ایک رات بھی جب تھوڑی رات باقی تھی سو کیا ہم میں بعض لوگوں نے کہتے سوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سو مرایا آپ خوف کرنا ہوں میں کہ سو ماؤ تم نماز سے بغیر ہے تب کیا بلال نے بجا دیا گلاب آپ کو یا رسول اللہ  
 سوایت رہے سب لوگ اور بلال نے اپنی اونٹنی پر تکیہ لگایا اور وہ بھی ہو گئے پھر حب جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کیا دیکھا کہ کل آگیا کہ آفتاب کا پھر کہا حضرت علی علیہ السلام کہ کہاں گیا وہ جو تھے کہا تھا جواب دیا بلال نے کہ  
 ایسی بدلتی تک مگر میں نے آئی اونٹنیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے قبض کر لیں روحن تماری اور پھر پھر پڑنا  
 جو وقت چاہتا ہوں مال کھا ہوا اور اذان کو مانگی اور دونوں کیا اور جب بلند ہو گیا آفتاب اور سپید ہوا کھڑے ہوئے  
 آپ اور نماز پڑھی جماعت سے رو بہت کیا اسکو نمازی سلم اللہ او دوفنائی ترمذی وغیرہم اور او دوفنائی رو بہت  
 میں کہ جب بھگایا او کو آفتاب کی گرمی نے سو کھڑے ہوئے اور پٹے پھیرا دئے اور دونوں کیا اور اذان دی بلال  
 پھر پڑھی مگر سنت فجر کی حداد کے پڑنی نماز فجر کی اور سوار ہوئے آخر حدیث تک اور رو بہت کیا اسکو مالک  
 دریں حکم مرسل اور رو بہت کی نسانی نے ابن عباس اور اس سے ثابت ہوا کہ اور نمازوں کی صفا کرے تو بھی اذان  
 اور اقامت کے اور جماعت سے پڑھے اور یہ حکم فقط سنت فجر میں ہو کہ وہ میں ناگہر بادہ ہر سب توں سے  
 اور باقی سنتوں میں یہ حکم نہیں صحت سنہ ظہر کی چاہے خوف ہو جماعت کا یا کیا یا نہ ترک کی جائے گی اور یہ  
 فرض کے قبل دو گاہ سنت کے پڑھ لیا اور سو اگلی سنت صفا نہیں کیا وہی کی کو کہ سنتیں حلال و حرام

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

















جو کہ تو بھی محنت حدیث کی حب ہوگی کہ اس حدیث کے راوی نے قبل حالت اشتراط کے بعد اللہ سے سنا ہو اور  
حدیث ضعیف ہر صورت بڑا درجہ سن اب میں ایک حدیث ہے کہ روایت کیا اوسکو الوداؤد اور اس بعد سے  
ابن نمیر سے اعمول سے مرسوس العاص سے کہا کہ یہ اٹھائے محکو حضرت علی المد علیہ وسلم نے بند رہ بعد قرآن میں  
اڑھیس سے متصل میں ہیں اور سورج میں بعد سے ہیں اور یہ بھی حدیث ضعیف ہے کہ عبدالحق سے ابن نمیر میں  
حجت ہوا تھا کہ اوسکو کہ اور کہا ان الفاظ کے وہ مہول ہوا اور میں بھی مانا حال اسکا اصل سنا تو سنہان میں اٹھوا  
مل میں نوٹیں سورہ محمد میں ہستوں میں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک میں بعد نہیں اور دلیل اسکی یہ ہے  
حور وایت کی ابو داؤد کے خطبہ پڑھا ہر ایک روزی علی اللہ علیہ وسلم تو یہی سورہ میں اور جب آیا سورہ کو  
اور بعد کیا اور کیا ہے بھی ساتھ آپ کے اور پھر آپ کے پڑھا میں کو قوت بعد ہوا ہم دہے سید کے  
اور دیکھا آپ کے محکو فرمایا کہ یہ تو ایک ہی کی ہے اور میں نے محکو بعد کے لیے مانا اور پھر ورسے آپ کے پڑھا  
نواس سے معلوم ہوا کہ بعد میں کا وہ جب میں قدر ورسے کہ روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرہ سے  
ابن عباس سے کہ کہا اوسوں میں بعد میں کا واحات بعد و نہیں سے اور دیکھا میں آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم کو  
بعد کرنے میں نے میں اور سے نہ تھے بعد کیا اوسکا راؤد علیہ السلام نے نور کی میت سے اور ہم بعد کرنے میں نے  
بشکریہ اور جواب کیا ہے کہ اس حدیث میں عدم وجود ثابت میں ہوا اور ہوا میں کا سکر کے لیے مانی و جرس کے  
میں قیام الامر یہ کہ کہ آپ سے سب بعد کرنے کا حق دائرہ حدیث میں اور ہوا حق جس بعد ارشاد فرمایا ہوا کہ  
عاقب پر پیشیدہ میں ہوا کہ امام حاطب ابو محمد بعد اللہ سے بعد میں آپ کے تخریج کرنے والے مسند ابو عبد اللہ میں  
مسند میں ابی حنیفہ عن یحییٰ بن حبیب عن سیاقین انکثر عن علی بن موسیٰ بن النضر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام  
مسند محمد بن یحییٰ آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم سے بعد کیا میں ابن ویرہ دلیل جاری ہوا اور روایت کی امام احمد  
ابو عبد اللہ ترمذی سے انھوں نے اوسید سے ایک حدیث اور آخر و کا یہ ہے کہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم بعد سے  
کرتے تھے میں میں لیا اوسکو شیخ اس امام **ص** گیا رقبوں حدیث میں مارقبوں والیچہ میں یہ قبوں کے  
میں چوڑھویں آنحضرت میں اور امام شافعی کے نزدیک میں جو بعد ہے میں گرس میں اوکے نزدیک بعد میں اور  
میں بعد ہے میں اوکے نزدیک اور بعد میں میں شافعی کے نزدیک میں **ح** انکثر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام پر ہے  
بعد کرنے اور ہمارے نزدیک جب **ح** انکثر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام پر ہے تب بعد کرنے اور مانا مایہ کہ قدم بعد کی  
بناز نہیں اور تاخیر مانز ہو تو امتیاط میں ہے کہ **و** انکثر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام پر ہے تب بعد کرنے اور مانا مایہ کہ قدم بعد کی  
ہماری قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہوا ردہ قول اوسکو میں ملا اور کہا شیخ ابن الامام نے **و** انکثر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام  
حدیث بنی بنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عرب کے کہیں صلح کیا ان ابی شیبہ ان عباس رضی اللہ عنہ سے کہ  
وہ بعد کرتے تھے **ح** انکثر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام پر ہے تب بعد کرنے اور مانا مایہ کہ قدم بعد کی  
انھوں نے دیکھا ابک نہیں کہ کہ بعد کرتا ہوں نزدیک **ح** انکثر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام پر ہے تب بعد کرنے اور مانا مایہ کہ قدم بعد کی

امام محمد غلام علی ہاشمی

آؤ اگر کوئی شخص آیت سے توجہ نہ کرے اگرچہ قصداً و کما سنہ کا خوف ہو کہ ہائے میں ہو کر دیا  
 حضرت علی الدیوید سلم نے سجدہ اور سہرہ سے آیت سے توجہ نہ کر کے اور جوڑے اور سکڑ کر سناخ میں ابیہام و حکوین  
 التعلیل و علی من بعدہا تہذیب و تہذیب یعنی یہ حدیث جو صاحب ہادیہ بیان کی مرفوع ہو یا کما غریب اور اسے خارج کیا  
 ابن ابی شیبہ نے معنف میں اس غرض سے کہ سجدہ اور سہرہ سے سناؤ سکڑ اور بخاری میں یہ تعلق کیا عثمان سے کہ سجدہ  
 اور سہرہ سے اور سکڑ اور سہرہ سے اور خارج کیا عبد الرزاق نے **أَخْبَرَنَا** متھم عن الزهري عن ابن المسيب أن  
 عثمان بن عفان قال سمعت عثمان بن عفان قال سمعت عثمان بن عفان قال سمعت عثمان بن عفان قال سمعت عثمان بن عفان  
 یعنی گذرے حضرت عثمان ایک فقہ خواں پر ہو پڑی اسے آیت سے توجہ نہ کر کے اور کہیں حضرت عثمان ساتھ دیکھے سو  
 فرمایا حضرت عثمان نے کہ سجدہ اور سہرہ سے توجہ نہ کر کے اور سجدہ کیا و الله لعنهم اجمعین اور اگر امام آیت سے توجہ نہ کرے  
 مقتدی بھی دیکھے ساتھ سجدہ کرے اگرچہ اسے نہ سا جو اور اگر مقتدی نے پڑھی امام اور مقتدی نہ اور نماز کے اور  
 نہ نماز کے کہی سجدہ کرے اور جو کوئی نماز میں تھا اسے اگر نماز نہ سجدہ کرے اور اگر مقتدی نے آیت سے توجہ نہ کر کے اور  
 سنی جو اس کے ساتھ نماز میں نہیں ہیں سجدہ کرے سجدہ نماز کے اور جو سجدہ نہ کرے اور نماز کے سجدہ کرے  
 اور نماز کو نہ نماز کے اور اگر کسی نے نماز کے امام سے آیت سے توجہ نہ کر کے اور اگر کسی نے امام کے  
 ساتھ ملا ہند نماز کے سجدہ کرے اور نماز کے اندر کرے اور اگر کسی رکعت میں قبل سجدہ کرے کے بلا امام کے ساتھ سجدہ کرے  
 آؤ اگر قہر سجدہ کے ملا سجدہ کرے اور جو سجدہ کر نماز میں وہ سہرہ ہوا یا اور محل اور کما نماز ہی اور نماز کے اور سکڑنا  
 کو گئے اور اگر کسی نے آیت سے توجہ نہ کر کے اور سجدہ کرے اور قبل سجدہ کرے نماز پڑھنے میں متحمل ہوا اور نماز میں چاروں آیت  
 کو پڑھا ایک ہی سجدہ اور سکڑنا ہی اور اگر کسی نے پڑھی اور سجدہ کر لیا اور پھر نماز میں اسی آیت کو پڑھا تو پھر سجدہ کرے  
 اور اگر ایک مجلس میں آیت سجدہ کو کوئی بار پڑھا ایک سجدہ کافی ہو خواہ سب بار پڑھنا شروع نہ کرے کیا یا ایک بار پڑھنے  
 سجدہ کیا اور پھر پڑھا کیا اور اگر ایک رکعت میں کئی بار پڑھا ایک ہی سجدہ لازم ہو خواہ سب بعد ایک ہی سجدہ کرے  
 یا ایک بار پڑھنے سجدہ کرے اور پھر کئی بار پڑھے اور اگر ایک رکعت میں آیت سجدہ کو پڑھا اور پھر دوسری رکعت میں بھی  
 اسی آیت کو پڑھا امام الی یوسکت نزدیک ایک سجدہ لازم آؤ لکھا اور امام محمد کے نزدیک دو سجدے اور اگر آیت  
 سجدہ کو عمل دیا یا مجلس کو ایک سجدہ کافی نہو گا مثلاً ایک مجلس میں دو آیتیں سجدہ کی پڑھیں یا دو مجلس میں  
 ایک آیت اور جو ملا تو نماز میں پڑھنے والے میں مجلس اس کی عمل جاتی ہو اور درخت پر ایک شاخ سے دوسری شاخ پر  
 چلا آؤ تو بھی مجلس میں آؤ اگر ایک شخص نے ایک مجلس میں کئی بار آیت سجدہ کو پڑھا اور سننے والے کی مجلسیں  
 بل کیوں تو جس سے دیکھ پڑ گئی سجدہ وہ جب ہوں اور اگر پڑھنے والے کی مجلسیں بل کیوں سننے والے کی ایک مجلسیں  
 رہی تو اس پر ایک سجدہ لازم آؤ لکھا اور ایک مجلس سے دوسرے کام کے شروع کرنے میں مجلسیں بل جاؤ گی اور سہرہ طرح  
 ایک مکان سے دوسرے مکان میں اور کوئی گھر اور مسجد کے حکم میں ایک مکان میں اور ایک رخت کی شاخیں کی چٹا  
 میں ظاہر رہتے ہیں اور لوگوں کی ہواست میں ایک مکان اور اگر نیٹے سے اوٹھ کھڑا ہو مجلسیں بل کی اور اگر حضرت

علامہ ابوالحسن علی دہلوی

چند احادیث

محدثان کا

طاق کا آہستہ سا دیا اور وہ بیٹھے سے کھڑی ہو گئی اوس جگہ سے مجلس الیٰ قویٰ کی اور اگر کہنے ساری سورت پڑھی  
 اور آیت محمد سے کی پڑھی تو کمرہ پر آکر آیت محمد کو پڑھے اور باقی سورت چھوڑ دے تو کمرہ میں آکر وہ  
 آیت الہامیک بتائے گا کہ آواز استریجی دراصل جسمی نہیں ہے بلکہ فکری ہے اور اس کو سمجھنا لازم ہے اسے اور فی الواقعہ اس کو سمجھنا

## باب مسافر کی نماز کے بیان میں

جو محکمہ قلعہ میں داخل ہوئے اور تین رات کی لڑکا اور وسط چال سے ارادہ کرے اور شہر کے گھروں سے نکلے گا تو خود سوار ہو  
اور وسط چال میں ٹھیکہ میں اوٹ کی اور پانچا دکی جو دریا میں جب ہوا موافق ہو اور سوار میں جو کہ کہہ سکا کہ کانچ  
ف اور میں اللہ میں رہت ہمارے نزدیک مدت فصر کی ہو کہ کہہ بھی ایک سفر کی رخصتوں میں سے جو یہ ہے  
موتے کا میں دن میں رات مسافر کے واسطے قریا حضرت علی الدیلمیہ سلمے مس کے منبر ایک دن اور ایک رات  
اور مسافر میں دن اور تین رات اور یہی حدیث ہمارے حجت ہو اور امام شافعی کے نزدیک مدت فصر کی ایک دن اور  
ایک رات ہو اور ہر سراج کیا ان ابی شیبہ نے بطا بن ابی بلح سے کہہ کیا میں نے ابن عباس سے کہا فصر کرون میں  
نیک کہا کہ یہین در فصر کر مذہب تک کہا کہ فصر کرون میں طائف تک اور عثمان تک کہا کہ ہاں اور یہ از راہیہ میل تھا  
اور اشارہ کیا محوٹ کا مفسرے اور دوسری روایت میں جو عروسے کہ فصر دی محو عطاء نے ابن عباس سے کہا کہ فصر  
عروسے سے بطور نمائیکہ اور فصر کر طرف عثمان اور طائف اور حبشہ کے فصر حدیث تک اور دلیل نام شافعی کی کہ کوئی ممکن نہیں  
اور روایت ہوا اس سے کہ یہی علی الدیلمیہ سلمہ حب نچے تھے تین میل فصر کرتے تھے اور تفصیل اس کی شرح القدر میں فصر  
ص مسافر کے واسطے اگرچہ مفسرے اور مسکو گناہ کا قصد ہو حب تک اپنے شہر میں داخل ہوگا یا آدھے مہینے کے  
رہے کی نیت کرے کسی شہر میں یا گاؤں میں تب تک اس کے واسطے رخصت ہو یعنی اجازت ہو کہ چار کئی سارا کو  
فصر کرتے ہر گزرت کی مسافر نے آدھے مہینے سے کم رہے کی یا بیش مدت قیامت کی یعنی آدھے مہینے کے رہنے کی  
دو جگہ میں اگر کسی میں داخل ہو اگر اوس راؤ پر کہ وہاں کل یا پرچوں چلا یا دیا اور اس میں سکون ہو گئی تو اس میں  
میں فصر کرے ف اگرچہ ایک سال یا زیادہ ہی طرح سے گذر جاوے کہ آج حاکم یا کل حاکم اور نیت پندرہ دن  
رہنے کی کرے اور پندرہ دن مدت قیامت کے ہیں اور قیامت کیا اس کو فقتا نے طبر پر کہ اس کی بھی قیامت پندرہ  
دن ہیں اور یہی راوی ہوا ابن عباس اور ابن عمر سے روایت کیا ان دونوں سے طحاوی نے کہا انہوں نے  
اذا قُلْتُ لَكَ لَا تُؤْتِي مُسَافِرًا دِيْنَكَ اَنْ تُعِيْمَ حَتَّى يَمُوتَ وَ اَيُّكُمْ فَاَجَلَ السَّلَامَةِ لَا وَ اَيُّكُمْ  
لَا تَدْرِي حَتَّى تَلْقَى مَا تُضَرُّهَا يَحْيٰى جَبَّ اَنْ تَوْكَلْ شَيْءًا مِنْ شَرْعٍ اَوْ تَوْسَعُ فَوَ اَدْرِيَتْ كَرِهَ پَنْدَرَه دِن رَهْتِ كِي  
تَوْبَرَا كَرِ نَمَازِ كَوَا وَا كَرِ سِن جَانَاوِ تَوَكَّلْ جَاوِ اَوَا نَ تَوْفَرِ نَمَازِ كَوَا وَا رَوَا يَتْ كِي اِبْن اَبِي مُسِيْبَةَ جَاوِ  
كِي اِبْن عَسْرَمَ جَبَّ اَمَامَ كَرِ ۱۲ وَا فَا قَاسَتْ پَنْدَرَه دِن كَ تَامَا كَرِ تَحَ نَمَازِ كَوَا وَا كَرِ اَمَامَ مَحْمَدَ كَنَّا بَلَا اُزِيْن  
تَمَّا اَلْوَحِيْبَةُ تَمَّا مَوْسٰى بِنُ مُسْلِمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ اِنْ اَكُنْتُ مُسَافِرًا فَرَسَلْتُ  
سَلَامًا عَلٰى اَرَاَمَةِ سَمْعَةَ عَشْرَ يَوْمًا فَاَوْفَرَتِ السَّلَامَةُ وَ اَنْ كُنْتُ لَا تَدْرِي مَتَى تَلْقَى فَاَنْصُرَ اَوْ رَسَلْتُ

[illegible]

۱۰

















[illegible]











































































عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل  
عقلمند اور فاضل

درست میں اور قدوری میں ہرگز زوال کے لئے نہ تھا اور صبح اول ہر ف اور اقامت صاف کی کے نزدیک یہاں درست  
 ہو اور دو کو مار میں اور دلیل لائے ہیں ہاتھ دوسرے پہنچ کر رویت کیا جسکو اس میں اس اربعہ کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہیں روزہ اور دوسرے کلمے سے نہ تھی کی رویت کی مانتے اور اختلاف کیا اور انھوں نے قطعاً حدیث میں رویت بنی اصرار میں ہر کہ  
 نہیں پیام ہو اور کما حقہ نہ فرمایا اور کما حقہ اور سہی ایک ہیں اور اختلاف ہو اسکے رفع اور وقف میں اور رویت رویت کیا  
 اور کما حقہ کے موطا میں مگر کلام اس میں اور حضرت عائشہ اور حفصہ سے اور اگر اسکے وقف پر میں اور تحقیق رفع کیا اور کما  
 غلامہ بن ابی بکر نے سہی ہو چاہتے ہیں اور کما حقہ کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کما حقہ نہ تھی کی مانتے اور کما حقہ کے رویت کیا  
 تو میں روزہ ہو واسطے اور وقف کیا اور کما حقہ سے جمعہ پر ہر اور زیدی اور اس عینیہ اور بولنے والے اور عمارت  
 میں ابی کریم پر اور رفع زیادت ہو اور ریاضت کی فتویٰ منقول ہو اور رویت کی دار قطنی نے حضرت عائشہ سے اور سمین لفظ ثابت کا  
 میں کما حقہ کے لفظ یا مقل الفکر حکا ایہام کہ یعنی جو شخص کہ رویت کرے روزہ قفل خیر کے تو نہیں روزہ ہو واسطے اسکے  
 کما اور قطنی نے تصریح کیا ساتھ اسکے عبداللہ بن جہاد نے مفصل سے ساتھ اسناد کے اور سہی پہل اور کما حقہ سے کہ ہاں میں  
 اور ابی عبداللہ بن عباس وغیرہ سہی ہو اور یحییٰ بن ابی یوسف قوی ہیں اور وہ اسکے رجال میں ہو اور کما حقہ بن عباس عبداللہ بن عباس وغیرہ  
 مل گیا ہو حدیثوں کو اور رویت دینا ہو اور کما حقہ رویت کیا اسکے روح من الغرض سے ایک نسخہ موضوع آور دلیل جاری ہو کہ  
 رویت کی گنجین میں سہی ہو کہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہ ایک شخص کو اسلئے یہ کہ خبر کو لوگوں کو تو جیسے کہا گیا  
 تو پتا ہے کہ روزہ رکھے باقی دن کما حقہ جس شخص سے نہ کیا یا تو روزہ رکھا اسکے کہ یہ ذل عاشور کا ہے اور عاشور اور فرض نماز کا  
 کے فرض ہو سکے پہلے اور وہ جو نہ کیا اور کما حقہ بن ابی یوسف نے کہ عاشور فرض تھا بلکہ سنت تھا کیونکہ رویت پر صحیحین میں مبارک  
 کہ سابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ دن عاشور کا ہے میں مرم کیا گیا ہر روزہ اور کما حقہ کا کیا گیا  
 روزہ رکھے اور میں روئے ہو اور وہ رکھا لوگوں کے ساتھ آپ کے اور ایک اور دلیل سنت ہو پتا ہے کہ یہ شخص کما حقہ کا حضرت  
 تھا کما حقہ جسے کہا تھا اور جو یہ ہو کہ معاویہ کے خلاف میں فتح مکہ میں تو اگر کسی انھوں نے یہ رویت اللہ کے سلام تو سنا اور کما  
 لوگوں میں یہی یاد میں ہو کر میں ہو گا اور بعد کما حقہ عاشور کے کما حقہ رمضان اور اگر قبل اسلام کما حقہ قیل وجوہا ہو  
 کے ہو گا اور روزہ عاشور کا فرض تھا اور پھر پھر رمضان کے منور ہو اور اثبات پر صحیحین میں حضرت عائشہ سے کہ قرآن مجید  
 میں روزہ رکھتے تھے عاشور کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے اور سنن توجب ان میں یہ روزہ رکھا اور کما حقہ  
 کما حقہ لوگوں کو روئے گا اور سنن اور جب فرض ہو اور معانی کما حقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ کما حقہ چاہا کہ روزہ اور میں روزہ  
 یازد کے قواعد میں سہی ہو کی حاجت ہوگی اور وہ قوی ہو اور میں سہی جس سے استہلال الاہام صاف کی ہو کہ ذکر کیا ہے  
 اختلاف کو اس حدیث میں اور وہ حواشی پہاڑ غریب پر دلیل لائے ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک دن کہا  
 اسانی اور کما حقہ کہ دیکھا میں چاہو کہ جو شخص نہیں کھایا وہ روزہ رکھے اور جسے کہا یا تو کما حقہ باقی دن تو حدیث کی سیانی  
 نہیں گئی اور سہی ہو گیا اعلیٰ اول کما حقہ کہ دیکھا میں نے چاہو کہ جو شخص نہیں کھایا وہ روزہ رکھے اور میں کما حقہ کہ روزہ رویت کیا  
 اور کما حقہ نے اور وہی ہو بنی اصرار میں اس عین سے کہ ایک ایک راوی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باس اور کما حقہ دیکھا میں نے چاہو کہ

عقلمند اور فاضل

عقلمند اور فاضل

















صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یہی ہے تفر کیا سانحہ اور کے ابراہیم بن محمد الرحمن خوارزمی نے اور تحقیق کہ حدیث میں ان  
 کہیں انصاف عام سے مکر میں نہیں جو حجت ساتھ لکھ اور روایت کی بن جاساں کہنا بالاصحاب بن بن مستکا  
 کان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم وکذا الخ وکذا الخ وکذا الخ ایسی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 کرتے آخر روز میں اور آپ روزہ رکھتے اور ضعیف کیا اور کو بسبب جو یہ کہیں جو حجت ساتھ لکھ اور روایت  
 عزنا اور کا باطل جو واضح بن ہوا فعل پر اور روایت پر حضرت انس سے کہ یہ جیسا انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا  
 سواک کر سے صائم اور روزہ روزہ اور ہر فرمایا کہ ان کہیں کہ ساتھ رسول اک کے اور خشک کے فرمایا کہ ان کہیں  
 اول روز میں اور آخر روز میں فرمایا کہ ان کو کہا گیا واسطہ اس کے سننے کے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
 اور کو تم نے اس سے فرمایا کہ ان کہیں کہ انھوں نے اس کے سننے کے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
 روایت کرتا جو عاصم اہل سے مناکیر کو کہا صاحب لالی نے اخراج کیا اور کو نسائی نے اس کے سننے کے یہ کہ رسول  
 اور ہر روزہ اور کو کہا صاحب لالی نے اخراج کیا اور کو نسائی نے اس کے سننے کے یہ کہ رسول  
 جو روزہ رکھنے سے ماخوذ ہو تو روزہ رکھنے اور ہر روزہ کے بدلے ہر مکر کے کہنا اور کو  
 جتنا کہ حد فطر دیا جاتا ہے اور جب بڑے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس کی مضاکرے **وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيعُونَ**  
**وَلَهُمْ أَجْرٌ كَمِ الْأَجْرِ** قول اللہ تھا کہ اس باب میں جہت ہر ص عورت عالمہ اور عورت دور دنیا والی عورت  
 کہ ایسی جان یا بچہ کی جان کا خون کرے یا عورتیں جو کہ اور زیادتی عرض کا اور کو حرم چوکا یا سا مرد تو سب  
 افکار کریں اور جہت خدا کا جاکو تو قسا اور کریں اور جہت کے اس واسطے کہ ذات پر حضرت انس کہ فرمایا  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے صبح کی ساف سے روزہ اور آدمی نماز کو اور جاملہ ورد و دو پلانے والی عورت  
 روزہ کے کو روایت کیا اور کو ابو الدرداء وغیرہ نے اور حدیث میں بھی اس واسطے نہ کہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ ومن مکات  
**مَنْ يَصُومْ فَلْيَصُومْ بِالْإِسْلَامِ** یعنی جو نماز کرے اور دنوں یعنی اونٹنی سے جتنے قضا  
 ہو گئے اور دنوں میں کئے اور اس طرح بڑے صامی روزہ نہ گئے اور دلیل اس کی وہ حدیث ہے کہ لکھتے ہیں کہ  
**لَا يُطِيعُونَ** کے نہ گئے دوسری آیت سے اور کہا ابن عباس کہ وہ منسوخ نہیں ہے اور وہ بڑے مرد اور عورت کیوں  
 جو طاقت رو کو کی نہیں کہتے تو کھلاویں بڑے ہر روزہ کے ایک سکین کو روایت کیا اور کو بخاری نے اور ایسا ہی مردی  
 حضرت علی اور ابن عباس در بن ہر روزہ اور کو ان کے صحابہ اور کسی سے خلاف ان کا مردی نہیں تو اجماع ہو جاتا ہے اور  
 اور جن سا کو کچھ روزہ سے نقصان نہ ہوتا ہو تو اور کو سفر میں روزہ رکھنا صحیح ہے اور کو غریب یا مرض میں گر گیا  
 تو اس کے روزہ کے بدلے میں حد فطر دینا واجب نہیں اور اگر بیمار رہا اور اچھا ہوا تب مرا سا تھا اور تویم ہر اب مرا  
 رو کو کے بدلے میں اور کا ملی حد فطر دیکھ اس طرح ہر اگر وہ شخص صحت اور ادا نہ کرے جس کے جتنے روزے فوت ہوئے تھے ان سے  
 روزہ کے ملا ہو تو اس کے بدلے روزہ کے بدلے حد فطر دیکھ اور اگر روزہ میں جیسا تو جتنے روزہ نہ تھے تو ان سے روزہ کے بدلے  
 دیکھو ان کے کس ہر روزہ فوت ہوئے تھے سو وہ بعد رمضان کے پہنچ دیں تک تویم ہر اتد رست رہا تب مرا تویم دن کا اور کا

اور کو کہ حد فطر دینا واجب نہیں ہے اور کو سفر میں روزہ رکھنا صحیح ہے اور کو غریب یا مرض میں گر گیا تو اس کے روزہ کے بدلے میں حد فطر دینا واجب نہیں ہے اور اگر بیمار رہا اور اچھا ہوا تب مرا سا تھا اور تویم ہر اب مرا رو کو کے بدلے میں اور کا ملی حد فطر دیکھ اس طرح ہر اگر وہ شخص صحت اور ادا نہ کرے جس کے جتنے روزے فوت ہوئے تھے ان سے روزہ کے بدلے روزہ کے بدلے حد فطر دیکھ اور اگر روزہ میں جیسا تو جتنے روزہ نہ تھے تو ان سے روزہ کے بدلے روزہ کے بدلے حد فطر دیکھ اور اگر روزہ میں جیسا تو جتنے روزہ نہ تھے تو ان سے روزہ کے بدلے

اور کو کہ حد فطر دینا واجب نہیں ہے اور کو سفر میں روزہ رکھنا صحیح ہے اور کو غریب یا مرض میں گر گیا تو اس کے روزہ کے بدلے میں حد فطر دینا واجب نہیں ہے اور اگر بیمار رہا اور اچھا ہوا تب مرا سا تھا اور تویم ہر اب مرا رو کو کے بدلے میں اور کا ملی حد فطر دیکھ اس طرح ہر اگر وہ شخص صحت اور ادا نہ کرے جس کے جتنے روزے فوت ہوئے تھے ان سے روزہ کے بدلے روزہ کے بدلے حد فطر دیکھ اور اگر روزہ میں جیسا تو جتنے روزہ نہ تھے تو ان سے روزہ کے بدلے روزہ کے بدلے حد فطر دیکھ اور اگر روزہ میں جیسا تو جتنے روزہ نہ تھے تو ان سے روزہ کے بدلے



ہاں روک کے مکروہات سے بیان

ولی صدقہ دیوے اور وجہ صدقہ دینے کے واسطے یہ بھی شرط ہو کہ مرتے وقت وہ شخص صحت کر گیا ہو یہی کہ گیا ہو کہ یہ بعد سیر روک کی طرف صدقہ دینا تو اسے جتنا مال چھوڑا ہو اس کے سیر جسے میں اویا جاوے گیات اور اسے تانے  
 ردیک سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے اور دلیل ملتے ہیں اس جو مروی ہے معین ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے سفر میں  
 تو ایک بار دیکھا کہ بہت لوگ جمع ہیں اور ایک شخص پر سایہ کر رہے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کیا چیز ہے  
 کہا انھوں نے کہ وہ روزہ دار ہو تب فرمایا آپ نے کیسے کہ **لَا يَصِيَامُ الْفَقِيرُ** یعنی نہیں جو کوئی کسی سے روزہ رکھنا سفر میں  
 دلیل ملتے ہیں اس جو روایت کی مسلم نے حاشیہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے سال فتح کے طرف مکہ کے رمضان میں  
 یہاں تک کہ یو پیچے کسی منزل کو تو روزہ رکھا لوگوں نے میرے نکایا آپ نے ایک قح پانی کا اور یا اسکو سو گیا آپ نے  
 کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا سو فرمایا آپ نے **أُولَئِكَ أَهْلِ الْحَضَرَةِ** وہ لوگ نگاہ پرین آدمی اور جواب یہ ہے کہ اول حدیث میں  
 تو آپ نے صورت ضرر اور نقصان میں منع کیا تھا اور یہ ہمارے نزدیک بھی ہے کہ جو تکلیف خوف ضرر کا ہو تو روزہ رکھنا  
 افضل ہے اور اس طرح روایت مسلم میں بھی کیوں کہ ایک لفظ دسکا یہ ہے کہ آدمی کو اور شرابی ہو روزہ اور رات کیا اسکو  
 واقعہ کی مخالفت میں اور اوپر میں ہے کہ حکم کیا تھا اور کو افطار کا اور انھوں نے قبول کیا جب یہ کلمہ آپ نے ارشاد فرمایا اور  
 اس توجہ میں موافقت ہوگی درمیان احادیث کے کیونکہ روایت مجید مسلم میں حمزہ اسلی سے کہ انھوں نے کہا ای رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اتا ہوں میں فوت ہو کر پر سفر میں تو کیا مجھ پر گناہ ہے روزہ رکھنے میں تو فرمایا حضرت رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے کہ وہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے جو قبول کرے اسکو تو اچھا اور جو دوست رکھے تو کو تو نہیں مجھ پر گناہ  
 اور پھر ان معین ہیں کہ تھے ہم سفر کرنے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بعض ہم سفر روزہ رکھتے تھے بعض  
 نہیں تو کوئی ایک نہیں کرنا تھا دوسرے پر اور مروی ہے سنن ابوداؤد وغیرہ میں ابوالدرداء کہ تھے ہم ساتھ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جہادوں میں نہایت گرمی میں یہاں تک کہ رکھتے تھے ہم میں لوگ ہاتھ لینے سر  
 بسبب گرمی کا و نہیں تھا ہم میں کوئی روزہ دار مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن زید تو یہ حدیث میں ثابت  
 کرتی ہیں اور پرستہ افضل ہے روزہ کے سفر میں اور یہی ہے حجت ہماری اور خلاف ہے بعض اسکے مشیت آئی ہیں  
 سند عبداللہ بن الزبیر کہ ہم بن عاصم اشجری انھوں نے بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کیسے میں امیر  
 انصیام فی المسافر یعنی نہیں جو کسی سے روزہ رکھنا سفر میں اور ایک روایت میں ہے کہ روزہ رکھنے والا سفر میں  
 مانند افطار کرنے والے ہے ہر اقامت میں ثابت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور بزار نے اور بن سعید کی دی توجہ ہے جو ابویہاں کی  
 بہت غلط اور لی افطار روزوں کے بعد اگر گیا ہو تو صدقہ دیکو اور اسکے بدلے روزہ رکھے اور بعضوں نے نزدیک کے لئے لیل میں  
 لوگوں کی یہ ہے کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مان میری مگر اور اوپر ایک مہینے کے روزے تھے  
 کیا تھا کہ ان میں میں اسکے لئے سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تیری مان پر کچھ فرض ہوتا تو تو ادا کرتا یا نہیں کہا آؤ  
 ہاں ادا کرتا فرمایا کہ پھر کیا جب فرض اللہ کا ہو روایت کیا ہماری سلمے اسکو حدیث ابن عباس اور ایک روایت میں  
 ہے کہ اگر ایک ایک عورت اور کہا اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مان میری مگر اور اوپر ایک روزہ نہ رکھا تو کیا روزہ رکھوں میں

وہی صدقہ دیوے اور وجہ صدقہ دینے کے واسطے یہ بھی شرط ہو کہ مرتے وقت وہ شخص صحت کر گیا ہو یہی کہ گیا ہو کہ یہ بعد سیر روک کی طرف صدقہ دینا تو اسے جتنا مال چھوڑا ہو اس کے سیر جسے میں اویا جاوے گیات اور اسے تانے

اس کے بدلے نو ایک روزہ رکعتوں کے بدلے اور مایا حضرت علیؓ مدینہ مسلم نے جو شخص حج کو اور اسکا اور کو بیرون  
 رہے جس کے اوس دلی اور سکا روایت کیا اور سکو تجارتی سلم الوداد وغیرہ نے حضرت عائشہؓ سے اور حجاب کا یہ کہ روایت کیا  
 مساکنی سن کر میری بن ہما س اور وہ دوسری حدیث کے ہیں کہ نہ نماز پڑھے کوئی بدلے کیا اور نہ روزہ رکھے بدلے کیا اور  
 فتویٰ راجح خلاف روایت کے بفرقہ کر کے ہے اور ایسا ہی کہ ما حضرت عمرؓ نے روایت کیا اور سکو عبدالرزاق نے اور ذکا اور کو  
 ملک سنہ طابین اور کمالک کہ نہیں سنایا کہ کسی صحابہؓ تو ان میں سے میں نے کوئی ان میں روزہ رکھتا ہو کہ بدلے یا نماز پڑھتا ہو کہ  
 بدلے اور نہ یہ نسخ کو اس حدیث کے لئے خاص صدقہ کی نیت کی جائے کہ کونے کے صدقہ کے برابر اور یہی معجم ہوا و بیہوش کن نزدیک  
 حدیث پہنچا کر کہ ایسی ایک نیک نادر کی مانند فیہ ایک کچھ بٹنے کے ہے اور رمضان کی قصا لگانا چاہے اور اسے اور پڑھا  
 تھوڑی تھوڑی کر کے اور اسے اور اگر دوسرا رمضان آجائے تو فقہائے شریعہ کے بلکہ اوس صاحب کے بلکہ تب بعد رمضان کی پڑھائی  
 فضلے سے رکھے اور صدقہ پڑھنے کی طرف سے پڑھنے اور امام شافعی صاحب کے نزدیک صدقہ بھی واجب کا فائدہ دلیل لائے  
 ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ یہاں ہوئے ایک رمضان میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم پھر لڑا کیا بیان تک کہ نہ درست ہو کہ پھر  
 نہ بے رکھے بیان تک کہ دوسرا رمضان لگیا اور پڑھنے رکھے اسی رمضان کی پھر پڑھنے رکھے اور اس کے جو قصا کہے تھے اور کھانا  
 دیتے تھے ایک مسکین کو ہر روز دو دلیل جاری قول اللہ تعالیٰ کا ہر کوئی کہ **مَنْ لَمْ يَصُمْ فَليَصُمْ** یعنی شمار ہوا تو نادر و سب سے  
 دنوں میں اور یہ عام ہوا و ردہ حرام شامی نے روایت کی مات میں ہر کوئی کہ مذکور کی بارائیں بن مانع ہو کہ ان کو  
 داری نے جو بدلے لیا تھا حدیث میں اور دوسری میں ایک شخص جو جسکو تہمت ہو وضع حدیث کی صحت کو کمالی حد کے  
 بدلے کے بدلے وہ نہ کہے اور کوئی نمار کے بدلے ناریہ سے اول لعل کا روزہ جب کوئی شخص شریعت کرے تو اوپر تمام کرنا اور سکا لارہم تاہم تو  
 اگر اسکو توڑ لیا تو قصا اور سکا اور اسے ف کیو کہ حضرت نے روزہ نفل صبح کو کھاتھا پھر کھالیا اور یہ حدیث اور پڑھائی  
 اور حضرت صلی علیہ وسلم نے افطار کیا بلکہ کو سفر میں بعد اسکے کہ روزہ رکھ چکے تھے اور سی لیے ضیافت کے واسطے روزہ  
 نفل تو ٹیڑا درست ہوا و قصا اور کو لازم ہو کہ جو حضرت صلی علیہ وسلم نے حکم کیا حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کو جب کھالیا تھا انھوں نے  
 کھانا اور روزہ رکھا تھا صحیح کو انھیں کیا پھر کھانا کھا یعنی قصا کرو دو کمرہں بدلے اور اسکا اور میں کیا اور کو بخاری اور روایت کیا  
 اور کو او دوا و ترندی اور نسائی نے اور ذہب لگایا جو صفت اور سکایا کیا اور کو بیخبر ہی امام نے علاوہ اسکے روایت کیا اور کو ابن  
 حبان معجم میں عوا وں طریقہ کے اور ابن ابی تیمیہ اور طریقہ سے اور ثانیہ طریقہ سے اور روایت کیا اور سکو طریقہ سے اور سبطین بن ابی  
 سبطین کو اور طریقہ سے پھر کھانا کھا اور امام نے **فَلْيَصُمْ** حدیث کے لئے کہ بعضی شہادت ہو گئی یہ حدیث اس طرح  
 کہ نہیں ہر رد کرنے والا اور سکا کوئی اور روایت کی مارتی نے جابر سے کہ کیا کرنا ایک شخص نے واسطے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے  
 کھانا تو بلایا مئے حضرت صلی علیہ وسلم اور سب صحابہ کو توجہ لائے وہ کھانا کھاتھا لایا ایک شخص سو کہ حضرت صلی علیہ وسلم  
 اگر آپ کو کھانا کھانے میں ہونے سے ہوں تو کہما حضرت بلالؓ السلام تکلیف کی تبرے صحابی نے اور بنایا واسطے تیرے کھانا اور پڑھتا  
 ہر کوئی کہ سنہ طابین کھانا اور روزہ رکھنے بدلے اور اسکا اور جہولن کما ہو کہ نہ کہ توڑے اور لیل لگے ہیں اس حدیث کو فخر ابی حضرت  
 صلی علیہ وسلم نے جب بلایا جائے کوئی تم میں سے طرف کھانے کے تو فعل کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانے اور روزہ دار ہو تو دعا کرے اور

حدیث اول کتاب

حدیث اول کتاب  
 حدیث اول کتاب  
 حدیث اول کتاب  
 حدیث اول کتاب



کہ گئی تو ایک طے کی تھی نسا کی ساتھ تحقیق ہوئی اور بعد میں نزدیک جاتے ہوئے نہ دیکھ سکے تھے کہ وہ کون کسب علیہ طے کے روزہ  
 کو کس وقت سے پائی ہی نہ تھا اعلیٰ وجہ سے تباہ ہو کر کے لڑا دیا اور کس کو ساتھ نہ تھا تو چاہا کیا اوستے تو توجہ نہیں دیا کیا  
 بیش میں تیرے میں جو رموز میں رموز کو ہر مہینے میں روایت کی نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہ میں نے غطار  
 کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مہینے میں نہ ستر میں اور اقامت میں تھا اور کہہ تھے صحابہ کونوں میں روزہ  
 کے کار روایت کیا تھا ابو داؤد اور نسائی نے اور تیرے غطار اور یا تم تشریف لے بیٹے تھے بعد اوردن تشریف لے لیا  
 ابن جریج درو کہنا ہرام ہے روایت کی بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھا روزہ دونوں میں یا ایک دن طے کے اوردن قرآن کے اور عقبہ میں عام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روزہ  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے خوش گوار دن قرآن کی سکھایا تم تشریف کے یہ دن عید ہاں سلام ہیں اور دن کھلے اور یہ ہے کہ  
 یوں اور دوسرے دن کے یہ کہ تشریف کے دن میں عام وہ روزہ کہنا مکروہ ہے اور توجہ کی دو سری حدیث میں آئی ہے روایت کی  
 ابو داؤد نے کہ تشریف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ سے دن کے کچھ کچھ اور کہہ تھے میں نے سو تو تشریف کے دن  
 روزہ کہنا مستحب ہے اور روایت ہے ہمیشہ ہماری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا تم تشریف کے دن کھانا نہ کھاتے  
 ہیں اور کھانا نہ کھاتے اور یا تم تشریف لے لو کہو اس واسطے کہ تیرے روزہ کہ عرب لو کہ کشتنوں کو قرآن کے ان دن میں اقامت کی یہ نہ کہ  
 کرتے تھے اور روایت کی بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف کیا اور یہی صحابہ  
 نصیحت کی کہ تھوڑے تھوڑے دن کے یا کھانا نہ کھاتے یا کھانا کھا کر تشریف لے لیا یعنی صحابہ اسل علیہ السلام نے  
 دنوں میں کس دن یا تم تشریف کے ایک کچھ کچھ طے کے کہ تیرے روزہ رکھو ان دنوں میں کہ نہ کھاتے اور نہ کھاتے اور نہ کھاتے  
 ابن جریج اور روایت کیا اسکو دارقطنی نے حدیث ابو ہریرہ اور اسناد میں اسکی شیعہ بن سلام کا قہر کہا اسکو احقر نے  
 اور روایت کی دارقطنی نے عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سواری میں بیٹھ کر کہا کہ  
 میں نے گو گو یہ دن کھانا اور نہ کھانا اور نہ کھانا اسکو سب قہر کی اور توجہ کی اور کچھ بعض لوگوں نے اور نہ کھانا  
 اسکو توجہ ابن امام نے باب لیاہ میں کتاب الطہارۃ اور روایت کی ابن ابی شیبہ اور سحاق بن راہویہ مسند میں  
 قال حدثنا وکیع عن معمر بن ابي حمزة عن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود  
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ايها الناس اني انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قد اتفقنا على ان لا نأكل ولا نشرب في يومنا هذا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو کجاہ میں لے کر کہا کہ دن کھانا اور نہ کھانا اور نہ کھانا اور نہ کھانا اور نہ کھانا اور نہ کھانا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحری کہا کہ نہ کہہ کرکت ہے دولت کیا اسکو کھانا سلم ترمذی نسائی وغیرہم روزہ یا کہہ برق  
 وریان چار روزہ اور ریا اہل کتاب کے روزہ کہنا صحری کا ہر روایت اسکو سلم اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور تیرے  
 یہ صحری کہا یا یہاں تک کہ صیاد حق ہو کہ اور روزہ کہنا یا جلدی فضل ہے یا تاخیر طے کی بعد وقت اعلیٰ کے مکروہ ہے فرمایا  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ ہمیں لوگ ساتھ بہتر ہے جب تک جلدی کرینے غلط روایت کیا  
 اسکو نوافی سلم امام مالک نے اور ترمذی نے بھی سہل بن حذافہ سے اور جریج سے کہ اللہ

لَا تُحْمَلُونَ عَلَى الْفُلِّ وَأَقْبِرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ یعنی اے مسکریسے جی اسلئے میں نے روزہ رکھا تھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کرتا میں روایت کیا اور کو ابو داؤد نے کہ ایسا ہی کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت ہے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اور چوناوے تو پانی سے اور یہ وارد ہوا ہے حدیث میں اور عورت کو چاہیے کہ نل پر روزہ بدلو ازن خاوند کے نزدیک روایت کیا اور مسکریسے شک و طہر ہا ہے اور جو شخص کسی قوم پر جا سکے اور تیرے تو بعبیر اذن آدم کے روزہ نہ کرے کیا الا کہ تہذیبی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے واللہ اعلم

## ص باب اعنکاف کے بیان میں

[illegible]

مدرسة النورانية  
بمدينة القاهرة  
في سنة ١٢٨٠ هـ

محمد اسد علی بن مرزا صاحب

ساتھ رات کے یا ایک رات ساتھ ایک دن کے تاکہ مطابقت ہو کہ حدیث میں اور جواب دیا جاوے گا کہ قنات کی یہ ہر کہ سکوت یا روک کر کے ذکر سے ان لوگوں کو اور یہ بات اصول حدیث میں مقرر ہوئی ہو کہ زیادہ قنات ضابطہ کی تعمیل اور ترجمہ وصفت ثابت کرتے ہو بعد الصلۃ بنیاد کا مسلم نہیں کیونکہ کہا میں کہ وہ صالح الحدیث ہر اور ذکر کیا اور کہا میں قنات میں اور ذکر کر کے روک کر کے حدیث حضرت عائشہ کی قبول کی جیسے اور پھر لکھا کہ قنات سے اور کیا لایا جی میں ہے یہ ہونے لگا اور انھوں نے اس میں اور ان میں کہ کہا اور ان دونوں کے متعلق تصوم یعنی اعتکاف کرنے والا روزہ تو یہ تو اہل بن عمر کا بھی روایا ہے کہ کو کھل گیا اور انھوں نے اس کو اپنے ماپ سے اور وہ وقت سے اور اہم نامی دلیل ہے بن اور حورایت کیا اور کو حکم نے ابن عباس سے کہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے نہیں ہوا تھا کہ کسی نے روزہ اور ذکر کر کے اپنے نص پر اوصیج کی اس کی حکم نے اور جواب یہ کہ قنات کا کوئی تمام نہیں بناوین اس کی حدیث بن عمر میں اور معمول ہوا اور موجود حالت اس کی کہ نہیں رہ گیا اور کو کہیں سو اور کو کے بلکہ موقوف کرتے ہیں اور سکوان بن عباس اور روایت ہے اس کے وقف کے ہو کر کیا اس کو بھی نے بعد ذکر سبب سے کہ شہر ہو اساتھ اس کے روایت کیا انھوں کو محمد بن عبد العزیز بن محمد سے اس وقت ابویں بن مالک سے کہا کہ جنج ہوا میں اور ان شہاب بن زبیر عمر بن عبد العزیز سے اور ان کی عورت نے ذکر کی تھی اعتکاف کی حد حرام میں ہو کہا اس سبب کہ نہیں ہوتا ہے اعتکاف مگر ساتھ روکے ہو کہ عمر بن عبد العزیز نے کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہا انھوں نے نہیں ہو کہ کہا کہ انھوں نے نہیں کیا ہے کہا کہ میں کہا ابویں نے کہ پھر میرے میں سو یا یا سے طاوس اور عطاء کو تو بوجھائے سے یہ ہو کہ طاوس ابن عباس میں دیکھتے تھے متکلف ہر صیام مگر یہ کہو دینے نفس پر مقرر کئے اور کہا عطاء نے یہ سنا صحیح ہوا اگر ان عباس نے یہ کیا ہوتا اور کو نہ وقف کرتے طاوس اور سکوان بن عباس اور اس واسطے اعتراف کیا یہ بھی نے کہ رفع اور کو اہم ہوا اور شریب یہ کہ وقف بھی معاوضے سے سالم میں اس واسطے کہ اوپر ہم ذکر کر کے ابن عباس اور اس سے کہ کہا اور ان دونوں متکلف روزہ کے اور کہا عبد البر بن نے **حکم ثانی** النورانی عن ابی الیٰس عن قتیبہ عن ابن عباس عن ابي عبد الله قال **من اعتكف فعليه الصوم** یعنی جو اعتکاف کرے تو اس پر روزہ ہوا اور سنا اور کو صحیح ہوا اور کا لعلہ الرائق نے حضرت عائشہ سے موقوف **من اعتكف فعليه الصوم** اور زہری اور عروہ سے کہ کہا اور ان دونوں کے **لا اعتكاف الا بالصوم** اور مؤطا میں مالک کی ہر کہ بوجھا اور کو قاسم بن محمد اور نافع مولیٰ بن عمر کہا اور ان دونوں میں جو اعتکاف کرے مگر روک کر کے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے **تَمَتُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاسِرُوا وَهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ** یعنی تمام کرو روک کر ان تک اور نہ باسرت کرو عورتوں جب تم اعتکاف کرتے ہو جن میں تو ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو ساتھ روک کر کے کہا جی نے کہا مالک نے **وَلَا تُبَاسِرُوا** **عَنِ ذَٰلِكَ نَآيِذُكُمْ عَنْ عِشْيَاكُمْ** **إِلَّا بِصِيَامٍ** یعنی حکم نزدیک ہوا کہ اس پر کہ میں جو اعتکاف کرے ساتھ روک کر کے اور یہ بھی جلتا جیسا کہ اعتکاف اس میں صحیح و حرام جماعت ہوئی ہو روایت کی طبرانی نے ابراہیم نخعی سے کہ کہا حدیث نے واسطے ابن مسعود کے کیا تم تعجب نہیں کرتے ہوا ان لوگوں سے کہ درمیان تمہارے مگر کے اور مگر ابو موسیٰ بن اور گمان کرتے ہیں کہ



رات میں بھی اوسکو شکاف کرنا واجب ہوگا برابر لگا کر چرواؤں سے کسی نیت نہ کی ہو دے اور مرد  
روز کی نیت کی تو دونوں روز کی رات بھی داخل ہو جائیگی اور صحت دن کی نیت صحیح ہو جائیگی فقط

# کتاب الحج

جان کو کج مرض پر اور مکر اوسکا کا و ہوت اور فرضیت اوسکی تہذیب سے ثابت ہو فرمایا اللہ تعالیٰ  
فرمانے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ لِمَنِ اسے واسطے لوگوں کے فرض ہے ہر حج خانہ کعبہ کا اور عمرہ میں ایک بار  
ہر رات کی آمد نے مسندین اور داخل غطفی نے سنن میں اور حاکم نے مسند ک میں اور کما حقہ ہر اوپر شرط ہے کہ ہر  
عباس رضی اللہ عنہ کہ خطبہ پر جا ہمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا ای لوگو فرض کیا اللہ نے ہر حج کو کو عمرہ  
ہو اگر حق میں اوسکا کہ اور رسول اللہ کیا ہر سال میں سو فرمایا ایسے اگر میں کتابان اللہ و احب ہوتا ہر سال میں کو عمرہ  
اوسکی قدرت نہ کہتے حج ایک بار اور چار بار ہو وہ فعل ہر اور رایت کی سلم سے صحیح میں ابو ہریرہ سے مانتا کہ ص ہر آزاد  
مسلمان کلفت نہ درست آئندہ لے عرب اس کے واسطے توشہ اور ساری ہونا حاصل مردی خرچ اور عیال کے نفقہ سے لٹنے  
تک اور رات کی بھی اس کو وقت آزاد اور باطل ہونا اس واسطے شرط ہے کہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے جو کو کج کرے ہر مال  
ہر آزاد و سیر و سراج ہر اور عوام عمر سے پھر آزاد ہو جائے اور ابوسید و سراج ہر رایت کیا اوسکو حاکم نے ابن عباس  
اور کما حقہ ہر شرط ہے ہر پر اور تفر و عمر میں سال کا ساتھ ربع اوس کے کہ کچھ ضرورتیں کرتا کیونکہ ربع زیادت ہو اور زیادت  
نقص سے مقول ہر اور رو بہ ہر اسکے ایک رسل حدیث روایت کیا جسکو ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن کثیر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کو کج کرے ہر مال اسکے اور مرکا و کافی ہو جائیگا اوس کو اگر پا و لیں کو کج کرے ہر عوام کو  
ح کرین لوگ اوس کے کافی ہو جائیگا اوس کو اگر آزاد کر دیا تو لازم ہر ادبیر و اور ہر چکر و دیکھت ہے اور فتنہ ابن ابی شیبہ  
میں ہر رایت مو تو قان عباس اور ترمذی ہر شرط ہے ہر چکر نہیں آئندہ والا چاہیے اوس سے ہر اگر چاہا اللہ ہر  
سین توشہ و سوار ہر شرط ہے اس واسطے کہ روایت کی حاکم نے سعید بن ابی عوبہ انھوں نے قادی انھوں نے اس سے اوس  
قول بن ولہو علی الناس حج الخیر من استطاع الخیر و سبب لاد یعنی حج ہر لوگوں پر اللہ کے واسطے  
جو شخص طاقت سبیل کی رکھتا ہو کما گیا ای رسول اللہ کیا ہر سبیل فرمایا کہ توشہ اور داری اور کما حقہ ہر اوپر شرط ہے ہر  
اس کے اور میں بکالا اون دو لوگوں اوسکو اور شاعت کی سعید کی حاکم نے سبب سے قادی و ہر بکالا اوسکو حاکم نے ابن کثیر  
اور کما حقہ ہر اوپر شرط ہے سلم کے اور مردی ہر اوپر شرط ہے صحیح سے مسند ک فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے ہر  
آیت میں کہ سبیل زیاد اور طرہ ہر اور بیت لوگوں سے یہ حدیث مروی ہے ابی عمر و ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حارثہ  
اور عبد اللہ بن عمرو العاص و غیر ہم سے ہر چاہیے کہ فاضل ہو حاجت اصلی مردی مانتا خادم اوسہر باطلی اور  
کچھوں وغیرہ اس واسطے کہ ہر چہرین ہونا ضرور میں اور یہ بھی شرط ہے کہ لیں عیال کے نفقہ سے فارغ ہو اس واسطے کہ نفقہ  
میں ہر اور حج سب کا مقدم ہر اللہ حق رززدیک شہرہ کے اور جو لوگ کے سے وہ ہیں اوسکو سوار ہر شرط نہیں  
کہیونکہ اوسکی شقت اتقد نہیں کہ سوار ہر مردی و بچان اور لوگوں اور رات کی بھی اس شرط ہے اس واسطے کہ حج اتقد



جان مال کی ضرورت پر حص عورت کو بصیر محرم یا خاوند سے کہہ دیتے ہیں اگر اسی عورت سے کہہ دیتے ہیں تو سفر کی بلبر راہ ہو و اور اگر اس کے کہہ کر تو سفر طہنیں اور امام شافعی کے نزدیک عورت کو بے محرم سمجھ جاتا ہے جب کہ ایک قافر جو کہ اور اسکے ساتھ مسافر عورتیں ہوں اور ہمارے نزدیک جائز ہیں اور دلیل امام شافعی کی یہ ہے کہ آیات کا جو ترجمہ کیا گیا ہے اس سے اور قول حضرت علی الصدیق علیہ السلام کہ اگر عورت کو نکاح کر لیا اور عورت کا اور دلیل ہماری یہ کہ فرمایا حضرت نے کہ لا یحل علیہ امر الا ان یتبعہا و لا یحل علیہ حلال سہل فیما یحیی اللہ فی انکسبت فی غیر ذلک و لا امر علی حاکمۃ قال فی رفع فیہم منہا و امر حاکمۃ لکن فی ظنی لیس علیہا حق حجاج علی انہ شیخ یوم و لفظہ لا یحقق امر الا لا و معہا و لا یحقق معنی نہ کہ عورت مگر اس کے ساتھ محرم ہو نہ کہ ایک شخص نے انہی الصدیق کے میں لکھا کیا ہوں فلا نے نزو سے میں اور عورت میری نہ کہ عورت کے والی ہو کہ ایک لوط جیاد و ع کر ساتھ اس کے اور روایت کیا ہو مگر باطلی نے اور معنی اس کے یہی ہیں اور مدت سفر کی اس واسطے شرط ہے کہ دوسری حدیث میں مجہد کی ہے جو کہ ابو یونس ابن عباس کے فرمایا حضرت علی الصدیق علیہ السلام نے نہ سفر کے عورت مگر ساتھ محرم ہو نہ کہ سفر کے معنی اور یہ کہ ابی الحسن بیان کیجئے کہ ابن ابی راتین رات کم نہیں ہونا اور امتیاد امین کی کہ یہی جا کا ارادہ بغیر محرم کے نہ کرے اگرچہ مدت سفر سے کم ہو و اس واسطے کہ روایت کی بخاری مسلم نے کہ فرمایا حضرت علی الصدیق علیہ السلام نے نہ سفر کے عورت دودن مگر اس کے ساتھ و خاوند ہو یا اور کوئی محرم ہو یا اور ایک روایت میں ابو ہریرہ کے کہ یہین حلال ہے جو یا ابن ابی ہریرہ واسطے اللہ کے دون فیما تہریرہ نہ سفر کے ایک رات بغیر محرم کے اور ایک روایت میں طبرانی کی ہے کہ نہ سفر کے تین رات بھی بغیر محرم کے حص محرم ایک بار فرض ہو جو وقت قدرت پہنی انور فرض ہو و یگانہ مذہب امام ابی یوسف کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک فی انور واجب نہیں ہونا تو اگر دس سال میں نہ نکاح اور دوسرے یا تیس سال میں اور ایک ایک نزدیک اپنی ہونگا اور اگر دوا نہیں کیا اور اگر کسی کے نزدیک گنہگار ہو گا جس کے پچیس سال سے تاخیر کا نام ابی یوسف کے نزدیک گنہگار ہو گا اور امام شافعی کے نزدیک نہیں ہو گا و اگر اس کے اہرام باندھا اور بالغ ہو گیا یا غلام نے اور آزاد ہو گیا اور نہ کیا اوصاف کا و گناہ نہ ہو گا تو اگر اس کے اہرام بھرا نہ ادا ہو و بھر وقت کیا فرض اس ادا ہو گیا اور غلام کا نہ ہو گا جس کے تین تین اہرام باندھا اور وفات میں بھرا اور وفات میں نہ کیا یا بارت کا اور واجب ہیں ہر مذہبی میں شہر یا اور دور یا صفا ہر کے حج میں اور اگر ان میں سے ایک ان صدر کا یعنی اخیر کا طواف وقت جس کے واسطے آفاق کے اور وقت وانا سر کا اور ان آٹھ کے سوا باقی سنت یا خیر ہیں ت اور ان سب چیزوں کے ذکر تفصیل کے آگے اور کما حقہ جیسے حج کے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ہیں اور ان کے اہرام باندھا کر وہ ہر وقت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان آٹھ ہفتہ ہفتہ و سات یعنی چھ گنہ گارے جیسے ہیں سفر اور روایت کی ماری و شیخ ابن عمر سے کہ نبینے حج کے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ہیں اور مروی ہے بخاری میں تعالیٰ روایت کیا اس کو حکم نے اور صحیح کیا اس کو اور ایسا ہی مروی ہے ابن عباس کے روایت کیا اس کو و باطلی نے اور سابی روایت کیا اس کو ابن مسعود اور ابی کمال اس کو ابن ابی شیبہ اور حدیث عبد اللہ بن زبیر کی روایت کیا اس کو و باطلی نبینے حج کے شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجین تو یہ سب عباد اللہ سے مروی ہے جو عباد اللہ کہتے ہیں عبد اللہ بن مسعود عبد اللہ

[illegible]



















اور عرب لوگ کہ کے دن میں۔ ثون کو سیراب کرتے ہیں اور شہر کے وہاں روز عرفہ کے جو تکبیر اور اس عورت کو کھانا  
 ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریت جاری میں ہو کہ جب ہوا دل تیرے کا تو حاکم انھوں نے طوفان کے  
 اور ابال کیا ساھر حج کے سو سوار جوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طہرین اور کے ساتھ طہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور  
 فجر تھیں تھوڑی دیر بیاں تک کہ طلوع ہوا آفتاب اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مار جو کی دن تیرے میں کے میں پڑھے  
 اور حجت کی وجہ سے کہ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَوَدِّعْ لَكَ كَوْنَكَ لَمْ تَكُنْ دُونَكَ فَاجْعَلْ دُكُنِي**  
**مَعْقُورًا دَرَجَتِي مَأْثُورًا دَرَجَتِي وَلَا تُخَيِّرْنِي وَأَقْبِضْ بَعْرَكَ فَاتَّحِثِي لَكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَوْلًا**  
 اور لیک کے اور تکبیر کرے اور تملیل کرے اور مردی پر ہر این مسعود سے روایت کیا اور سکوا ابو زید **صلی اللہ علیہ وسلم** عرات میں تہاں  
 پانچ تھکر مگر یطین عرفہ میں کہ ایک مقام پر اس جگہ پر ٹھہرے **ن** کیونکہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفہ شہر کی جگہ پر  
 اور نہ ٹھہرو یطین عرفہ میں اور مردی تو فک کی جگہ پر اور نہ ٹھہرو یطین محسنین روایت کیا اور سکوا طہرانی اور حاکم نے بن عباس  
 اور کہا کہ صحیح جو ابو ہریرہ سے روایت کیا اور سکوا ابن عدی نے کامل بن ان عمر سے اور ابو ہریرہ سے امام احمد بن حنبل  
 کے اور روایت کیا اور سکوا ابن ماجہ نے اور اسناد اسکی صحیفہ **رحمہ** اور جبریل ابی ہریرہ سے امام احمد بن حنبل  
 سے کہ اور سکوا ابن مسعود بن طلحہ سے کہ مثلاً کھڑا ہوا عرفہ میں اور مردی میں اور مردی ہمار اور نحر اور حاکم روایت کیا  
**ن** اور مردی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرح کیا اور سکوا ابو داؤد اور امام احمد و دیگر **رحمہ** اور پڑھے اور کے ساتھ  
 نحر اور عرفہ کو وقت نہ تھیں ساتھ ایک دان اور دو اقامتوں کے **ف** اور جمع کرنا اس مقام میں صحیح حدیثوں سے ثابت ہے  
 و اگر کہنا ہے انکو کہ کیا الصلوۃ میں **صلی اللہ علیہ وسلم** اور شرط ہے اس کے واسطے کہ ایام ہو اور احرام سے ہو دونوں ہماروں میں تو میں جائز  
 ہوگی عرفہ اور اسکی ساتھ امام کے جس نے فقہین پر بھی ٹھہر ساتھ نماز کے اور جس نے احرام نہیں باندھا اور حسن شخص نے کہ ٹھہر کی نماز میں  
 سے بھی اور احرام باندھا تو میں جائز ہے عرفہ اور سکوا ٹھہر ساتھ امام کے مگر وقت عرفہ میں **ف** اور جائز ہے کہ ٹھہر تو اپنے وقت میں  
 جواز عرفہ میں جائز ہے وقت نہیں مگر ساتھ شرط ہے اس کے طہر اور عرفہ میں اور احرام کے دونوں نمازوں کے وقت میں **صلی اللہ علیہ وسلم** جگہ  
 طوفان سوقت اور غسل کرنا اور سوقت سنت ہے **ف** تو اگر نقطہ وضو کیا جائز ہے اور دلیل سنت پہلے غسل عرفہ کی کتاب الصلوۃ  
 میں گذری **صلی اللہ علیہ وسلم** اور کھڑا ہوا امام اور شرط پر قریب محل سمت کے منہ قیہ کی طرف کر کے اور دعا مانگے جو کہ شستر اور جو ورائی  
 سے اور سکوا نے طریقے حج کے اور کھڑے ہو یوں لوگ پیچھے امام کے نزدیک ہر سمت کا قیل کی طرف ہو تو اور امام کے کلام کو سنہیں  
**ن** لیکن کہ امام کا مسراوی پر سوا واسطے کہ بن صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھا اور نہ مرد روایت کی جائز ہے اور مرد کہ باقیہ کی طرف  
 سوا واسطے کہ ذکر کیا صاحب مایہ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یعنی تر  
 موت وہ بین کہند ہو تو او میں طرف قیہ کے اور یہ حدیث اس واسطے نہیں بانی گئی لیکن روایت کی جائز ہے ابو نعیم نے تاریخ  
 ابن سہمان میں محمد بن مسلم سے انھوں نے اس سے ثابت انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **مَنْ**  
**الْحَالِيسَ مَا اسْتَقْبَلَكَ مِنَ الْفَسَلَةِ** یعنی ہر مجلس وہ ہیں کہ نہ ہو ان میں طرف قبلہ کے اور روایت کیا حاکم نے ابی بن  
 ایک حدیث طویل کو اور اس اور سکوا یہ **وَأَنَّكَ شَرَفَ الْحَالِيسَ مَا اسْتَقْبَلَكَ مِنَ الْفَسَلَةِ**

















حج معرو اور قرآن اور جمع مسئلہ میں عبادت میں کر لیا اور کتب میں بنی الامام نے صل اور کئے قرآن میں معرو اور  
یعنی بعد از صل گانے کے حود وقت ارادہ اور احرام کے ہیعتے ہیں **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَكَفَّارَةَ الذَّنْبِ وَتَقَبُّلَ عَمَلِي وَتَقَبُّلَ عَمَلِ مَنْ**  
**أُتِيَ بِهِ** ارادہ کرنا ہون حج اور عمرے کا سوا انسان کر تو لون دونوں کو سیر و کث اور قبول کرنا کو مجھے اور طواف کرے و صل  
عمرے کے ساتھ پیچھے رمل کرے اول کے تین پھر دون میں اول سے بھی کرے اور ستر منڈا سے پھر حج کرے پس اگر کسی کو گناہ ہو کر اور اگر کسی کو  
دو طواف کیے اور دوبارہ سعی کی مکروہ ہے یعنی جو دو پھر سے طواف کیے سات واسطے عمرے کے اور سات طواف قدم کے حج کے لیے  
**ف** اس واسطے طواف قدم مست حج میں جو عمرے میں تین **ص** پھر سعی کرے دونوں کے واسطے اور یہ چار ترکہ مکروہ ہے  
اس لیے کہ اس نے تاخیر سعی عمرے میں اور تقدیم کی طواف قدم میں **ف** اور عمرہ کر کے پھر اعمال حج کے شروع کرے اور دو واو حج  
کیونکہ پہلے تو سعی اور طواف کرے اور امام شافعی کے نزدیک ایک ہی طواف کرے اور ایک ہی بار سعی کرے کیونکہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
لے داخل ہوا عمرہ میں بنی قریظہ کے اور صحیح میں ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ انھوں نے قرآن کیا اور ایک طواف کیا اور دونوں کو سیر و کث کر لیا  
کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دعائی لیل و نکرہ روایت کی نسائی نے اس راہ میں بنی حنیفہ سے کہا انھوں نے طواف کیا ہے  
ساتھ ہے ایک اور سعی کیا تھا انھوں نے حج اور عمرے کو سیر و کث کیا اور دونوں کے واسطے دو طواف اور دوبارہ سعی کی اور ایک اور سعی  
علی نے ایسا ہی اور حدیث میں آیا کہ اس سے کہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا انھوں نے گونج ایسا ہی کرنا  
اور کئے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت کی ہدایت کیا گیا تو واسطے سست نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی کر  
ہوایا میں اور حدیث میں علی اور نسائی کی روایت میں بنی حنیفہ کے عبد الرحمن اگر یہ معیت کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اور سکوا بن عباس نے تفات میں روایت کی کہ اس سے کہ نہیں تو روایت کی امام حنفیہ نے اس میں **ثُمَّ أَلْبَسَ حَبِيبَةَ ثِيَابَ مَسْكُورٍ**  
**بِأَلْبَاسِ عَمْرٍاءَ لَهُمْ النِّسَاءُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَالِدَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَحَلَّتْ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَطَعَتْ كَمَا طَوَّافُونَ**  
**وَأَمْسَحَ لَهَا سَعْيَيْنِ بِالْخِطِّ وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ مَسْطُورٌ وَلَقِيْتُ مُحَمَّدًا أَوْ هُوَ لَفِي طَوَّافٍ وَابْنُ لَهْيَانَ**  
**قَرَنَ فَحَكَ شَيْئًا بِطَلْحٍ كَذِبَتْ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُكَ لَوَافَتْ أَلَا لَطَوَّافِينَ وَأَنَا بَعْدَ لَا فَكَلِمَاتٍ رَأَى**  
یہ حدیث میں کہا حضرت علی نے جب ہلال کرے تو ساتھ حج اور عمرے دونوں کے تو دو بار طواف کر اور دوبارہ سعی کر صفا  
اور جو پر کہا مفسر نے طوافات کی میتے مجاہد سے اور وہ متوی میتے تھے ساتھ ایک طواف کے جو قرآن کرے تو یہ میت میں  
کی میتے اور سے سر کہا اور عموں کے اگر بن سننایہ حدیث نہ ختمی یہ تا مگر ساتھ دو طوافوں کے اور لیکن لب لبیک سوئے فتویٰ و حج ماکر  
ساتھ دو طوافوں کے اور میں تبہ اس سند کی صحت میں ابو جواد سنن کے کہ مروی تہ حضرت علی سے مست طریق سے اسے انکو  
ترک کیا اور اقصا کیا اس صحیح طریق پر اور روایت کیا اور سکوا امام شافعی نے اور اس کی اساد میں ایک مادی مجبول نے اور تاریل کی  
اور اس کی امام شافعی نے اس طرح کہ طواف کرے حاجہ کہ یا اور ساتھ معا و مرد کہ ایطواف کرے فایہ کہ طواف نیت اور یہ صحیح ہے  
امام حضرت علی نے اور وہ کہ کہا بنی النبی کے اگر یہ قول ثابت ہو حضرت علی سے تو قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس کے ساتھ اس کے  
اولیٰ ہوا اور یہ کہ روایا آپ نے تو خلفاء میں امام ہمارے ساتھ حج اور عمرے کے کافی ہوا اور دونوں سے ایک طواف اور ایک سعی جواب ہے صحابہ  
کہ مابعد قول حضرت علی نے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے تو حاضری ہوئے دونوں قول تو یہ روایت باقی رہی امام مکتبہ

حدیث صحابہ





























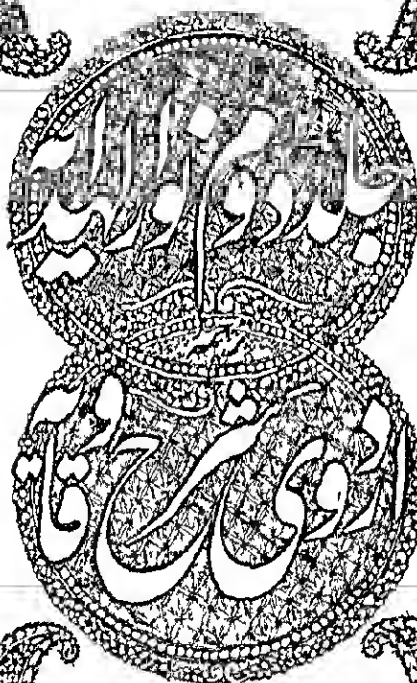








بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مَطْبَعَةُ الْإِسْلَامِ  
دَارُ الْكِتَابِ وَالْفَنِّ  
بِالْمَدِينَةِ الْمَكِّيَّةِ





آؤ اگر بیوی کے بیٹوں کے سامنے نکاح ہو تو در صورت دعویٰ کرے بیوی کے شہادت اور انکی مقبول نہوگی اور وہ صورت ہو  
 کرست فائدہ کے شہادت اور انکی مقبول ہوگی **ف** تو اس جگہ چار صورتیں ہونگی **ص** اگر مسلمان نکاح کرے ایک سے بیعت  
 اور دودویوں کو گواہ کرے نکاح صحیح ہو گا لیکن اگر مسلمان انکار کرے محکم کا توڑوں دوزیبوں کی گواہی سے نکاح ثابت  
 نہوگا اس واسطے کہ گواہی کا فرق مسلمان پر مقبول نہیں آؤ اگر مسلمان دعویٰ کرے نکاح کا تو گواہی اور انکی مقبول ہو جاوے گی  
 اس واسطے کہ گواہی ذمی کی واسطے نفع مسلمان کے مقبول ہو **ف** اور اس واسطے کہ اس صورت میں گواہی ذمی کی اوپر  
 دینہ کے ہو جاوے گی اور وہ مقبول ہو **ص** اگر کسی شخص سے دوسرے کو حکم لیا کہ میری دختر بانیگ کانسی سے نکاح کر دے  
 سو اس سے نکاح کیا اوس لڑکی کا ایک شخص کے سامنے تو اگر اس کا باپ بھی حاضر ہو تو نکاح جائز ہوگا **ف** اس واسطے کہ اس  
 صورت میں گواہی باپ عاقد رہے گا اور وکیل اور وہ ایک شخص سے دونوں ملے گواہ ہو جاویں گے کذا فی الاصل **ص**  
 اور اگر باپ حاضر نہیں جائز ہوگا **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں فقط وہ ایک ہی شخص گواہ رہے گا اور ایک  
 شخص کی گواہی سے نکاح جائز نہیں **ص** اس طرح اگر باپ اپنی بالغ لڑکی کا نکاح کرے ایک شخص کے سامنے  
 اگر وہ لڑکی حاضر ہو تو نکاح جائز ہو جاوے گا **ف** کیونکہ اس صورت میں گواہ بالغہ عاقدہ ہو جاوے گی اور باپ اور  
 وہ شخص ملے گواہ ہو جاویں گے کذا فی الاصل اور امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں نکاح درست نہوگا کیونکہ بالغہ کا بھی  
 نکاح غیر لڑکی کے اس لئے نزدیک جائز نہیں **ص** اگر وہ لڑکی حاضر نہیں تو نکاح جائز نہوگا **ف** اس واسطے کہ بیعت  
 عاقد باپ ہو جاوے گا اور فقط وہ ایک شخص گواہ رہے گا اور ایک شخص کے شہادت سے نکاح جائز نہیں

ملفوظات کا پانچواں جلد  
 جلد ۱۱  
 کہ اس کا اصل  
 اصل ہونا چاہیے  
 مصلح جہاد کے بیان میں

### فصل بیان میں اون عورتوں کے جسے محل حرام ہے

اور اول مہجرات کہتے ہیں **ص** حرام ہو مرد پر اصل اور **ف** یعنی ماں اور دادی اور نانی اور پردادی اور بہن  
 اسی طرح جہان تک سلسلہ جاوے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرمت علیکم ائمتھم واولئک وبنائک کو یعنی حرام  
 لگائیں تمہارے اوپر واپسین تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور پوتی بھی بیٹی ہو اور اسی طرح نواسی یعنی بیٹی کی بیٹی اور  
 مائی یعنی ماں کی ماں اور دادی بھی ماں ہو اس واسطے کہ ام کہتے ہیں لغت میں اصل کو اور نانی اور دادی بھی اصل ہیں  
 پوتے اور نواسے کی تائید کہ انکی حرمت پر اجماع ہوا ہے اور اجماع حجت قاطع ہے **ص** اور مرعہ اور **ف** یعنی  
 بیٹی اور پوتی اگر عیہ علی جاویں بے نہایت اور دلیل اسکی اور اگر گزری **ص** اور حرام ہو مرد پر بہن اور اسکی اور  
 بھانجی اور بھتیجی اور بیٹی اور **ف** اس واسطے کہ قرآن شریف میں انکی حرمت منصوص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
 وَاَصْحَابُ الْاَنْفُسِ الْاَوْفَاکِ وَالْاَوْفَاکِ وَالْاَوْفَاکِ یعنی حرام ہیں تیسرے تین تمہاری اور  
 بھوپھیاں تمہاری اور خالا تین تمہاری اور بھتیجیاں اور بھانجیاں **ص** اور اپنی بیوی کی بیٹی اگر اول  
 بیوی سے صحبت کی ہو **ف** اور اگر صحبت نہ کی ہو تو نکاح کرنا اسکی بیٹی سے درست ہے کیونکہ فرمایا  
 اللہ تعالیٰ نے وَرَبَّائِکُمُ الَّذِیْنَ یُوْفُّوْنَ عَهْدَکُمْ اَللّٰہِیْ فِیْ مَیْمَنَکُمْ اَلَّذِیْنَ دَخَلُوْا فِیْ عَهْدِکُمْ لَوْ کُنُوْا اَدْنٰی  
 وھنّ فلا جناح علیکم فی مآثمھنّ تمہارے اوپر رہا تب تمہاری جو گودوں میں ہیں تمہاری اون عورتوں سے

ملفوظات کا پانچواں جلد  
 جلد ۱۱  
 کہ اس کا اصل  
 اصل ہونا چاہیے  
 مصلح جہاد کے بیان میں









اس واسطے کہ اگر نہ کر مومنین کریں تو وہ عورت اس کی مان ہو اور اگر عورت کو مرد فرض کریں تو وہ اوس کی بیٹی ہو **ص**  
 اس واسطے کہ اگر اوس دختر کو مرد فرض کر دے تو نکاح اوس کا عورت سے حرام ہو کہ وہ نابک یا سوس ہو لیکن اگر اسی عورت کو  
 مرد فرض کریں تو یہ و حرام نہیں اور جائز ہو نکاح کتابیہ سے **ف** ایسی یہودی اور نصرانی عورتوں سے اس واسطے  
 کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہو **وَالْحَصْنَةُ مِنَ الْكُفَّارَاتِ** اور کچھ فرق نہیں درمیان اس بات کے کہ لونڈی  
 ہو یا آزاد و جس کو گوں نے حنفیہ سے انکو سکرین سمجھ کر نکاح اسے حرام قرار دیا ہو وہ عامل ہیں مسائل کت فقہیہ کے مگر کچھ حنفیہ  
 کی کتابوں میں تصریح ہو کہ گو کہ وہ نصاریٰ اور یہود قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عریقہ کے بیٹے ہیں لیکن پھر بھی وہ  
 مشرکین سے جدا ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہدایا دیکو مشرکین سے اور کفار سے میں ہو کہ نہ لفظ **مِنَ الْكُفَّارَاتِ** نکاح یک  
 ایک یہودیہ سے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی **ص** اور صاحبیہ سے جب کسی نبی پر ایمان رکھتی ہو اور کسی کتاب کا  
 اقرار کرتی ہو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جائز نہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ خلاف مبتنی ہے تفسیر صاحبیہ پر تو  
 ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ صاحبی اہل کتاب سے ہے اس واسطے نکاح جائز ہو اور صاحبین نے کہا کہ وہ ستاروں کی پرستش کرتے ہیں  
 اور ان کی کوئی کتاب نہیں اس واسطے ان کے نزدیک نکاح جائز نہیں ہے **ف** اور ایسے ہی اختلاف کیا صاحبین کی تفسیر میں  
 اصحاب نے کہا شیخ اور اس عباس نے کہ وہ اہل کتاب ہیں سے ہیں تو پھر نے کہا کہ حلال ہے زنجیر اور نکاح اور کہا ابن عباس نے  
 کہ نہیں درست ہے نکاح اوس سے اور نکاح اوس کے دیکھ کا اور کہا جابہ نے کہ وہ ایک قوم ہر طرف شام کے درمیان یہود اور  
 محوس کے اہل کتاب سے اور کہا ابی سہل نے کہ وہ درمیان یہود اور نصاریٰ کے ہیں اور کہا قتادہ نے کہ وہ پڑھتے ہیں زبور کو  
 اور عبادت کرتے ہیں ملائکہ کی اور نماز پڑھتے ہیں کہیں کی طرف اور ہر دین میں سے کچھ کچھ لے لیا ہے **ص** اور اگر ستاروں کی  
 پرستش کرتی ہو اور ان کی کوئی کتاب نہ ہو تو اوس سے نکاح جائز نہیں **ف** اس واسطے کہ وہ اوس صورت میں امتداد مشرکین  
 کے ہے جیسے محوس آتش پرست وغیرہ اور ان کی عورتوں سے نکاح حرام ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَالْحَصْنَةُ مِنَ الْكُفَّارَاتِ**  
**وَالْحَصْنَةُ مِنَ الْكُفَّارَاتِ** اور نکاح کر دے کہ عورتوں سے یہاں تک کہ ایمان لاویں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **سَلُّوا**  
**وَبُحْبُوحُ سَلَّةٍ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنِ الْكُفْرِ كَعَنِ الْكُفْرِ عَنِ الْكُفْرِ** یعنی جہو ترمادے سے یعنی محوس سے طریقہ  
 اہل کتاب کا مگر یہ کہ نہ نکاح کرے والے ہو ان کی عورتوں سے اور نہ کھائے والے ہواؤں کے ذماح کو اور یہ حدیث ہدایہ میں ہے  
 کہ ازلیلی نے تخریج میں اس کی قلت عربیہ بجلال اللفظ یعنی اس لفظ سے غریب ہے لیکن روایت کی عبد الرزاق اور ابن  
 ابی شیبہ نے حسن بن محمد بن علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھاطوں محوس چہر کے پیش کرتے تھے اوپر سلام کو  
 کہ جو اسلام لاوے قبول کیا جاوے اوس سے اور جو نہ اسلام لاوے اوپر جزیہ باندھا جاوے نہ نکاح کرے والے ہو  
 ان کی عورتوں سے اور نہ کھائے والے ہو دبیجے ان کے کہا آن المقطاع نے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ان کی اسناد میں  
 قیس بن سلم کے لئے لفظ **عَنِ الْكُفْرِ كَعَنِ الْكُفْرِ** اور روایت کی اس سعد نے طبقات میں عبد اللہ بن عمرو سے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کھاطوں محوس چہر کے عرض کرتے تھے ان پر اسلام کو تو اگر انکار کریں پیش کیا جاوے اوپر جزیہ باندھا جاوے  
 نہ نکاح کی جاوے عورتیں ان کی اور نہ کھائے جاوے دبیجے ان کے اور ان کی اسناد میں حاکمی نے کلام کیا گیا ہو ان میں

محدثی کتاب النکاح

اور مولانا ابن اثرباہی مروی ہے کہ سَوَاسُ الثَّلَاثِ اَهْلُ الْبَيْتِ اَمَّا بَقِيَّةُ الثَّلَاثِ فَالرَّيْبُ **ص** اور درست ہے  
نکاح اور شہس کا جو احرام مادہ ہے مرد ہو یا عورت **ف** اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا یہ سونہ  
سے اور آپ خرم تھے تو روایت کیا کہ اس کو سید بخاری و مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے ابن عباس سے اور امام شافعی کے نزدیک مائتہ  
نہیں کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ **لَا يَنْكُحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكُحُ الْمُحْرِمَةُ إِلَّا بِالْإِجْمَاعِ**  
یعنی نہ نکاح کرے محرم اور نہ نکاح کیا جاوے اور نہ نکاح کیا اس کا صحاح متہ والوں نے سوا بخاری کے اور جواب یہ ہے کہ نکاح  
سے مراد اس جگہ وہی ہے اور وہ بالا جماع احرام میں ناجائز ہو جیسا کہ بیان اس کا کتاب الحج میں گذرا **ص** اور جائزہ نکاح  
لوٹنے سے مسلمان ہو یا کفار **ف** اور امام شافعی کے نزدیک نکاح لوٹنے کی کتاب سے واسطے آزاد مرد کے جائز نہیں  
کیونکہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا سورہ نسا میں **وَمَنْ لَوْ كُنْتَ طَلَّقَ امْرَأَتَكَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا مَوَدَّةٌ فَلَا يَنْكُحُهَا**  
**وَقَدْ كُنْتَ تَكُونُ مِنْهَا حُرْمًا** تو اللہ نے متبیکہ کی لونڈیوں کو ساتھ مومنات کے پس کافرو  
سے جائز ہو گا اس لیے کہ تنہا محرم یا محرم بنی حکم مطلق ہوتی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ تید گاہ مومنات کی اس بات پر  
دلائل ہمیں کہ تا کہ کافر کنایہ سے نکاح جائز ہو **ص** اگرچہ قدرت رکھتا ہوا آزاد سے نکاح کرے نہ پرہیز اور اسکے مہر  
اور نفقہ پر قادر ہوا اور امام شافعی کے نزدیک جب قدرت نہ ہو حرہ کی تب نکاح لونڈی مسلمان سے جائز ہو ورنہ نہیں **ف**  
اور دلیل ان کی استدلال پر اسی آیت سے اور جاما وہی جواب ہے جو گذرا **ص** اور جائزہ نکاح حرہ کاف **ف** یعنی آزاد  
عورت سے **ص** یا وصفت اسکے کہ اس کے نکاح میں لونڈی ہو **ف** کیونکہ روایت کی سعید بن منصور نے سنن میں  
ابن علیہ سے انھوں نے سنا اور اس شخص سے جنتے سنا حسن سے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا  
یہ نکاح کی جاوے لونڈی اور حرہ کے اور کہ نکاح کیا جاوے حرہ اور لونڈی کے اور روایت کیا اس کو سید حنفی اور طبرانی نے تفسیر  
ساتھ سند متصل کے حسن سے اور غریب کہا اس کو روایت عامر احوال سے انھوں نے حسن سے اور معروف روایت ابو داؤد و ابن ماجہ  
کی حسن سے کہ امام احمد سے یہی بھی عمرو بن عبیدہ سے روایت سعید بن منصور میں اور روایت کیا اس کو عبد الرزاقی نے  
حسن سے مرسل اور سیوطی روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے اوں سے اور مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے اور امام شافعی کے  
سردیک بھی جب مؤید ہوں اس کے اقوال صحابہ اور اس مگم مؤید ہو سے روایت کی ابن ابی شیبہ اور حنفی سے حضرت علی سے  
موقوف تحقیق کہ لونڈی نہیں لائق ہے کہ نکاح کیا جاوے اور حرہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ **لَا يَنْكُحُ الْأَمَةُ إِلَّا بِإِذْنِ مُوَدَّعِهَا**  
اور سند اس کی حسن ہے اور ابن مسعود یا نذا کے اور روایت کی عبد الرزاقی نے ابی الزہیر سے کہ انھوں نے سنا جائزہ کہتے  
تھے **لَا يَنْكُحُ الْأَمَةُ إِلَّا بِإِذْنِ مُوَدَّعِهَا** اور **وَمَنْ لَوْ كُنْتَ طَلَّقَ امْرَأَتَكَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا مَوَدَّةٌ فَلَا يَنْكُحُهَا**  
حرہ اور لونڈی کے اور روایت کی ہےقی نے امامت اسکے اور زیادہ کیا **مَنْ وَفَّكَ صَدَاقَ شَرِكَةٍ فَلَا يَنْكُحُ امْرَأَتَهَا**  
یہی تو شخص یا دوسرے حرہ کے تو نہ نکاح کرے لونڈے سے کہیں ہا اور سند اس کو ملکی متوج ہے اور روایت کیا اس کو عبد الرزاقی  
نے بھی غیر مرسل روایت کی کہ ابن ابی شیبہ سے سعید بن المسیب سے کہ انھوں نے نکاح کی جاوے حرہ اور لونڈی  
کے اور نہ نکاح کی جاوے لونڈی اور حرہ کے اور روایت کی دارقطنی نے حضرت عائشہ سے حدیث طویل میں مرفوعاً و غیر مرفوعاً





جائز سے ایک حدیث میں کہ خطبہ پڑھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عروہ بن قیس کو میں اور سنا کی التبرا اور منع کیا  
 شے سے اور روایت کی ساری و سلم نے حضرت علیؓ سے تحقیق انھوں نے سنا ابن عباسؓ سے کہ سری کھنے  
 میں سے میں سوکھا پھونڈو سے ایسا میں سنا میں تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اوس سے  
 دن خیر کے اور اگر گھوں کے گوشت کھانے سے اور ایک روایت میں ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا انھوں نے دھسے  
 اس جاس کے تو مرد گراہ ہو اور بہت سے آثار اور احادیث حرمت متعد بین وارد ہوئے ہیں اور روایت کیا ابوہریرہؓ  
 سے ابن عباسؓ سے علت متعد کو اور فتویٰ دیا ساتھ اوس کے بعض تابعین نے مثل ابن جریج اور طاؤس  
 اور عطاء کے اور سعید بن جسر اور فقہائے مکہ نے اور کہا اور اسی نے کہ ترک کیا جاوے گا قول اہل حجاز سے  
 متعد نسا رکا اور قول اہل مدینہ سے علت و علی فی الدبر کی روایت کیا اور سکا و عالم نے علوم انحدیث میں اونی  
 اور ہادیہ میں یہ کہ ابن عباسؓ نے رجوع کی اوس سے روایت کی یہی نے زہری سے کہ انھوں نے  
 کہا میں مرے ابن عباسؓ یہاں تک کہ رجوع کی انھوں نے فتیہ ایسے سے دیاب علت متعد کے اور ایسا ہی  
 ذکر کیا ابو عروہ سے صحیح میں اور روایت کی ترمذی نے ابن عباسؓ سے کہ تھا متعد اول اسلام میں کہ آتا تھا ایک شخص  
 شہر میں اور اوسکو اوس شہر سے معرفت نہ تھی تو نکاح کر لیتا تھا عورت سے جب تک جاتا تھا میں کہ تعمیر نہ ہو گیا تو وہ  
 عورت اس کے مال کی محافظت کرتی تھی اور اوس کی چیزوں کو درست کرتی تھی یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَلْاُنْطٰی اَوَّلَاجِہِمْ  
 اَوَّلَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ سَوَابِہِمْ فَرَجَ سَوَابِہُمْ حَرَامٌ ہُو اور روایت کی ابو عروہ سے رجوع اس حرج کے بھی متعد  
 سے ابو نفیس مالکی تفسیر مغربی میں ہو علیؓ اور نکاح موقت یعنی اس طرح کے کہ نکاح کرتا ہوں میں تجھے ساتھ تیرے ہر  
 مہینہ یا ہر سال یا دس دن تک فاسد اس سے کہ یہ بھی معنون میں شے کے ہو اور زہری کے نزدیک درست ہو

### باب ولی اور کفو کے بنیان میں

جائز ہر نکاح عورت مکملہ یعنی عاقلہ بالغہ کاف بکر ہو یا شیبھی اگرچہ غیر کفو سے ہو بغیر حاضر ہونے ولی کے  
 اور ولی کو درست ہو کہ قاضی سے کہ کفر فحش کر اوسے جب غیر کفو سے ہو اور روایت کی حسن نے ابو حنیفہؒ سے نکاح  
 ساتھ غیر کفو کے جائز نہیں اور اسی پر فتویٰ ہی قاضی خان کا اور ایک روایت میں امام ابو یوسفؒ سے نکاح  
 نہیں منع ہوتا ہے مگر ساتھ ولی کے اور نزدیک محمدؒ کے منع ہو گا اور موقوف رہیگا اجازت ولی یہ فہمینی  
 اگر ولی چاہے روا رکھے اور چاہے فسخ کرے صحت اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک نکاح نہیں منع ہوتا ہے  
 عبارت عورتوں کے فاسد ہر کہ نہ نکاح کریں یا اپنی بیٹی کا یا اپنی لونڈی کا دلیل امام شافعیؒ کی یہ ہے کہ مایا سوال  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عورت نکاح کرے بغیر ذن ولی کے پس نکاح اوس کا باطل ہو پس نکاح اوس کے باطل نہ  
 پس نکاح اوس کا اطل ہو تو اگر داخل ہوا اوس کے ساتھ تو اوس عورت کے واسطے جو بوجہ لہ حال ہوے اوس کی فسخ کا  
 تو اگر خستہ کیا انھوں نے تو بادشاہ ولی ہو اوس کا حکم کوئی ولی نہیں روایت کیا اوس کے اصحاب میں نے  
 ابن جریج سے انھوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کر لیا اور ولی کو فسخ کا حق ہے اور اگر ولی فسخ نہ کرے تو نکاح صحیح ہے







اسکے باپ نے اور وہ بیٹے بھی اور نواسی بھی تو روکیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانچ اسکا روایت کیا اسکو بکری  
 اور کما تیج ابن ابی العمام نے ایک روایت میں کہ جو کما تیج بکری کو بھی اخرج کیا اسکا نسائی نے لیکر روایت سماری کی مگر جو اور  
 روایت کی دراز قطنی نے حدیث ابن عباس کو تحقیق کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکیا کھانچ ایک بکر اور تیب کا کھانچ  
 کر دیا تھا ان دونوں کا کما تیج باپ نے اور وہ دونوں نواسی تھیں اور روایت کی دراز قطنی نے ابن عمر سے تحقیق کر ایک  
 شخص نے کھانچ کیا اپنی بیٹی کا سو وہ نواسی بھی تھیں تب روکیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانچ اسکا اور ایک روایت میں  
 جو ابن عمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھین لیتے تھے عورتیں لکھنے خادموں سے شیشہ بکر کو  
 بعد اسکے کہ کھانچ کر دیتے تھے انکا باپ نے جب نواسی ہوتی تھیں اس سے اور روایت کی دراز قطنی نے حمار سے تحقیق کر ایک  
 شخص نے کھانچ کر دیا اپنی بیٹی کا اور وہ بکری بھی بغیر حکم اسکے کے تو وہ ان کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور جدائی کر دی آپ نے  
 در بیان اسکے اور اسکے خاندان کے حص اور اس طرح تیب بالغہ پر ولی کو جو بیوہ چھوڑا جو ہمارے نزدیک ہر ولی کو جو بیوہ چھوڑتا ہو  
 نزدیک ہے جو چہ نہیں ہو چھوڑتا اور تیب بالغہ پر سب کے نزدیک کی کو چہ نہیں ہو چھوڑتا اور ہمارے نزدیک ہر ولی کو جو بیوہ چھوڑتا ہو  
 اس واسطے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانچ طرف عصباء کے ہوا اور کچھ قعید نہیں کی اور زلیبی نے یہ سنو  
 پایا اس حدیث کو اور کما تیج ابن ابی العمام نے کہ مروی ہے حضرت علی سے موقوفہ اور موقوفہ اور روکیا اسکا وسط ابن ابی العمام نے  
 اور کھانچ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا عمر کی بیٹی کو ساتھ عمر ابن ابی سلمہ کے اور وہ صحابہ تھے اور ولی کہتے  
 ہیں عقیقہ نہ کرو اور اسکا بیان آگے آگے لکھا اخص اگر ولی نے بکر بالغہ سے اذن لیا اور وہ جب ہی یا ہستی نواسی روکیا  
 اس کیونکہ روایت ابی ہریرہ میں ہے کہ جو کچھ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح جو اذن بکر کا سنو فرمایا  
 آپ نے اذن اسکا یہ کہ چپ سے اخرج کیا اسکا بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی ہے کہ جو اذن بکر کا سنو فرمایا  
 بڈھا کھٹھا یعنی بکر اذن لی جاوے اور اذن اسکا سکوت ہو اور ایک روایت میں ابن ماجہ کی ہے کہ وہ لکھتا تھا عا صفا صفا کھٹھا  
 یعنی بکر رضا اسکی چپ ہنسا اسکا ہو حص اور اسطی طرح اگر روئے کبھی آواز کے اور اگر روئے آواز سے تو وہ رد ہو گا  
 کھانچ کا اور اگر اسکو خبر پوچھی کھانچ کی اور وہ چپ ہی تھا راضی ہوئی لیکن شرط یہ کہ خاندان کا نام لیا ہو ورنہ دونوں نکاح  
 میں آدرا گزارد کہ نام نہ لیا تو سکوت اسکا رضا نہ ہو گا اور نہ کچھ شرط نہیں اس واسطے کہ کھانچ صحیح ہو جاتا ہو بغیر  
 ذکر نہ کر کے اور اسکا بیان آگے آتا ہو حص اور اگر اذن لیا اس سے ولی کے سوا اور کسی شخص نے یا ایسے ولی نے  
 کہ وہ سوا ولی اس سے زیادہ قریب موجود ہو حص جسے اذن لیا جائی ہے باوجود ہوسے باپ کے کذا فی الحالیۃ  
 حص تو نوسگی رضا اسکی یہاں تک کہ بان سے کلام کرے جیسا کہ تیب کی رضا بدون کہنے نہیں ہوتی ف  
 اس واسطے کہ حدیث میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکتیبت کتبا و بعضی تیب مشورہ لایما سے کما تیج  
 تخریج ہادی میں ہے حدیث ابو ذر اللہ اور شاورہ دونوں طرف سے ہوتا ہو اور اس واسطے کہ تیب کا بولنا کی عقیقہ نہیں  
 کیا جاتا اور نسبت بکر کے اسکو حیابھی کہ جو حص جو عورت کا اسکی بکارت کو روئے سے یا حیض سے یا حراست سے یا  
 کلان سالی سے یا ناز سے زائل ہو جو ورنہ تو کما تیج حکم بکر کا جو اس باب میں کہ سکوت اسکا رضا ہو حص اور اسطی طرح

مذہبی کی کتابیں  
 عذر الی کیا رکھا  
 ۱۵  
 اس کے باپ نے اور وہ بیٹے بھی اور نواسی بھی تو روکیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانچ اسکا روایت کیا اسکو بکری اور کما تیج ابن ابی العمام نے ایک روایت میں کہ جو کما تیج بکری کو بھی اخرج کیا اسکا نسائی نے لیکر روایت سماری کی مگر جو اور روایت کی دراز قطنی نے حدیث ابن عباس کو تحقیق کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکیا کھانچ ایک بکر اور تیب کا کھانچ کر دیا تھا ان دونوں کا کما تیج باپ نے اور وہ دونوں نواسی تھیں اور روایت کی دراز قطنی نے ابن عمر سے تحقیق کر ایک شخص نے کھانچ کیا اپنی بیٹی کا سو وہ نواسی بھی تھیں تب روکیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانچ اسکا اور ایک روایت میں جو ابن عمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھین لیتے تھے عورتیں لکھنے خادموں سے شیشہ بکر کو بعد اسکے کہ کھانچ کر دیتے تھے انکا باپ نے جب نواسی ہوتی تھیں اس سے اور روایت کی دراز قطنی نے حمار سے تحقیق کر ایک شخص نے کھانچ کر دیا اپنی بیٹی کا اور وہ بکری بھی بغیر حکم اسکے کے تو وہ ان کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور جدائی کر دی آپ نے در بیان اسکے اور اسکے خاندان کے حص اور اس طرح تیب بالغہ پر ولی کو جو بیوہ چھوڑا جو ہمارے نزدیک ہر ولی کو جو بیوہ چھوڑتا ہو نزدیک ہے جو چہ نہیں ہو چھوڑتا اور تیب بالغہ پر سب کے نزدیک کی کو چہ نہیں ہو چھوڑتا اور ہمارے نزدیک ہر ولی کو جو بیوہ چھوڑتا ہو اس واسطے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانچ طرف عصباء کے ہوا اور کچھ قعید نہیں کی اور زلیبی نے یہ سنو پایا اس حدیث کو اور کما تیج ابن ابی العمام نے کہ مروی ہے حضرت علی سے موقوفہ اور موقوفہ اور روکیا اسکا وسط ابن ابی العمام نے اور کھانچ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا عمر کی بیٹی کو ساتھ عمر ابن ابی سلمہ کے اور وہ صحابہ تھے اور ولی کہتے ہیں عقیقہ نہ کرو اور اسکا بیان آگے آگے لکھا اخص اگر ولی نے بکر بالغہ سے اذن لیا اور وہ جب ہی یا ہستی نواسی روکیا اس کیونکہ روایت ابی ہریرہ میں ہے کہ جو کچھ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح جو اذن بکر کا سنو فرمایا آپ نے اذن اسکا یہ کہ چپ سے اخرج کیا اسکا بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی ہے کہ جو اذن بکر کا سنو فرمایا بڈھا کھٹھا یعنی بکر اذن لی جاوے اور اذن اسکا سکوت ہو اور ایک روایت میں ابن ماجہ کی ہے کہ وہ لکھتا تھا عا صفا صفا کھٹھا یعنی بکر رضا اسکی چپ ہنسا اسکا ہو حص اور اسطی طرح اگر روئے کبھی آواز کے اور اگر روئے آواز سے تو وہ رد ہو گا کھانچ کا اور اگر اسکو خبر پوچھی کھانچ کی اور وہ چپ ہی تھا راضی ہوئی لیکن شرط یہ کہ خاندان کا نام لیا ہو ورنہ دونوں نکاح میں آدرا گزارد کہ نام نہ لیا تو سکوت اسکا رضا نہ ہو گا اور نہ کچھ شرط نہیں اس واسطے کہ کھانچ صحیح ہو جاتا ہو بغیر ذکر نہ کر کے اور اسکا بیان آگے آتا ہو حص اور اگر اذن لیا اس سے ولی کے سوا اور کسی شخص نے یا ایسے ولی نے کہ وہ سوا ولی اس سے زیادہ قریب موجود ہو حص جسے اذن لیا جائی ہے باوجود ہوسے باپ کے کذا فی الحالیۃ حص تو نوسگی رضا اسکی یہاں تک کہ بان سے کلام کرے جیسا کہ تیب کی رضا بدون کہنے نہیں ہوتی ف اس واسطے کہ حدیث میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکتیبت کتبا و بعضی تیب مشورہ لایما سے کما تیج تخریج ہادی میں ہے حدیث ابو ذر اللہ اور شاورہ دونوں طرف سے ہوتا ہو اور اس واسطے کہ تیب کا بولنا کی عقیقہ نہیں کیا جاتا اور نسبت بکر کے اسکو حیابھی کہ جو حص جو عورت کا اسکی بکارت کو روئے سے یا حیض سے یا حراست سے یا کلان سالی سے یا ناز سے زائل ہو جو ورنہ تو کما تیج حکم بکر کا جو اس باب میں کہ سکوت اسکا رضا ہو حص اور اسطی طرح



ہو اور وہ موتی ہا و سو پانچ سو سے آدھ روایت کیا اسکو یہی ہے نے تسلیم کیا میں نے کہ اس حدیث کا  
مشہور ہو اور اسناد اسکی ضعیف ہو اور روایت سے طریقوں سے مروی ہو اور وہ سب طریقے ضعیف ہیں اور کہا  
فیروز آبادی نے کہ روایت کیا اسکو احمد نے بھی ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں اُتھی اور کہا ابن  
باجل کا اصل لکھ اور اسناد میں اسکی ابو ناعیم جو اور حدیث اسکی سنکر جو اور جواب لکھیں کہ انہی کے ہاں اس حدیث کی  
اور اور اہل علم نے اس حدیث ضعیف ہو موضوع نہیں جیسا کہ گمان کیا اسکو ابن حبان ابن جوزی نے اور  
اختلاف کیا ہوا اس بات میں کہ مقدار اس علم کی جو فرض ہو کیا ہو ماعلی قاری نے لکھا کہ جو فرض نہ ہو تو کہیں تہہ کو  
یار و نہیں جیسے پچاس تہہ اور دنا عالم کا اور علم اسکی وحدایت کا اور اس کے رسول کی نبوت کا اور سب طرح ضروری اسکی  
تہہ کے کہ سیکھنا آگیا فرض میں ہر وظائف تحصیل رہتا اجتہاد اور رد اعتبار یعنی فتویٰ دینے کے کہ سیکھنا اسکا فرض  
کتاب ہے اور یہ مقام اس بحث کی تفصیل کا نہیں جس شخص کو تحقیق اسکی منظور ہو دے تو وہ احیاء علوم الدین تصنیف  
امام سرائی کی ملاحظہ کرے **ح** تو اگر راد عورت جاہل ہوگی تو حلال اسکا عذر ہوگا اگر کوئی کہے کہ تحصیل علم فرض ہے جو جب  
عورت بالغ ہو اور کام بہار عورت نابالغ میں ہے جو بالغ ہو اور عورت قبل بلوغ کے کتاب میں ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ  
عورت یا مرد جب نماز میں یعنی ہر سب بلوغ کے ہوں تو واجب ہو اس پر سیکھنا ایمان کا اور احکام ایمان کا اور اسکا نہ ہونے کی  
واجب ہے تعلیم کی اور یہ نہیں چاہیے کہ اگر کوئی نہ صرف چھوڑ دے کہ بوجہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کر دیا تو تم  
اپنے لڑکوں کو نماز کا جب پہنچ جاؤں ہاتھ برس کر اور راد انکو جب پہنچ جاؤں بس برس کو **ف** اور زمانہ پڑھیں  
روایہ کیا اس حدیث کو ابو داؤد سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور یحییٰ سے شریح السنہ میں **ح** اور تہہ  
عورت اور لڑکے کا خیار اہل نہیں ہوتا وقت بلوغ کے جب کہ وہ راضی ہو جاؤں تو تہہ سے یعنی یہ کہیں راضی ہو جائیں یا  
اسا سے سے یعنی ایسا فعل کریں کہ جس آنگنی رضا معلوم ہو دے شکا بوسہ لے یا مس کرے کوئی کسی کا یا لڑکا مہر دے  
اور عورت قبول کرے اور سب طرح اختیار انکا اہل میں ہوتا اگرچہ کھڑے ہو جاؤں مجلس آو جب لڑکا لڑکی بالغ ہو جائے  
وہ ناراض ہوں تو نکاح کے منہج کرنے کے واسطے قاضی شرط **ف** یعنی انکو بغیر قاضی کے منہج نہیں پہنچتا اسوا سے کہ  
اس میں ہر مرد کا اور لڑکے کا ہر دینا سر کا کسی پر بدون قضا سے قاضی کے نہیں ہیں **ح** اور جو لوٹندی آزار دہن ہو تو اسکو  
نکاح منع کرنے کے لیے قاضی شرط میں **ف** اسوا سے کہ وہ لوٹندی اپنے نہیں دوسرے کے زیادتی ملک سے بجاتی ہے  
اس میں کچھ قضاے قاضی شرط نہیں اور زیادتی ملک شوہر کو یہ کہہ کہ جب لوٹدی آزار دہن تھی تو خداوند اسکا مالک و مطلق تھا  
کیونکہ لوٹدی کو دو طلاق سے زیادہ نہیں ہوئے اور جب آزاد ہوئی تو خداوند اسکا مالک تین طلاق تک ہوا اور یہ زیادتی  
ملک ہر خاندان کو لوٹدی پر **ح** اور اگر لڑکا لڑکی کوئی ان میں سے قبل قاضی کے تفریق کرنے کے ہو گیا تو دوسرا اسکا وارث  
ہوگا ہر مرد جو کہ بالغ ہوں یا نہ ہوں **ف** یعنی اگر قبل بلوغ کے کوئی مرگیا تو قوارث ہونگے کیونکہ نکاح قائم ہو اور سب طرح بلوغ  
کے قبل منہج کرنے قاضی کے کیونکہ منہج کی شرط نہیں ہوتی لہذا قاضی کا قیام ہوگا **ح** اور وہی وہ شخص رجوع بہت ہے یعنی  
وہ رجوع حاصل ہویت کے ساتھ بغیر واسطہ عورت کے **ف** یعنی جیسا کہ مکرر دے کی طرف نسبت کریں تو یہی عورت



تو قرابت کے بعض معنی مقدم ہو گا علاقائی برکت تو بھائی حقیقی یعنی معنی مقدم ہو گا بھائی علاقائی برادر یعنی کہنے  
 میں حقیقی بھائی کو اور علاقائی اس بھائی کو کہتے ہیں کہ اپنے باپ کا بیٹا ہو مگر اپنی ماں سے جو اصل اور سکا فکری ولایت  
 مسلمان کو نہیں اور مسلمان کی ولایت کا ترکہ اگرچہ کافر کا عصہ ہو وہ دلیل پہلے مسئلے کی دہر گزری اور  
 دلیل اس بات کی کہ مسلمان کو ولایت کا فکری نہیں ہے یہ کہ ولایت سبب ہر میراث کا اور مسلم کو میراث کا فکری نہیں  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ وارث ہو گا مسلمان کا فکرا اور نہ کافر مسلمان کا وراثت کیا اسکو بخاری پر  
 مسلم اور اصحاب سنن نے اسامہ بن زید سے اور سیبہ حدیث دلیل دونوں مسلمان کی ہو سکتی ہو اور کافر کا فکری ولایت  
 کر گیا کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَّبِعُكُمُ اللَّهُ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ  
 بعض کے اور اس میں فرق نہیں کہ ایک نصرانی ہو اور دوسرا یہودی کیونکہ فکرت واحد ہو اور وہ جو حدیث میں آیا ہو  
 لایا کہ کفر کے اھل جنت میں سے شی رواہ احمد والبیہقی ابوداؤد وابن ماجہ الدارقطنی یعنی نہیں وارث ہو سکتے  
 و ولایت والے متفرق کچھ ہمارے مسانی نہیں ہو اس واسطے کہ ملتین سے مراد اس جگہ کفر و اسلام ہو ص پھر ان سبب  
 بعد ان پھر صاحب رحم صاحب رحم وہ شخص ہے کہ نہ اسکا کوئی حصہ کتاب نہ یا حدیث یا اجماع سے مقرر ہو اور نہ وہ  
 عصہ ہے جیسے نواسے اور پوتوں کے بیٹے اور نانا اور پرنانا اور بھانجا اور تاناموں وغیرہم ص قریب بعد قریب کے  
 ص یعنی جو قریب ہو گا اسکو ترجیح ہوگی اچھا یہ مثال اسامہ مقدم ہو نواسے کے بیٹے پر و نانا ماما کے بیٹے پر اور اسی  
 طرح ص پھر مولی الموالات آورده وہ شخص ہے کہ جسکا وارث نہ ہو اور دوسرے کے ساتھ عہد کیا ہو اگرچہ جنابیت ہو تو  
 تو دیت دینا اور اگر میں مردن تو تو وارث ہو گا ص صورت اسکی یہ ہے کہ ایک شخص جو مال النسب کے کما دوسرے سے  
 کہ جب میں مرد لگا تو میر وارث ہو گا اور تو میری دیت دینا جب میں جنابیت کرونگا اور دوسرے سے اس عہد کو قبول  
 کیا تو یہ قبول کرنے والا اسکا مولی الموالات ہو اتوا اسکا اس شخص کا عہد ہو چکا ہو جب اسکا اور کوئی قریب ہو گا اور وہ  
 اسکی یہ کہ ولایت سبب ہر میراث کا اور مولی الموالات کو میراث سے پہنچتی ہو ص پھر وہ قاضی کہ اس کے مکتوب میں  
 یہ لکھا گیا ہو کہ اسکو ولایت ترویج کی جو ص یعنی وہ مکتوب کہ اسکو بادشاہ سے ملا جو وقت ملے عہدہ قضا  
 کے اور اس میں اشارہ ہو طرف اس بات کے کہ قاضی کو کچھ ولایت اصلی نہیں بلکہ بسبب اس کے کہ و نائب بادشاہ  
 کا جو جو نائب بادشاہ کو ولایت ہے تو بادشاہ کو بطریق اولی ہوگی اور ایسا ہی ہو ہدایہ میں کہ وقت نمودار  
 اولیا کے ولایت تمام کو ہو اور دلیل اسے یہی اسپر صاحب ہدایہ ساتھ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا ھکما  
 فی من لا ھکما یعنی بادشاہ ولی ہو اسکا جسکا کوئی ولی نہیں روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی  
 اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے حضرت عائشہ سے اور ابوہریرہ حدیث گزری کہ ابوداؤد دوسرے یہ کہ وقت مرنے کے  
 در صورت نمونے کسی وارث کے مال میں مال مال میں جاتا ہو تو حالت حیات میں بھی در صورت نمونے کسی وارث  
 کے ولایت مسلمان کو ہوگی ص اور جو ولی عہد ہو اسکو درست ہے کہ جب جس قریب نائب ہو تو نکاح کر دیوے اور نکاح  
 سے مراد یہ ہے کہ اسکی عقیبت منقطع ہووے اور حیثیت منقطع ہووے مراد ذاتی مدت ہے کہ کون نکاح کرے والا اسکی خیر کا

جو وارث ہے  
 درود میں  
 میں درود میں  
 کہ جس کا  
 میں درود میں  
 اس کا ایک  
 اعدا میں  
 حدیث میں  
 میں درود میں



کہا شیخ ابن حجر نے اسکا ایک شاہد چار ہزار روایت کیا اسکو معاذ بن جبل سے اور سند اسکی منقطع ہو اور ایسا ہی  
 کہنا زہبی نے ترجیح دیا یہ میں اور روایت کی دارقطنی نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی  
 کفو میں ایک قبیلاہ دوسرے قبیلے کا اور عربی عربی کا اور رسولی اموی کا مگر جو لاہ اور حجام اور خارج کیا اسکا ابن ابی جریج  
 علی قتیبہ میں اور اسامہ بن اسکی لقیہ بدر بن جہا اور محمد بن الفضل علی بن کیا گیا جو امین اور خارج کیا اسکا ابن جریج  
 نے اور وہ بھی ضعیف ہو اور لکھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کا حضرت عثمان سے اور وہ  
 اموی تھے اور حضرت علیؑ نے لکھا کہ جو دیا اپنی بیٹی کا حضرت عمرؓ سے اور وہ مددی تھے ص اور قریش وہ ہو و غیر  
 بن کنانہ کی اولاد میں ہو اور لیکن جو لوگ کہ نصرت سے اوپر لوگوں کی اولاد میں ہیں وہ قریش میں ہیں اور کفارت عرب  
 میں اس واسطے خاص جہی کہ عجم کے لوگوں نے اپنے نسب منالک کر دیے **ف** یعنی اپنی غیر قبیلے میں بیان کر کے  
**ص** اور اہل عجم میں کفارت بتایا اسلام کے ہو تو جسکے باپ و دادا فقط مسلمان تھے وہ کفو ہو اس عورت کا  
 جسکے باپ و دادا اور پردادا وغیرہ بھی مسلمان تھے **ف** حاصل یہ ہو کہ اسلام میں نسب نامہ جو تاہر ساتھ باپ اور  
 دادا کے تو جسکے باپ و دادا فقط مسلمان تھے وہ کفو ہو اس عورت کا کہ جسکی دوست سے زیادہ اصول مسلمان تھے  
**ص** اور جو شخص کفر و اسلام لایا ہو وہ کفو نہیں ہو سکا جسکا باپ مسلمان ہو اور جو شخص اسکا باپ فقط مسلمان تھا وہ  
 کفو نہیں ہو سکا جسکے باپ و دادا بھی مسلمان تھے اور باعتبار آزادی کے تو غلام یا جو بیٹے غلام تھا اور آزاد کر دیا گیا  
 کفو نہیں اس عورت کا جو اصل سے آزاد ہو اور اسطیل جس شخص کا باپ غلام متفق **ف** یعنی آزاد **ص** تھا کفو نہیں  
 جسکے باپ و دادا دونوں آزاد تھے اور باعتبار دیانت کے تو مرد فاسق کفو نہیں اس عورت کا جو یک شخص کی بیٹی  
 ہو **ف** یک شخص شخص کی قید اس واسطے لگائی کہ اکثر یک شخص کی بیٹیاں بھی یک شخص ہوتی ہیں اور اگر یک شخص ہوں  
 فاسق ہوں تو فاسق لکھا کفو ہو **ص** اگرچہ وہ فاسق اپنے فسق کو ظاہر نہیں کرتا ہو اور یہی غصہ شیخ ابی بکر احمد  
 بن فضل کا اور بعض مشائخ کے نزدیک اگرچہ وہ فاسق فسق کے کاموں کو ظاہر کرتا ہو تو کفو ہو گا ویسا یک شخص کی  
 بیٹی کا اور باعتبار مال کے تو جو شخص جزیرہ مہر محل سے **ف** مہر محل اس مہر کہتے ہیں جو وقت نکاح کے لیا جاو  
 اور نہ مل جو بعد نکاح کے ہووے **ص** اور فقہائے تہود وہ کفو نہیں اس عورت کا بھی جو فقیر ہووے اور نہ اس  
 عورت کا جو فنی ہووے اور جو شخص کفر و فسق پر تو وہ کفو ہو اس عورت کا بھی جو بہت مالدار ہو کیونکہ  
 مال فنا ہونے والا ہو تو جو مال قدر واجب سے زائد ہو اسکا اعتبار نہیں **ف** اور فقہ کا بیان آگے آویگا  
**ص** اور باعتبار پیشے کے تو جو لاہ اور حجام اور ہنگی اور چار کفو نہیں جو عطار اور برزرا اور صراف کا **ف**  
 اور یہی مذہب صاحبین کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ سے دور وایتیں ہیں اور وہ اسکی یہ کہ امین ہتک ہو عزت اور  
 شرف کی **ص** اور اگر نکاح کیا عورت نے اپنا کہ پر مہر مثل سے **ف** یعنی اتنے مہر سے  
 جسپر مائتہ اسے عورتین میا ہی جاتی ہیں **ص** تو دلی کو تعرض ہو بخیر یا برائی تک مہر پورا ہو جائے مگر جو با

یہاں تک کہ اسکا ایک شاہد چار ہزار روایت کیا اسکو معاذ بن جبل سے اور سند اسکی منقطع ہو اور ایسا ہی کہنا زہبی نے ترجیح دیا یہ میں اور روایت کی دارقطنی نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی کفو میں ایک قبیلاہ دوسرے قبیلے کا اور عربی عربی کا اور رسولی اموی کا مگر جو لاہ اور حجام اور خارج کیا اسکا ابن ابی جریج علی قتیبہ میں اور اسامہ بن اسکی لقیہ بدر بن جہا اور محمد بن الفضل علی بن کیا گیا جو امین اور خارج کیا اسکا ابن جریج نے اور وہ بھی ضعیف ہو اور لکھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کا حضرت عثمان سے اور وہ اموی تھے اور حضرت علیؑ نے لکھا کہ جو دیا اپنی بیٹی کا حضرت عمرؓ سے اور وہ مددی تھے ص اور قریش وہ ہو و غیر بن کنانہ کی اولاد میں ہو اور لیکن جو لوگ کہ نصرت سے اوپر لوگوں کی اولاد میں ہیں وہ قریش میں ہیں اور کفارت عرب میں اس واسطے خاص جہی کہ عجم کے لوگوں نے اپنے نسب منالک کر دیے ف یعنی اپنی غیر قبیلے میں بیان کر کے ص اور اہل عجم میں کفارت بتایا اسلام کے ہو تو جسکے باپ و دادا فقط مسلمان تھے وہ کفو ہو اس عورت کا جسکے باپ و دادا اور پردادا وغیرہ بھی مسلمان تھے ف حاصل یہ ہو کہ اسلام میں نسب نامہ جو تاہر ساتھ باپ اور دادا کے تو جسکے باپ و دادا فقط مسلمان تھے وہ کفو ہو اس عورت کا کہ جسکی دوست سے زیادہ اصول مسلمان تھے ص اور جو شخص کفر و اسلام لایا ہو وہ کفو نہیں ہو سکا جسکا باپ مسلمان ہو اور جو شخص اسکا باپ فقط مسلمان تھا وہ کفو نہیں ہو سکا جسکے باپ و دادا بھی مسلمان تھے اور باعتبار آزادی کے تو غلام یا جو بیٹے غلام تھا اور آزاد کر دیا گیا کفو نہیں اس عورت کا جو اصل سے آزاد ہو اور اسطیل جس شخص کا باپ غلام متفق ف یعنی آزاد ص تھا کفو نہیں جسکے باپ و دادا دونوں آزاد تھے اور باعتبار دیانت کے تو مرد فاسق کفو نہیں اس عورت کا جو یک شخص کی بیٹی ہو ف یک شخص شخص کی قید اس واسطے لگائی کہ اکثر یک شخص کی بیٹیاں بھی یک شخص ہوتی ہیں اور اگر یک شخص ہوں فاسق ہوں تو فاسق لکھا کفو ہو ص اگرچہ وہ فاسق اپنے فسق کو ظاہر نہیں کرتا ہو اور یہی غصہ شیخ ابی بکر احمد بن فضل کا اور بعض مشائخ کے نزدیک اگرچہ وہ فاسق فسق کے کاموں کو ظاہر کرتا ہو تو کفو ہو گا ویسا یک شخص کی بیٹی کا اور باعتبار مال کے تو جو شخص جزیرہ مہر محل سے ف مہر محل اس مہر کہتے ہیں جو وقت نکاح کے لیا جاو اور نہ مل جو بعد نکاح کے ہووے ص اور فقہائے تہود وہ کفو نہیں اس عورت کا بھی جو فقیر ہووے اور نہ اس عورت کا جو فنی ہووے اور جو شخص کفر و فسق پر تو وہ کفو ہو اس عورت کا بھی جو بہت مالدار ہو کیونکہ مال فنا ہونے والا ہو تو جو مال قدر واجب سے زائد ہو اسکا اعتبار نہیں ف اور فقہ کا بیان آگے آویگا ص اور باعتبار پیشے کے تو جو لاہ اور حجام اور ہنگی اور چار کفو نہیں جو عطار اور برزرا اور صراف کا ف اور یہی مذہب صاحبین کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ سے دور وایتیں ہیں اور وہ اسکی یہ کہ امین ہتک ہو عزت اور شرف کی ص اور اگر نکاح کیا عورت نے اپنا کہ پر مہر مثل سے ف یعنی اتنے مہر سے جسپر مائتہ اسے عورتین میا ہی جاتی ہیں ص تو دلی کو تعرض ہو بخیر یا برائی تک مہر پورا ہو جائے مگر جو با

صاحب ایک معمولی یا در معمولی کا مقرب ہو اور اجازت اس شخص کے حسب طرف سے وہ معمولی ہر نوعی اگر کسی شخص کسی مرد یا عورت کا بے ادب اسکے نکاح کو یا نکاح جائز ہو اور مقرب رہے گا اہلی بارت ہر طرف اگر اجازت دے گا تو نکاح صحیح ہو گا اور نہ آدرا یا جائز ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ نکاح کرے وہ تیسری میں امیل کمالا ہوا اور جو کسی دوسرے کا نکاح کر دے پس اگر اسکے اذن سے نکاح کرنا ہو تو وہ وکیل کمالا ہوا اور اگر بغیر اذن کے نکاح کرنا ہو پس اگر اذن دونوں میں وہ قرابت ہو جو کہ ولایت نکاح میں مستحب ہو تو وہ وکیل کمالا ہوا اور نہ وہ معمولی ہو اور اسے بطور اگر مرد اور عورت دونوں کا در معمولیوں نے نکاح کر دیا بغیر اسکے اذن کے تو نکاح جائز ہو گا اور مقرب رہے گا اسکے اذن پر اگر مرد و دونوں نے اذن دیا تو نکاح صحیح ہو اور اگر دونوں یا ایک نے انکار کیا تو نکاح باطل ہو ص اور مالک ہو جائے اگر کسی جو معمولی ہو کسی کی طرف سے دونوں صاحب نکاح کا یعنی ایجاب قبول کا اور اذن دونوں کی زبان سننے کے کی حاجت نہیں ہوتی جو ایک شخص وکیل ہو مرد اور عورت کی طرف سے اور کہنا اسے کہ نکاح کر دیا میں نے اس عورت کا اس مرد سے کافی ہوف یعنی پھر یہ کہنا مرد نہیں کہ قبول کیا میں نے ص اور اسکی کئی صورتیں ہیں اول یہ کہ امیل اور ولی دونوں ہو جیسا کہ چاہا گیا نکاح کرے اپنے چچا کی بیٹی کا جو نابالغ ہو اپنے ساتھ ہف تو چچا کا بیٹا امیل بھی ہو یعنی یا نکاح کرنا ہو اور ولی بھی ہو اپنے چچا کی بیٹی کا ص دوسری یہ کہ امیل اور وکیل دونوں ہو جیسا کہ کسی عورت نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ وہ اس عورت کو اپنے ساتھ نکاح کرے اور اسنے اپنے ساتھ نکاح کیا تیسری یہ کہ دونوں طرف سے ولی ہو وے ہف جیسا کہ اپنی دختر کا باڑے کا نکاح اپنے بھتیجے یا بھتیجے سے کرے ص چوتھی یہ کہ دونوں طرف سے وکیل ہو وے ہف جیسے ایک عورت ایک شخص کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے اور کوئی مرد بھی اسی کو اپنے نکاح کے واسطے وکیل کرے ص پانچویں یہ کہ ایک طرف سے ولی اور دوسری طرف سے وکیل ہو وے ہف جیسے ایک شخص کسی مرد سے وکیل کیا اسنے نکاح کا اور اسنے اپنے چچا کی بیٹی کا جو نابالغ ہو اس شخص سے نکاح کر دیا ص اور اگر زمیندین ایک شخص مالک ہو جاوے دونوں طرف کو نکاح کے یعنی ایسا قبول کو اور وہ معمولی ہو جیسے کہ امیل اور معمولی ہوف جیسا کہ کہ نکاح کیا میں نے غلامی عورت سے گواہ رہو تم اور اس عورت کو خبر نہ ہو اور اسنے اجازت دی تو نکاح باطل ہو ص یا ولی ہو ایک طرف سے اور معمولی ہو دوسری طرف سے ہف مثالیوں کے کہ نکاح کیا میں نے اپنے چچا کی بیٹی کا فلاں سے اور اس فلاں کو خبر نہ ہو اور اسنے اجازت دی تب بھی نکاح باطل ہو ص یا ایک طرف سے وکیل ہو اور دوسری طرف سے معمولی ہو وے ہف مثالیوں کے کہ نکاح کیا وہ کہ میرا نکاح کر دے اور اسنے گواہوں کے سامنے کہا گواہ رہو نکاح کر دیا میں نے زمین کا غلامی عورت سے اور جب اس عورت کو خبر نہ ہو تو اسنے اجازت دی تب بھی نکاح باطل ہو ص یا دونوں طرف معمولی ہوف مثالیوں کے کہ نکاح کر دیا میں نے فلاں مرد کا غلامی عورت سے گواہوں کے سامنے اور وہ دونوں شخص غائب ہیں اور پھر اُن دونوں نے اجازت دی تب بھی نکاح باطل ہو ص اگر کسی نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ تو میرا نکاح کر دے کسی عورت سے اور اسنے اسکا نکاح کر دیا کسی شخص کی لونڈی سے صحیح ہوا ہف کیونکہ اسنے مطلق

مرد و عورت کی طرف سے وکیل ہونے کی وجہ سے نکاح صحیح ہو گا



مہورت کہا تھا آخر وہی قید نہیں لگائی تھی اصل اور باب کو اور ادا کو وقت منحوسے مابین کے دست پر لکھا کر دیا  
 دل نہ مانع کا تو کیا ہو یا دل کا ساتھ نہیں فاضل کے مہر میں ہاں یعنی اسکا مہر مثل مثل از در جہ و اور باب اور دانا  
 نے نکاح کر دیا اسکا بیان جو روپ اصل اور غیر کفر سے نواباں دونوں کو بعد طبع کے اختیار فرما دیا  
 سہ ماہان باب کے اور کسی نے نکاح کیا ہو تو انکو پہونچتا ہو کہ بعد طبع کے نسخ کرین اور اگر کسی شخص نے علم کیا کہ کسی کو  
 واسطے ایک مہورت سے نکاح کر دے اور اسنے نکاح کیا اسکا دو عورتوں سے ایک ہی عقد میں دونوں کا نکاح  
 جائز نہیں اور اگر نکاح کیا دو عورتوں سے ساتھ دو عقد دن کے تو احوال عقد درست ہو اور دوسرا نار درست ہو

### باب مہر کے بیان میں

اقل مہر کا دس درہم ہیں ہمارے نزدیک و امام شافعی کے نزدیک جو چیز قیمت دار ہو وہ صالح مہر کی جو برابر ہو کہ  
 قیمت اسکی دس درہم ہو یا زیادہ یا کم ف کہ صاحب ہدایہ نے دلیل ہماری قبول ہو حضرت علی علیہ السلام کے مہر کا  
 نہیں جو مہر کم دس درہم سے اور یہ حدیث اور پر گزری روایت کیا اسکو دار قطنی اور بیہقی نے جابر سے کہا ابن ابی جریج  
 روایت کیا جسے اس حدیث کو کتنے طریقوں سے اور مداراس حدیث کا بیشتر میں عبید پرچہ کہا احمد بن حنبل نے  
 بیشتر پرچہ نہیں اسکی موضوع ہیں کذب ہیں اور وہ بنا تا جو حدیث کو اور دار قطنی نے کاذب جو اور کیا ابن  
 حسان نے روایت کرتا ہے موضوعات کو ثقافت سے کہا شیخ ابن الامام نے اس حدیث کا ایک شاہد جو کہ ثوی  
 کرتا جو اسکو وہ جو روایت کی گئی جو حضرت علی سے ہو تو قاضی نہیں قطع کیا جاوے گا اتھ کہ میں دس درہم سے اور منو کا  
 مہر کم دس درہم سے روایت کیا اسکو دار قطنی نے سنن میں اور بیہقی نے اور کہا محمد نے کو طائیں کہ ابو جابر  
 یہ حضرت علی اور عبید اللہ بن عمر اور عامر اور ابراہیم رضی اللہ عنہم سے اور روایت کیا اسکو اپنی اسناد سے شرح  
 میں اسکی لطحاوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور حدیث علی بن ابی طالب اور ازری جو روایت کی اسے شعبی سے  
 اسے حضرت علی سے کہا یحییٰ بن معین نے و او حدیث اسکی کچھ نہیں اور شعبی نے نہیں سنا جو حضرت علی سے اور  
 بعض طریقوں میں اسکی غیث بن ابراہیم جو کہا احمد اور بخاری اور دار قطنی نے غیث بن ابراہیم متروک ہو  
 اور کہا یحییٰ نے کذاب ہو اور کہا ابن حسان نے وضع کرتا جو حدیث کو اور روایت کی بیہقی نے حضرت علی  
 سے کہ کہا انھوں نے اقل درجہ اسکا کہ حلال ہو جاوے اس سے عورت دس درہم ہیں روایت کیا اسکو ابن  
 عبد البر نے اور روایت کیا حدیث جابر کو بیہقی نے سنن کبیر میں بہت طریقوں سے اور ظاہر ہو کہ جب بت  
 طریقہ ضعیف ہوئے ہیں تو حدیث حسن جو جاتی ہو باوجود اسکے کہ مؤید ہوں اسکے آثار صحابہ اور تابعین اور امام  
 مالک کے نزدیک اقل درجہ مہر کا پانچ درہم ہیں اور یہ بھی مروی جو حضرت علی سے ہے لیکن اسناد میں اسکی حسن بن  
 متروک ہو اور کذاب کہا اسکو ابو حاتم نے اور امام شافعی کی دلیلین بہت ہیں صحاح میں مذکور ہیں میں سے قول  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے سہل بن سعد کے تلاش کرنا کہ جو انکو بھی ہو لوہے کی پھر نکاح کیا انکا بیٹے  
 تعلیم قرآن کے اخوان کیا اسکا بخاری در سلم نے اور جواب اسکا یہ جو کہ یہ خصائص میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشہور نہیں

معاذ بن ابراہیم

میں لایا





اگر عورت پر جو کسی مقدار اور عین جس کے لئے اس ص سے مقدار کا کہ نہ مذکور نصت مہر متل پر اور کو کم ہو چاہے وہ ہم سے  
 ف اور یہی قول جو کر کے کا اور یہ متعدد صاحب جو ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک مستحب ہو اور اس  
 کلام اس کی تائید ہے جو ص اور دو تیس گیسے بین سیر اس اور غارت یعنی اور عین جس سے وہ انما مہر  
 چھپا دے ص اور عیاد و ف جس سے تمام بدن چھپا دے ص اور صحیح ہے کہ اعتبار سے عورت کے  
 مال کا جو کہو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے علی المؤمنین فکذروا و علی المؤمنات فکذرن ۱۸۰ اور تریسکری کے قوت کا  
 حال معتبر جو ف یعنی عورت کی لیاقت کے متعلق اسکو متعدد دیا جاوے گا اور صحیح قول ہمارا جو کہو کہ ویسے والا غاوند ہو  
 اسکی استقامت اور لیاقت معتبر ہوگی جیسا کہ فقہ کے باب میں جو کہ اسخ ابن امام نے کہ اندازہ مہر وہی جو حضرت  
 عائشہ اور ابن عباس اور سفید بن عسیب اور عطاء بن یحییٰ سے ص اور اگر نکاح کیا علام نے اس امر پر کہ عورت  
 کرے بیوی کی تو نہ دست واجب ہوگی ف اس واسطے کہ غلام موضوع جو واسطے خدمت کے اور نہ دست غلام کی  
 حوصلہ کے ہوتی جو ص اور اگر نکاح کیا عورت معتمد سے یعنی اس عورت سے جس نے نکاح کیا ایما بغیر ذکر مہر کے  
 یا اس بات پر کہ اسکو مہر نہیں ف عواہ وہ عورت معتمدہ جو بیوی اسنے ایسے تیس یا پانچ دیکھو یعنی کیا ہو یا معتمدہ  
 ہو یعنی وہی نے اسکو عواہ کے سپرد کیا ہو ص اور بعد وہ دونوں کسی مقدار مہر پر راسمی ہو گئے تو بعد وہی کے  
 یا عورت کے یہی مقدار لازم آوے گی اور اگر عیالاق سے دیا اسکو قبل وہی کے تو متعدد لازم آوے گا اور امام ابو یوسف اور  
 سافعی کے نزدیک نصف اس مقدار کا ف یعنی جس مقدار پر وہ دونوں رضامندی ہو گئے ہیں ص لایم اور کا ف  
 اور دلیل ہماری وہی آیت ہے جو ص اگر غاوند سے مہر معین چھپے ہو یا عواہ یا ماوند کے ذمے پر واجب ہو گا تو اگر  
 طلاق دیدیا قبل وہی کے زیادتی ساقط ہو جائیگی ف اس واسطے کہ زیادتی اسنے بسبب اشتیاق وہی کے کہ تھی  
 تو جب معتمدہ عورت ہو یا زیادتی بھی جاوے گی اور عورت مسکے کی ہے کہ کسی نے نکاح کیا ایک عورت سے اور ہر اس کے  
 دس تہم تہم سے اور باقی دہم اسنے اپنی طرف سے عواہ دے اور پھر اسکو قبل وہی کے طلاق دیدیا تو باقی دہم لازم  
 آوے گا نہ سادہ نہ ثبات ص عورت کو عاثر ہو کہ بعض مہر داخل مہر دے دے سے ساقط کر دے ف کیونکہ مہر  
 عی عورت کا ہو اور خدا کو ہو چھینا ہو کہ حق اپنا ساقط کر دے ص یا اس بات کی کو جو مہر دے پھر عاثر یا تمنا اپنی طرف سے  
 ساقط کر دے ف مثلاً اسی عورت میں بی بیچ درہم چھوڑ دے ص اور خلوت مرد کی ساتھ عورت کے بغیر باغ  
 حسی کے جیسے مرض کہ مانع ہو وہی سے اور باقی تریس کے جیسے روزہ رمضان یا احرام حج مرضی العمل کا اور باغ طبعی  
 کے جیسے حیض اور سانس طبیعت مکروہ جاتی جو جماع کرے کو حالت حیض نفاس میں یا در اگر باغ شرعی بھی یہاں جو  
 جو ف اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا جو فاحذروا لا تفسدوا فی الحیض ولا تفسدوا فی الحیض ولا تفسدوا فی الحیض یعنی عاثر ہو  
 موزون سے حیض میں اور قریب ہونے یہاں تک کہ پاک ہو جاوے اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تفسد باغ  
 کرے عاثر سے یا کسی عورت سے اسکی تربین یا کسی کاہن سے شہر بوجہ کے اسکی تصدیق کی تو اسے انکار کیا اس  
 پیر کا جو نازل ہوا محمد پر اخرج کیا اسکا ترمذی اور ابن ماجہ احمدی نے ابی ہریرہ سے ص اور میں مضائقہ

ماتر سے بیان کریں  
 ہفتا کی کتاب  
 ۴  
 اگر عورت پر جو کسی مقدار اور عین جس کے لئے اس ص سے مقدار کا کہ نہ مذکور نصت مہر متل پر اور کو کم ہو چاہے وہ ہم سے  
 ف اور یہی قول جو کر کے کا اور یہ متعدد صاحب جو ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک مستحب ہو اور اس  
 کلام اس کی تائید ہے جو ص اور دو تیس گیسے بین سیر اس اور غارت یعنی اور عین جس سے وہ انما مہر  
 چھپا دے ص اور عیاد و ف جس سے تمام بدن چھپا دے ص اور صحیح ہے کہ اعتبار سے عورت کے  
 مال کا جو کہو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے علی المؤمنین فکذروا و علی المؤمنات فکذرن ۱۸۰ اور تریسکری کے قوت کا  
 حال معتبر جو ف یعنی عورت کی لیاقت کے متعلق اسکو متعدد دیا جاوے گا اور صحیح قول ہمارا جو کہو کہ ویسے والا غاوند ہو  
 اسکی استقامت اور لیاقت معتبر ہوگی جیسا کہ فقہ کے باب میں جو کہ اسخ ابن امام نے کہ اندازہ مہر وہی جو حضرت  
 عائشہ اور ابن عباس اور سفید بن عسیب اور عطاء بن یحییٰ سے ص اور اگر نکاح کیا علام نے اس امر پر کہ عورت  
 کرے بیوی کی تو نہ دست واجب ہوگی ف اس واسطے کہ غلام موضوع جو واسطے خدمت کے اور نہ دست غلام کی  
 حوصلہ کے ہوتی جو ص اور اگر نکاح کیا عورت معتمد سے یعنی اس عورت سے جس نے نکاح کیا ایما بغیر ذکر مہر کے  
 یا اس بات پر کہ اسکو مہر نہیں ف عواہ وہ عورت معتمدہ جو بیوی اسنے ایسے تیس یا پانچ دیکھو یعنی کیا ہو یا معتمدہ  
 ہو یعنی وہی نے اسکو عواہ کے سپرد کیا ہو ص اور بعد وہ دونوں کسی مقدار مہر پر راسمی ہو گئے تو بعد وہی کے  
 یا عورت کے یہی مقدار لازم آوے گی اور اگر عیالاق سے دیا اسکو قبل وہی کے تو متعدد لازم آوے گا اور امام ابو یوسف اور  
 سافعی کے نزدیک نصف اس مقدار کا ف یعنی جس مقدار پر وہ دونوں رضامندی ہو گئے ہیں ص لایم اور کا ف  
 اور دلیل ہماری وہی آیت ہے جو ص اگر غاوند سے مہر معین چھپے ہو یا عواہ یا ماوند کے ذمے پر واجب ہو گا تو اگر  
 طلاق دیدیا قبل وہی کے زیادتی ساقط ہو جائیگی ف اس واسطے کہ زیادتی اسنے بسبب اشتیاق وہی کے کہ تھی  
 تو جب معتمدہ عورت ہو یا زیادتی بھی جاوے گی اور عورت مسکے کی ہے کہ کسی نے نکاح کیا ایک عورت سے اور ہر اس کے  
 دس تہم تہم سے اور باقی دہم اسنے اپنی طرف سے عواہ دے اور پھر اسکو قبل وہی کے طلاق دیدیا تو باقی دہم لازم  
 آوے گا نہ سادہ نہ ثبات ص عورت کو عاثر ہو کہ بعض مہر داخل مہر دے دے سے ساقط کر دے ف کیونکہ مہر  
 عی عورت کا ہو اور خدا کو ہو چھینا ہو کہ حق اپنا ساقط کر دے ص یا اس بات کی کو جو مہر دے پھر عاثر یا تمنا اپنی طرف سے  
 ساقط کر دے ف مثلاً اسی عورت میں بی بیچ درہم چھوڑ دے ص اور خلوت مرد کی ساتھ عورت کے بغیر باغ  
 حسی کے جیسے مرض کہ مانع ہو وہی سے اور باقی تریس کے جیسے روزہ رمضان یا احرام حج مرضی العمل کا اور باغ طبعی  
 کے جیسے حیض اور سانس طبیعت مکروہ جاتی جو جماع کرے کو حالت حیض نفاس میں یا در اگر باغ شرعی بھی یہاں جو  
 جو ف اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا جو فاحذروا لا تفسدوا فی الحیض ولا تفسدوا فی الحیض ولا تفسدوا فی الحیض یعنی عاثر ہو  
 موزون سے حیض میں اور قریب ہونے یہاں تک کہ پاک ہو جاوے اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تفسد باغ  
 کرے عاثر سے یا کسی عورت سے اسکی تربین یا کسی کاہن سے شہر بوجہ کے اسکی تصدیق کی تو اسے انکار کیا اس  
 پیر کا جو نازل ہوا محمد پر اخرج کیا اسکا ترمذی اور ابن ماجہ احمدی نے ابی ہریرہ سے ص اور میں مضائقہ

اگر بالغ تسری مرد و عورت دونوں میں موجود ہو تو یعنی بالغ تسری مثل برورہ و رضوان و احرام اگر کسی کو بھی  
 ہو تو غلو ت صحیحہ کو برسر نہیں ہوتا اور اس طرح بالغ حسی حص ثابت کر دیتی ہے جو برے مہر کو ف اور اسی کا نام  
 غلو ت صحیحہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک مہر بدون بالغ کے مستقر نہیں ہوتا جو اور دلیل ہماری اجماع صحابہ کا ہے اور  
 اس بات کے کہ غلو ت موجب ہو جو برے مہر کو حکایت کیا اس لئے کہ اس کو طحاوی نے اور کہا ابن المنذر نے بھی قبول ہے اور  
 علی اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور حاذ بن جبل اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم کا اور روایت کی واقفانی  
 نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے مرسلہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھولا غلام عورت کا  
 اور نظر کی اسکو تو واجب ہوا مگر خواہ دخول کرے یا نہ کرے اور اسناد میں اسکی اگرچہ ابن ابی عمیر پر ضعیف کہا اسکو تین نے  
 لیکن کہا ابن الجوزی نے کہ روایت کی اس سے علما نے اور بھی روایت کی اس سے اصحاب سنن نے اور بھی افراج  
 کہا اسکا ابو داؤد نے مراسیل میں ابن ثوبان سے اور رباعی اس کے فقہ ہر آدی اور مرسل ہمارے نزدیک حجت ہے اور تواتر  
 کی بہت سی ہے علم اور علی رضی اللہ عنہما سے تحقیق کہ اُن دونوں نے فرمایا کہ جب بندہ ہو جاوے دروازہ اور حیو ت حاکم  
 برورہ تو عورت کو مہر ہو اور اسیر عدت ہو اور اسناد اسکی منقطع ہے اور رباعی اس میں ہے مَا لَكَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ  
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَكَّابِ قَضَى فِي الْمَرْثَةِ إِذَا تَوَصَّاهُ الْوَصِيُّ أَنْ لَا يَمْرُؤُ خَدِثَ  
 الْمُسْتَوْفَقَ وَحَبَّ عَلَيْهِ الْمُسْدَاثُ يَعْنِي جَبْهِوْثَ جَاوِسٍ يَرُورُ عَنْ تَوْحِيْقٍ كَدَّاجِبٍ هُوَ مَرُورٌ مَرَّادٌ رَوَيْتُ  
 عَبْدَ الرَّزَّاقِ فِي مَعْنَفٍ فِي ابْنِ أَبِي نَجْرٍ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْحَسَنِ فِي تَوْحِيْقٍ كَدَّاجِبٍ هُوَ مَرُورٌ مَرَّادٌ رَوَيْتُ  
 شُعْبَةَ عَنْ مَرْثَةَ قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْوَجَلُ بِأَمْرٍ أَيْدِي وَأَمْرِيَّتِ الْمُسْتَوْفَقَ وَحَبَّ الْمُسْدَاثُ  
 قَالَ وَبِذَا أَنَا أَحَدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَدِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا يَعْنِي كَمَا زِيدَ بِنِ تَابَتْ  
 کے جب حاکم سے مرد و عورت یا اس اور حیو ت جادوس برورہ سے تو تحقیق کہ واجب ہوا مہر اور اسی قول پر ہمارا فتویٰ ہے  
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور عارفہما کا اور روایت کی واقفانی نے حضرت علیؑ سے کہ فرمایا ہے جب بندہ ہو جاوے  
 دروازہ اور حیو ت حاکم سے برورہ اور دیکھ عورت کو تو واجب ہوا مہر اور روایت کی ابو حنیفہ کے کاتب  
 میں زراری بن ابی ذوفی کی روایت سے کہ کہا انھوں نے حکم کیا خلفائے راشدین مہر میں سے کہ جسوقت بندہ ہو جاوے  
 دروازہ اور حیو ت جادوس برورہ تو تحقیق کہ واجب ہوا مہر اور عدت اور امام شافعی کے مذہب کے موافق بھی  
 روایت ہے اس سے اور ابن عباس سے لیکن صحیح نہیں اور روایت کی جعفری نے شعبی سے انھوں نے ابن مسعود  
 سے کہ جو شخص غلو ت کرے عورت سے اور وطی نہ کرے تو اس عورت کو او حاکم ہر اور یہ منقطع ہے شعبی نے نہیں سنا  
 مسعود سے اور روایت کی شافعی نے ابن عباس سے مثل اس کے اور اسناد اسکی ضعیف ہے اور خارج کیا اسکا ابن  
 ابی شیبہ اور جعفری نے بھی اور طریق سے لیکن صحیح روایتیں صحابہ سے ہمارے مذہب پر ہیں جس اور مرد و غلو ت  
 یہ کہ خاندان و عورت دونوں ایسے مکان میں جمع ہو جاوے کہ وہاں کوئی مائل نہ ہو اور بغیر ان کے اذن کے ان کو کوئی  
 مطلع نہ ہو سکے یا سبب بندہ حیرے اور تاریکی کے کوئی ان پر اطلاع نہ پاسے اور خاندان جادوس کہ یہ میری عورت ہے اگرچہ









دستور جو تو عورت کو میں پہنچتا ہوا ہے اسے فہش کر لینے کل مہر کے فہش بلکہ متناہی و متبرکۃ بالفعل دینے کا ہے  
کیا واسطے پہنچتا ہو جیسا کہ گذرا۔ اس طبع اگر کل مہر قبول ہو تو عورت کو حق مع مذکور نہیں پہنچتا اس لیے  
کہ آئے اپنے حق کو ساقط کر دیا اور اگر خاوند نے اسے صرف یعنی مہر کا حق قبول میں سے ہفتے دے گا و ستور کو  
اذا کہ با تو جعفر خاوند کو پہنچتا ہو کہ عورت کو اپنے ساتھ سفر میں لے جاوے طاهر روایت میں ہے کہ ایک املاک دار نامی  
اس کے جو کہ میں حدیث سے کہتا ہوں یعنی رکھو اگر جہاں تم نہ ہو اس اور بعضوں کے نزدیک خاوند کو بعد  
ان کے بھی سفر میں لے جانا نہیں پہنچتا اور اسی پر فتویٰ دیا جو فقہ ابو الیث نے ہے اور اسی طرف مائل ہونے  
بہت سے ہیں جیسا کہ خراسان میں ہوا اور اسی پر فتویٰ دیا گیا جو جہاں فساد زمانے کے کہ عیب عورتوں کو ضرر  
پہنچتا ہو اس اور درست ہو کہ اسکو لے جاوے ایسی جگہ پر کہ اس کے مسکن سے وہاں تک مدت سفر کم ہو وہ  
یعنی بن دن میں رات سے کہ ہو دے صبح اگر زوج اور زوجہ نے اختلاف کیا اصل مہر میں سوا یک نے کہا کہ  
مہر میں نہیں ہوا تھا اور دوسرے نے کہا میں ہوا تھا تو کہتا ہوں کہ مہر میں ہوا اگر وہ گواہ قائم کرے تو قول اس کا  
معتبر ہوگا اور اگر گواہ قائم کرے تو جو کہتا ہوں کہ مہر میں نہیں ہوا اس کا قسم و لادینگی اگر وہ قسم نکھادے تو وہ  
کا قول معتبر ہوگا و لگاتار یعنی مہر میں نہ تھا یا تھا اس کا اس اور اگر قسم کھالی تو ہر مثل واجب ہوگا اور یہ نہایت  
ہو اور امام صاحب کے نزدیک نکاح میں قسم نہ دینے کا اور ہر مثل واجب ہوگا جس عورت میں ہو گواہ قائم کرے  
اس اگر اختلاف کیا مہر کے اندازے میں ہے مثلاً خاوند نے کہا سو درہم تھے اور زوجہ نے کہا دو سو درہم  
اس جو گواہ قائم کرے اس کا قول قبول کیا جاوے گا اگر کسی نے گواہ نہیں قائم کیا تو ہر مثل کو دینے کے اگر ہر مثل خاوند  
کے دعوے کے برابر یا کہ جو خاوند کا قول معتبر ہوگا ساتھ حاکم کے اور اگر ہر مثل عورت کے دعوے کے برابر یا ہر  
کے دعوے سے زیادہ جو تو قول عورت کا معتبر ہوگا ساتھ حاکم کے اور اگر دونوں نے گواہ قائم کیے اور ہر مثل میں  
خاوند کے برابر یا کہ اس نے گواہ عورت کے مقبول ہونے اور اگر ہر مثل موافق عورت کے ہو تو گواہ خاوند کے مقبول ہونے  
اس واسطے کہ گواہ شہر و مہر میں اسے اثبات ان امور کے جو خلاف ظاہر میں اور قسم شروع ہو واسطے باقی رکھے اصل کے  
اپنی اصل پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ مذکور میں اور شہر اس شخص پر جو انکار کرے ہے اصل پر کیا  
اس حدیث کا معنی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا اسکا امام احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک  
میں مستدرک میں موجود ہیں ان پر کیا انکا مسلم اور صحابہ سنن نے اس اور اصل نکاح میں ہو کہ ہر مثل سے ہو تو جس دعویٰ  
کرے خلاف اس کے گواہ اس کے دعویٰ ہو گئے اور اگر ہر مثل میں اس میں دندا اور عورت کے دعوے کے ہوتے مثلاً عورت  
نے سو درہم یا کہ دعویٰ کیا اور خاوند نے سو درہم کہے تھے اور ہر مثل فیہ سو درہم اور در بیان میں ہوئے ہے اور یہ کہ  
ہر مثل خاوند کے دعوے کے موافق اور اس کے کہی نہوا اور عورت کے دعوے کے برابر اور اس سے زیادہ بھی ہو بلکہ خاوند  
کے دعوے سے زیادہ اور عورت کے دعوے سے کم جیسا کہ اس صورت میں جو اس جو گواہ لاوے تو اس کا معتبر ہوگا  
اور اگر دونوں گواہ لاوے ہر مثل لازم ہوگا اور اگر کوئی نہ لاوے تو دونوں پر قسم آوے گی اور جو قسم کھاوے تو اس کا قول

معتبر ہو گا اور جو دونوں نے قسم کھائی تو مہر مثل لازم آوے گا یہ سب مہر میں جب تمحیل کی تکلیف قائم ہو اور اختلاف واقع ہو  
 مہر میں تاخیر کرنا ورنہ طلاق دے دیا عورت کو قبل طلاق کے فدا کرنا طلاق دینا بعد طلاق کے تو اس کی صورت معتد  
 و تہی جب تک قائم ہو گیا کہ گزر اصر بعد اسکے مہر کے گناہ سے میں اختلاف ہو تو مستعمل لازم ہو گا یعنی مستعمل  
 اگر برابر نصف قدر عوی مرد کے یا کم اس سے جو پیش قول مرد کا معتبر ہو گا اور اگر مستعمل برابر نصف قدر عوی عورت  
 کے ہو یا زیادہ اس سے تو قبول عورت کا معتبر ہو گا اور جو گواہ لاوے گا کہ قبول اس کا معتبر ہو گا اور اگر وہ دونوں گواہ لائے اور مستعمل  
 مثل ف یعنی جو اس کی ہمسہ عورتوں کو مستعمل دیا جاتا ہو ص موافق مرد کے جو تو عورت کے گواہوں کا اعتبار ہو گا اور  
 اگر مستعمل مثل موافق عورت کے جو تو مرد کے گواہوں کا اعتبار ہو گا اور دلیل اس کی اوپر گزری ص اور اگر  
 مستعمل مثل در میان ہیں دو عوے زوج اور زوجہ کے جو ف یعنی عورت کے دو عوے سے کم اور مرد کے دو عوے سے  
 زیادہ ص تو جو شخص گواہ لاوے قبول اس کا معتبر ہو گا اور اگر وہ دونوں گواہ لائے تو مستعمل مثل واجب ہو گا اور اگر وہ دونوں  
 گواہ نہ لائے تو جو مستعمل کا ویکہ قبول اس کا معتبر ہو گا اور اگر وہ دونوں نے قسم کھائی تو مستعمل مثل واجب ہو گا اور  
 ان صورتوں میں عوی جاندار اور عورت کا بابت نصف مہر کے ہو گا کیونکہ طلاق قبل طلاق کے جو تو برابر ہی اور کی اور زیادتی  
 نصف مہر کی ساتھ مستعمل کے دیکھی جاوے گی ص اگر زوج مر گیا یا زوجہ مر گئی اور بعد اصل مہر یا اعانہ مہر میں اختلاف ہو  
 تو حکم اس کا بعد ایسا ہو جیسے حالت حیات میں تھا اور جو زوج اور زوجہ مر گئے اور بی بی بڑی املاؤں مہر میں تو فائدہ  
 کے وارثوں کے قول کا اعتبار ہو گا اور اگر بی بی بڑی اس بات میں کہ مہر میں جو تھا یا نہیں جو تھا تو امام حسن  
 کے نزدیک کچھ لازم نہ آوے گا اور صاحبین کے نزدیک مہر مثل لازم آوے گا اور اسی پر فتویٰ ہے کہ جو کہ مہر  
 مثل مرد کے دست پر ثابت ہو گیا تھا اور مرقن ہو گیا تھا تو مرد سے ساقدان ہو گا ص اگر فائدہ عورت کو کوئی  
 چیز ہو جی بعد اسکے اختلاف ہو عورت نے کہا کہ یہ بڑے اور کچھ تھا اور فائدہ نے کہا کہ یہ تھا تو فائدہ کا قول اس خاتون کے معتبر ہو گا  
 ف اس واسطے کہ خاتون نے کہا کہ یہ بڑے اور کچھ تھا اور فائدہ نے کہا کہ یہ تھا تو فائدہ کا قول اس خاتون کے معتبر ہو گا  
 واجب ہو اور غالباً سعی واجب اور کمین میں ہوتی ہو ص مگر بی بی بڑی جو کہ اس کے جمع کر کے کہتے تھے وہی عوی اور وہی تھا  
 کے واسطے طیار ہو ف مثل گوشت وغیرہ کے ص رخصت ہو کر کے ف اور ایسا ہی تھا اور بڑے کوئی اور کلام مصرعہ وغیرہ

### فصل نکاح فہمی کے بیان میں

ص اگر نکاح کیا ایک ہی نے تو مہر سے یا عربی نے تو مہر سے دار الحرب میں نہ لے لیں تو مہر کے یا بعد مہر کے اور یہ  
 اسکے دین میں جزا نہیں ہو دے اور جو جائز ہو دے یا اسکے دین میں یا واجب ہو مہر اس کے نزدیک جس حکم عدم وجوب مہر کا ہو گا  
 اور یہ جو دوسرے ولی کی یا طلاق دے دیا اس کو قبل طلاق کے یا مگر کیا تو امام صاحب کے نزدیک کچھ مہر لازم نہ آوے گا اور  
 اس واسطے کہ فہمی ہمارے احکام کے پابند ہیں فی نیات میں عیسیٰ غار یا روزہ وغیرہ اور معاملات میں بھی ہمارے خلاف  
 اعتقاد رکھتے ہیں مثلاً سوراخ شہاب کا عینا مقرر رکھتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ ان کو ترک کر دینا اور ان کے مسائل سے متفرق نہ ہونا  
 پر خلاف مذاک کے کہ وہ سب تینوں میں حرام ہو اور سووائے عقود میں سے نکاح لیا گیا ہو کیونکہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ اسلام

[illegible]

ص باب غلام اور کافر کے نکاح میں

[illegible][illegible]

ہو تو سو عورت کے لئے رہنے والا بن جائے اور سو قمر مدین کو تھکائے سو سے پہلے ہی میں بھی عورت کو نیت سے آزاد کر دے  
 کو تھکائے اور کچھ بیوی تو دور قمر کو ہر مسئلہ سے آزاد کر دے عورت کو رہنے والا بن جائے اور سو قمر مدین کو تھکائے سو سے پہلے ہی میں بھی عورت کو نیت سے آزاد کر دے  
 کہ وہ یا تو وہ لوٹتی آئے جس کی ملک سے بیٹھ گیا اور وہ لوٹتی آئے ایسے لوگوں کی نیت کرستے اور وہ جب وقت پائے  
 تو آج صبح کی گریو سے اور مولیٰ مرد احب حسین بیوتت اور بیوتت اسکو کہتے ہیں کہ مولیٰ اس لوٹتی کے کوڑی وہ  
 کے رسال میں تخلیک کر دیوے اور اس کے واسطے کوئی جگہ معین کرے ایسے مکان سے کہ ماہر کو اس سے تمام نفع سے  
 کوئی ممانعت نہ کرے اور مولیٰ اس لوٹتی سے خدمت طلب کرے مگر وہ میرے لئے اس لوٹتی کا واجب نہ ہو کہ اس کا  
 کوئی بیوتت نہ کرے تو اگر مولیٰ نے بیوتت کی اور بھروسہ میں رہ کر گیا تو بھی بھوکا اور غلام پرستہ ساقط ہو جائیگا  
 اور اگر وہ لوٹتی بغیر ملک کے اسکی خدمت کرے اور بیوتت ہووے تو سقہ خاوند سے ساقط ہو گا اور مولیٰ کو  
 بیوتت ہو جائے کہ اسے غلام اور لوٹتی کا جبر نکاح کر دیوے بغیر کسی رعایا کے اگر کسی عورت آزاد سے قتل ملی کے اسے بیوتت  
 قتل کیا تمام مہر خاوند میر لازم آوے اور اگر مولیٰ نے ایسی بیوتت کو قتل کیے کہ ماہر اسکا اس سے قتل کرے قتل کیا تو نماز  
 پر کچھ لازم آوے اور لوٹتی کا خاوند اسے سید کے اون سے اس سے سہل کرے **ف** غزل اسکو کہتے ہیں کہ وقت  
 قرب انزال کے تو اگر کوئی عورت سے باہر کرے تو اسے تا انزال منی باہر ہووے اور ایسی بیوتت میں غزل عجز انزال ہو کر  
 کے حاضر ہوا ایسا ہی کہا تو اس عمارت اور یہی یا تو وہ بھروسہ کرے کہ اگر کیا اسکو کشتہ لگے میں اور آزاد عورت سے بغیر اس کے  
 اون کے خاوند میں کہو کہ مروی جو حضرت عمر بن الخطاب سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ غزل کیا جاوے  
 آزاد عورت سے لگے اسکو ان سے اخراج کیا اسکا ابن ماجہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غزل میں مختلف ماہرین  
 وارد ہوئی ہیں بعض نے رخصت نامت ہوئی جو اور بعض نے کراہت اور ادلی ترک ہے فقہ کی اسکی امام لوری سے اور کشتہ  
 میں جو کہ حضرت عمر بن الخطاب و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کشتہ سے سہل کرے کہ او کو کہ عابد الوہاب شمرانی سے  
**ف** حاصل لا احرار الا لکرمہ وکرمہ سید **ص** اور وہ لوٹتی یا سکا تہ لوٹتی کسی نظام کے  
 یا آزاد کے نکاح میں ہووے اور آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہے **ف** اسواسے کہ برہہ لوٹتی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی جب آزاد ہوئی تو اب اس سے فرمایا کہ تو بالک ہوئی اپنے بیٹھ کی تو اختیار کرے کہ آزاد باقی سے توجہ نہ دے  
 اخراج کیا اس نے بیوتت کا دار قطنی سے حضرت عائشہ سے اور روایت کیا اسکو اس سہارے شفقت میں اور اس میں جو کہ لانا  
 آپ نے **ف** علق علق معاف کا اختیاد ہے اور یہ مرسل ہے شعی میں اور مرسل ہمارے نزدیک تحت ہے غبار  
 اس کے بعد حدیث صحیحین میں مروی جو حضرت عائشہ سے اور ہمیں جو کہ اختیار دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو  
 اختیار کر لیا اسے اپنے نفس کو اور روایت ساسانی میں جو اختیار دیا یعنی اختیار کر لے **ص** اور امام شافعی کے  
 مرد کہ اگر خاوند اسکا آزاد ہو چلو اسکو اختیار نہ ہو گا **ف** اور یہی مذہب ہے احمد اور مالک کا اور وہ کہ اس سے فقہ  
 ایک تر اس سے اس حدیث میں ہوا فوق امام شافعی کے لیکس ترک کیا ہے اس امر کو اس سے کہ روایت کی البود اوڈ  
 ماسا صحیح حدیث عائشہ سے کہ میری بیاں و بدارتا تھا جسوقت وہ آزاد ہوئی اور وہ اختیار دی گئی آخر حدیث تک

اور اگر وہ لوٹتی بغیر ملک کے اسکی خدمت کرے اور بیوتت ہووے تو سقہ خاوند سے ساقط ہو گا اور مولیٰ کو  
 بیوتت ہو جائے کہ اسے غلام اور لوٹتی کا جبر نکاح کر دیوے بغیر کسی رعایا کے اگر کسی عورت آزاد سے قتل ملی کے اسے بیوتت  
 قتل کیا تمام مہر خاوند میر لازم آوے اور اگر مولیٰ نے ایسی بیوتت کو قتل کیے کہ ماہر اسکا اس سے قتل کرے قتل کیا تو نماز  
 پر کچھ لازم آوے اور لوٹتی کا خاوند اسے سید کے اون سے اس سے سہل کرے **ف** غزل اسکو کہتے ہیں کہ وقت  
 قرب انزال کے تو اگر کوئی عورت سے باہر کرے تو اسے تا انزال منی باہر ہووے اور ایسی بیوتت میں غزل عجز انزال ہو کر  
 کے حاضر ہوا ایسا ہی کہا تو اس عمارت اور یہی یا تو وہ بھروسہ کرے کہ اگر کیا اسکو کشتہ لگے میں اور آزاد عورت سے بغیر اس کے  
 اون کے خاوند میں کہو کہ مروی جو حضرت عمر بن الخطاب سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ غزل کیا جاوے  
 آزاد عورت سے لگے اسکو ان سے اخراج کیا اسکا ابن ماجہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غزل میں مختلف ماہرین  
 وارد ہوئی ہیں بعض نے رخصت نامت ہوئی جو اور بعض نے کراہت اور ادلی ترک ہے فقہ کی اسکی امام لوری سے اور کشتہ  
 میں جو کہ حضرت عمر بن الخطاب و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کشتہ سے سہل کرے کہ او کو کہ عابد الوہاب شمرانی سے  
**ف** حاصل لا احرار الا لکرمہ وکرمہ سید **ص** اور وہ لوٹتی یا سکا تہ لوٹتی کسی نظام کے  
 یا آزاد کے نکاح میں ہووے اور آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہے **ف** اسواسے کہ برہہ لوٹتی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی جب آزاد ہوئی تو اب اس سے فرمایا کہ تو بالک ہوئی اپنے بیٹھ کی تو اختیار کرے کہ آزاد باقی سے توجہ نہ دے  
 اخراج کیا اس نے بیوتت کا دار قطنی سے حضرت عائشہ سے اور روایت کیا اسکو اس سہارے شفقت میں اور اس میں جو کہ لانا  
 آپ نے **ف** علق علق معاف کا اختیاد ہے اور یہ مرسل ہے شعی میں اور مرسل ہمارے نزدیک تحت ہے غبار  
 اس کے بعد حدیث صحیحین میں مروی جو حضرت عائشہ سے اور ہمیں جو کہ اختیار دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو  
 اختیار کر لیا اسے اپنے نفس کو اور روایت ساسانی میں جو اختیار دیا یعنی اختیار کر لے **ص** اور امام شافعی کے  
 مرد کہ اگر خاوند اسکا آزاد ہو چلو اسکو اختیار نہ ہو گا **ف** اور یہی مذہب ہے احمد اور مالک کا اور وہ کہ اس سے فقہ  
 ایک تر اس سے اس حدیث میں ہوا فوق امام شافعی کے لیکس ترک کیا ہے اس امر کو اس سے کہ روایت کی البود اوڈ  
 ماسا صحیح حدیث عائشہ سے کہ میری بیاں و بدارتا تھا جسوقت وہ آزاد ہوئی اور وہ اختیار دی گئی آخر حدیث تک



یہ کہ یہ سلام آتی کے کفار سے اور اگر قبی ہوں تو کفار اور ابو جہل کا **ص** اور اگر عورت ہے کہ کہ یہ قبی ہوں  
 سے آزاد کرادے گا کہ اگر کفر سے **ف** جیسا کہ ذکر کیا تھا اول صورت میں **ص** اور مالک اور اگر دوسرے تو  
 طہرین کے سر ویک ایک فاسد نہوگا اور دلا مالک کو ہوگی اور نزدیک نام ابو یوسف سے کہ اس گھجی نکاح ماسد نہوگا  
 اور دلا عورت کو ہوگی **ف** اور دلیل اسکی اصل میں کہ اگر **ص** اگر کفر سے کافر سے بغیر کہ عورت کے  
 نکاح کیا یا دوسرے کافر کی مدت میں تھی اور کسی کافر نے نکاح کیا اور یہ کہ دین میں خاتمہ اور عورتوں اسلام  
 لائے ساتھ تو نکاح اسے حال براتی رہے اور اگر نکاح کیا کافر کا کافر کا فروع سے **ف** یعنی جسے اسلام میں نکاح  
 حرام ہے جیسے ہاں سے یا ہن سے یا بی سے **ص** اور اگر اسلام لائے تو ان کے زمرہ میں تعین کرادیا جائیگی **ف** کیونکہ  
 اتفاق کیا اسیر علیہ امت لے اور انحصار علی العہد علیہ اولہ وسلم کے حکم دیا تھا طلاق کا فروع دلی کو جب اسلام لائے  
 تھے اور ان کے نکاح میں دوسرے تھے نہ اب کیا اسکا تہرہ ہی اور اولاد دے **ص** اور اگر مسلمان ہوگا اگر کوئی اس کے  
 مال یا ب سے مسلمان ہوگا اگر دوسروں میں سے کوئی اسلام لایا تب بھی اگر اس کے تابع ہو جاوے گا **ف** اسو  
 کہ اگر تابع ہو جائے اس کے عوام یا ب میں سے اور دے دین کے متبر جو کہ صاحب کسب العہد تھے اس صاحب ساتھ  
 ایسی مال کے ضلع اسے مسلم ہے اور ساتھ ساتھ یا ب کے کیونکہ وہ تھے ای قوم کے دین یہ **ص** اور اگر اگر  
 مجوسی اور گستانی کے ہیں جن تو تابع گستانی کا ہوگا **ف** اسرا سے کہ گستانی تہرہ جو مجوسی سے **ص** اگر دین عورت ہو  
 کا یا عورت کا فخر کی اسلام لائے تو قاضی دوسرے پر اسلام کو نہ کہ سے اگر وہ بھی اسلام لائے تو نکاح سہا نامت رہے  
 اور اگر اسلام لائے تو اس دونوں کہیں میں تعین کرادی جاوے گی اگر قاضی سے اسلام میں نہ ہو جائے تو یہ تعین طلاق  
 باس کے تہا میں ہوگی اور اگر پیش کیا ہو عورت یہ یو یہ تعین طلاق ہوگی کہ یہ طلاق عورت کی طرف سے نہیں **ف**  
 اور مانا جائے کہ اگر آزاد مجوسی یا گستانی کا ہوگا اسلام عورت کے اسیر اسلام عرض کرنا ضرور ہوگا اور اگر عورت مجوسی جو تو  
 بھی یہی حکم ہوا اگر گستانی کا ہو تو پیش کرنا اسلام کا اسیر ضرور نہیں کیونکہ نکاح اہل کتاب کی عورتوں سے جائز ہے **ص** اگر وہ  
 مسلمان ہو گیا اور عورت بھی پیش کرے اسلام کے مسلمان ہوئی تو اگر وہ بی بیوں کی تو حادیہ کیچہ لازم آوے گا **ف**  
 اسرا سے اگر عورت کی طرف سے طلاق نہیں ہو جائے تو نصف مہر بھی لازم نہوگا **ص** اور اگر وہ بی بی کی جو توکل مہر لازم نہوگا  
 اور اگر عورت اسلام لائی اور حادیہ سے انکار کرنا اگر وہ بی بی نہیں کی تو نصف مہر لازم ہوگا **ف** کیونکہ یہ طلاق نہیں ہوئی  
 کے **ص** اور اگر وہ بی بی کی جو توکل نہ لازم آوے گا اگر دار الحرب میں رہے یا زور اسلام لائے تو بیک عورت کو تہا میں  
 نہو جائے قبل اسلام دوسرے کے وقت نہوگی **ف** اور یہی ماقورہ تابعین سے **ص** اگر آزاد یا کتاب کا مسلمان  
 تو زور کتابی کی پہلی دیا نہ ہو جائیگی تب میں دین سے نہ دے اگر کوئی زور یا زور میں سے کہ دونوں کافر تھے مسلمان  
 ہوئے والے اگر عورت اسلام میں آیا رہا تب اس دونوں کے وقت ہو جائیگی یا قید ہوئے کے آیا ہو اور وہ دونوں قید ہوئے کے  
 آوے گئے تو وقت نہوگی اور جو عورت تہرہ کر کے دارالاسلام میں آوے یا نہ ہو جائیگی طاعت مگر صورتیکہ وہ عورت نکاح  
 و اس سے دلی مکر سیکے تب تک عمل ہو **ف** اسو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے اس عورتوں میں

یہ کہ یہ سلام آتی کے کفار سے اور اگر قبی ہوں تو کفار اور ابو جہل کا















تو اب اسکا طلاق سے اور بھی مذکور حدیث میں تحریر کیا گیا اسکا بخاری و مسلم نے اور یہی قول ہے امام مالک اور  
 احمد کا اور مشہور ہے کہ جب شافعی کا حال اگر کسی شخص نے ایسی عورت کو طلاق دیا کہ اسکا نکاح توین طلاق میں سنت کے طریق پر بغیر  
 نیت کے تو ہر طلاق ایک طلاق واقع ہوگا اسواسطے کہ طلاق مسنون ہی ہو اور اگر نیت کی کہ تینوں طلاق اربعہ عین  
**ف** یا بطلان یا ایک نیت میں **ص** تو صحیح ہر معنی میں طلاق **ف** اول صورت میں **ص** بھی ٹیڈیجکے  
**ف** اور دوسری صورت میں ہر معنی میں ایک طلاق ٹیڈیجکے اور امام نووی کے نزدیک نیت نہیں صحیح ہوگی  
 کیونکہ یہ طلاق باہمی ہے اور اسنے لفظ مسنون کا کیا تھا اور ہمارے نزدیک اس صورت میں معنی مسنون کیے ہوئے  
 کہ تین طلاق کا ایک ہی واقع ہونا نہ پہل سنت کا ہو کیونکہ وافر کے نزدیک تین طلاق ایک یا تین ہی واقع ہوتے  
**ف** اور وہ جو عین تین اور پھر چھنے کو کہ نیت لالت کرتی ہیں انکے بطلان مذہب پر **ص** **فصل** اور واقع  
 ہوتا جو طلاق ہر خاوند و مطلق بالغ کا ظلام ہو یا آزاد اگرچہ فتنہ میں مست ہو **ف** اور امام شافعی کے نزدیک  
 بے نیت مست ہوا اسکا طلاق نہیں واقع ہوتا کیونکہ فرمایا حضرت عثمان نے فتنہ میں ہر واسطے مجنون اور مست کے  
 طلاق اور مست کے ابن عباس فرماتے کہ طلاق مست کا اور نکو کا ماننے میں اور دلیل ہماری وہ جو روایت کی  
 مالک نے موطا میں تحقیق کہ سعید بن اسید بن سلیمان بن ہریرہ نے کہا کہ مسک طلاق سے سو کہ انھوں نے جنت  
 کہ طلاق سے مست ہوا نہ ہوگا طلاق اسکا اور اگر نفل کر لیا تو نفل کیا جاوے گا کہ مالک نے کہ یہی حکم ہے نزدیک ہمارے اور  
 روایت کی ابن ابی شیبہ نے تحقیق کہ عمر نے جائز رکھا طلاق مست کا اور قون کی گواہی سے اور بھی زکالا ابن ابی شیبہ  
 و طا اور زبید اور حسن اور مین ہریرہ اور ابن اسید نے ہریرہ عبد العزیز اور سلیمان بن ہریرہ اور معنی اور زہری اور جہنی  
 کہ امام ابن سببے جائز و طلاق مست کا اور بھی انھوں نے کہا کہ مسک طلاق سے سو کہ انھوں نے جنت کی روایت سے  
 طلاق جائز نہیں اور جسکو سلیمان نے مست کیا ہو سو طلاق اسکا جائز ہو اور کشف النعمہ میں ہے کہ حضرت علی جائز  
 رکھتے تھے طلاق مست کا اور عثمان اسکا اور کافی ہیں حضرت علی واسطے عقیدہ کے اور ہمارے مذہب میں سے  
 بھی بعض علماء اسلاف گئے ہیں کہ طلاق نہیں واقع ہوگا مست کا اور بھی مختار ہو کہ یہی اور کجائی کا **ص** اور اگر نفل  
 طلاق اشارے سے واقع ہوگا **ف** یعنی اشارے سے جو طلاق کے واسطے مقرر ہے اور اسکا بیان انشاء اللہ  
 آخر کتاب میں آوے گا **ص** اور نہیں واقع ہوگا طلاق بھی **ف** کیونکہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے حضرت  
 عبد اللہ بن عباس سے کہ امام انھوں نے نہیں جائز جو طلاق لڑکے کا اور روایت کی عبد الرزاق نے حضرت علی سے کہ  
 فرمایا انھوں نے نہیں جائز جو طلاق واسطے لڑکے کے اور کشف النعمہ میں ہے کہ امام شافعی نے نہیں جائز جو طلاق لڑکے کا  
 یہاں تک کہ بالغ ہووے **ص** اور مجنون کا **ف** اسواسطے کہ جامع ترمذی میں ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ہر طلاق جائز جو طلاق معوہ کا یعنی جو مخلوب العقل ہو اور اسکی اسناد میں صحابہ ہیں بلال کہ اسکا ترمذی سے مذکور  
 ذابہل حدیث ہے یعنی مجبول جانا ہو حدیث کو اور کہما حضرت عثمان نے کہ نہیں طلاق جو واسطے مجنون کے اور فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا یا کہ ترمذی سے مشورے واسطے ہے جب تک اب گے اور لڑکے سے جب تک سیانا ہو اور مجنون جب تک

یہی روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ طلاق مست کا اور نکو کا ماننے میں اور دلیل ہماری وہ جو روایت کی مالک نے موطا میں تحقیق کہ سعید بن اسید بن سلیمان بن ہریرہ نے کہا کہ مسک طلاق سے سو کہ انھوں نے جنت کی روایت سے طلاق جائز نہیں اور جسکو سلیمان نے مست کیا ہو سو طلاق اسکا جائز ہو اور کشف النعمہ میں ہے کہ حضرت علی جائز رکھتے تھے طلاق مست کا اور عثمان اسکا اور کافی ہیں حضرت علی واسطے عقیدہ کے اور ہمارے مذہب میں سے بھی بعض علماء اسلاف گئے ہیں کہ طلاق نہیں واقع ہوگا مست کا اور بھی مختار ہو کہ یہی اور کجائی کا

طلاق مست

ہو جس میں آپ سے یا فاقہ یا سے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور ابی داؤد اور ابی داؤد نے حضرت عائشہ سے  
 اور صحیح کیا اسکو امام مسلم نے اس شخص کا جو سورہ ہجرات اس واسطے کہ سونا شخص بھی عجمی ہو تو وہ بھی صحیح ہو  
 جو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلّ طلاق جائز الا طلاق الصبیحی بخلاف بعضی طلاق جائز ہر طلاق  
 وقت کے اور مجہول کا روایت کیا اسکو صاحب ایہ نے اور کہا زبلی نے تفسیر میں قلت حدیث عربیہ اور حدیث مصر  
 عائشہ کے جو جامع ترمذی میں ہے اس کے معنوں میں ہے اور واقعہ طلاق نکرہ کا یعنی جو متصل مردستی کیا گیا ہو طلاق پر اور  
 امام شافعی کے نزدیک واقعہ میں جو تا اور ذکر کر کے صاحب کشف الغمہ نے انماراس میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر  
 سے جیسے ثابت ہو تا جو طلاق نکرہ کا نہیں واقعہ ہوتا اور فرمایا حضرت علی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ نے معاف کیا ہر ایک  
 اہل سنت سے جو کہتا اور بخود اور زبردستی سے کہہ کی کام کرنا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباس سے اور کہا ابو حاتم  
 نے کہ یہ ثابت نہیں اور کہا زبلی نے تفسیر ہدایہ میں کہ ہادی دلیل ہے جو ہر حال کیا عقیدے سے ایسی کتاب میں بعنوان کہا  
 عروطانی سے تحقیق کہ ایک مرد سوتا تھا سو کھڑی ہوئی عورت اسکی اور ایک عجمی اور پڑوسی اپنے مرد کے سینے پر  
 اور کھدیا عجمی کو اس کے ملحق پر اور کہہ کہ یا تو دوسے ملک میں طلاق در نہ کر دو گی تھو کو قسم دی اس نے اللہ کی اہمیت کو  
 اور انکار کیا اس نے تب تن طلاق دیے اسکو اس نے پھر آیا وہ شخص ملحق نہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ذکر کیا تو فرمایا آپ نے  
 کہ نہیں صحیح ہے طلاق میں یعنی طلاق واقعہ ہو گیا اب نہیں ہو گیا اور یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کیا اسکو مقبلی نے سنہ ۱۸۰  
 ایک شخص سے کہ اس نے افظال سے مرسل حسن ہے سند سے کیونکہ مرسل کی اسناد میں یقیناً درہم میں ہر ماہیوں میں  
 اور مرسل میں اصل میں عیاشی جو اور وہ روایت کرتا ہوتا میں سے لیکن اسناد میں اسکی غائی میں جملہ یہ معروف ہے اور مسند  
 کہا اسکی حدیث کہ ابو حاتم نے اور بخاری سے طلاق نکرہ میں اور تحقیق میں ہے کہ کہا ابن ماجہ نے حدیث معوال اس میں ابن عباس  
 سے طلاق نکرہ کے ماہ میں نکرہ نہیں متابعیت کی گئی آپہر لیکت قطع نظر سے بہت سے انمارا صاحب ہمارے سے مرید و اور  
 جو سے ہیں روایت کی عبدالرزاق نے ابن عمر سے کہ جائز رکھا انھوں نے طلاق نکرہ کا اور بھی روایت کی شعی  
 اور صحیح اور زہری اور قتادہ اور ابی غلابہ سے کہ ان سبے جائز رکھا طلاق نکرہ کا اور بھی اخراج کیا عبدالرزاق نے  
 سعید بن جبیر سے کہ انھوں نے کہا کہ اہل اسلام میں طلاق نکرہ کا جائز ہے **ص** اور سید کا اپنے غلام کی ہوی ہر **ف**  
 کیونکہ ملک نکاح حق غلام کا ہے تو اسقاط اس حق کا غلام کے لیے ہو گا نہ عولی کے لیے اور کشف الغمہ میں ہے کہ فرمایا حضرت  
 عبداللہ بن عمر نے جس شخص نے اذن دیا اپنے غلام کو نکاح کا تو طلاق غلام کے ماتحت میں ہے اور میں اس کے غیر کے قبضے  
 میں اور بھی ذکر کی اس باب میں موافق اس کے حدیث مرفوعہ ابن عباس سے **ص** اور طلاق عورت آزاد کا کہیں  
 تک نہ اور نو ذمی کا دو تک **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلاق نو ذمی کے کہ  
 اور عدت اسکی دو حدیں ہیں روایت کیا اسکو ترمذی اور ابی داؤد اور ابی داؤد اور ابی داؤد نے حضرت عائشہ سے اور  
 اسوا میں اسکی مظاہر بن سلم حضرت نے کہ روایت کیا حدیث عائشہ کہ حاکم نے فرستہ کہ میں ابی داؤد سے  
 اسکو اور نقل کی نہ میں نے فیہ ان میں نصیحت مظاہر بن سلم کی الی ما صم میل اور یحییٰ بن معین اور ابو حاتم رازی

۱۸۰

۱۸۱

اور بجا ہی سے اور نفل کی توقیف اسکی اس جہان سے اور بھی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور بزرگ  
اور طبرانی اور دارقطنی نے اور بھی کیا دارقطنی نے وقت اسکا اور ضعیف کیا اسکے رخ کو بسبب غزوین شہب سلمی کے  
اور وہ ضعیف ہے نہیں محبت بکری باوگنی اس سے اور بھی روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباس سے  
اور کہما صحیحہ دلیحجہ اور روایت کی دارقطنی نے ابن عمر سے تحقیق کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فسوت کہ ہر  
لوٹدی نکاح میں ایک مرد کے اور دو طلاق دے اسکو بخیر خرید لیوے اسکو تو میں حلال ہو واسطے اسکے سہارا کہ نکاح  
کرے دوسرے خانوہ سے اور اسناد میں اسکی شہم اس سال ہر کتاب کی اسکی ابن ابی بارک نے اور کہ ماہی بن معین نے  
لیس حدیثہ شہی و اور ایسا ہی کہما سعدی نے اور روایت کی شافعی نے حضرت عمر سے کہ نکاح کرے مام و دعو کو  
اور دو طلاق دے اور عدت کرے لوٹدی و وحیض سے نوا کر حیض آتا ہو اسکو تو دو مہینے سے یا ڈیڑھ مہینے سے اور  
اخر کیا اسکا مہتی نے معرفت میں طریق شافعی سے دارقطنی نے سنس میں اصل اگرچہ خانوہ نہاں و دونوں کے غلام  
انکے ہوں جیسی اگر عورت لوٹدی ہو اور خانوہ اسکا آزاد یا غلام ہو تو خانوہ مالک و طلاق کا ہوگا اور اگر عورت خرد  
اور خانوہ اسکا غلام یا آزاد ہو تو مالک میں طلاق کا ہوگا اور مام شافعی کے نزدیک جب لوٹدی کا خانوہ مرد ہو تو مالک میں  
طلاق کا ہوگا اگر خرد کا خانوہ غلام ہو تو مالک و طلاق کا ہوگا میں لیس بار طلاق میں عورت کا چر یعنی اسکا آزاد یا لوٹدی ہو چکا  
ہمارے نزدیک و مام شافعی کے نزدیک متباہر و مرد کا چر یعنی اسکا آزاد یا غلام ہو چکا اور دلیل ہمارے قول  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ لوٹدی کے دو طلاق ہیں اور عدت اسکی و وحیض میں تو معلوم ہوا کہ طلاق عورتوں  
سکا اعتبار سے ہو اور بھی روایت کی امام شافعی نے **أَحَدُكُمَا أَزْوَاجَهُمَا مِنْ بَيْنِكُمَا أَلَيْكُمَا فَكَانَ طَلَقًا** عطا  
آپ کر ایچ یقول فقال یحییٰ بن ابی طالب کذا قال قالہ باللسان قالہ قالہ یعنی طلاق عورتوں کے اعتبار سے ہو  
اور عدت بھی انھیں کے اعتبار سے ہو اور بنی قول جو عبد اللہ بن مسعود کا اور مام شافعی کے نزدیک طلاق مردوں کے اعتبار  
سے اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہے کیونکہ ہر ایسے میں ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلاق ساتھ  
مردوں کے ہو اور عدت ساتھ عورتوں کے ہو اور یہ حدیث مرفوعہ غریب ہے لیکن روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ سے  
سوقوفا ابن عباس پر اور طبرانی نے معجم میں سوقوفا ابن مسعود پر اور کہا ابن جوزی نے کہ یہ کلام ابن عباس کا ہو اور بھی  
کیا اسکا عبد الرزاق نے سوقوفا ابو عثمان اور زید بن ثابت اور ابن عباس کے اور روایت کی عبد الرزاق نے نافع سے  
انھوں نے ام سلمہ سے کہ انکے غلام نے دو طلاق دیے اپنی عورت خرد کو تو پوچھا اس ناب میں ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم سے تب فرمایا آپ نے حرام ہوگئی امیر یہاں تک کہ نکاح کرے دوسرے خانوہ سے اور روایت کیا اسکو  
طبرانی نے طریق عبد الرزاق سے اور ابن ابی ہریرہ اور آثار میں جو نوید ہیں مذہب مام شافعی کو مذکور ہیں بعض  
مطوابع میں امام مالک کے اور بعض کشف الغمہ میں سنج عبد الوہاب شعرائی رحمۃ اللہ علیہ کے

محدثی مسائل طلاق

### ص باب طلاق واقع کرنے کے بیان میں

طلاق دو قسم ہے ایک میرج اور وہ اس لفظ سے ہوتا ہے کہ سوائے طلاق کے اور کسی میں استمال نہیں کیا جاتا جیسے

















الطلاق کیا جائے وقت میں کہ وہ یاہ طلاق کو میں یہ ایک تسلیمیت کے نہ ہوگی تو اس کے رد کرنے سے رو  
 ایسے تو صورت عورت چاہے کسی نقطہ ایک طلاق ٹیڈا دیکھا نہ وہ اور اگر نزوح سے زور سے کیا تو طلاق جو وقت  
 ہو جائے تو عورت کو درست ہو کہ اپنے تئیں ایک طلاق دیوے بعد ایک طلاق میں تکمل درہما ترس میں کفینوں طلاق  
 اور یوں آواز اگر بعد میں طلاق دینے کے بعد دوسرے حاد سے نکال کیا اور پھر بعد طلاق اسکے سیلے مانو یاں  
 فانی تو اب اسکو اختیار میں کہ اپنے تئیں طلاق دے لیوے اور اگر کسی شخص سے ایسی رو سے کہ کہ ٹیڈا طلاق جو میں گاہ  
 اس چاہے تو عورت کو حاد سے کسی مجلس میں طلاق دے لیوے اور بعد بریل مجلس کے میں اور اگر کہ کہ ٹیڈا طلاق جو  
 ہو گیا چاہے تو میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگا اگر عورت نے یہ چاہا ہو اور جو عورت نے چاہا ایک طلاق بائن یا  
 طلاق اور رج نے بھی یہی چاہا تو جو چاہا اس میں طلاق ٹیڈا دیکھا یعنی اگر طلاق بائن چاہا ہو تو ایک  
 ن بائن بڑیگا اور تیس چاہے تو تیس بڑا دیکھے ص اور اگر حاد سے فیکت کی تین کی اور عورت سے ایک  
 بائن کی یا حاد سے ایک ایک طلاق بائن کی اور عورت نے تین طلاق کی تو دونوں صورتوں میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگا  
 رفاوند کے جو میت نہیں کی تو جو عورت چاہے اس میں طلاق واقع ہوگا اور اگر وہ کہ کہ ٹیڈا بائن یا حاد سے  
 ایک ایک طلاق رجعی واقع ہوگا اور صاحبہ کے نہ رو تک کہ چھ واقع ہوگا اور اگر کسی شخص سے ایسی رو سے کہ  
 ق دے تو اپنے تئیں چاہے تو جیسے کہ مجلس میں چاہے گی واقع ہوگا دیکھے اور اگر وہ کہ کہ ٹیڈا یا مجلس  
 تکی اختیار بائن ہوگا اور جو کہ طلاق دے تو اپنے تئیں تین میں سے چھنے چاہے جو عورت کو اختیار ہو کہ  
 طلاق دے یا دو اور تین طلاق دینے کا اختیار نہیں اور صاحبہ کے نہ رو تک کہ درست ہو کہ تیس طلاق دے لیوے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

### ص باب الحلف بالطلاق

مکے معجب ہو گیا کہ جو وقت تعلیق طلاق کے عورت اسکی ملک میں جو یا اضافت کی ہو طلاق کی طرف ملک کے  
 اور فاحبیت کے کہ اگر کلام کروں میں جسے تو تو طلاق جو پھر نکاح کیا اس سے اور کلام کیا تو طلاق واقع ہوگا  
 رہنکو دے یہی کہا اور کلام کیا تو طلاق واقع ہوگا بسبب جو دہماک کے وقت تعلیق کے تسلیم اگر عورت  
 سے کہ اگر نکاح کروں میں جسے تو تو طلاق جو یا کہ کہ کہ عورت کہ نکاح کروں میں اس سے تو وہ طلاق جو ف  
 دنوں صورتوں میں جب نکاح کر لیا طلاق واقع ہو لیا مگر اس صورت میں جس عورت سے نکاح کر لیا تو طلاق جو  
 اور امام شافعی کے نہ رو تک طلاق واقع ہوگا کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں طلاق جو قبل  
 کے فاحبیت بروی جو چاہے کہ کہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں جو طلاق مگر بعد  
 کے اور نہیں جو آزاد کر یا مگر بعد ملک کے روایت کیا اسکو ابو دلی نے فرمایا کیا اسکو حاکم نے اور روایت کی  
 بدلے بھی مثل اسکے مسور بن خزيمة سے اور اسناد اسکی حسن جو اور حدیث عمرو بن شعیب علی ابن جریج سے کہ کہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں قبول ہوتی جو نہ رو دی کی نہیں کہ اختیار میں ہیں اور نہ آزادی نہیں کہ اختیار  
 یا نہ طلاق اس عورت میں کہ اختیار میں نہیں نکالا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور معجم کیا اسکو اور نقل کیا

سجائی سے کہ وہ اجماع جواس میں اور عدلیہ قبول سے اور دلیل مہربی اس میں ہدایت میں مذکور ہو اور کیا صاحب  
ہدایہ نے کہ حدیث مجمل جواس صورت یہ کہ طلاق کو بالفعل واقع کرے قبل نکاح کے جسے کہ کو طلاق ہو مگر اس میں  
میں ہمارے سروریک بھی طلاق واقع ہوگا اور یہ بھی اسکے مسئول میں بھی اور یہی سے وفات کی ایک بار اری نے نہ بھی  
کہ کیا اصول نے جو حدیث جو کہ نہیں طلاق جو قبل نکاح کے تو یہ اس صورت میں ہو کہ کہا ماہوے کوئی شخص نکاح کر مطلقاً جو  
اور وہ کہے کہ اسکو طلاق جو لیکن جس شخص سے کہا کہ اگر نکاح کروں میں فلاں عورت سے تو وہ طلاق ہو تو حسب نکاح کہ اگر نکاح سے طلاق طلوع  
ہوگا اور بھی روایت کیا اسکو عبدالرزاق نے نصف میں نہری سے کہ کیا اصول جو شخص کہ جو عورت نکاح کروں جس اس سے تو وہ طلاق  
ہو اور جو لوگوں کی کہ جریوں میں وہ آزاد ہو تو عیسائے کہ کیا عیسائی ہوگا تو کہا کہ عیسائی میں اردو ہو کہ عیسائی طلاق جو قبل نکاح کے اور میں  
آزادی ہو مگر بعد ملک کہ کیا یہی ہے یا اس صورت میں ہو کہ کہے کوئی شخص فلاں کی عورت طلاق جو اور عیلام فلاں کا آزاد ہو اور  
روایت کی اس انی تنبیہ نے نصف میں سالم اور قاسم اور عمر بن عبدالعزیز اور شعبی اور یحییٰ اور زہری اور اسوداد بنی عمر  
بن عمرو بن حرم اور عبداللہ بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن یزید سے کہ کیا اس سے کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلاں سے یا اس طلاق جو یا بعد  
نکاح کروں میں فلاں سے یا اس طلاق جو یا بعد عورت کہ نکاح کروں میں اس سے سو وہ طلاق جو تو عیسائی کہ کیا عیسائی ہوگا اور ایک لفظ  
میں جو ماہر ہو یا سپرہ تصون زبلیہ شیخ ہدایہ میں جو صن اگر انی ہوئی سے کہا کہ اگر تو گھر میں اصل جوگی تو تو طلاق جو اور وہ گھر  
میں اصل جوگی تو طلاق جو یا بعد نکاح اسو اسطر دقت لعلی کے اس گھر ملک موجود اور اسطر دقت کے ان داد اور اسطر دقت ملک  
وہی وستی جہاں ہیں اس مسئلہ کا استعمال ہے جب کیا شرط موجود ہوگی تو یہ میں پوری ہو جاوے گی سو اسے لفظ کہا کہ کیا اس  
بعد میں طلاق واقع ہوئی کہ میں جاتی تھی جو مسئلہ اگر کسی شخص نے ہی زد سے کہ کیا اگر گھر میں آوے تو واجب گھر میں آوے تو با  
حسوت گھر میں آوے تو طلاق جو تو نہ گھر میں آئے کہ ایک طلاق واقع ہوگا اور نہ اس کے شرط پوری ہو جاوے گی پھر بعد اسکے  
اگر گھر میں جاوے گی تو اب طلاق ہو گیا اور اگر کسی شخص نے تہ گھر میں آوے تو تو نکاح طلاق ہو تو جو بار گھر میں آوے گی طلاق واقع ہو گیا اور  
بعد میں طلاق واقع ہوئے کہ شرط تمام ہو جاوے گی تو اگر بعد میں طلاق واقع ہوئی کہ طلاق کے پھر اس سے نکاح کیا تو اب گھر میں آوے گی  
طلاق واقع ہوگا اور اگر کسی شخص نے تہ نکاح کروں میں تہ نکاح طلاق جو تو شرط داخل ہوگی پھر اگر نکاح طلاق کے کسی اس سے نکاح ہو گیا  
طلاق واقع ہو جاوے گا اور بعد میں کے اگر وہاں ملک ہو تو یہ میں داخل ہوگی طلاق تو اگر شرط ایسی ملک میں تحقیق کی  
یہ میں تمام ہو جاوے گی پس طلاق واقع ہوگا صورت اسکی یہ جو کہ ایسی عورت سے کہ اگر اس گھر میں آوے گی تو تو طلاق جو نہ اس کے  
پھر ایک طلاق بائن بالفعل اسکو دیکھ کر کیا اور عدت تمام ہو سکے بعد پھر اس سے نکاح کر لیا اور اب وہ عورت گھر میں اصل ہوئی تو وہ شرط  
سینے کی تحقیق ہوگی اور طلاق ہو جاوے گا اگر وہ میدان میں اسکی ملک دوم سے رائل ہو گئی تھی اصل اور اگر شرط ایسی ملک میں تحقیق ہوئی تو یہ میں  
تمام ہو جاوے گی اور پھر واقع ہوگا صورت اسکی یہ جو کہ ایسی روعہ سے کہ اگر اس گھر میں آوے گی تو جو نکاح طلاق جو بعد اسکے  
اسکو ایک طلاق بائن بالفعل دے دیا اور بعد گذر نے عدت کے وہ عورت گھر میں داخل ہوئی تو قسم تمام ہو گئی یعنی سابقہ  
ہو گئی اور طلاق واقع ہو گیا کیونکہ وہ عورت محل طلاق کی ہیں جی اسلئے کہ مرزا با رسول اللہ علیہ السلام نے ہیں طلاق جو  
اس عورت پر کہ نہ مالک جو اسکا تو اگر گھر آوے نکاح کر لیا اور وہ پھر گھر میں داخل ہوگی طلاق واقع ہوگا جس اگر کسی

۱۔ احکامات کے مستعمل  
۲۔ احکامات کے مستعمل  
۳۔ احکامات کے مستعمل  
۴۔ احکامات کے مستعمل  
۵۔ احکامات کے مستعمل  
۶۔ احکامات کے مستعمل  
۷۔ احکامات کے مستعمل  
۸۔ احکامات کے مستعمل  
۹۔ احکامات کے مستعمل  
۱۰۔ احکامات کے مستعمل



اُمی عورت سے کہ اگر تو گھر میں داخل نہ ہو تو نکاح میں طلاق بنی رہی ہے کہ یہ شرط ہے جو کہ نکاح میں  
 میں طلاق نہ تیریں تو اسکا جلد یہ کہ بالبعد اس عورت کو ایک طلاق مان دیوے اور بعد مدت گذرنے  
 وہ گھر میں داخل ہو پھر اس سے نکاح کر لے لو اب گھر میں داخل ہوئے سے طلاق مان نہ ہو گی کیونکہ میں مال  
 ہو گئی اس سبب سے کہ میں نے وہ ایک گھر میں مانگی جس کو ترک کر کے پائے جانے اور پائے جانے میں اسکا  
 ہوا منشا عاقلانہ ہے کہ اگر تو گھر میں نہیں آئی تھی اور عورت نے کہانی بھی جس وقت لے اور عاقلانہ ہو گا کہ یہ کہ  
 عورت کو وہ لے لے اسے بدعا یا زور تو یہ ایسی ہو کہ مدوں روم کے کہ عاقلانہ میں حق ہو اس حال میں عاقلانہ ہو گا  
 اُمی کے حق میں اور عورت کے حق میں عاقلانہ ہو گا کہ اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 طلاق نہ ہو گا کہ اگر تو اللہ کے عذاب کو دوست رکھتی ہو تو نکاح طلاق ہو گا عاقلانہ میں اور عورت نے کہانی سے لیا  
 یا میں دوست رکھتی ہوں اللہ کے عذاب کو تو اول عورت میں نقصان ہو گا اور دوسری عورت میں نقصان ہو گا  
 اور دوسری عورت میں بھی اُمی کو طلاق ہو گا اور عاقلانہ میں اور عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 تو تو طلاق نہ ہو گا کیونکہ میں نے تو اول عورت میں نقصان ہو گا اور دوسری عورت میں نقصان ہو گا  
 عورت کے تین دن سلم ہو گا کیونکہ میں نے تو اول عورت میں نقصان ہو گا اور دوسری عورت میں نقصان ہو گا  
 تو جب عورت سے پاک ہو گی تو عورت طلاق واقع ہو گا کیونکہ میں نے تو اول عورت میں نقصان ہو گا اور دوسری عورت میں نقصان ہو گا  
 تو نکاح طلاق نہ ہو گا اور اسے روزہ رکھا تو نکاح طلاق واقع ہو گا اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 روزہ رکھنے کی تو نکاح طلاق نہ ہو گا اور عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 ساعت بھی آگئے اور عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 میں اور دوسرے اسکی دونوں کو جنبا اور معلوم نہیں کہ اول اسکو حنا تو قاضی حکم کرے ایک طلاق کا درمیانہ در  
 فیما بین اللہ و طلاق واقع ہو گئے تو اگر قاضی حکم کرے کہ ایک طلاق دے دے کیا تھا تو اسکی یہ جانے کہ پھر طلاق  
 گھر سے اس سے نہ نکاح نہ ہو گا اور عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 سے اور عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 کہ عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 اور ملک تمام ہو طلاق واقع ہو گا براسر ہو کہ دونوں حیرین ملک میں بائی جاوین ف جیسے کسی شخص نے اپنی  
 زوجہ سے کہنا کہ اگر تو نکاح کرے زید اور عمر دوسرے تو طلاق نہ ہو گا اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 ص یا دوسری چیز فقط ملک میں جو دوسرے اور اول نہ ہو دوسرے جیسے کسی شخص نے اپنی زوجہ سے  
 کہنا کہ اگر تو نکاح کرے زید اور عمر دوسرے تو نکاح طلاق نہ ہو گا اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی  
 جب مدت تمام ہوئی اسنے زید سے نکاح کیا بعد اس کے پھر عمر کو نکاح میں لایا اور بعد نکاح کے اسے  
 عمر سے نکاح کیا تو طلاق واقع ہو جاوے گا ص اور اگر دونوں میں سے کوئی ملک میں دوسرے

اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی اور اگر عورت نے کہانی سے لیا وہ طلاق مان نہ ہو گی



افتاء، اللہ کے مراد سے اور باوجود قہر قبل کہنے افتاء اللہ کے مرگیا طلاق واقع ہو گا **فت** یعنی سارا فسخ  
افتاء اللہ کا نہ کہ سب کا کچھ کہا تھا کہ موت آگئی **ص** اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجا تو میں طلاق میں  
مکرو تو تو ایک طلاق واقع ہو گا اور اگر کوئی کہے گا تو میں طلاق میں یا ایک تو وہ طلاق واقع ہو گئے **فت** اس واسطے کہ اہل  
مروت میں سے تین سے دو تکال سے تو ایک رو گیا اور وہ بھی صورت میں تین سے ایک نو دورہ گئے  
**ص** اور اگر کہے گا تو میں طلاق میں گتین تو تین واقع ہو گئے **فت** اس واسطے کہ نکال لینا مکمل کا مکمل سے صحیح نہیں

### ص باب طلاق مریض کے بیان میں

جو شخص کسی غائب اسکی ہلاکت ہو بسبب مریض کے جو عیسا ہو گا کہ اگر اسکی مرض ایسا ہو کہ وہ اسکی مرض سے جان بچا کرے یا نہیں  
مکمل ہو سکتا اگر وہ مریض کے اندر اسے قدرت رکھتا ہو یا جو وصف نکال میں واسطے نکال کے کہ اگر کیا ماوسے یا اسکو  
واسطے قتل کے باہر لا دین نکال میں یا عین اگر کسی حالت میں مراد سے پائے دوسرے سبب مراد ہو تو تصرف  
اسکا ثلث مال سے زیادہ میں درست نہیں اور اگر طلاق ہائے وید یوسے اپنی عورت کو اور مراد سے اسی سبب  
سے یا دوسرے سبب سے تو وہ عورت اسکی وارث ہوگی **فت** جب کہ وہ عورت عدت میں ہو اور اگر عدت  
سے مرگیا تو وارث ہوگی ہر دایہ **ص** اور امام شافعی کے نزدیک وارث ہوگی **فت** اور امام مالک کے نزدیک  
بہر عدت کے بھی وارث ہوگی اور دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کی این ابی شیبہ سے ہے اور مالک سے اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ  
اور غیر ان اور طائفتوں سے کہ وارث ہوگی عورت مریض کی جب تک وہ عدت میں ہو اور بھی روایت کی امام محمد سے  
ابو ہریرہ سے انھوں نے تہریر سے کہ حضرت عمر نے لکھا طرف اس کے کہ جو شخص طلاق دے اپنی عورت کو تین اور وہ  
مریض ہو تو وارث کرو اسکو جب تک وہ عدت میں ہو اور جب اسکی عدت گزر جاوے تو نہیں جو وارث واسطے اس کے  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **مَنْ طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ حُرٌّ وَلَهَا مِثْلُ مَا كَانَ لَهَا فِي النِّكَاحِ** یعنی کسی نے عورت کو طلاق دیا تو وہ عورت آزاد ہوگی اور اسکی وارث کیا حضرت عثمان نے عبد الرحمن بن عوف کی عورت کو اور انھوں نے طلاق بائن یا تھا  
اسکو مریض میں اور نقل کیا امام مالک نے کہ عدت اسکی گزر گئی تھی اور روایت کی شافعی نے اور لوگوں سے اس  
مالک کے کہ عبد الرحمن بن عوف مریض کی وارث کیا تھا اسکو بعد عدت کے معارض جو ساتھ قبول ہو کر کہ وہ عدت میں  
کر تو ان لکھ کہ حضرت عثمان نے وارث کیا تھا اسکو بعد عدت کے معارض جو ساتھ قبول ہو کر کہ وہ عدت میں  
تھیں **ص** لیکن اگر ایک طلاق دیا یا دو طلاق دیے تو امام شافعی کے بھی نزدیک مجرم ہوگی اور واسطے ان طلاق  
دیا اسکو کنایات سے کیونکہ ہمارے نزدیک عورت مریض کی وارث ہوتی ہے اور لیکن نزدیک امام شافعی کے ہو  
اس واسطے کہ کنایات سے نزدیک طلاق رجعی میں لیکن اگر اپنی زوجہ سے قطع کیا تو بالاتفاق وارث ہوگی اگرچہ وہ اسی  
حال میں ہے اور اس واسطے کہ وہ عورت خود راضی ہو گئی ہے ساتھ عدلی کے اور مال دیکے طلاق سے لیا اور اگر ایسے مریض  
کی زوجہ نے ایک طلاق رجعی طلب کیا اور اسے اسکو تین طلاق دے دیے تو ہمارے نزدیک زوجہ

۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

اسکی وارث ہوگی اور بھی وارث ہوگی اگر کسی عورت نے عدت میں اپنے حائضہ کے بیٹے کو بوسہ دیا سموت سے اسوا  
 کہ زودہ ساتھ طلاق بائن کے جدا ہوئی ہو نہ ساتھ بوسہ اس نفقہ کے اور جو ایسا مدعی ہو اور نہ اپنے زینہ سے لمان کیا  
 اور لمان کیا نہ آئے نہ اچھ اور مسبب لمان کے دونوں میں عدائی ہو گئی اور نہ اسی حالت میں مراد و وارث ہوگی  
 اور وسیعہ اگر قسم کھائی کہ چارہ ایک وجہ سے قنوت کر لیا اور چارہ ایک شیش قریب سے او اور دونوں میں عدائی ہو گئی بعد  
 رزق اسی حالت میں مرگیا تو زودہ وارث ہوگی اور جو باہر گھر کے واسطے حوائج کے اوسے اگر نہ مہار جو با اسکے قریب ہو اور جو کہ بر مہار  
 یا صفت نکال میں ہو جو یہ قصاص اور جرم کے واسطے قیود و مہجہ ہو اگر نبی جو رو کو طلاق بائن ہوئے تو بعد اسکے مرے کے زودہ وارث  
 شوگی اگر نبی اسی حالت میں مر گیا تو قتل ہو اور جو اسکی زودہ سے اسے شمع کر لیا باہی زودہ کو اختیار طلاق کا اور زودہ سے  
 اپنے نفس کو اختیار کیا یا روجہ کے حکم سے اسکو تین طلاق دیے زودہ اسکی وارث نہ ہوگی ہا اس واسطے کہ زودہ اس موت میں  
 خود زانی طلاق سے ہو گئی ص اور اگر بے مکرم زودہ کے اسکو تین طلاق دیے اور پھر اس نفس سے سخت پلے کر گیا تب بھی وارث  
 شوگی ہا اس واسطے کہ جثہ و مریض رزق میں ایجا ہو گیا تو حکم مرگ باقی رہے گا ص اور اگر ایسے مریض سے عورت کے لمان میں  
 تنگ کو تین طلاق صحت میں بیٹے سے اور گذر گئی مدت میری اور عورت نے قسم دینے کی بعد اسکے زودہ سے اقرار کیا کہ زودہ کا بچہ  
 کچھ قمر میں ہو یا کچھ اسکے وصیت کی تو اگر وصیت یا اقرار کر ہو میراث سے تو اسکے اقرار اور وصیت کے موافق ہو لیا اور اگر میراث کو  
 اقرار سے یا وصیت سے تو میراث ہو لیا میراث جو حکم ہو گا وہی ہو لیا ص اور صا میں کے نزدیک اقرار اور وصیت سے اسکے بچہ  
 کو موافق اقرار یا وصیت کے ہو لیا ص اور جو ایسے مریض سے تین طلاق دیے اسکے امرت حالت میں میراث میں ہو لیا اگر اسکے  
 لیے قمر کا یا کہ وصیت کی اسکے لیے اس اسکے جو حکم ہو گا میراث یا اقرار و وصیت سے وہی ہو لیا اسکے نزدیک ص اور جو ایسے  
 مریض سے اپنی زودہ کے تین طلاق کو ملحق کیا ایسی شرط پر کہ وہ زودہ کے اختیار میں ہیں جو جیسے کئی وقت ہار حیر و کے  
 ساتھ یا فعل سے کسی ایسی کے اور یہ تعلیق حالت میں ص اور شرط یا بائی گئی است کہ اگر کہ اگر حب آوے تو تنگ کو تین  
 طلاق ہیں یا زید یا زید پر جسے تو تنگ کو تین طلاق ہیں ص اور اسی حالت میں مرگیا تو زودہ وارث ہوگی اور اگر احوال  
 صحت میں تعلیق کی تو وارث نہ ہوگی اور جو ایسے مریض سے اپنی زودہ کے تین طلاق کو اپنے فعل پر ملحق کیا تو زودہ  
 اسکی وارث ہوگی اگر وہ حالت صحت میں تعلیق کی ہو اور اگر وہ مر و کو اس فعل سے یا روجہ جو جیسے بات کرے یا اپنی سے  
 یا یا روجہ میں جو جیسے کھا یا طعام کا اور نہ زانہ فرض اور بات کرنا مان با ہے تو با زودہ کے فعل پر ملحق کیا اور تعلیق با فعل  
 زودہ کا دونوں مرض میں جوائے ہوئے اور فعل ایسا ہو کہ عورت کو اس سے چارہ جو جیسے بات کرنا اپنی سے تو عورت  
 وارث ہوگی اور اگر اس فعل سے عورت کو چارہ نہیں جیسے نماز فرض اور کھا یا طعام کا تو وارث ہوگی اور اگر تنگ کو  
 صحت میں ہو اور روجہ کو اس فعل سے یا روجہ ہو تو وارث نہ ہوگی اور اگر چارہ نہیں جو تو تنگ کو تین طلاق کے نزدیک وارث ہوگی  
 اور نزدیک امام محمد اور زفر کے وارث ہوگی ہا اور زفر الاسلام نے ذکر کیا مسبو ط میں کہ صحیح قول امام محمد ہے  
 ص اور اگر طلاق صحیح ملحق کیا کسی شرط پر او قبل گذر نے عدت کے وہ مرگیا تو ان سب صورتوں میں وارث ہوگی ہا  
 یہ امر ہے کہ طلاق دی جا جو صحت میں یا مرض میں اسکی طلب یا تو اسکی طلب اپنے فعل پر ملحق کیا ہو یا زودہ کے فعل پر اس فعل سے

اور اگر عورت نے عدت میں اپنے حائضہ کے بیٹے کو بوسہ دیا سموت سے اسوا کہ زودہ ساتھ طلاق بائن کے جدا ہوئی ہو نہ ساتھ بوسہ اس نفقہ کے اور جو ایسا مدعی ہو اور نہ اپنے زینہ سے لمان کیا اور لمان کیا نہ آئے نہ اچھ اور مسبب لمان کے دونوں میں عدائی ہو گئی اور نہ اسی حالت میں مراد و وارث ہوگی اور وسیعہ اگر قسم کھائی کہ چارہ ایک وجہ سے قنوت کر لیا اور چارہ ایک شیش قریب سے او اور دونوں میں عدائی ہو گئی بعد رزق اسی حالت میں مرگیا تو زودہ وارث ہوگی اور جو باہر گھر کے واسطے حوائج کے اوسے اگر نہ مہار جو با اسکے قریب ہو اور جو کہ بر مہار یا صفت نکال میں ہو جو یہ قصاص اور جرم کے واسطے قیود و مہجہ ہو اگر نبی جو رو کو طلاق بائن ہوئے تو بعد اسکے مرے کے زودہ وارث شوگی اگر نبی اسی حالت میں مر گیا تو قتل ہو اور جو اسکی زودہ سے اسے شمع کر لیا باہی زودہ کو اختیار طلاق کا اور زودہ سے اپنے نفس کو اختیار کیا یا روجہ کے حکم سے اسکو تین طلاق دیے زودہ اسکی وارث نہ ہوگی ہا اس واسطے کہ زودہ اس موت میں خود زانی طلاق سے ہو گئی ص اور اگر بے مکرم زودہ کے اسکو تین طلاق دیے اور پھر اس نفس سے سخت پلے کر گیا تب بھی وارث شوگی ہا اس واسطے کہ جثہ و مریض رزق میں ایجا ہو گیا تو حکم مرگ باقی رہے گا ص اور اگر ایسے مریض سے عورت کے لمان میں تنگ کو تین طلاق صحت میں بیٹے سے اور گذر گئی مدت میری اور عورت نے قسم دینے کی بعد اسکے زودہ سے اقرار کیا کہ زودہ کا بچہ کچھ قمر میں ہو یا کچھ اسکے وصیت کی تو اگر وصیت یا اقرار کر ہو میراث سے تو اسکے اقرار اور وصیت کے موافق ہو لیا اور اگر میراث کو اقرار سے یا وصیت سے تو میراث ہو لیا میراث جو حکم ہو گا وہی ہو لیا ص اور صا میں کے نزدیک اقرار اور وصیت سے اسکے بچہ کو موافق اقرار یا وصیت کے ہو لیا ص اور جو ایسے مریض سے تین طلاق دیے اسکے امرت حالت میں میراث میں ہو لیا اگر اسکے لیے قمر کا یا کہ وصیت کی اسکے لیے اس اسکے جو حکم ہو گا میراث یا اقرار و وصیت سے وہی ہو لیا اسکے نزدیک ص اور جو ایسے مریض سے اپنی زودہ کے تین طلاق کو ملحق کیا ایسی شرط پر کہ وہ زودہ کے اختیار میں ہیں جو جیسے کئی وقت ہار حیر و کے ساتھ یا فعل سے کسی ایسی کے اور یہ تعلیق حالت میں ص اور شرط یا بائی گئی است کہ اگر کہ اگر حب آوے تو تنگ کو تین طلاق ہیں یا زید یا زید پر جسے تو تنگ کو تین طلاق ہیں ص اور اسی حالت میں مرگیا تو زودہ وارث ہوگی اور اگر احوال صحت میں تعلیق کی تو وارث نہ ہوگی اور جو ایسے مریض سے اپنی زودہ کے تین طلاق کو اپنے فعل پر ملحق کیا تو زودہ اسکی وارث ہوگی اگر وہ حالت صحت میں تعلیق کی ہو اور اگر وہ مر و کو اس فعل سے یا روجہ جو جیسے بات کرے یا اپنی سے یا یا روجہ میں جو جیسے کھا یا طعام کا اور نہ زانہ فرض اور بات کرنا مان با ہے تو با زودہ کے فعل پر ملحق کیا اور تعلیق با فعل زودہ کا دونوں مرض میں جوائے ہوئے اور فعل ایسا ہو کہ عورت کو اس سے چارہ جو جیسے بات کرنا اپنی سے تو عورت وارث ہوگی اور اگر اس فعل سے عورت کو چارہ نہیں جیسے نماز فرض اور کھا یا طعام کا تو وارث ہوگی اور اگر تنگ کو صحت میں ہو اور روجہ کو اس فعل سے یا روجہ ہو تو وارث نہ ہوگی اور اگر چارہ نہیں جو تو تنگ کو تین طلاق کے نزدیک وارث ہوگی اور نزدیک امام محمد اور زفر کے وارث ہوگی ہا اور زفر الاسلام نے ذکر کیا مسبو ط میں کہ صحیح قول امام محمد ہے ص اور اگر طلاق صحیح ملحق کیا کسی شرط پر او قبل گذر نے عدت کے وہ مرگیا تو ان سب صورتوں میں وارث ہوگی ہا یہ امر ہے کہ طلاق دی جا جو صحت میں یا مرض میں اسکی طلب یا تو اسکی طلب اپنے فعل پر ملحق کیا ہو یا زودہ کے فعل پر اس فعل سے

یاد رہے ہونا جو طلاق اور تمام صورتوں میں اگر زوج بعد تمام ہونے مدت زوجہ کے مراد تو بالافتقار اس وارث ہوگی میراث خاص تو انہی صورت میں جب مراد سے ناخواند اور عدت نہ گذری ہو تو اس واسطے کہ لگتا تھا حضرت عمرؓ نے طرف شریعہ کے کہ جو شخص تین طلاق سے اپنی عورت کو اور وہ مریض ہو تو وارث کر دے اسکو جب تک مدت میں نہ ہو جب تک مدت گذرے تو نہیں جو میراث واسطے اسکے روایت کیا اسکو امام محمدؒ نے اور امام مالکؒ کے نزدیک بعد عدت کے بھی وارث ہوگی جب تک وہ غیر سے نکاح نہ کرے جیسا کہ اوپر اسکا بیان بتفصیل گذر چکا

**ص باب رجعت کے بیان میں**

اور جب طلاق دے مروا اپنی عورت کو ایک طلاق رجعی یا دو طلاق رجعی تو بائز ہو ناؤ کہ اگر عدت کے اندر پھر اس رجعت کرے برابر ہو کہ وہ راضی ہو یا نہ ہو اور تین طلاق کے بعد رجعت جائز نہیں **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَكُلُّنَّ فَاكْمِسْ كَوْنُكُمْ مَعَكُمْ يَوْمَ تَرْجَعُونَ** اور جب طلاق دو تم عورتوں کو اور پھر پھر تین وہ تریبہ پنی تینا دے تو نزدیک رکھو انکو موانعی دستور کے **ص** اور یہ شرط ہے کہ اگر گزشتہ ہو تو ایک طلاق کے بعد اس رجعت درست ہو **ف** اس واسطے کہ دو طلاق کے بعد گزشتہ ایسی ہو جاتی ہے جیسے تیرہ بعد تین طلاق کے کیونکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلاق لونڈی کے دو ہیں اور عدت اسکی دو حیض ہیں اور یہ حدیث اور پھر گزشتہ جس اگر کہے کہ رجوع کیا میں نے تجھے یا رجوع کیا میں نے اپنی عورت سے رجوع ثابت ہوگا اور اگر دہلی کی یا بی بیہوت اسکو مس کیا یا اسکی فرج کی طرف بیہوت نظر کی تب بھی رجعت صحیح ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک بغیر زبان کے کہنے کے رجعت ثابت ہوگی **ف** اور دلیل ہماری قول اللہ تعالیٰ کا **فَاكْمِسْ كَوْنُكُمْ مَعَكُمْ يَوْمَ تَرْجَعُونَ** اور یہ مطلق ہے **ص** اگر زبان سے کہے کہ رجعت کرے تو مستحب ہے کہ اس پر گواہ کرے اور عورت کو آگاہ کر دے کہ میں نے تجھے رجعت کی **ف** اور گواہ کرنے سے کیا معنی ہیں کہ جب رجعت کا ارادہ کرے تو وہ مردوں کے سامنے کہ دے کہ تم گواہ رہنا کہ میں اپنی عورت سے رجعت کی **ص** اور اگر شہادت نہ کرے تو بھی رجعت صحیح ہے **ف** اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام مالک کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایک روایت میں رجعت نہیں صحیح ہے مگر گواہوں کے سامنے اور دلیل لائے ہیں ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے **سُورَةُ طَلَقِ مِیْنِ وَاقْتِصِدْ فَاذْكُوفِيْ عَلٰی لِسَانِكُمْ** اور ہم کہتے ہیں کہ یہ امر واسطے استحباب کے ہے اور ولایت کرتا ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے فرقت میں بھی فرمایا **فَاذْكُوفِيْكُمْ مَعَكُمْ يَوْمَ تَرْجَعُونَ** اور جیسا کہ فرقت میں شہادت شرط نہیں ایسا ہی رجعت میں اور بھی دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کی ابو داؤد نے سنن میں کہ ثمران بن حصینؓ نے پوچھے گئے اس شخص سے کہ طلاق دے اپنی عورت کو پھر جماع کرے اسے اور نہ گواہی کرے طلاق اور رجعت پر سو کہما کہ طلاق دیا اسے خلاف سنت کے اور رجعت کی خلاف سنت کے گواہ کرے طلاق پر اور رجعت پر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رجعت میں گواہ کرنا سنن ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور بھی اس حدیث میں اشارہ ہے کہ رجعت جماع سے بھی ہو جاتی ہے نہ فقط قول سے اور یہی ہمارا قول ہے **ص** اور جو شخص کہ اپنی عورت کو طلاق رجعی دے تو مستحب ہے کہ اس پر گواہ و اہل نہ دے

و اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَكُلُّنَّ فَاكْمِسْ كَوْنُكُمْ مَعَكُمْ يَوْمَ تَرْجَعُونَ** اور یہ مطلق ہے **ص** اور اگر شہادت نہ کرے تو بھی رجعت صحیح ہے **ف** اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام مالک کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک ایک روایت میں رجعت نہیں صحیح ہے مگر گواہوں کے سامنے اور دلیل لائے ہیں ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے **سُورَةُ طَلَقِ مِیْنِ وَاقْتِصِدْ فَاذْكُوفِيْ عَلٰی لِسَانِكُمْ** اور ہم کہتے ہیں کہ یہ امر واسطے استحباب کے ہے اور ولایت کرتا ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے فرقت میں بھی فرمایا **فَاذْكُوفِيْكُمْ مَعَكُمْ يَوْمَ تَرْجَعُونَ** اور جیسا کہ فرقت میں شہادت شرط نہیں ایسا ہی رجعت میں اور بھی دلیل ہماری وہ ہے جو روایت کی ابو داؤد نے سنن میں کہ ثمران بن حصینؓ نے پوچھے گئے اس شخص سے کہ طلاق دے اپنی عورت کو پھر جماع کرے اسے اور نہ گواہی کرے طلاق اور رجعت پر سو کہما کہ طلاق دیا اسے خلاف سنت کے اور رجعت کی خلاف سنت کے گواہ کرے طلاق پر اور رجعت پر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رجعت میں گواہ کرنا سنن ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور بھی اس حدیث میں اشارہ ہے کہ رجعت جماع سے بھی ہو جاتی ہے نہ فقط قول سے اور یہی ہمارا قول ہے **ص** اور جو شخص کہ اپنی عورت کو طلاق رجعی دے تو مستحب ہے کہ اس پر گواہ و اہل نہ دے



شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تیرے کی تو تکبر طلاق ہو تو جب وہ عورت جس کی طلاق پڑ جائے اور اگر بعد میں جیسے  
یا زیادہ کے روز میرا نکاح جی تو رجعت ثابت ہوگی اور اگر کم میں جیسے سے جی تو رجعت ہوگی **ف** اور  
دلیل اسکی اصل میں مسطور ہوا اور اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ جب تیرے کی تو تکبر طلاق ہو اور  
عورت تین حمل میں تین بار جی میں طلاق پڑ جائے اور دوسرے لڑکے سے اور تیسرے لڑکے سے رجعت  
ہو جائے **ف** اسواسطے کہ جب پہلا لڑکا یا پہلا تو طلاق پڑ گیا اور عورت متعدد ہو گئی اور دوسرے لڑکے سے پھر  
کی رجعت ثابت ہو گئی اور دوسرے طلاق پڑ گیا اور تیسرے لڑکے سے پھر غاوند کی رجعت ثابت ہو گئی اور تیسرے طلاق پڑ گیا  
ہا یہ ص اور اس پر حد متین ہے ہوگی **ف** اسواسطے کہ تیسرے سے رجعت کے بعد تیسرے طلاق واقع ہو اس حدت و ولادت  
منو کی ص جس عورت کو طلاق بھی دیا ہو تو وہ حدت میں زہمت کرے اور اپنے تئیں اہستہ کرے تاکہ غاوند نہ دے  
اور اس سے رجعت کرے **ف** ہا یہ میں ہے کہ رجعت سے رجعت بلکہ چند مرتبہ رجعت سے رجعت تو زہمت ہے جی مسطور ہوگی  
اتنی اور کشت النہم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ رکھتے تھے طلاق کو بے ضرورت اور فرصت دیتے تھے وقت  
ضرورت کے ص اور غاوند کو مائرمیں کہ نہ دے کہ جو حدت میں طلاق جی کے ہوا ہے ساتھ میں ص لہجہ سے کہ  
کہ اسکی رجعت پڑ گواہ کر دے **ف** کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَخُوفُهُمْ قَلِيلٌ** یعنی نہ ڈرنا کہ  
انکو انکے گھروں سے آخر آیت تک لکھا ہے حاشیہ ہا یہ میں ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی آن عورتوں میں جو معتدہ ہیں طلاق  
رجوع سے اور مرد میان ہے کہ کتنا حدت کر دینا چاہیے جو یہ کہ اگر مرد راضی اور غاوند کو بائز ہو کر اپنی زوجہ سے جسکو طلاق  
جی دیا ہو وہ طے کرے اور اہم شافعی کے نزدیک صی درست نہیں میان تک کہ زبان سے پہلے رجعت کرے اور ہا کہ  
تزدیک صی خود رجعت ہو **ف** اور سی قول ہے اہم انکا اور ہمارے دلیل قول ہے عمران بن حصین کا یہ کہ اگر لڑکا  
کیا اسکو ابو داؤد نے اور دوسرے یہ کہ وہ بمنزلہ زوجہ کے ہو کیونکہ اگر اسکو دوسرا طلاق دے تو پڑ جائے اور ہا کہ  
ہوئی ہے اور تیسرے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** اور غاوند انکے زیادہ حقدار ہیں انکے بھیر  
لینے پر اور غاوند عورت کا نہیں ہو سکتا جب تک کہ عورت اسکی زوجہ نہ ہو اور تفصیل اسکی تفاسیر میں کہ رجوع اور  
جب عورت کو طلاق بائز سے تین سے کم تو وہ کو بائز کر کہ اس عورت سے حدت میں یا بعد عورت کے نکاح کرے **ف** اسوا  
کہ جب تین طلاق دیکھا تو اسکا حکم آگے آتا جو ص ناؤر اگر تین طلاق دے آنا کو یا دو لوٹوئی کو تو پھر اسکو حلال نہیں  
ہوئی جب تک کہ اس عورت سے وطی کرے دو مرتبہ غاوند نہ نکاح صحیح اور پھر دوسرا غاوند اسکو طلاق دے یا مراد سے  
اور حدت کہہ جائے مثلاً یہ کہ تیرے کو گون کا ہے اور سعید بن المسیب کے نزدیک دوسرے غاوند کی وطی شرط نہیں بلکہ فقط  
نکاح کافی ہے اور دلیل لائے ہیں ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے **حَتَّىٰ يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَدًا** اور ہمارے دلیل حدیث  
تفسیر کہ ہے اور وہ حدیث مشہور ہے اس سے زیادہ فی کلام اللہ پر درست ہے تو طلاق کرنا بعد دن وطی کے  
غایت ہے اس حدیث کے میان تک کہ اگر قاضی اسکا حکم دے تو حکم اسکا جاری نہوگا **ف** میزان شرعی  
میں ہے کہ اتفاق کیا امر اربعہ سے کہ جو شخص تین طلاق دے کہ اپنی عورت کو تو پھر اسکو وہ درست نہیں ہے تاکہ

[illegible]











اُس سے روئی کی بھرتی واقع ہوگا پھر اگر اُس سے نکاح کرے اور نہ قریب ہو یا رخصت ہو تو بھرتی طلاق واقع ہوگا  
 اور یہ قریب طلاق ہو اور عورت بائن ہو ورنہ نکاح بائن نہیں اب بدون طلاق کے اُس سے نکاح درست نہیں  
 اگر نکاح بعد میں بعد عین طلاق کے اور طلاق کے پھر اُس سے نکاح کیا تو ایلا و ساقط ہوگا ویکہ اگر عورت بائن  
 ہوگی تو اب اگر بائن نہیں نکاح اُس سے روئی کی بھرتی طلاق واقع ہوگا اس واسطے کہ ایلا و بائن نہیں باور اگر روئی کی بھرتی  
 حالت ہوگا اور کفارہ یا جزا لازم ہوگی اس واسطے کہ قسم بائن ہو اور یہ صورت جب ہو کہ قسم کو سوا طلاق کے اور چیز نہ ہو  
 ہو اور اگر طلاق پر ہے جیسے کہ اگر میں تجھے روئی کروں تو تو بائن ہو قسم بائن نہیں اس واسطے کہ بائن یعنی بائن طلاق  
 ویدینا باطل کرنا جو تعلیق کو فاسد کیا اور پر کتاب طلاق میں یہاں کر چکے تو عورت سے کسی کی یہ ہو کہ کسی شخص سے  
 اپنی عورت سے کہہ کر اگر میں تجھے قسمت کروں تو تجھ کو طلاق ہو اور پھر بائن عمل اس کو کسی طرح سے تین طلاق دیدیلے  
 اور وہ عورت بعد طلاق کے پھر نکاح میں آئی تو اب اگر قسمت کر لیا طلاق واقع ہوگا اس واسطے کہ تجھ بائن کرئی جو تعلیق کو  
 حل اور اگر کسی شخص سے اپنی عورت سے کہہ قسم خدا کی میں تجھے روئی کر دوں گا تو وہ عورت اور دو مہینہ بعد ان دو مہینوں  
 تو ایلا و نام ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ دو مہینہ میں تجھے قسمت نہ کروں گا تو ایک دن تو وقت کر کے پھر کہہ قسم خدا کی میں تجھے  
 دو مہینہ قسمت نہ کروں گا تو اس دو مہینوں کے حوالہ میں اس کے تو ایلا و سوگا اس واسطے کہ پہلے دن تو قسم کھائی تھی دو مہینہ پر  
 ف اور دو مہینہ سے ایلا و نام نہ ہوگا اور دوسرے دن تو قسم کھائی چار مہینہ پر مگر ایک دن کہ ف اور دوسرے دن  
 کہ اول دو مہینوں سے ایک دن گزر گیا ہو تو سب چار مہینہ پورے نہ ہو تو مدت ایلا کی تمام نہ ہوگی حل اگر  
 کسی شخص سے اپنی عورت سے کہہ قسم خدا کی ایک سال تجھے روئی نہ کروں گا تو ایک دن تو ایلا و نام نہ ہوگا ف اس واسطے کہ  
 ایلا و اس وقت ہو تا جو چار مہینہ تک خداوند کو لغیر لازم ہوئے جزا یا کفارے کے اسکاں وظلی کا خود دے اور اس کو کفارہ  
 کو لغیر لازم آئے کسی چیز کے ایک دن و اس سے وظلی کرے لیکن اگر ایک روز وظلی کر لی اور بعد وظلی کے چار مہینہ یا زیادہ اس  
 باقی رہے تو ایلا و ثابت ہوگا اس واسطے کہ اب اسکاں وظلی کا بغیر لازم آئے جزا یا کفارے کے جائز یا نہ ایلا  
 اگر کوئی شخص لہرے میں ہو اور اسے قسم کھائی کہ میں کوئی عورت یا جو نکاح اور عورت اس کی کوئی عورت یا جو نکاح اس واسطے کہ  
 ف کیونکہ ممکن ہو کہ عورت کو کوئی عورت سے بائن نکاح کے اُس سے وظلی کرے حل جس عورت کو طلاق نہ ہو یا  
 جو قبل گذرے مدت کے اُس سے ایلا و درست ہو اور عورت کو اس کو طلاق بائن دیا ہو یا حبیبہ جو تو اس سے ایلا و  
 حاضر میں ف تو اگر بعد قسم کے اُس عورت سے کہہ کہ تو یا حبیبہ کو نکاح میں لایا اور اس سے وظلی کی حاکم نہ ہوگا  
 اور کفارہ یا جزا لازم ہوگی لیکن اگر اُس سے چار مہینہ تک وظلی نہ کر لیا تو ایلا و سوگا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا  
 لِّلَّذِينَ يُؤْتُونَ بِرِّیْکُمْ مَّا رَزَقْنَاهُمْ یُسِرُّوا بِکُمْ وَیُؤْتُوا بِکُمْ سِرًّا وَیُؤْتُوا بِکُمْ سِرًّا وَیُؤْتُوا بِکُمْ سِرًّا  
 حل اگر کسی شخص سے اپنی عورت سے ایلا و کیا اور سب چار مہینہ یا زیادہ کے یا سب مغرضی عورت کے یا توئی کے  
 ف رتی کے خفی ہر دو ہونا اور کہتے ہیں کہ یہ عورت رتتا ہو یعنی اُس سے جماع نہیں کر سکتے سبب اس بات کے  
 کہ تمہیں سوا پیش کر مکی مچ کے اور کوئی سوراخ نہیں ہوتا لہذا کافی المعرب حل یا سبب ہونے زیادہ کے

در بیان طلاق



تبع ان حجرے کے ساتھ لے کر دینا اور ایک حدیث میں جمیعہ واقع ہو اور وہ جو حکو ظاہر ہو یا وہ کہ ثابت بن قیس کے  
 دو قسے ہیں کہ وہ دو عورتوں میں اسکی واقع ہوئے کیونکہ دونوں طریقے صحیح ہیں **ص** بدلے میں اس مال کے کہ  
 ہماہیت رکھتا ہو مہر جو یکمی اور ایک طلاق بائن طلع سے بڑا ہو **ف** اور یہی مشہور ہے قول امام شافعی کا اور  
 ایک دایت میں ہے اور امام احمد کے نزدیک طلع صحیح ہے اور طلاق نہیں ہے تو بعد از طلاق کے اگر طلع کیا تو اس کے نزدیک پھر  
 نکاح کرنا اس سے درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہیں اور استدلال دونوں مدعیوں کا اسی آیت سے ہے جو طلع میں  
 وارد ہوئی ہے اور طریقہ استدلال کتب اصول میں مکتوب ہے اور یہی امام شافعی نے دلیل لائے ہیں کہ اس میں طلاق سے کہ وہ یو بھی  
 گئے ایک شخص سے کہ وہ طلاق دے اپنی عورت کو پھر طلع کر لے اس سے آباد درست ہو کہ اب اس سے نکاح کرے تو  
 فرمایا انھوں نے کہ ہاں درست ہے یا ہے نکاح کر لے اس سے روایت کیا اسکو ابن الجوزی نے اور اجماع کیا اسکا عبدالرزاق نے  
 اور روایت کی دارقطنی نے ابن عباس سے کہ طلع فرقت ہے اور ایسا ہی مروی ہے حضرت عثمان سے اور دلیل ہمارے وہ  
 ہے جو ذکر کیا صاحب ہدایہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلع ایک طلاق بائن ہے اور روایت کی دارقطنی  
 اور بیہقی نے سنن میں ابن عباس سے کہ کثیر سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا طلع کو ایک طلاق بائن اور روایت کیا اسکو ابن عدی نے کامل میں اور ضعیف کیا اسکو  
 ساتھ ابن عباس کے کثیر تقی کے اور روایت کی بخاری سے کہ وہ متروک ہے اور کہا انسانی نے متروک الحدیث ہے اور تبعہ  
 سے کہ انھوں نے کہا پھر ہیز کر داسکی حدیث سے اور سکوت کیا اس سے دارقطنی نے اور ایک طریقہ اس حدیث  
 کا صحیح ہے جو روایت کی عبدالرزاق نے سعید بن السبیہ سے مسکا تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا طلع کو ایک طلاق  
 بائن اور یہ مسل ہے صحیح ہے اور مسل ہمارے نزدیک حجت ہے خصوصاً صاحب کوئی ہے جو اسکی حدیث سند اور یک نام شافعی نے  
 بھی کہ مراسیل سعید بن السبیہ کے اسکو حکم وصل کا ہے کیونکہ میں نے اسکو سید کیا اور حدیث ثابت بن قیس کی جو ایک روایت  
 ہمارے ہاں مشہور روایت کرتی ہے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے عثمان سے کہ انھوں نے کیا طلع کو ایک طلاق اور  
 حضرت ابن مسعود سے کہ انھوں نے کہا نہیں ہوتا ہو طلاق بائن مگر فیہ میں یا ایلا میں اور ایسا ہی روایت  
 کی حضرت عائشہ سے اور تعمیل کی اسکی اس مقام میں تبع ابن ابی اسحاق اور اگر شرارت غاوند کی طرف سے ہے  
 تو بدائع کا لینا مکروہ ہے **ف** شمر بن اسحاق سے کہ روایت کی امام احمد نے ان میں **ا** ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ  
 عَنْ اَبِيهِ قَالَ اِذَا كَانَ الظُّلُمُ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ فَقَدْ حَلَّتْ لَهَا الْعِدَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ  
 الرَّحْلِ فَلَا يَحِلُّ لَهَا الْعِدَّةُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَوْلُهُ مَا أَحْدٌ يَعْنِي كَمَا ارَاهُمْ عَمِي لَمْ يَكُنْ مِنْ قِبَلِ الظُّلُمِ  
 عورت کے تو طلال ہو مگر قدی لینا اور اگر یہ طرف سے مرد کے تو نہیں طلال ہے اسکو قدی کہا محمد نے اسی سے ہم اند کرتے  
 ہیں **ص** اور اگر شرارت طرف سے عورت کے کہ ہو تو بقا مہر جو اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے **ف** اسواسطے کہ روایت  
 کی ابو داؤد سے مراسیل میں اور اس انی شیبہ اور عبد الرزاق نے قسمة ثابت بن قیس میں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے کہا انکی عورت سے کیا پھر رقی ہو تو اس پر اسکا مال کو کہ اسے بگو مہر میں دیا ہو کہا اسے ہاں اور کچھ زیادہ

حدائق کنز الایضاح

حدائق کنز الایضاح

تو فرمایا آپ نے کہ زیادہ ہمیں اور نکالا اسکو دار قطنی نے اسطرخ اور کہا کہ اسناد کی ادھی دلی سے ابن حزم سے  
 انھوں نے عطا سے انھوں نے ابن عباس سے اور مرسل صحیح جو اور نکالا ابن الجوزی نے طریق دار قطنی سے  
 ابی الزمیر سے کہ ثابت بن قیس بن شماس بھی اسکا پاس رہی بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول اور مزین دیا اسکا  
 ایک باغ تو کہو وہ مانا اسکا اسکی عورت نے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا پھر دیتی جو تو اس پر دیا کہ  
 کہا اسنے ہاں اور کچھ نہ کہ تو فرمایا ابی علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیکن یا دلتی تو نہیں تب نے لیا اس باغ کو ثابت نے  
 اور پھر دیا اسکو آخر حدیث تک کہا ابن الجوزی نے کہ اسناد اسکی صحیح جو اور کہا دار قطنی نے کہ اسکا اسکو ابو زبیر نے  
 کشتہ لوگوں سے اور بھی نکالا دار قطنی نے ابی سند سے عطا سے کہ بنی علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ یوسف مرد  
 اس عورت سے جس سے منع کرے زیادہ اس نے کہ دیا جو اسکو اور روایت کیا اسکو ابن جبر سے ابن عباس سے اور انھیں ہر دو  
 حکم کی ثابت کو کہ یوسف باغ اپنا اور نہ زیادہ یوسف کے کہا بعض متعین نے کہ نہیں تنگ جو عورت اس روایت میں  
 ساتھ مرسل صحیح کے کہ نوید جو گئی ساتھ مسند اور مرسل کے اور روایت کی امام محمد نے آثار میں اور امام ابو حنیفہ نے  
 مسند میں اور عبد الرزاق نے اور وکیع نے حضرت علی سے کہ فرمایا انھوں نے خلیفہ سے مرد عورت سے زیادہ اس سے کہ دیا جو  
 باغ وغیرہ میں نہایت جو امام ابو حنیفہ سے کہ کہ وہ نہیں اور اس روایت کی دلیل طلاق آیہ جو اور دوسرے یہ کہ تو  
 کی ابن الجوزی نے ابو سعید خدری سے کہا انھوں نے تمہی بہن میری رہیت میں ایک مرد انعامی کے کہ  
 نکال کیا تھا اس سے باغ پر آخر حدیث تک میاں تک کہ فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا پھر دیتی جو تو  
 اسکو باغ اور دو طلاق دے جنگو کہا اسنے ہاں اور زیادہ کوئی ہوں تب فرمایا آپ نے کہ پھر دے اس پر باغ اور زیادہ کر  
 اسپر لیکن یہ حدیث صحیح نہیں اسناد میں اسکی علیہ آتی جو کہا ابن حبان سے کہ میں طلال نے لکھنا اسکی حدیث کا اور بھی  
 اسناد میں اسکی حسن بن شمارہ جو کہما بقیہ نے کذاب جو واما علم **ص** اور اگر طلاق دیا عورت کو مال پر یا مال کے  
 ساتھ اور زوجہ نے قبول کیا طلاق بائن واقع ہوگا اور زوجہ پر مال لازم ہوگا اور جو شراب یا سور پر طلاق دیا تو طلاق جمعی  
 واقع ہوگا اور زوجہ پر کچھ نہ لازم آوے لگا اور اگر شراب یا سور پر طلاق کیا تو عورت کو طلاق بائن واقع ہوگا **ف** کیونکہ  
 حدیث میں جو کہ طلاق ایک طلاق بائن جو **ص** اور زوجہ پر کچھ لازم نہ آوے لگا اور اگر زوجہ نے کہا کہ جو کچھ میرے ہاتھ  
 میں ہے اسے بدلے میں طلع کر لے اور خاوند نے قبول کیا اور عورت کے ہاتھ میں کچھ نہ نکلا ایک طلاق بائن واقع ہوگا  
 اور زوجہ پر کچھ لازم نہ آوے لگا اور اگر عورت نے کہا کہ طلع کر مجھ سے اس مال پر جو میرے ہاتھ میں ہے یا آن بدہوں پر جو  
 میرے ہاتھ میں ہیں اور خاوند نے طلع کیا اور عورت کے ہاتھ میں کچھ نہ نکلا تو اول صورت میں جو کچھ میرے ہاتھ میں  
 رہیوے اور دوسری صورت میں تین درم دیدیوے **ف** اسوائے کہ فحل جمع کے میں اور اگر طلع کیا عورت  
 خاوند سے اجرت پر کہ جو کچھ اس کے گھر میں جو وہ خاوند کے واسطے جو تو جائز جو اور جو کچھ اس ساعت میں گھر میں جو گا تو وہ  
 خاوند کا جو اور اگر کچھ نہ نکلا تو عورت پر کچھ نہیں اور اگر زوجہ نے طلع کیا اسپر جو کچھ میں جو مال بدہوے سے تو خاوند کو جو کچھ  
 ہوگا ویر یا دیا ہوگا اور اگر کچھ نہ نکلا تو عتبار کر خاوند سے لیا جو وہ ماور کہ پھر نہ کی شکل کی کھلی **ص** اگر عورت نے

مدنی مسائل طلاق

سنة ثانیة





ف اور دوسرے ہر ایک دوسرے کو بری کر دے **ص** ساقط کر دیتے ہیں ہر حق کو جو ایک دوسرے پر برائی  
حقوں میں سے جو متعلق ہیں نکاح کے **ک** مثلاً ایک عورت کا مہر ہزار روپے تھا اور اسے تسلیم لینے کے سو روپے  
خاوند نے غلط کیا تو ماہر پر کچھ مہر و نفقہ لازم نہ آویگا اور اگر بعد لینے مہر کے سو روپے پر غلط کیا تو خاوند کو مہر و نفقہ  
کے اور کچھ ہر ایک **ص** اور جو حقوق کے نکلنے سے متعلق نہیں جیسے قیمت آل اسباب کی کہ رواج سے خاوند سے  
اسکو خریدنا جو ساقط ہو گئے اور مہر و نفقہ ساقط ہو جائیگا۔ لیکن فقہ ایام حدیث کا تو نہیں ساقط ہو گا اور فقہ کے  
ایسا ہی جو فقہ سے میں اور مہر ساقط ہو جائیگا بغیر فقہ کے اور اگر بایں اپنی طرف کی مال اللہ کی طرف سے اس کے حادثہ  
خلق کیا تو ہر کچھ لازم نہ آویگا اور مہر اسکا ساقط ہو گا اور طلاق اگر مالک اسے صحیح روائے میں **ف** اور بے  
لے کہا کہ طلاق واقع نہ ہو گا اور اول صحیح جیسا کہ ہا یہ ہیں ہر اور مراد طلاق سے طلاق بائن **ص** اور  
اگر بایں بدل خلق کا ضمان ہو گیا جو صحیح ہو اور اسے بال لازم نہ آویگا **ف** اور مہر ساقط ہو گا یا **ص** اور اگر شرط  
کیا بدل خلق کو اس شرط کی پر پس اگر قید کیا اسے اور وہ اہل مہر سے ہر تہ اسیر طلاق میں ہر ایک اور مال لازم  
نہ آویگا **ف** یعنی وہ اہل مہر سے ہر تہ طلاق حاتی ہو کہ خلق کیا میرے اور اگر نکاح کیا میرے اور اگر اس بدل کو رواج  
کی طرف سے بابت قبول کیا تو نہیں وہ بابت میں ایک روایت میں طلاق راجع ہو گا اور ایک روایت میں طلاق راجع ہو گا

**ص باب ظہار کے بیان میں**

ظہار شریعت میں کہتے ہیں اسکو کہ مرد تشبیہ دے اپنی زوجه کو یا اس کے اس منہ کو جیسے کل بڑھتے بھیر کرے کیا  
یا کسی عضو متعلق کو اس سے **ف** مثلاً یون کہتے کہ نالت تیرا یا بے تیرا **ص** ساتھ اسکا تمام کہ کہ اس پر گناہ ہو گا اور  
ہر چاہے وہ حرام رہا ہی ہوں یا نہیں **ف** تو اگر تشبیہ نہ دی اور کہا کہ تو میری ماں یا میری بہن یا میری بیوی تو ظہار ہو گا  
اور اگر عورت کہ کہ تو میرے اور پر ایسا ہر جیسے پشت میری ماں کی تو کچھ نہیں **ص** تو اگر کہ کہ تو میرے میرے مثل  
پشت یا شکم میری ماں یا بس یا پیچھے بھی کہ ہوا کہ میرے سر تیرا یا فرج تیری مثل پشت یا شکم یا ران یا میرے میری ماں یا بس  
یا پیچھے بھی کہ یا کہ نعت تیرا یا نالت تیرا مثل پشت یا شکم میری ماں یا بس کہ تو ظہار ثابت ہو گا اور ہر اہل مہر کی مثل پشت  
اور رواجی مثل ہی اسکا کہ **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ آبَائِهِمْ  
یسمان کہ کہ کما فی حقہ **ف** لیکن ان کا **ص** تو اگر مثل کی قتل گناہ دے کہ اسے مارا گیا اور گناہ دہو  
ظہار کا فقط اور اس مثل حرام کے بدلے میں کچھ دینا لازم نہ آویگا **ف** اس واسطے کہ روایت ہر سبب میں ہر سے کہ  
فرمایا جی علی المد علیہ وادو علیہ **ف** اس مظاہر میں کہ جماع کرے قبل گناہ دینے کے کہ کہ ایک ہی گناہ ہر طاعت  
کیا اسکو تہیدی اور اس ماہر سے اور ہا یہ میں جو کہ فرمایا رسول اللہ علی المد علیہ وادو علیہ **ف** اس واسطے کہ اسے استغفار کر  
اللہ سے اور ہر عورت کو یہاں تک کہ گناہ دے اور وہ اس کی مانند اس کے اس جہاں سے کہ ایک مہر سے ظہار کیا عورت سے  
اپنی بھیر کا یا اس پر بھیر کر یا جی علی المد علیہ وادو علیہ کہ اس میں ہر جس کی یا اس کا یا اس پر بھیر کر دینے کے میلے نہ ہر بھیر کر یا  
اس کے جب تک کہ کہ کچھ فرمایا نگلو اللہ نے ان کو کہ کیا او کا جماع سے اور صحیح کیا اسکو تہیدی سے اور تہرج ہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
عقباتی کلمات لطافت  
۷۱  
بسم اللہ الرحمن الرحیم





ص دو مینے لگا تار دوسرے رکھنے کے لئے مینوں میں منان اور دو دو وعید کے اور میں نے ایام تہہ میں کے  
نہ اویں راگ ایں دونوں میں ایک سے ذیجی وطر کیا اگر تہہ نہ رہے جو باطنی کی ورات میں تہہ یا یوں میں سٹو انو کچھ سرے  
سے رہے تہہ و کسے یعنی اُن فردوں کے جو پہلے رکھنے کے جو کھارے میں تہہ نہ رہے اور اہم ابو موسیٰ کے نزدیک  
تہہ نہ رہے اور اُن دونوں کو مال کے تمام کرو پوتے **ف** جامع الرضویں لکھا جو کہ اگر اُٹھائے کفارہ میں  
ایک میں انتاب کے عہد تک غلام کے آزاد کرے پر قادر ہو جائے تو بجز تہہ نہ ہوگا **ص** اور اگر دوسرے  
تہہ نہ ہو تو تہہ کھاوے وہاں اسکا نائب ساتھ مسکینوں کو ہر ایک کو بقدر مددۃ طر کے **ف** یعنی گیسوں  
لغت صناع اور جو اور خرے سے ایک صناع اسواٹھ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے **ف** کو کسے طاع و طاع کو  
مستحق مسکین کے یعنی جو شخص کہ طاقت نہ رکھے دوسرے کی تو کھا نا کھلا نا ہر ساتھ مسکینوں کا اور فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث اس میں صناع اور مسل بن معمر بن کہ واسطہ ہر مسکین کے نصف صناع جو گیسوں  
اسابی ہوا اسے گیس کھا رہی ہے تہہ نہ رہے اور صناع سلم بن معمر اور ہر ایسے میں سہیل بن معمر واقع ہوا تہہ نہ رہے  
غریب و ملکیں واسطہ کیا طرائفی نے معجم میں اُنوں میں صناع کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا تو ساتھ  
مسکینوں کو تہہ نہ رہے صناع تو کھا آتے کہ سہیل مالک ہوں میں اسکا گریہ کہ اعانت کیجئے آپ میری یا رسول اللہ اعانت  
کی اسکی ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پندرہ صناع کے اور اگر دو لوگوں نے یہاں تک کہ پہنچ گیا تیس صناع تک اگر تہہ نہ رہے  
ابو داؤد میں ہے کہ حضرت نے اُنکی میری سے کہا کہ لیا عرق کچھ کر کا اور کھلا دے اسکو ساتھ مسکینوں کو اور دوسرے  
ساتھ صناع کا کھا اور عرق کہتے ہیں رمل کو **ص** اور اگر تہہ نہ رہے ایک کو قیمت مددۃ فطر کی ویدہ دوسرے تو بھی دوسرے  
اور اہم تہہ نہ رہے کے روٹ یا قیمت کا درست سہیل اور اگر تہہ نہ رہے ایک کو بیٹھ کر کھا یا کھلا یا تو بھی خانہ  
ہوگا اگر تہہ نہ رہے سہیل ہوں اور اگر تہہ نہ رہے ایک کو ایک سہیل ہوں اور دوسرے نے جو بھی دوسرے تہہ نہ رہے  
مطلوبہ نہ ہو کہ دونوں ملنے برابر نصف صناع گیسوں کے یا ایک صناع جو اور دوسرے کے جو اب **ص** اور اگر تہہ نہ رہے  
دو مینے تک ہر دو دستار مددۃ طر کے دیا اسقدر قیمت دی یا ہر دو دونوں وقت بیٹھ کر کھا یا کھلا یا تو بھی دوسرے  
جو کہ اور اگر دوسرے کا مددۃ ایک بنی رو میں ایک شخص کو دیا یا تو دوسرے ہوگا اگر کسی دوسرے سے سدا دیا تو اور اگر دوسرے  
کی نیت سے ساتھ شخص کو کھا دیا ہر ایک کو مال یک صناع گیسوں کا جو تہہ نہ رہے کے روٹ و اسوگ کر ایک طہار  
سے اور اہم محمد کے روٹ و دونوں طہار سے اور ہوا و لگا اور اگر بیٹ سے کادۃ افطار دوسرے دیا جو  
توسب کے تہہ نہ رہے دونوں سے اور ہوا و لگا **ف** اور جو اسکی تہہ نہ رہے میں نہ گور جو **ص** اور اگر  
دو طہار سے چار ماہ تک دوسرے رکھے یا ایک سو میں شخص کو کھا نا دیا یا دو طہار کو آزاد کیا تو دونوں طہار  
کھا دیا اور ہوا و لگا اگر کسی کو معین کیا ہو اور اگر دوسرے کی نیت سے دوا و مالک دوسرے رکھے یا ایک غلام کو  
آزاد کیا تو جسکے واسطے نا بہ معین کرے اور اگر نیت کفارۃ قتل ظنا اور ظمار کی ایک غلام کو آزاد کیا تو کسی کی طرف  
سے جو نہ ہوگا اور اہم ہر کے تہہ نہ رہے دونوں صورتوں میں **ف** یعنی دونوں طہار کی نیت میں اور ظما







معتزلت کے بعض عورتوں پر نادر و جوار میں نہیں بسبب حرکت کے یا کہ برتن کے طور پر عین جو نہ نسبت اس عورت کے  
 حسد و بدین اور بعض کتابوں میں اس کا اسطرلاب پر قوم پر کہ ایک پشت میں سر و بانی بھر کے اسکو اچھین کر با  
 اور ذکر اسکا چھٹا اور مائل ہو و اسے طرف پیڑ کے تو معلوم ہو کہ عین میں جو در نہ عین پر لیکن ت متفرک نہ ہو  
 اور محیط میں جو کہ اگر اکت اسکا معبر کہ خراج میں اوقالی اسکا ممکن ہیں تو عورت کو مطابق تفریق کا عین ہو چکا ہو  
 اگر رعایت مغیر ہو تو وہ ماسد عیوب کے جو فی الفور تفریق کر اوی عا دے کی جیسا کہ آتا ہے **وص** اگر اسے اقرار  
 کیا کہ میں عورت پر نہیں ہو سچا **ف** یعنی اوقالی نہیں کیا **ص** تو ایک سال غریبی کی حاکم مدت مقرر کر دے  
 اسکو اور یہی صحیح ہے اور رعایت حسن میں امام ابو عیسیٰ سے ایک سال شمی ملت دے اور سال شمی عین تو یہ حد  
 اور ربع دل کا ہو تا ہے اور سال قمری بارہ مہینے کا اور مدت اسکی میں سو چوبیس دن اور تیسرا حصہ ایک درگاہ اور تیسواں حصہ  
 ایک دن کا ہو تا ہے اور ماہ رمضان اور ایام مفصل اسی مدت سے شمار کیے جاویں گے۔ ایام مرفوع اور زمرہ کف ہلے  
 میں جو کہ ایک برس کی مدت دیا مرفوعی جو حضرت محمد کر علی اور اس سے عورت استی لیکر روایت کی سو اخرج کیا اسکا عبد الرزاق  
 سے سعید بن المسیب کے روایت کیا ہے اسکا طے عین میں کہ مدت مقرر کی جاوے ایک سال کی گما سمیے اور یہ مدت اس قدر  
 ہوگی کہ تفرق واقع ہو اور اسطرلاب نکالا اسکو اس کی عین سے دشمنی سے کہ تفرق اسطرلاب لکھا ہے کہ مدت مقرر کر دے  
 واسطے عین کے ایک برس اس کی کفہ اٹھا یا کر دیک تیرے اور ایک روایت میں جو کہ حدت تیرے مدت مقرر کر دی واسطے  
 عین کے ایک برس اور وضو کیا کہ اگر اربعت میں مجامع کیا عورت تو فہما درہ تفریق کر دو دریاں آئے اور واسطے عورت کے  
 مہر جو کامل اور روایت کیا اسکو امام محمد بن الحسن ابو عیسیٰ سے اسخوں اسمعیل بن اسلم کی سے اسخوں عیسیٰ بن ابی ایک  
 عورت مردیک تفرق اسکا کہ اگر مرد کی انکو کو فہما درہ نہیں ہو چکا ہو چکو تو مدت مقرر کر دی انھوں اس کے ایک سال تو  
 ہر گاہ کہ گذر گیا ایک سال اور یہ یوسیا اسکو تو اختیار دیا عورت کو اور اسے اختیار کیا ایسے لکھو تو کیا حدت مقرر کرے اسکو  
 ایک طلاق مائیں اور لیکر حدیث حضرت علی بنی سور روایت کیا اسکو عبد الرزاق اور اس بنی شیبہ دونوں نے اپنی  
 سندوں سے اور حدیث اس سے روایت کیا اسکو اس بنی شیبہ سے کہ گما اسخوں سے مدت مقرر کی جاوے عین  
 کی ایک سال تو اگر مجامع کرے فہما درہ تفریق کر اوی عا دے دریاں آئے اور یہی اخرج کیا اسکا دار قطنی اور عبد الرزاق  
 سے اور روایت کی ابی بنی شیبہ سے مغیر بن شعبہ سے کہ اسخوں سے مدت مقرر عین کو ایک سال اور نکالا ابن ابی شیبہ  
 سے حسن بن سہیل اور عطاء اور سعید بن المسیب بنی المد عمر سے کہ گما اس سب سے مدت مقرر کر دے عین کو ایک سال کی  
**ص** میں جو طوطی عین کی مدت ایک سال میں تو قاضی تفریق کر دے اس دونوں میں اگر عورت طلب کرے نہ تفریق  
 کو اور مائیں جو عادیگی عورت ساتھ ایک طلاق کے اور عورت کو گل مہر جو اگر علوت کی جو اس سے اور واجب ہوگی  
 مدت آدرا کر دریاں روج اور زمرہ جس کے اندر اسے اختلاط ہو گیا کہ وہی سے کہ گما کہ میں تجھ پر قادر ہوا ہوں اور زمرہ سے  
 اسکا انکار کیا اور دو قمل کھان کے کہ تھی یا قیل و دہر تو اس کے لکھ کر کے گواہی دی کہ شیبہ جو فہما درہ کو قسم دیکے اگر قسم کھائی  
 تو حق ہو گا یعنی تفریق باطل ہو جائیگی اور اگر قسم سے مکمل کیا یا عورتوں سے گواہی دی کہ کو یہ جو قاضی عا دہ کو

ابن ابی شیبہ  
 ابو عیسیٰ  
 محمد بن الحسن  
 ابو عیسیٰ  
 ابو عیسیٰ









۱۰۰ کے حالات

سات ہوگا اور عدت رو بہ جاری رکھ کر ایسے شخص کی جسے ایسی رو بہ مرض میں طلاق یا اور کسی میں مرض  
واسطے طلاق یا کسی کے **ف** ایک جو یا میں **ص** بعد الاصل میں جو یعنی اگر عدت طلاق کی گزر گئی اور وہ  
جس میں مسئلہ اور عدت ٹوٹ کر نہیں گزری تو مرد پر ہانک کر بیعت کی عدت تک ٹھہرا دیں اور اگر عدت بیعت کی  
گزر چکی اور عدت طلاق کی میں گزری تو طلاق کی عدت تک ٹھہرا دیں اور واسطے طلاق یعنی کے عدت وفات ہوگا  
اگر مولائے نبوی کو مار دیا اور وہ ایسے مرد سے عدت میں طلاق یعنی کے تھی تو عدت تیرہ کو تمام کرے اور اگر عدت  
میں طلاق یا کسی کے یا عدت میں جو کہ تھی تو عدت نو ہدی کی تمام کرے اور اگر عدت ایسی یعنی حوس یا میں جو یعنی کو  
مرض یا زیادہ کی ہو اور حوس اسکا موقوف ہو گیا ہو اور طلاق یا اسکو جائز تو عدت کرگی ساتھ میں بیعت کے تو اگر عدت گزرے  
اس میں بیعتوں کے حوں دیکھا تو معلوم ہوگا کہ وہ ایسی بھی قوانین بھی عدت حیضوں سے شروع کرے اور ہدایہ میں لکھا ہے  
کہ یہی صحیح ہے **ف** اور بعد بیعت کا مدت ہے جو کہ اگر بعد میں ایسا میں کے خون دیکھا تو حیض نہ ہوگا اور عدت مہینوں سے  
باطل ہوگی اور فساد نکاح بھی ظاہر ہوگا اور بعضوں کا کہ حیض ہوگا تو عدت مہینوں سے باطل ہو جائیگی اور فساد نکاح ظاہر  
ہوگا اور صدر الشہید فتویٰ دیتے تھے اس بات پر کہ اگر ایسی بیعت حوں دیکھا بعد میں ایسا میں کے چاندی بیعت کا ہو کر  
حیض ہو جائیگا اور فتویٰ دیتے تھے کہ عدت مہینوں سے باطل ہو جائیگی اگر حوں دیکھا قبل تمام ہوئے عدت کے  
مہینوں سے اور اگر بعد تمام ہوئے عدت کے خون دیکھا تو باطل ہوگی ہلکا ہلکا لکھنا کہ دفعہ القدر اور وفات میں  
لکھا ہے کہ اگر عدت گزرے کہ بھی حوں دیکھے تب بھی سرے سے عدت حیضوں سے شروع کرے اور ایسا ہی ہونا  
مستند کہ ابون یمن کہانی ایجابی **ص** اور ابو علی وفاق کی روایت میں ہے کہ اگر کسی عورت کو نکاح ایسا ہو گیا ہو اور وہ  
حوں دیکھے بعد اس کے تو حیض نہ ہوگا اور ایسا میں باطل نہ ہوگا اور اگر بعد میں بیعت کے اسنے نکاح کر لیا ہو تو ایسے خون سے نکاح  
فاسد ہوگا اس واسطے کہ وہ خون اسے وقت میں نہیں **ف** اور موافق روایت و قایمے کے فاسد ہوگا **ص** اور  
اگر اس عورت نے عدت شروع کی حیض سے اور بعد ایک حیض کے ایسے ہو گئی اور خون اسکا مستطیع ہوا تو مہینوں سے  
عدت شروع کرے **ف** اور جو کچھ کہ حیض پہلے گزرا جو عدت میں محسوب نہ ہوگا **ص** اور اگر ایک عورت عدت  
میں تھی اور کسی شخص نے اس سے شہ سے وطی کی **ف** برابر ہو کہ وہ شخص اسکا خاوند ہو جو طلاق دے چکا ہو یا  
جو **ص** قوانین وطی کے لیے ایک اور عدت چاہیے اور دونوں عدتیں متداخل ہو جائیگی یعنی جو کچھ عدت  
اول سے باقی ہو اب وہ دونوں میں محسوب ہوگا اور حیض کے بعد وطی یا شہ کے دیکھے وہ دونوں عدتیں محسوب ہوگا  
اور جب یہی عدت تمام ہو جائے تو دوسری کو تمام کرے اور صورت اسکی یوں ہو کہ نوح کے اسکو ایک طلاق یا میں طلاق دے اور اسکو  
ایک حیض یا اور پھر اس سے کسی شہ سے وطی کی تو اس پر دو عدتیں ہیں تو اول حیض پہلی عدت کا ہوگا اور دوسری  
اسکے دونوں عدتوں میں ہو جائیگی تو عدت پہلی تمام ہو گئی اور دوسری عدت کے واسطے ایک حیض اور پھر  
اور امام شافعی کے نزدیک متداخل جب ہوگا کہ وطی یا شہ روج سے ہو اور عورت اسکی عدت میں ہو لیکن اگر  
دوسرے کسی ایسی سے ہو تو متداخل نہ ہوگا اور عدت طلاق اور موت کی گزر جائیگی اگر چہ زوجہ کو خاوند کی موت



نہیں آئی **ص** اور سر نہ نکال دے **ف** اس واسطے کہ حدیث میں ہے کہ سر نہ لگے دے اور نہ تو سر  
 لگا دے کہ جب پاک و نجس سے ڈالے قرن میں ٹکڑا ٹکڑا کیا اظہار کیا یہ حدیث متفق علیہ اور یہی لفظ مسلم کا ہے اور  
 ابو داؤد اور نسائی نے زیادہ کیا کہ نصاب نکرے اور سانی کی روایت میں ہے کہ لکھی نکرے اور حدیث ام سلمہ میں ہے  
 کہ یہ بیچا جس حدیث میں ام سلمہ نے کس چیز سے سر دھوئیں فرمایا چہوں سے بہری کے حصہ مرید سے  
**ف** کیونکہ اعانت دہی حدیث ام سلمہ نے سر نہ لگنے کی بات کو ام کلثوم کی جیسے مرید تھے غافل اٹھے اور حدیث تھی  
 امیر در کی آنکھوں میں روایت کیا اسکو امام احمد نے اور اس واسطے کہ انہیں ضرورت ہو اور مستود و ابونہ زینت  
 جو مسیحا حضرت نے مساج کی تھا حدیث کو واسطے ایک تین کے سبب کثرت خوں کے حصہ اور نہ سوگ  
 کرے وہ لونڈی ام ولد جسکو آکر دیکھو واسطے اور لکھن فاسدین اس واسطے کہ یہاں کچھ نعمت نکلی جاتی تھی  
 بلکہ نکاح فاسد کا منع واجب **ف** تو اور خوشی چاہیے **ص** اور نہ میام ہر جہت سے اس عورت کے پاس جو عہدہ ہو  
 نکاح کا ملکہ تارے اور کنا سے ہے **ف** انورہ نہ موت ہو **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِی مَا  
 عَصَیْتُمْ مِنْ خَطَاہِ الْبَشَآءِ** یعنی نہیں گناہ جو تم پر آئیں جو اشارہ کرتے ساتھ اسکی پیغام سے عورتوں کے اور  
 حضرت اس عباس سے مروی ہے کہ جاری ہیں کہ مراد وہ کرتا ہوں میں نکاح کا یا یا ہوتا ہوں کہ کل ماہ سے مجھے کوئی عورت  
 نیک محبت آکر کہا قاسم نے کہ تم تو اچھی اور دین تجھ میں رعب ہوں اور اللہ کا ایک خیر پوچھا تا ہر یا ماندا ہے اور  
 نکالا بدیقی نے سعید بن جبیر سے قول میں اللہ تعالیٰ کے **اَلَا تَتَّقُوْا اللّٰہَ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْکُمْ رِجَالًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ** میں نے غیب  
 ہوں اور میں امیدوار ہوں کہ تم تم جمع ہوں اور نہ کہ میں جسے ارادہ نکاح کا کہتا ہوں اور ہر اسے میں چکا کرنا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر میں **اِنَّ فِیْکُمْ لِرِجَالٍ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ** اور نہ وعادہ کرتے اسے  
 یو تبہ کہ پوشیدہ نکاح جو اور اس امام نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور جو عورت کہ مدت میں طلاق جمعی کے یا بائس کے بہرہ تو وہ اپنے  
 تفریق میں بھی بالاجماع جائز نہیں **ف** متخالف **ص** اور جو عورت کہ مدت میں طلاق جمعی کے یا بائس کے بہرہ تو وہ اپنے  
 کہرت کسی وقت نہ لکھے اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَا تَحْزَنْ فِیْہِمْ یَوْمَئِذٍ فَاِنَّکُمْ اَنْتُمْ  
 اَلْغَافِرِیْنَ** **وَلَا تَحْزَنْ فِیْہِمْ یَوْمَئِذٍ فَاِنَّکُمْ اَنْتُمْ اَلْغَافِرِیْنَ** یعنی نہ نکالو انکو اپنے گھروں سے اور وہ لکھیں کہ جس لوہی کسی فاسدہ نے جو حضرت  
 عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فاسدہ جو کہ نہ کر میں اور واسطے مارا مارے کے نکالی جاویں اور کہا حضرت عبداللہ بن عباس  
 کہ فاسدہ جو کہ نہ کر مانی کرے اسے فاسدہ کے سر میں زیادہ اس واسطے کہ فاسدہ عورتوں کا فاسدہ فاسدہ کے مال میں ہے  
 تو انکو اعتیاج لکھنے کی نہیں **ص** اور جو عورت کہ عادت میں موت کی ہو اسکو جائز ہے کہ دن کو لکھے او کی چیز عادت  
 کو اور کہ اسے انکسرت کو لکھی ہر اس میں **ف** اس واسطے کہ اسکو واسطے فاسدہ میں جو تو بخیر ہو لکھنے کے نکلتے کے نکلتے  
 کہ کہ فاسدہ اسکا مار دیر ہو **ص** اور عورت کہ بہرہ نہ واسطہ دہی تو اسکو جائز ہے کہ جس طرح اسے فرقت یا موت یا طلاق و فاسدہ  
 اسی طرح عادت کو تمام کرے **ف** جمعی اس گھر میں جو اسکی طرف نسبت کیا تا تھا واد و فاسدہ فرقت اور موت کے اس واسطے  
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلَا تَحْزَنْ فِیْہِمْ یَوْمَئِذٍ فَاِنَّکُمْ اَنْتُمْ اَلْغَافِرِیْنَ** اور اس عادت موت کی انکی طرف کی اور فاسدہ موت مالک سے

نہیں آئی  
 اور سر نہ  
 نکال دے  
 اس واسطے  
 کہ حدیث میں  
 ہے کہ سر نہ  
 لگے دے اور  
 نہ تو سر  
 لگا دے کہ  
 جب پاک و  
 نجس سے ڈالے  
 قرن میں  
 ٹکڑا ٹکڑا  
 کیا اظہار  
 کیا یہ حدیث  
 متفق علیہ  
 اور یہی لفظ  
 مسلم کا ہے  
 اور ابو داؤد  
 اور نسائی  
 نے زیادہ  
 کیا کہ نصاب  
 نکرے اور  
 سانی کی  
 روایت میں  
 ہے کہ لکھی  
 نکرے اور  
 حدیث ام  
 سلمہ میں  
 ہے کہ یہ  
 بیچا جس  
 حدیث میں  
 ام سلمہ  
 نے کس چیز  
 سے سر  
 دھوئیں  
 فرمایا  
 چہوں سے  
 بہری کے  
 حصہ مرید  
 سے

روزی ہر کہ غاوندان کا نکاح تلاش میں اپنے بھائے ہوئے غلاموں کی بھرتی کیا انھوں نے اسکو بتا دیا اسے  
 کہا آئیے کہ بھرتی میں جیسا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ دیا کہ ان کو گول میں کہ غاوند سے میرے لیے نہیں منظور  
 مکان اور زمین تو فرمایا اچھا چھ پر گئی میں جس سے میں پکارا کہ بھرتی فرمایا تب تو اسے گھر میں تنگ کہ پوچھ لکھا اللہ کا  
 اپنی مدت کہ بھرتی تمام کی تمہیں جاری میں اور عقل دن کہا کہ فیصلہ کیا اسی حکم سے اس کے بعد غاوندان نے نکاح اسکو  
 احمد اور چاروں عالموں نے اور بالکے کو طایس میں درابن جہان صحیح میں ان کا حکم لے اور کہا کہ صحیحہ ایک مسئلہ میں  
 الذی صحیحہ بحیثہ عاقلان کو بھرتی جائے یعنی صحیح ہوا سنا و اسکی دونوں طریقوں سے اگر نہ نکاح اسکو بخاری و مسلم  
 نے اور کہا کہ محمد بن یحییٰ نے لے کہ یہ حدیث صحیح محفوظ ہے اور ایسا ہی کہہ کر ترمذی نے **ص** لکھ کر کہ گھر سے نکاحی کا دعویٰ  
 ہو اور اسکو نکاح مال کا یا گھر کے گرجا لے کا یا کہ گھر کا اسکو نہ لے تو ان سب صورتوں میں زوجه کو اختیار ہے کہ اس گھر  
 سے نکل جاوے اور اگر زوجه مدت میں طلاق بائیں کی ہو تو گھر میں غاوند سے پردہ پائے اور اگر گھر تنگ ہو تو اولیٰ ہی ہو  
 کہ غاوندوں سے نکل آوے **ف** اور زوجه کو بھی نکل آنا جائز ہے یہاں **ص** اور اس طرح اگر غاوند ماضی  
 ہو وے تب بھی نکل آوے اور اولیٰ ہی ہے کہ غاوند نکل جاوے **ف** فتح القدیر میں ہے کہ جہاں کوئی اس قسم کا  
 عقد تحقق ہو تو عورت کو خروج مباح ہو جائیگا اور اولیٰ ہی ہے کہ غاوند نکل آوے **ص** اور اچھا یہ ہے کہ ان دونوں  
 کے بیچ میں ایک عورت معتبر مقرر کی جائے کہ قادر ہو وے منع پر دلی سے اور اگر کسی شخص نے سفر میں یا اپنی زوجه کو  
 کہ اس کے ساتھ طلاق بائیں دیا یا مگر ان موقع اقامت میں ہے اور زوجه کے شہرتک وہاں سے مدت سفر  
 نہیں ہو تو وہاں سے پھر آوے اور ان کے مدت میں سے اور اگر جہاں کا ارادہ رکھتی ہے اور جہاں سے آتی ہو تو  
 میں دن تین رات کی مسافت سے کم نہیں تو عورت کہ اختیار ہے جہاں ان دونوں جانب سے علی باوے  
 ہو سکتا ہے برابر ہے کہ اس کے ساتھ کوئی ولی ہو یا نہ ہو اور اعتیاد اس میں ہے کہ رجوع کرے اور اپنے سکون میں اس کے  
 جہاں سے چلی تھی مدت کرے اور امام سرخسی کے نزدیک دونوں جانبوں سے جو اقرب ہو اسکو اختیار ہے  
 مدت سفر سے زیادہ ہو یا کم اور اگر جس جگہ سے نکلی ہے تین روز کی راہ ہو وے اور جب طرف باقی ہو کہ ہو وے  
 تو اسی طرف چلی جاوے اور اگر وہ جگہ موضع اقامت ہے مثلاً شہر ہے تو امام کے نزدیک یہاں مدت تمام کرے اگر اس کے  
 پاس کوئی ولی موجود ہو وے اس واسطے کہ نکلتا معتد کو حرام ہے اگر وہ مسافت مدت سفر سے کم ہو اور اس میں  
 نزدیک اگر اس کے ساتھ ولی ہو تو نکلتا اسکا حرام نہیں ہے کہ کوئی راہ واسطہ و مشقت بدائی کے نکلتا اسباب ہے اور مدت سفر اگر کوئی  
 ہو وے ولی کے تو بائیں قول میں اس میں کہ جب نکلتا بائیں ہو تو اب کس طرف جاوے اس میں کسی ہی تفصیل ہے جیسے گذری

### ص باب ثبوت نسب کے بیان میں

اگر کسی شخص نے کسی عورت کو کہا کہ اگر اس سے میں نکاح کروں تو وہ طالق ہے اور پھر نکاح کیا اس سے اور وہ نبی  
 بعد چھ مہینے کے وقت نکاح سے تو نسب اس کے اس شخص سے ثابت ہو جائیگا اور لازم ہو جائیگا اسکو تہم اس  
 عورت کا **ف** اور دلیل اسکی اصل میں مذکور ہے **ص** اور ثابت ہو جائیگا نسب مطلقہ بطلاق رجعی کا اگر جب

دو لڑکے کو دو برس میں یا پانچویں حب تک قرار کر کے عدت کے گزرنے کا تو اقرار کر لی عدت کے گزرنے کا اور بھرنی اور طلاق اور ولادت کے سچ میں دہرے سے زیادہ کی ثابت ہو تو نسبتاً مت شوکا اسو سے حسب حب ثابت ہوتا ہے کہ مدت اقرار اور ولادت میں بھرنے سے کم گزرنے ہوں جیسا کہ آگے آتا ہے اور اولاد یا اس لڑکے کو کم دہرے سے تو بابت ہو جائیگی اسے خاوند سے ساتھ گزرنے عدت کے اور نسبتاً مت ہو جائیگا محتاس اس صورت کے جبچہ زیادہ میں دہرے سے کہ وہاں رجعت ثابت ہو جائیگی کیونکہ اب حمل وطی کا نہیں ہو سکتا اگر گزرتا ہے اور اول صورت میں ہو سکتا ہے کہ حمل وطی نکاح میں ہو کیونکہ وہاں وقت طلاق سے دہرے سے کہ مدت گزری ہو جس اور جو عورت کہ مطلقہ بطلاق بائیں ہو تو اس کے لڑکے کا نسبتاً مت ہو جائیگا جب وقت طلاق سے دہرے سے کم میں اس کے لڑکے کو کہ یہ مطلق قبل طلاق کے ہو اور جو دہرے سے کہ جنہی تو نسبتاً مت ہو گا کہ یہ خاوند اسکا دعویٰ کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اسے حمل وطی کی ہو جسے سے ایام عدت میں آدھ عورت مراہقہ ہو یعنی ایسی لڑکی ہو جسکا مثل کی عورتوں سے جماع ہوتا ہے اور وہ ایسی س میں ہو کہ بالہ ہو سکتی ہو مثلاً انور میں یا زیادہ کی تو نیکر علامات نہ ہوں ظاہر نہیں ہوئے وہ اگر عدت طلاق کے کم میں نومینے سے جنہی ہو کہ طرفین کے نسب لڑکے کا ثابت ہو گا اور اگر انور مینے میں جنہی تو نسبتاً مت ہو گا اور نومینے اسو سے معتبر ہوئے کہ اقل مدت حمل چھ مینے ہیں اور عدت اسکی تین مینے ہا اور اصل میں اس مقام پر تفصیل کی ہو جس اور نزدیک یا دور ہو سکتا کہ اگر طلاق جمعی ہو تو نسبتاً مت ہو کہ نسبتاً مت ہو گا اسو سے کہ تین مینے اسکی عدت کے مدت میں اور وہ میں کہ مدت حمل میں آدھ اگر طلاق میں تو تو دو برس تک آدھ اگر کسی عورت معتدہ لے اقرار کیا کہ مدت میری تمام ہو گئی اور پھر چھ مینے سے کہ میں قتل اقرار سے جنہی تو نسبتاً مت ہو گا ثابت ہو جائیگا لیکن اگر پھر مینے میں زیادہ میں قتل اقرار سے جنہی تو نسبتاً مت ہو جائیگا کاسیلا پھر فتح القدر وغیرہ اس لکھ کہ پھر مینے کی مدت وقت اقرار سے معتدہ لے اور کتب شرح وقایہ میں قتل طلاق سے لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ جو ہر عالم ساج سے جس اگر عورت معتدہ لے وہ جنہی کیا کہ میں لے لڑکا جانا اور وہ لڑکے کا ولادت کا انکار کیا تو اگر قتل ولادت کے حمل ظاہر تھا یا خاوند نے اسکا اقرار کیا تھا تو ایک عورت کی گواہی سے نسب ثابت ہو گا اور اگر قتل ولادت کے حمل ظاہر تھا اور خاوند نے بھی اسکا اقرار نہیں کیا تھا تو دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی واسطہ ثبوت سب کے ضرور ہے ہر امام صاحب نزدیک اسطر میں کہ زوجہ تنہا کہ میں گئی اور لڑکے ساتھ کوئی تھا اور گھر میں کوئی لڑکا تھا اور وہ دووں مردوں کے دروازے پر تھے کہ وہ لڑکے کی شہی باڑے کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور صاحبین کے نزدیک سب مردوں میں گواہی ایک عورت کی کافی ہے اگر کوئی عورت مدت موت میں دو سال کے قبل جب تو نسبتاً مت ہو جائیگا اور اگر معلوم نہیں کہ قبل موت کے جنہی یا نہ اسکو دو برس میں یا کم میں لکھا ہے کیا دے کہ یہ لڑکا آگے عورت کا ہو تو اگر صاحب قرار سے ہیں کہ اسے صحت شہادت میں ہو سکتی ہو یہ کامل ہوئے نصاب ہاوت کے یا مد مدت کے تو قتل اور لڑکا عمارت ہو جائیگا اس مقرر کے جن میں اور اگر صحیح الشہادہ ہیں تو نسبتاً مت نامت ہو جائیگا مقرر وغیرہ مقرر کے جن میں آدھ جو رشتہ لے اقرار میں کیا تو نسبتاً مت ہو گا ایک مرد سے لکھا کہ عورت

ماہنامہ شریعت  
نومینے میں جنہی تو نسبتاً مت ہو گا اور نومینے اسو سے معتبر ہوئے کہ اقل مدت حمل چھ مینے ہیں اور عدت اسکی تین مینے ہا اور اصل میں اس مقام پر تفصیل کی ہو جس اور نزدیک یا دور ہو سکتا کہ اگر طلاق جمعی ہو تو نسبتاً مت ہو کہ نسبتاً مت ہو گا اسو سے کہ تین مینے اسکی عدت کے مدت میں اور وہ میں کہ مدت حمل میں آدھ اگر طلاق میں تو تو دو برس تک آدھ اگر کسی عورت معتدہ لے اقرار کیا کہ مدت میری تمام ہو گئی اور پھر چھ مینے سے کہ میں قتل اقرار سے جنہی تو نسبتاً مت ہو گا ثابت ہو جائیگا لیکن اگر پھر مینے میں زیادہ میں قتل اقرار سے جنہی تو نسبتاً مت ہو جائیگا کاسیلا پھر فتح القدر وغیرہ اس لکھ کہ پھر مینے کی مدت وقت اقرار سے معتدہ لے اور کتب شرح وقایہ میں قتل طلاق سے لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ جو ہر عالم ساج سے جس اگر عورت معتدہ لے وہ جنہی کیا کہ میں لے لڑکا جانا اور وہ لڑکے کا ولادت کا انکار کیا تو اگر قتل ولادت کے حمل ظاہر تھا یا خاوند نے اسکا اقرار کیا تھا تو ایک عورت کی گواہی سے نسب ثابت ہو گا اور اگر قتل ولادت کے حمل ظاہر تھا اور خاوند نے بھی اسکا اقرار نہیں کیا تھا تو دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی واسطہ ثبوت سب کے ضرور ہے ہر امام صاحب نزدیک اسطر میں کہ زوجہ تنہا کہ میں گئی اور لڑکے ساتھ کوئی تھا اور گھر میں کوئی لڑکا تھا اور وہ دووں مردوں کے دروازے پر تھے کہ وہ لڑکے کی شہی باڑے کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور صاحبین کے نزدیک سب مردوں میں گواہی ایک عورت کی کافی ہے اگر کوئی عورت مدت موت میں دو سال کے قبل جب تو نسبتاً مت ہو جائیگا اور اگر معلوم نہیں کہ قبل موت کے جنہی یا نہ اسکو دو برس میں یا کم میں لکھا ہے کیا دے کہ یہ لڑکا آگے عورت کا ہو تو اگر صاحب قرار سے ہیں کہ اسے صحت شہادت میں ہو سکتی ہو یہ کامل ہوئے نصاب ہاوت کے یا مد مدت کے تو قتل اور لڑکا عمارت ہو جائیگا اس مقرر کے جن میں اور اگر صحیح الشہادہ ہیں تو نسبتاً مت نامت ہو جائیگا مقرر وغیرہ مقرر کے جن میں آدھ جو رشتہ لے اقرار میں کیا تو نسبتاً مت ہو گا ایک مرد سے لکھا کہ عورت





کتاب الطے کو کہہ گا کہ یہ میرا فرزند ہے اور وہ اسکا لڑکا ہے سیکتا ہے بعد اسکے وہ شخص مر گیا اور لڑکے کی ماں نے کہا کہ  
وہ اسکا بیٹا ہے اور میں اسکی بیوی ہوں تو دونوں وراثت ہو گئے اگر وہ عورت معوقہ الحریۃ ہو تو یہ بھی مشہور ہو کہ  
اس لڑکے کی ماں ہے اور اگر معلوم ہو کہ وہ عورت نہ ہے اور وہ شہسہ لڑکا کہ تمام ولد تو عورت کو وراثت میں آتا ہے اور لڑکا وراثت

## حصہ باب حضانت کے میان میں

اور واسطے تربیت مغیر کے حق دار اقل مان ہو اور اسیر جہر کہ گیا اگر تہ اس کے اور فائدہ نہ کہ یہ بیان میں نقل فرمے ہو جاوے  
یعنی طلاق نہ یا ہوں کیونکہ روایت ہے حضرت عبدالعزیز بن عمر رضی اللہ عنہ کہ ایک عورت کہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا  
برتن اور چھائی پیری اسکی شک کہ ورگو میری اسکا کران اور بایں اسکے مجھے طلاق دیا اور چاہا کہ جو کہ جہیز ہے اسکو محض  
سوف فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو زیادہ حقدار ہو اسکے رکھنے کی جیب تک نکاح نہ کرے روایت کیا  
اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو اور اسواسطے کہ مان کی شقت زیادہ ہو تو دنیا اسکی طرف اچھا ہو گا اور  
حضرت ابو بکرؓ نے دنیا مام پسہ حضرت عمرؓ کو بلکہ سپہر کیا اسکو طرف اسکی ماں کے وقت وقوعی فرقت کے روایت کیا اگر  
مالکؓ اور عبدالرزاقؓ نے اور زیادہ کیا بیعتی نے کہ کہا ابو بکرؓ نے سنائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ دنیا  
تھے نہیں جدا کی جاوے والدہ اپنے لڑکے سے اور عنعنہ بن ابی شیبہ میں کہ عمر بن خطابؓ نے طلاق دیا جمیلہ بنت  
عامر بن ابی الاثیر کو تو اسنے لکھ کر کیا اور اسنے حضرت عمرؓ کو دے لیا اپنے بیٹے کو اور بکرا اسکو اسکی نان لے یہاں تک کہ  
مراۃ کیا دونوں نے حضرت ابو بکرؓ پاس تو فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے کہ چھوڑ دو اسکی ماں اور لڑکے کو تو بے لیا  
اسکی ماں لڑکے کو اور ایک روایت میں مسند کی کہ فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے چھوڑنا مان کا اور گو و اسکی اور بوا اسکی بہتر  
ہو اسکے بے غصہ یہاں تک کہ جوان ہو جاوے لڑکا تو اختیار کر لے اپنے نفس کو ص اور حب مان ہو جو  
یعنی مرگئی ہو یا کسی جنسی سے اسنے نکاح پڑھا لیا ہو کفایہ ص تو مال دلی ہے اگر تہ کتنی ہی بلند ہو با و  
یعنی نانی کی مان اور مالی کی نانی وغیرہ اسواسطے کہ یہ حق ماؤں کی جانب کا ہو تو جب مان نہ ہوئی تو مان کی مان کی  
طرف منتقل ہو جاوے لگا ص اور اگر نانی نہ ہو وے تو وادی بہتر ہو بہنوں ص اسواسطے کہ وادی بھی حصہ مان کا ہے  
ترکے میں اور شقت بھی اسکو زیادہ ہو بہ نسبت بہنوں کص تو اگر وادی نہ ہو تو بہنیں اسکی حقیقی بھرنیاں ہیں  
علاقائی ص اور یہ اولیٰ بہن خالہ سے اسواسطے کہ یہ بیٹیاں ہیں اپنے باپ کی اور اسی واسطے مقدم ہیں میراتیں  
اور ایک روایت میں خالہ اولیٰ ہو بہن اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالہ بچا مان کے ہر حق میں  
بیٹے حضرت حمزہؓ کے نکالا اسکو بخاری نے اور نکالا اسکو امام احمدؓ نے حدیث سے علیؓ کی بھرنیاں لڑکی باہنی خالہ  
کے پاس ہے کہ بیشک خالہ مان ہو اور روایت اسحق بن اہویہ میں ہو اس لفظ سے فَإِنَّ الْخَالَهَ وَالْأُمَّهَ  
اور یہی عبارت واقع ہو دیا ہے میں ص بعد اسکے حقیقی بہنیں مان کی بھرنیاں ہیں بہنیں مان کی بھرنیاں ہیں  
مان کی بھرنیاں کی بہنیں حقیقی بھرنیاں ہیں علاقائی ص اور مصلحت ہے کہ اول جزوات قرأتیں ہر معنی بالانہ مان و لڑکی  
کی طرف کی جو مقدم ہو گا وہی بھرنیاں کی جانب بھرنیاں کی جانب کی اور خالہ اسواسطے مقدم ہے جو بھی بھرنیاں کی بہن ہوتی ہو

اور خاندان کی بہن اور قرابت ماوری اص مقام میں اولیٰ حص اور یہ سب ذکر ہو جو تین آزاد ہوں اس واسطے کہ ان کو نہ صرف  
اور ام ولد کو حق تہریت اپنے لڑکے کا نہیں **ف** ایسا ہے کہ انکو نہ بہت فراغت نہیں **ح** اور اگر کم ذبیحہ کا مسئلہ  
مسئلہ کے چکر لڑا کر کا مسلمان چار اور ان اسکی ذبیحہ ہو تو اسکی ماں کو حق پرورش کا جبکہ وہ نہ بھیجے نہ وہیں کو یا اللہ تعالیٰ کو  
کھڑے تو ان دروہوں کو عورتوں میں ہاں سے جھین لیا جاوے گا اور جس عورت کو نکاح کر لیا غیر محرم سے وہ اس کے طور پر  
کا حق اسکی جائز **ف** اور دلیل اسکی حدیث عبداللہ بن عمرؓ جو اوپر گزری **ح** اور اگر محرم سے نکاح کیا جیسے غشی  
ماں سے نکاح کیا لڑکے کے چچا سے یا اسکی دادی سے اسکا دادا سے تو یہ حق باطل نہ ہوگا **ف** اور دلیل اسکی ظاہر  
**ح** اور اگر نکاح غیر محرم سے ہوا تھا سنا ہو گیا تو بھی حق اسکا لوٹ آوے گا اور اگر کوئی عورت ماں اور باپ  
کی جانب سے موجود نہ ہو تو حق پرورش عصبات کو پہلی الترتیب **ف** یعنی پہلے باپ پھر دادا پھر بھائی حقیقی پھر بھائی  
علانی پھر شہتیقی بھائی کا پھر شہتیقی بھائی کا اور اسطرح بیٹے تک انکی اولاد و حق پھر چچا کے بیٹے **ح** لیکن غیر  
کو ساتھ عصبات غیر محرم کے مثل پہلی عتاقہ یا چچا کے بیٹے کے نہ ہینگے **ف** اور غیر کو دیر یونہی آزاد ہوئی افسانہ کہتے ہیں  
آزاد کر دے اسے کہ اگر کسی میں ہو کہ جب غیر کو کوئی عصبت نہ تو انسانی بھائی کو دینگے پھر اس کے بیٹے کو پھر اس کے انسانی بھائی  
کو پھر اس کے بیٹے کو پھر ان کے شہتیقی بھائی کو پھر علانی کو پھر انسانی کو اس واسطے کہ ان لوگوں کو بھی ولایت ہو نکاح میں نہ ہو  
انام ابو عیثہؓ کے کتابہ اور اگر کسی دست پرورش ایک ہی درجہ میں ہوں تو جو زیادہ ہر درجہ کا ہوگا اسکو پھر جو زیادہ ہوگا  
ہوگا اسکو دیر یونہی **ح** اور اگر اسکو جو ناسق ہو لوگوں کو حید سکھاتا ہو آزاد کر دے کہ اختیار ہوگا نکاح و املا نام شہتیقی  
**ف** کہ ان کے نزدیک لڑکے کو اختیار ہوا اس واسطے کہ روایت ہر نان بن سنان سے کہ وہ اسلام لائے اور انکا کہ انکی عورت سے  
اسلام سے جو نکاح یا بیعتی یا عدلیہ آزاد و مسلم نے ماں کو ایک گوشے میں اور باپ کو ایک گوشے میں اور لڑکے کو ان کے درمیان  
میں جو نکاح لڑکا اپنی ماں کی طرف پھر فرمایا اپنے یا اللہ تو ہدایت کر اسے پھر نکاح اسے باپ کی طرف تو لے لیا اسے اسکو نکاح  
اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کیا اسکو ماں کے اور بھی نکاح لاچاروں عالموں نے ابو ہریرہؓ سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو ماں اور باپ کے درمیان میں کہا تیری ماں نے حدیث حسن صحیحہ جو اوپر صاحبہ نے بیعت یا ہر  
کو لڑکے کی عقل نامہ ہو سوا اختیار کر لیا اسی شخص کو جو اسکو تقدیر کرے ابوہریرہؓ سے کہ اس کے خلاف عیب اور صحیح ہوا ہر صاحب سے کہ  
انھوں نے اختیار نہیں کیا اور یہ حدیث ہوا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا اللہ ہدایت کر اسکو ابو داؤد  
آپ کی استجاب ہو قبول ہو تو کہ میں تیری تعویض واسطے لڑکے کے یا تمہوں پر اس صورت پر کہ لڑکا بالغ ہوگا **ح** اور ان  
نافی خدا میں پسیر کی یہاں تک کہ اسے اور چکر اور پہنے اور استنجا کرے اکیلے اور اندازہ کیا اسکا خضعت شرارت بریں سے  
**ف** اور اسی پر فتویٰ ہو **ح** اور اگر کسی بہت تنگ نہ غیر آدھے اور امام مگر سے مروی ہو یہاں تک کہ شہوت و ارہود  
اور یہی معتبر ہو واسطے فساد زمانے کے اور سوا ان کے اپنے خدا میں خیر کے یہاں تک کہ شہوت والی ہو اور سلطان کو یا نبیوں جو  
کہ بعد عدت کے کہیں اپنے فرزند کو سفر میں لجاوے مگر اپنے وطن اصلی میں جہاں اسکا نکاح ہو تھا **ف** ایسا ہے کہ  
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو شخص مل والا ہو کسی شہر میں تو وہ اہل اس شہر کا چوتھا شہر کی ہر دہائی























یعنی آئندہ کا لفظ لکھا تو وقت داخل ہو چیکے جو غلام کہ وقت قسم کے اسکی ملک میں گئے وہی غلام آزاد ہو کر نکلتا  
اور جس غلام کہ بعد قسم کے مالک ہوا وہ دس روپے آزاد ہو گا حتیٰ اور اسی طرح اگر کہ جو غلام میرا ہو جو ہمارے مالک  
ہوں میں اسکا آزاد ہو کر بعد کے تو جو غلام کہ وقت قسم کے اسکی ملک میں جو وہی غلام آزاد ہو کر نکلتا  
ملک میں تو دس روپے آزاد ہو گا اگر یہ قسمی کے دل میں خریدتا ہو حتیٰ اور اگر کہ جو غلام میرا ہو جو ہمارے مالک  
ہوں میں اسکا آزاد ہو کر بعد کے تو وہ لڑکا آزاد ہو گا اگر کہ میں چھ مہینے سے قسم کے وقت سے بنے اور اگر کہ لڑکی قید نہ لگا تو بعد ہی  
بھی اور اسکی محبت میں مل بھی و دونوں آزاد ہو جائے اور اگر کہ جو غلام میرا ہو جو ہمارے مالک ہوں آزاد ہو کر بعد ہی تو  
کے تو جو اس کے قبل اسکی ملک میں ہو گا میرا ہو گا لڑکا اور جو اسکے بعد ملک میں تو لڑکا میرا ہو گا تو اسکی بیع جائز ہوگی لیکن بعد  
میں کے دونوں ثلث مال سے آزاد ہو جاوے گا حتیٰ اور دلیل اسکی اصل میں کو جو حص اور جس شخص نے اپنے غلام  
کہا تو آزاد ہو جائے میں ہر ارادہ کے اور اسے قبول کیا تو وہ آزاد ہو گا اور ہر ارادہ میں ہر قسم کے وجاویگے تو ضمانت نہیں ہوگی  
صحیح ہوگی اس واسطے کہ بدین صحیح ہو کہ جو نکلا آزاد ہو کر غلام بدل کتابت کے ضمانت اسکی جائز نہیں کہ بدینکہ وہ غلام میرا ہو کر  
نہیں صحیح نہیں تو مکاتب میں اور زمین فرق معلوم ہو گیا اس واسطے کہ مکاتب آزاد زمین جو تاجیک کے اسیر لڑکے یہ بھی  
رہے اور اگر خارج ہو جائے تو بیکر ملک جو حاکم ہر خلاف متفق علی مال مال کے کہ یہ آزاد ہو جائے اور غرض اسیر ہر تاجیک کے آزاد  
ہیں اور جسے اپنے غلام کہ مالک اور سند مال تو نکلا واکرے تو آزاد ہو کر مال کے واکرے کے غلام مانہوں ہر تجارت ہر دکان  
تو بیع مال کو انہی مجلس میں واکرے آزاد ہو گا اور اگر کہ جب واکرے تو آزاد ہو کر جو وقت کے تمام مال لڑکا آزاد ہو جائے لڑکا اگر کہ  
مجلس کے واکرے اور آزادانہ کرنے سے ہر کہ مولیٰ کہ ویرہ ہو اور اسکا قسم نہ لڑکا یا کسی جگہ کہ جو کہ مولیٰ اسکو لے کر کسی مال کے  
سکتا ہر کہ آزاد کیا ہو اس مال سے جو کہ کیا ہر اس کے سے پہلے لیکن علی اس صورت میں اس پر رجوع کر لینگا اس صورت میں جو آزاد یا  
کے مال کے سے لیکن آزاد و دونوں صورتوں میں ہر و لگا اور اگر بعض مال کو آزاد کیا تو آزاد ہو گا یہاں تک کہ کل مال واکرے کے  
مولیٰ و دونوں صورتوں میں قائلین جو حاکم ہر کل مال بعض وقت تجارہ کے آزاد کر کہ تو جب اس ہر کے بعد میری موت آزاد  
تو اگر غلام نے یہی موت اسکو قبول کیا اور وارث نے اسکو آزاد کر دیا تو آزاد ہو گا اور جو وارث نے بھی نہ آزاد کیا اور اسے قبول  
کیا تو آزاد ہو گا اور جو اسے قبول کیا اور وارث نے آزاد نہ کیا تو بھی آزاد ہو گا اور جو اسے قبول کیا اور وارث نے آزاد کیا تو بھی آزاد  
بالمال ہو گا بلکہ موت آزاد ہو جائے اور اگر کہ ایسا لکھی خیریت ہر اسکو آزاد کیا اور اسے قبول کیا تو آزاد ہو جائے اور اگر کہ ایسا لکھی خیریت ایک  
سال کی اس پر لازم ہوگی واکرے قبل گذرے ایسا لکھی کے مولیٰ اگر کہ تو زور و زبانت میں قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور اگر  
محمد کے نزدیک قیمت خیریت کی واجب ہوگی اسی طرح اگر غلام کو ایسے ساتھ مقابلے میں کسی چیز میں جس کی آزاد قبل نہیں کر سیکے وہ  
ہاں کہ جو کچھ کو خیریت کے نزدیک قیمت اپنے نفس کی غلام پر لازم ہوگی اور ادا محمد کے نزدیک قیمت اس شخص کی اگر کسی شخص نے  
بانہی کے مالک کہ اسکی ہندی کو بدلیں ہزار کے آزاد کر اس شرط پر کہ میرے ساتھ اسکا نکاح کو دے اور اسکا اسکا آزاد کیا  
اور باندی نے اس شخص کو قبول کیا تو وہ باندی واجب کی طرقت آزاد ہو جائے گی اور اس شخص کی خیریت اسکو آزاد کر کہ اس باندی کو میری طر  
سے بدلیں ہزار کے آزاد کر حتیٰ یعنی میری طرف کا لفظ زیادہ کیا اور انکی مسئلہ دیا ہے جو اس ہزار کو اسکی قیمت



## فصل ام ولد کے بیان میں

اگر لونڈی مولیٰ سے جنمی تو وہ ام ولد ہو گئی اگرچہ بیٹے سے اسکا مالک تھا بلکہ کنین بھی اور بچہ مالک ہو گیا اور کونسا  
 ماتمہ یہ کہ **حرف** یعنی مع اور مبیہ اسکا جائز نہیں اور بیٹی کو نیا اور خدیست لیا اور انار و دیہ اور ملک و کونسا پان  
 ہر کدانی المدیہ آورہ اور وہ ظاہری اور بعض فقہاء کے نزدیک بیچ اسکی جائز ہے اور روایت کی اہل باطن اس میں جہاں سے  
 کو کد کر گئی بان ابوالمہریم کی نزدیک سوال المدیہ علی المدیہ مسلم کے تو فرمایا آپ نے آزاد کیا اسکو اسکے لیے اور تہات  
 کیا اسکو ان مدنی سے کامل میں اور ابن عبد البر نے مبیہ میں اور روایت کی کہ طاقنی نے حضرت عمر سے کہنے کیا بھول  
 بیچ سے ام ولد کی اور کہہ کر بھی جائیداد اور نہ میراث ہو زمین اور نہ مسجد کی جائیداد لیکن فائدہ اٹھاوے اس سے سید اسکا  
 حب تک جیتا رہے سو جب مر جاوے تو وہ آزاد ہو اور اسکا لالا اسکو مالک نے مؤطامین نافع سے احول سے ابن عمر  
 سے صحیح **ص** مگر یہ کہ وہ آزاد ہو جاوے گی کل مال سے اس کے **ف** اس واسطے کہ معید اس نسبت مروی ہے کہ اگر کیا  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد ہو جاوے اس اہانت اولاد اور نہ بھی جائیداد کسی قریش میں اور نہ کی مابین ثلث مال میں  
 ذکر کیا اسکو ایسے میں اور فتح اللہ میر میں ہے کہ ذکر کیا اسکو امام محمد نے اصل میں اور لکھا ابن ماجہ نے اس میں اس سے  
 کہ فرمایا سوال المدیہ علی المدیہ مسلم سے مولود ہی کہتے ایسے سارے مولود آزاد ہو بعد اسکی موت کے اور روایت کیا  
 اسکو مالک نے سند رک میں اور کہا کہ صحیح الاسناد ہے اور روایت کیا اسکو ابو یعلیٰ موصی نے اور زیادہ کیا کہ وہ آزاد ہو کر  
 موت کے بعد کہ آزاد کرے اسکو مولیٰ اصل جی موت کے **ص** اور رسمی کر گئی واسطے میں مولیٰ کے اور لونڈی کے  
 طے کے کاستات سے مگر مگر یہ کہ مولیٰ اسکا اقرار کرے اس واسطے کہ لونڈی کو اس سے معیت ہو اور جب لے کر لیا تو وہ ام ولد  
 ہو گئی اس جو لڑا ہوتے ہی تو لے کر قرار کے کاستات سے ثابت ہو جاوے گا مگر یہ کہ تراجہ اسکا انکار کرے اس واسطے کہ ام ولد  
 خراس متوسط ہو اور خراس قوی منکوحہ کا ہو کہ اس کے طے کے کاستات سے ہو دیکھ بغیر قرار کے اور اس کے انکار سے نفی ہو  
 بلکہ حال صاحب ہو کہ اگر گرام ولد نصرانی کی اسلام لائی تو وہ انی برا سلام کو پیش کرے لیکر کہہ بھی مسلمان ہو تو وہ  
 اسکی ام ولد پر ہوگی اور اگر اسلام سے آئے انکار کیا تو ام ولد نصرانی قیمت کے سمی کر گئی بعد اسکا مادہ جو باوگی  
**ف** اور امام رشک کے نزدیک لعل آزاد ہو جاوے گی اور سعادت کی رہا ہے جو حق ہو جاوے گی **ص** اور جب کہ لونڈی  
 دو شریکوں میں ہے اور وہ ہے اور ایک نے دو شریکین میں اس لڑکے کا دعویٰ کیا تو اسے اس سے ثابت ہو جائے  
 اور وہ اسکی ام ولد ہو جاوے گی اور فاسن جو اسکی بہت قیمت کا اور بعت متحرک **ف** شہر سے مراد ہر محل ہر آزاد  
 افسوں کے نزدیک عقودہ ہے کہ عورت بختہ ہر جا رہی باقی واسطے طے کے اگر زامالال ہوتا **ص** قیمت لہ  
 کا آزاد ہو نہ لوں سے دعویٰ کیا تو دونوں سے مست ثابت ہوگا **ف** اور امام شافعی کے نزدیک قیادان کی طرح  
 زوجہ مگر بیٹا اور وہ حکما بطلان اس سے سب ثابت ہوگا اور ہر اندہ ہر بڑی ہر شہر سے اخراج کیا اسکا  
 بن منصور نے اور خثائن سے روایت کیا اسکو اتوم نے اور تعبیل مع اللہ میر میں جو **ص** اور وہ دونوں کی ام  
 ولد ہو جاوے گی اور ہر ایک پر نصف عشر لازم ہوگا دوسرے کے واسطے اور وہ اس میں مساو نہ کہ لہن اور ہر ایک

حدیث کی کتابت و تحقیق

















کر دیکھتے تو ٹوٹتی اور جہ کے کہ کر دنگ تو کیا بھی اگر کر لیا تو قسم تو ٹوٹتی اور اگر کہے کہ مجھے پیادہ جا مانا نہ دلو یا کہیے کی طرح ہے  
 جو تو جہ یا عہدہ میل کرے اگر انہیں سوار نہ ہوگا تو دم دریا پڑے گا **ف** یعنی بڑی بڑی کھجور یا کھجور کا بیج **ص** برنگلاب اس صورت  
 کے کہ کہے مجھے کھانا یا عہدہ خدا کو مانا یا پیادہ روا نہ ہو یا حرم یا مسجد یا مہیا یا عہدہ مردہ کو واجب ہوتا ہے سو تو ان میں سے جو  
 پیادہ کر لارام نہیں ہوتا **ف** ملک میل گھر سے نکلا لارام جو دریا میں کہے نزدیک حج اور تہہ میل اللہ لارام **ص**  
 اگر کہے کہ علام میرا آزاد ہے اگر میں اس میں حج کروں پھر وہ مدعی نہ کا ہو اور دروگواہ گواہی دیں کہ حجر کے دن وہ  
 کوٹے میں تھا تو قسم تو ٹوٹتی اور علام آزاد ہوگا تب تک **ف** نزدیک **ص** اس لیے کہ حج نہ کرنے پر شہادت نصی پر شہادت ہے  
 اور وہ مقبول نہیں **ص** اور امام محمد کے نزدیک نہاد ہوگا اگر کہے کہ میں دروہ نہ کر کوٹا تو دروہ نہ کی نیت ایک  
 ساعت کا روزہ رکھنے سے بھی قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہے کہ میں ایک دروہ یا ایک دن کا روزہ نہ کر کوٹا تو بعد تمام دن  
 روزہ کے قسم تو ٹوٹتی اور اگر کہے کہ میں نماز پڑھوں گا تو ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی اس کے بعد اگر کوئی روزہ  
 کیا تو روزہ کا تہہ سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے تو ٹوٹتی اور اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر تو بچہ بنے تو تو طلاق نہ  
 یا لوٹنی کو کہے تو آزاد ہے اور اس کے پھر وہ بلا تو اس شخص کی قسم ٹوٹ جاوے گی یعنی طلاق پڑے گا اور لوٹنی آزاد ہوگی لیکن  
 اگر اسے کہتا تھا کہ اگر تو بچہ بنے تو وہ بچہ آزاد ہے اور اس کے پھر وہ بلا تو اس شخص کی قسم ٹوٹ جاوے گی یعنی طلاق پڑے گا اور لوٹنی آزاد ہوگی لیکن  
 کے نزدیک دریا میں کہے کہ میں ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی اس کے بعد اگر کوئی روزہ  
 اور اگر دنگ یا عہدہ درم اواد کے جو حکم ہے ہیں چلنے سہول یا کسی اور کے سہول یا قرض کے عوض میں کوئی چیز بیچ کر  
 اور قرضدار سے اس کا قرضہ کر لیا تو قسم پوری ہو جاوے گی اگر کہے کہ میں ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی  
 کی ریت یا ندی کی اور اندر کی تانے کی اور ایسے درم کو برہی میں ستونہ کہتے ہیں **ص** یا قرض خواہ اس قرضدار کو  
 قرض نہ کرے تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر طلب کیا میں اسے قرض نہ کرے تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہے کہ میں ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی  
**ف** یعنی کل قرض کو مستغرق نہ لوگا **ص** پھر کہ قرض قرض کیا تو قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی  
 دانی سے قسم تو ٹوٹتی کہ قرض کے اوامیر اس قدر علی کی ضرورت ہو کر تھی جو شکار تول تول کے دینا **ف** یا کہ کھانا  
**ص** اور اگر کہے کہ میرے پاس اگر نہ ہو مگر تو تو ایسا ہو اور یہی کل مالک ہے تو قسم نہ تو ٹوٹتی بلکہ تلوست یا وہ  
 مالک ہونے سے قسم تو ٹوٹتی اور جہ کے کہ کر دنگ کو نہ سو گئے اور بعد اسکے کلاب کا بھول یا جنمیلی کو سو گئے مانت  
 شوگا اس لیے کہ ریمان اس سر خوش ہو کا نام جو حسین تہ ہو کہ کھڑا رہے میں اس کو کلاب کے بھول اور چھپیلی کے بھول  
 نہ لو لینگ اور مستہ اور کلاب اگر قسم میں کہے تو اس کے بھول کے تہ مراد ہو گئے اسکے بیڑ کی شائیں اور پیمان

اگر کہے کہ میں ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی اس کے بعد اگر کوئی روزہ  
 اور اگر دنگ یا عہدہ درم اواد کے جو حکم ہے ہیں چلنے سہول یا کسی اور کے سہول یا قرض کے عوض میں کوئی چیز بیچ کر  
 اور قرضدار سے اس کا قرضہ کر لیا تو قسم پوری ہو جاوے گی اگر کہے کہ میں ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی  
 کی ریت یا ندی کی اور اندر کی تانے کی اور ایسے درم کو برہی میں ستونہ کہتے ہیں **ص** یا قرض خواہ اس قرضدار کو  
 قرض نہ کرے تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر طلب کیا میں اسے قرض نہ کرے تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہے کہ میں ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی  
**ف** یعنی کل قرض کو مستغرق نہ لوگا **ص** پھر کہ قرض قرض کیا تو قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی یا ایک کعت کے پڑھنے سے قسم تو ٹوٹتی  
 دانی سے قسم تو ٹوٹتی کہ قرض کے اوامیر اس قدر علی کی ضرورت ہو کر تھی جو شکار تول تول کے دینا **ف** یا کہ کھانا  
**ص** اور اگر کہے کہ میرے پاس اگر نہ ہو مگر تو تو ایسا ہو اور یہی کل مالک ہے تو قسم نہ تو ٹوٹتی بلکہ تلوست یا وہ  
 مالک ہونے سے قسم تو ٹوٹتی اور جہ کے کہ کر دنگ کو نہ سو گئے اور بعد اسکے کلاب کا بھول یا جنمیلی کو سو گئے مانت  
 شوگا اس لیے کہ ریمان اس سر خوش ہو کا نام جو حسین تہ ہو کہ کھڑا رہے میں اس کو کلاب کے بھول اور چھپیلی کے بھول  
 نہ لو لینگ اور مستہ اور کلاب اگر قسم میں کہے تو اس کے بھول کے تہ مراد ہو گئے اسکے بیڑ کی شائیں اور پیمان

### ص باب الحلف بالقول

اگر قسم کھاوے کہ فلاں سے نہ لو لوگا پھر اس کے سوتے میں لیکاراکہ دو ماگ اٹھا تو قسم ٹوٹ جاوے گی اور اگر کہے  
 یہ کہتا تھا کہ اس سے بغیر کسی اجازت کے کلام نہ کر دنگ اور اس شخص نے اجازت تو دی مگر اجازت کا حال  
 اس کو معلوم نہوا اور کلام کیا تب بھی قسم تو ٹوٹتی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں تو ٹوٹتی اور اگر کہے کہ اس











حضرت مائیکرولیا ہی تعلیم کیا تھا کہ شاید تفسیر کا نام ہو گا یا بوسہ لینا ہو گا روایت کیا اسکو کما ہی سے **ف** اسکو تو اسکو  
 پستیر یا عین بنی مائیکرولیا کو اسکو باری کرے **ف** اسواسطے کہ عین بنی مائیکرولیا سے ارادہ فرما کر کیا تھا اور  
 عبداللہ بن عباس نے اسکو ماروا الا ساتھ اونٹ کی ہڈی کے پھر مارا کہ وہاں واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توفیر یا پستیر  
 کیوں نہ چھوڑ دیتے اسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا تو قبول کر لیتا توبہ اسکی اللہ تعالیٰ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **ف**  
 درندہ لگا یا باوے پھر اگر وہ زانی محسن جو عقیقہ آواز و مختلف مسلمان اور وطنی کر چکا ہو لگا یا عین سے اور درود و عورت  
 و دونوں مفت احسان پر دونوں وقت وطنی کے تو اسکو ایک میدان بن سگسا کرے **ف** اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے سگسا کرنا مائیکرولیا اور وہ محسن کے اور حدیث مشہور میں مدی ہو کر فرمایا ہے میں طلال پر خون ہر مسلمان کا گنہگار ہے  
 مائیکرولیا بعد ایمان کے زمانہ توبہ احسان کے قتل نفس جو لغو حق کے روایت کیا اسکو ترمذی نے حضرت عثمان سے روایت کیا وہ سلم  
 ابن سکر سے اور درود پر اعلان ہو گا ہر مائیکرولیا اور ثابت جو محل سے سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تاک کر جاؤ اور سگسا  
 کرنا پستیر کو افسوس کریں پھر مارا کہ وہ دوسرے لوگ **ف** اسواسطے کہ روایت کی ابوبلی شیبہ نے عبدالرحمن بن ابی اسحق حضرت علی  
 بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ وہ لوگ جو توفیر کرنا دل ہو کہ وہ مائیکرولیا پستیر کرے تھے پھر اور لوگ جو توفیر سے ہوتا تو اول آپ شہر کرے  
 پھر اور لوگ کہ ایک روایت میں اسکی ہے کہ فرمایا ہے آپ کے دل میں ہر مائیکرولیا پستیر کرنا نہ شمارتے تھے **ف** اسکو لوگ سگسا  
 کرتے سے انکا کریں یا ناٹھ پڑاویں یا مائیکرولیا تو نہ ساقط ہوگی تاؤ اور زانی توبہ و توفیر اسکو اول مائیکرولیا سے پھر اور لوگ  
**ف** اسواسطے کہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا اور ایسا ہی فرمایا روایت کیا اسکو ابوبلی شیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم نے اول اسان عورت کو ایک کنکر شل پستیر کے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** اور غسل باجاؤ اور گناہیں کیا جاؤ  
 اور نماز پڑھی جاوے **ف** اسواسطے کہ فرمایا حضرت مائیکرولیا کے حق میں سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تو تم انکے  
 ساتھ جیسا کرتے ہو تم اپنے قروں کے ساتھ غسل سے اور کفر سے اور دشمنی لگا سے اور نماز پڑھنے سے روایت کیا  
 اسکو ابوبلی شیبہ نے ابوبلی شیبہ سے اور بھی نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر بعد حج کے انبیاء کیا  
 اسکا صلی اللہ علیہ وسلم والوں **ف** اور اگر وہ زانی محسن ہو تو اسکی حد یہ ہے کہ آزاد ہو تو توبہ کوڑے اور ملک ہو تو بیعت  
**ف** اور ہر کلام اللہ سے صاف ہوید ہو **ف** اور کرنا ایسا ہو کہ اسکی چوٹی میں گروہ ہو **ف** اسواسطے کہ ایسا ہی  
 کیا مائیکرولیا نے روایت کیا اسکو ابوبلی شیبہ نے اور طحاوی نے **ف** اور چوٹ متوسطہ میں بہت زور سے نہمت آہستہ اور مہرہ  
 کپڑے آٹا دیں **ف** ہدایہ میں جو اسواسطے کہ حضرت علی نے حکم کیا تھا کہ اسے کا اور یہ حدیث نہیں ملی بلکہ عبدالرزاق  
 نے اسکے خلاف اسے روایت کی **ف** سوال انار کے اور سر اور چہرہ اور سر سگاہ کو بجا کر تمام بدن پر الگ الگ  
 لگا دیں **ف** اسواسطے کہ سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا حد مارنے والے کو کہ بجاوے منہ کو اور نوکر کی  
 جاکہ کو اور یہ حدیث مرفوعہ نہیں ملی مان روایت کی ابوبلی شیبہ اور سعد الزقاق اور سعید بن مسعود نے حضرت علی  
 سے کہ لایا گیا اٹکے ہاں ایک شخص سست سو فرمایا آپ سے مارو اور وہ ہر عضو کو حق اسکا اور پھر منہ سے اور نوکر کی جاکہ  
**ف** اور حد مارنے کے وقت ہر کو کھڑ کریں **ف** اسواسطے کہ عبدالرزاق نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

اسکو ابوبلی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ وہ لوگ جو توفیر کرنا دل ہو کہ وہ مائیکرولیا پستیر کرے تھے پھر اور لوگ جو توفیر سے ہوتا تو اول آپ شہر کرے پھر اور لوگ کہ ایک روایت میں اسکی ہے کہ فرمایا ہے آپ کے دل میں ہر مائیکرولیا پستیر کرنا نہ شمارتے تھے

فرمایا کہ جدا راجا ہر مرد کھڑا کر کے اور عورت بٹھا کر کے **ص** بغیر پدر کے **ف** اس واسطے کہ روایت کی عبد اللہ بن  
 نے اس مستحود سے کہ کیا اسحون نے نہیں طلال بن ابرہہ کی امت میں نہ کیا کیا اور **ص** یعنی میں پریشان کر گھسیٹ کر ماریں  
 یا یہ کہ کوڑا مارے وقت ماتھے کو سر پر رکھیں چینی ناکیوٹ سخت نہ لگے یا یہ کہ کوڑے کو مار کر نہ گھسیٹیں کہ زخم کو دے اور ہلک اپنے  
 غلام کو بدوں انون بادشاہ کے جدا نہ کرے **ف** اور امام شافعی کے روایت کرے اور ہماری دلیل قول ابو حضرت  
 علی اللہ علیہ السلام کا کہ چار چیزیں حاکموں کی طرف ہیں حدود اور صدقات اور جماعات اور عیث روایت کیا اسکو امام ابی  
 سنن نے اس مستحود اور ابی عیسیٰ اور ابی الزبیر سے مرفوعاً **ص** اور عورت کے کپڑے نہ مارتے بائیں سوا  
 پستیمیں اور زور قوی دار کے اور دھاری جاوے بٹھا کے اور جانبر ہو کر اس کے گسسا کر ٹکڑا کر ایک گڑھا کھودیں اسواسطے کہ  
 گڑھا کھودنا تھا حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس عورت کے چھائی تک اور حسب علی نے ہدایہ **ص** نہ مرنے کیلئے  
**ف** اسواسطے کہ آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم نے گڑھا نہیں کھودا واسطے مانگنے کے ہدایہ **ص** اور محسن بن کوثر نے  
 مارا اور گسسا کرنا دونوں نہ کیے جاویں بھی دونوں مرنے نہ دی جائیے **ف** اسواسطے کہ آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم  
 جمع نہیں کیا ہدایہ **ص** اسی طرح وغیر حص میں چکا وطن اور کوڑے مارتے نہ چاہیں **ف** اور امام شافعی کے  
 نزدیک غیر حص میں کوڑے بھی مارتے اور جلا سے وطن کرے اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوثر  
 جب لکڑے ساتھ کبر کے تو کوثر کوڑے ہیں اور جب لکڑی ہو ایک سال کی روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد و ترمذی اور  
 ہمارے ہیبت پر حکام الشکلی اور یہ حدیث متفق ہو اور روایت کی عبد الرزاق نے سعید بن المسیب سے کہ باسے وطن کیا حضرت  
 عمرؓ سے امیر بن خلف کو طرف چہرے کے اور وہ مل گیا ہر قیل سے اور نسرانی ہو گیا تو فرمایا حضرت عمرؓ نے امیر بن خلف کو کہ لکڑی کو  
 اس کی مسلمان کو **ص** ہاں اگر حاکم سیاست کسی مصلحت کے واسطے خنڈ مرنے کو چکا وطن کرے تو درست ہو اور یہاں پر اگر  
 سنگساری کی تاب نہ ہو تو سنگسار کیا کا دو آٹا کوڑے لگائے جاویں چکا **ف** اسلئے کہ گسسا کرے میں مقصود مارنا تھا اور چھوٹا  
 اور تیز ہر مرنے کوڑے مارتے نہیں غرض حکم کیا ہونا مارنا اپنا پس ہدایہ حالات مرنے میں کوڑوں مرنے واسطے انتقام محبت  
 ضرور ہو ہدایہ **ص** اور حاملہ عورت زنا سے رہم کی جاوے بعد وضع حمل کے اور کوڑے لگائی جاوے بعد نکاح

### ص باب صحبت و حجت اور خیر موجب کے بیان میں

حدوث سے ساقط ہو جاتے ہیں **ف** اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کو تم حدود کو ساتھ نہ کرو  
 روایت کیا اسکو امام ابو حنیفہ نے مسند میں اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہ فرمایا آپ اللہ اگر میں  
 موقوف کروں حدود کو ساتھ شہادت کے تو بہتر ہو اس سے کہ قائم کروں میں ان کو شہوتوں اور ایسا ہی قتل کیا تھا واد عبد اللہ  
 بن مستحود اور عقبہ بن غائس سے اور ام حجاج کیا بیعتی نے قول سے حضرت علیؓ کے کہ دفع کرو حدود کو شہوتوں کے سبب **ص** اگر  
 نفس محبت میں شہد طلال ہوئے گا وہ اور وہ مرد بھی اپنے گمان غالب میں سکون مال سمجھے جیسے وطن کرے اپنے باپ کی  
 یا ان کی یا حور کی یا سولی کی کوٹھڑی سے یا مرنے کی کوٹھڑی سے جو اس کے پاس ہیں جو صحیح ہے ہم میں یا مرد اس عورت سے جو  
 تین ملاقوں کی عادت میں ہو یا اسکو طلاق بدلے میں نہ لے کر یا یہاں دام و لہ جو مدت میں غرض کہ جو ان میں تینوں میں اگر اس



میں کہ یوں پتہ چلے کہ قوم کو کالعدم بنالئے منہ روایت کیا اسکی تردید کی **ف**نص یا دار الحرب میں ماکوئیہ کلمۃ  
بامیوں کے پاس پہنچ کر ناکر کے **ف** اور پھر ہمارے پاس چلا آوے تو اسے بند نہ ہوگی اور امام متقی کے نزدیک  
مہر ہوگا اور مانتے ایسے دلیل جملات جو ان حضرت علی علیہ السلام کا بیان کیا ہو کہ نہ تمام کی جاویں مہرین دار الحرب میں  
اور اس حدیث کا انسان معلوم نہیں لیکن حدیث کی امام محمد سے فیکر کہ میں کہ دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کلمہ نکلا ہے  
نسی عورت سے یا پوری کرے دار الحرب میں یا پھر جو بھی کلمہ کر مسلمان جو کہ وہاں ہی طرف بولا کہ تو اسے جو نہیں اور نہ ہی کلمے  
روایت کی زید بن حنیف سے جو اسطہ امام ابو یوسف کے کہ دربار یا درین تابست نہ تمام کی جاویں میں دار الحرب میں یا پھر  
مروزی پتہ چلے کہ اس سے **ص** یا ترک یا پھر نہ عورت بالئے مسلمان مانتے سے ناکر کے **ف** تو وہ دونوں پر حد نہیں **ص** اور  
امام شافعی کے نزدیک عورت کو نہ میری کہ اور نہ لڑکے اسٹا یعنی مرد کسی لڑکی یا جوانی عورت سے ناکر کے تو مرد واجب ہوگی  
مروزی یا لڑکا لڑکے اور عورت کے اور لڑکے اور لڑکے کے نکاح کی تو میری منہ ہوگی اور جو کلمہ کسی کی اور نہ ہی ناکر کے اور وہ اس  
فصل سے کہ آیا تو اسے بھی واجب ہوگی اور اس میں کسی کی قبر بھی مالک کے کو اسے کرنی پڑے گی اور بادشاہ سے قصاص ملے اور لو کا یہ نہ  
کیا جاوے جاوے کہ اس نے کیا جاوے **ف** ایسی چیز نہ کہ نہ اندھا دہا سے کہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور کیا جائے

ص باب زنا پر گواہی دینے اور گواہی سے بچ جانے کے میان میں

گواہوں نے ایک پرانی بات پر گواہی دی جو موجب تحقیق اور ردِ اہام سے یقیناً بھی سمجھائے کہ اواسے تمام بات سے انکو کوئی مانع ہوتا تو شہادت اُنکی تبدیل ہوگی مگر شہتانِ زمان میں وہ مقبول ہوگی اور ہتیاں کرتے دے بدلے بدلے اسکی بڑی گواہی پر بدلے بدلے ہونے کی وجہ سے ہر قاضی طرف اشارہ ہوتا ہے معین اور امام ابوحنیفہؒ نے اسکا کچھ ایسا رد نہیں کیا جو اسے ردِ قاضی پر مفید ہو سکا اور امام محمدؒ نے اسکا اندازہ ایک معین سے کیا اور یہی رد نہیں ہے اسو یہی جمع ہے نہایت **ص** اور اگر گواہی دہی کا پہلی تو اس شخص سے نامور انساب سے روئے کا لیا جائیگا **ف** مگر اتھارہ ناما و گواہ اور امام شافعی کے نزدیک یہ شہادت تبدیل ہونے کی **ص** اور اگر امام قزاق کرے اس امر موجب کا جو پرانا ہو تو حدیث اور احادیث کے نزدیک مقرر میں اور اگر امام احمد کا کہ نہ مقرر میں ہو تو کہ ہوا اسکی جاتی رہے اور سو میں اسکی ایک مہینہ پر اور اگر گواہی کر دین کہ اس مرد نے ایک شب عورت سے زنا کیا جو بیعت عورت موجب ہو تو اس مرد پر حدیث جاری ہوگی بحال چوری کے کہ اگر غیر موجود شخص کے مال جو رائے کی گواہی میں گئے تو بھلا کاشا لازم ہوگا اور جو بار گواہوں نے گواہی دی زنا کی لیکن شہری کے گوتوں میں اختلاف کیا تو مرد اور عورت دونوں پر لگائی جائیگی سوائے کہ وہ بیکتا ہو کر پہلے شہر میں ایک گوتے میں ہوں پھر دوسرے میں گئے ہوں اور اگر قزاق کا نام کا وہ عورت نے کوئی سپہا ستودہ تہذیب واجب ہوگی پہلے کہ جسکی مذہب امام بدلتی تو اس پر تہذیب ہوتی اور اگر وہ کہیں اسے ایک عورت سے اسلام نہ لیا ہو حد لگا جائے اور وہ گواہ جیسے اس عورت میں کہ نہ گواہ عورت کی خواہش نہ بخیر میں ہوں اختلاف کریں **ف** استاد کو کہیں ایسا تحقیق اور رد کہیں کہ اس سرور تہذیب زنا کا تو مرد اور عورت اور گواہ کسی پر حد واجب ہوگی اور امامین کے نزدیک تہذیب میں مرد پر حد ہوگی کذا فی الاصل **ص** یا جس شہر میں ناہو جسکے نام میں اختلاف کریں اور امام زفر کے نزدیک تو نہ بد ہوگی اگر گواہ تیسوں گواہی دی یا کم از با ایک وقت میں اور ایک تہہ میں پلاور دوسرے چار نے اسی وقت میں لیکن اگر شہر میں قہر عورت

[illegible]









کوڑے یا حد کے بدلے میں اس سے کچھ مال لیوے تو یہ جائز نہیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہ ہو کسی کوڑے کو کہ اور علی  
 اور اسے اس کے جواب میں کہنا کہ تو زانی جو تو دیہ نوں کو دھاری ماویگی اور اگر انہی سے کہو کہ اسے کہ اگر دینا ہو تو اب  
 میں کہے کہ رانی تو جو تو عورت پر نہ لگانی حادیگی اور لعل و اٹھ سین چہ اور اگر عورت یوں جواب دے کہ میں نے نہ تھے  
 کیا جو تو دہ اور لعل و نوں باطل ہو جاوے گی **ف** اور وہ اسکی اصل میں مذکور ہے **ص** اور اگر سید اپنے بیٹے کا غلام  
 کیا پھر کہنا کہ میرا سین تو لعل و کہے کہ تو اگر اول کہے کہ میرا نہیں بچہ اقرار کرے تو اس صورت میں اس پر حد لگانی جائز نہ ہو  
 صورتوں میں بیٹے اس کے ہر گز اور جو عورت سے کہنا کہ یہ لگا میرا جو نہ تیرا تو دہ اور لعل و کچھ سین جب چوگا تو اگر یہ مالکی  
 کالی میں عورت کو دی جس کے پتے کا بیات معلوم ہو یا جواب دے کہ اس میں لعل و کرنا ہی جو **ف** شیخ کی قید اس وقت  
 لگانی کہ غیرت کے اگر لعل و ہوا ہو گا تو اسکی حد **ف** سے بدو اس کے ہوگی **ص** یا اسے مرد کو زندانی کالی نہ تھی جسے عورت  
 اجنبی یا لومائی غیر ملکوت سخت کی ہو **ف** مثلاً ان میں یا بسن بھائی کی لومائی سے سخت کی ہو **ص** یا نہ تھے  
 لومائی سے یا اس ملکوت سے جو پیشہ کے لیے لازم جو ستاد و لومائی جو اسکی میں مانی جو یا کالی دی اس مسلمان کوڑے سے مال  
 کفر میں یا کیا ہو یا کالی دی مکتات کو دہ اس مال غیر جو اسکی مکتات کا عین نہ سکتا جو کو اس سے و تو لعل و میں نہ تھے  
 حد دھاری ماویگی اور اگر اسے جس کمالی مال کی دی سے مطلق کی حرام لعل و میں سے سخت کی نہ تھے لعل و سے یا اسے رست لعل و سے  
 یا مکتات لومائی سے یا نہ تھے یا نہ کیا تھا حالت کفر میں ہی ماں سے تو اس پر حد دھاری ماویگی و شہادت اگر مسلمان کالی مال کے تو لعل و  
 حد لگانی یا نہ تھے **ف** مستمسک ان کا کہ کہے کہ اگر لعل و مال اسلام میں لعل و یا نہ تھے **ص** اور لعل و میں لعل و سے کہے کہ اگر لعل و میں لعل و  
 جو تو ایک مال کالی جو **ف** مثلاً چند رستے کالی دی زندانی یا نہ تھے رستے رکابیا یا نہ تھے رستے تو لعل و میں لعل و سے کہے کہ اگر لعل و میں لعل و سے  
 شخص کو کالی دی ہو یا دھاری عورت سے یا نہ تھے **ص** اور اگر لعل و میں لعل و سے کہے کہ اسے نہ تھے **ف** مثلاً لعل و  
 اور تراب اور قذف سے سے ایک حد کالی ہوگی اور امام شافعی کا اس میں علف جو اور دلیل مالکی اصل میں مذکور ہے

**ص فصل تغیر یعنی تاویب و توبیخ کے بیان میں**

تغیر و دہرا جو حد سے کم ہو اور اگر اسے اوٹا لیس کوڑے میں **ف** اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے  
 دہرا یا توبیخ کو سوچ جاوے کسی حد کو غیر حد میں تو وہ ظالموں میں سے ہو دہرا یہ کیا اسکو سوچتی سنے اور کہنا کہ محمد یا نہ تھے  
 مصلح و اور لعل و اسکو متعل بھی لعل و میں شہادت اور روایت کیا اسکو ان سے لعل و یا نہ تھے لعل و میں متعل و اور امام شافعی سے  
 اور اقل حد کا یا لعل و کوڑے میں علام میں تو تغیر میں اس سے ایک کوڑا کرکھا گیا **ص** اور کوڑے سے اس کوڑے  
 برائے امام ابو یوسف کے نزدیک لعل و روایت میں اگر اسے اوٹا لیس کوڑے اور ایک روایت میں توبیخ کوڑے میں **ف**  
 اور دہرا یہ میں جو کہ ہمارے ساتھ لعل و اقل کوڑے سے امام یوسف بن جواد سی واسطے بہت لعل و اسکی حد نہ تھے لعل و **ص**  
 اور امام کو حاکم جو کہ مذکور ہے جس دنوں کوڑے اور دہرا تغیر کی سخت توبیخ ہر مالکی حد میں بجز تراب میں کی حد میں بجز مالکی  
 حد میں **ف** یعنی تغیر میں سخت یا نہ تھے لعل و میں توبیخ دہرا توبیخ مذکور ہے **ص** اگر کوئی شخص ظالم  
 یا کافر زندانی کالی دے یا مسلمان کو ان اعلیٰ سے کوئی کہے تو فاسق اور کافر یا عیبت اور جو راجع ہو گا یا جو ہر سے اور

طریق کتبہ  
 ہر گز اور اگر اسے اوٹا لیس کوڑے میں  
 دہرا یا توبیخ کو سوچ جاوے کسی حد کو غیر حد میں تو وہ ظالموں میں سے ہو دہرا یہ کیا اسکو سوچتی سنے اور کہنا کہ محمد یا نہ تھے  
 مصلح و اور لعل و اسکو متعل بھی لعل و میں شہادت اور روایت کیا اسکو ان سے لعل و یا نہ تھے لعل و میں متعل و اور امام شافعی سے  
 اور اقل حد کا یا لعل و کوڑے میں علام میں تو تغیر میں اس سے ایک کوڑا کرکھا گیا  
 برائے امام ابو یوسف کے نزدیک لعل و روایت میں اگر اسے اوٹا لیس کوڑے اور ایک روایت میں توبیخ کوڑے میں  
 اور دہرا یہ میں جو کہ ہمارے ساتھ لعل و اقل کوڑے سے امام یوسف بن جواد سی واسطے بہت لعل و اسکی حد نہ تھے لعل و  
 اور امام کو حاکم جو کہ مذکور ہے جس دنوں کوڑے اور دہرا تغیر کی سخت توبیخ ہر مالکی حد میں بجز تراب میں کی حد میں بجز مالکی  
 حد میں  
 یعنی تغیر میں سخت یا نہ تھے لعل و میں توبیخ دہرا توبیخ مذکور ہے  
 اگر کوئی شخص ظالم یا کافر زندانی کالی دے یا مسلمان کو ان اعلیٰ سے کوئی کہے تو فاسق اور کافر یا عیبت اور جو راجع ہو گا یا جو ہر سے اور















ص کتاب احمد

جہاں یعنی کانفرن سے دین کے واسطے لڑتا ہے اس میں فرخ کا بیٹا یعنی مسلمانوں کو ماریتہ کہ شرح قرطانی کا خود کریں تو اگر ان میں مسلمان  
 کو لیکے باقی سب کی گردن سے ساقط ہو گا **ف** فرضیت جہاد کی نہایت ہوتی ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو  
 المستتر کہ **ف** کما یفعلون **ف** کما یریدون اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد رہنے والا ہر مس  
 لمانے سے کہ تم جہاد کیا اللہ تعالیٰ نے یہاں تک کہ لڑائی کا فریضہ یہی ہے کہ زوال سے روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اس سے  
**ص** ابو نجر کوئی انکر لکے تو سب گنہگار ہو گئے اور بہادر لڑنے کے اور عورت اور غلام اور امانیت اور باج اور ماتمیہ کو ان  
 پر فرض نہیں **ف** اس واسطے کہ لو کہ میری حق سے روک جاؤ عورت اور غلام کو نہ اور رسول کی سنت سے فراغت نہیں اور نہ اور باج  
 اور ماتمیہ کو ان کے اس سے مانع نہیں **ص** اور فرض میں ہر اگر کا فرض ہے آدیں انوار میں عورت میں عورت بدوں اجازت  
 اپنے تو سب کے اور غلام بدوں اجازت مالک کے جہاد کو نکلیں تو سب سے شہر پر کا فرض ہے بی بی ان کے کو لو گن جہاد فرخ  
 ہو گا پھر ان کو لو گن یہ جو اس سے قریب ہیں جب وہ خبر بدیں اور اس شہر والے لوگ مقابل سے عاجز ہو جاویں یا کسی  
 کریں پھر ان کو گنہگار نہ فرماتے قریب ہیں بی بی جہاد میں اور ان کو لو گن کا یہی حال ہو گیا تاکہ فرخ نہ دیا ہو لیکہ جمیع اہل اسلام پر شہر قرار  
 مغرب میں اور اسی طرح کسی نماز خانہ ہو کر اور ان سیاہ اور اس کا ان فرض جہادیت ہے فرخ ہوتی ہے پھر اگر وہ نہ ہو بلکہ در در والوں کو ہر کو  
 تو ہر فرخ ہوتی ہے یہاں تک کہ لو کوئی لاوار نہ کرے تو سب گنہگار ہو گئے ہیں اور جہاد کے لیے انبیاء پر کچھ مقرر کرنا خود ہر شہر لیکہ بیت المال  
 میں ان کی یا جو در نہ کر دے نہیں کہ اور کو لو گن لیکہ خود کرنا کو لو گن کو دین اور مالی و دیکر **ف** اس واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بھی لکھتے ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی مستقول ہر روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ  
 نے لکھتے ہیں **ص** پس اگر ہم قرآن اہل اسلام فوجوں کو جہاد کر لیں اور ان کے مسلمان ہو جائے کی درخواست کریں **ف** اس واسطے

[illegible]

الکتاب

کہ روایت کی جہد التوافق نے اس حدیث سے کہ میں لڑائی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم سے سماج کے خلاف ہوا ہوگا  
 طرف اسلام کے اور احرام کیا اسکا حکم ہے اور بھی کیا اسکو تو اگر لڑائی کرے مکہ قتل کرے اسے طرف اسلام کے تو نگار ہوئے  
**ص** تو اگر وہ مسلمان ہو نامان میں تو ہر طرف اسواسطہ کہ مطالبہ میں ہو گیا تو اس کے قتال سے باہر ہیں اور دوسرا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے مقابلہ کروں گوگوں یہاں تک کہ کیدیں کہ میں ہر کوئی محبوبہ رسول اللہ کے روایت کیا اسکو جاری  
 و مسلم نے اس سے **ص** اور اگر نہ مابین تو اسے عرب طلب کریں **ف** اسواسطہ کہ حدیث بریدہ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو طلب کرواؤ جسے یہ بھیج کر کہ قبول کریں تو تو بھی قبول کر لے روایت کیا اسکو سلم  
 نے **ص** اگر عرب دینا قبول کریں تو ان کے پاس جو ہر بار لے کر یہ راہ میں کہ اپنی عداوت خوار و زور و کور و جہ و غیرہ اور میں ہر گے  
 اسلئے کہ ان کا راجی مطالبہ عداوت میں ملکہ راہ میں ہے کہ ان کے خلاف مال کو محفوظ رکھنا چاہیے اور ہر قوم جو پیچھے جیسی معاملات میں ان کے  
 احکام متسل مسلمانوں کے ہیں اور دلیل اسے قبول کر حضرت علی کا کہ فرمایا گیا ہے کہ جو بائیں چوں کہ اسے متسل چاروںوں اور مال  
 ان کے متسل ہر اسے والوں کے **ف** روایت کیا اسکو تانہی نے مسند میں اور اسناد میں اسکا انوار مجاہدہ جو جمعیت کیا اسکو و اوطی نے  
**ص** اور جس کی کو کہ دعوت اسلام نہ ہو چکی ہو اس کے ساتھ نہ لے گئے **ف** اسواسطہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
 معاویہ کے کہ تم جو پیچھے گاہل کتاب یہ رسول بنا اسکو اول طرف شہادت **ف** روایت کیا اسکو جاری ہے مسلم نے **ص**  
 اور اگر سپید و عوب اسلام نہ ہو چکی ہو تو مستحب ہے کہ لڑائی کی ترغیب میں بھیجے مسلمان جو جانے کہ کیا عاقبت اور یہ واسطیں  
 کیہ مکہ مزیں ہر جانے کہ کیا چھایا مارا صلی اللہ علیہ وسلم نے فی منطق برادر و داخل ہے بھی ہر مارا لڑنے والوں کو انکار  
 قید کیا اور کو ان کی کہ یہ محض ہے اللہ بن ہر نے روایت کیا اسکو جاری و مسلم نے اور بنا ہر کہ چھایا ہے میں تلمذ انہیں ہوتا  
 ہر طرف اسلام کے **ص** بھیج کر عرب و یہاں بھی قبول ہر کریں تو اللہ تعالیٰ اسے مدد کی در خواست کر کے اسے لڑنے  
**ف** اسواسطہ کہ حدیث بریدہ میں ہے کہ اگر وہ انکار کریں عربیہ سے تو بدد ماگ لڈ سے اور لڑے **ص** ساتھ  
 فلاح کے **ف** اور ایسی آلات حرب متسل قبول و تشنگ کے **ص** اور کافروں کو حلا ونگے اور و لو دینگے اور ہر ایک گے  
**ف** اسواسطہ کہ حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے کفر کیا ایک فلاح کو جو طائف والوں پر روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اسرائیل میں  
 کیوں ہے اور راوی اسکے مستقر میں اور رسول کیا اسکو یقین ہے حضرت علی سے لیکر سنا اسکی تعظیم ہے اور علا و ہر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے و جیل کو ہی نصیر کے اور کاٹ ڈالا انکو روایت کیا اسکو عطا ہے **ص** اگر وہ ان میں مسلمان چوں کہ کفار بعض  
 مسلمانوں کو اپنی پیہر سالیوں و ہر ترغیب و مارے میں کافروں کی میت کرے گئے مسلمانوں کی **ف** یعنی اگر کافر مسلمان  
 ایسی ہر نہ لے اور انکی آڑ میں کھڑا ہوا اس کے بارے کی ضرورت ہے تو صرف کافر کی میت سے تیز و ہر مارا نا چاہیے گو مسلمان  
 بھی جی جو ہر مارا **ص** اور ان کے درخت کاٹ ڈالے اور انکی کھیتیاں آنا وڑے اور نہ مارے گئے **ف** یعنی  
 سہمہ توڑے گئے اور سمجھیں ہیں ثابت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کر و غریب جو تو اسے ضرور ہر کہ  
 دھا اور کر و غریب میں ہر قریب پائیں تو جب تک لڑائی ہو رہی ہے کہ ہر آہ میں ہر جو کہ ہر لکھا اس طرح دکھائیں کہ نہیں لڑتے  
 ہر ان بے ہوش ہیں ہر جاویں تو اسے لڑیں تاہم اگر کسی طرف علیہ عادیں در وقت اتنی عظمت کے کہ کہ تو ہر چھایا مابین ہر



انہیں اور مسلمان کافروں کے ساتھ بتجارت اور گھوڑے اور اونٹ یا بچیں اگرچہ بعد صلح کے ہو **ف** اسوا سے کہ مذہب کی  
میتقی نے سیر میں بدر بارے میں اور طبرانی نے جو میں عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے  
کے نیچے سے قندہ ہوا میں کما بتقی نے صوات ہے کہ یہ موقوف ہے اور روایت کیا اسکو اس حدیث کے کامل میں لیکن اسکی  
صعیف ہے **ص** اور حسن بن زکریا کو فی مسلمان مرد یا عورت آزاد یا وہ دسے تو مال اسکی بیچ جو آزاد اسکو نقل کرے  
ناں اور مال دیا نہ ہو تو اس کو تو فریاد الیس اور عالم ان دیتے داتے کو یا وہیب کرے **ف** اور اصل ان بن ابیہ بن قحط  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمان مرد میں عورتوں کے اور وہ داری کر سکتا ہے اور فی انکہ یعنی ہست کہ اور وہ ایک ہے  
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے **ص** اور اگر کوئی دین یا قیدی یا اسود اگر مسلمان جو کھارے ساتھ جو مال  
یا تو ہفت اسام لایا جو ایک ماری طرف میں لایا جو مال کا یا محسن انان سے تو مال اس سب کی باطل ہے **ف** اور ام  
محمّد کے روایت ماس غلام کی بیچ جو اسوا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مال غلام کی مال جو بیچے جو  
اور ہر ایسے میں جو کہ روایت کیا اسکو ابو موسیٰ اشعری نے اور کہا ابن العمام نے کہ یہ حدیث پہچانی حسین ماتی لیکن روایت  
کی عبد الرزاق نے حضرت عمر سے مانتا اسکے موقوف اور اس الی شبہ نے اور لیل ام صاحب کی ناگہ جو ہر ایسے میں

### ص باب غنیمتوں کا اور اس کے باقی کے بیان میں

مسلمانوں کا بادشاہ جس شہر کو غلبہ اور زبردستی سے فتح کرے اسکو لشکر میں باہر سے یا اس ملک کے باشندوں کو  
اس پر مقرر رکھے اور ان خود پر مزید اور ان کی زمین پر خراج چھڑا دے **ف** دلیل اہل سنہ کی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
جس پر ملک میں ایسا ہی کیا تھا اور وہ مرے سنہ کی یہ ہے کہ حضرت عمر نے اہل عراق کو ایک ملک پر برباد کر رکھا تھا اور ان کی  
زمینوں پر خراج باندھا تھا اور یہ **ص** اور قیدیوں کو اختیار ہے یا ہے مار ڈالے **ف** اسوا سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مارا عقبہ بن ابی معیط وغیرہ کو قیدیوں بدر سے **ص** اور چاہے انکو غلام بنائے **ف** اسوا سے کہ حسین انکا  
بھی دفع تہرج اور مسلمانوں کا بھی فائدہ ہے **ص** اور چاہے آزاد چھوڑ دے کہ مسلمانوں کو فوجی جنگ جزیہ دیا کریں اور  
سہیں یا تہرج کہ ان قیدیوں کو مفت احسان کر کے چھوڑ دیں اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے **ف** اور دلیل ہمارے  
ہو اللہ تعالیٰ کا افسوس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** اور جو کہ مال لیکر انکو چھوڑ دیں قبل موقوفہ ہونے  
لڑائی کے نہ ہرے میں مسلمانوں کے جو کافروں کے نزدیک قیدیوں اور بعد موقوف ہونے لڑائی کے مال لیکر چھوڑنا ہمارے  
ہمارے ملکہ کے بائیں میں ہے اور مسلمانوں کے بدلے میں بھی چھوڑنا امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام  
کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسف سے اس باب میں دو روایتیں ہیں اور امام شافعی کے نزدیک طائفتانہ نہیں  
دار الحرب کو دایں چھینا کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور بھی حرام ہے سواشی کی کو میں کا شتی جس صورت میں کہ انکا دارالاسلام  
میں لانا مشکل ہو بلکہ فوج کر کے انکو غلام یا جاؤ تاکہ کافر مانہ نہ آجادیں **ف** اور امام شافعی کے نزدیک وہ سوائے چھوڑ  
دیے جاویں اور دلیل لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا فوج کر کے کسی کے گروا سے کھانے کے  
اور جواب ہمارے یہ ہے کہ حدیث مرفوعہ نہیں ملی بلکہ قول ابو بکر کا ہے روایت کیا اسکو مالک نے دلیل ماری ہے جو کہ فوج کرنا











مغرب کا فوجوں کا بادشاہ اسکا مالی سہ لیوسے یا اسکو قید کرے یا اور کوئی کافر اسکا ساتھ یہ کام کرے اور ان کا فوجوں  
کا بادشاہ ہو تو اگر باوجود اس حرمت کے کوئی چیز نکال دلاوے تو اسکا مالک ہو جائیگا بطور منوع اس پر ایسی چیز نہیں  
کو خیرات کر دینی چاہیے اپنے خراج میں لادے لیکر اسکا لینا حرام تھا اور اگر سودا گریہ کو کر کے ساتھ کسی کافر نے  
کوئی چیز خرچ بھی یا سودا گریہ کا فرسکا یا خرید یا بیع سے ایک سہ و سہ سے زبردستی کوئی چیز بیلی اور بچہ و بیوی  
دارالاسلام میں آئیں اور تاقاضی کے سامان رجوع کریں تو تاقاضی نہ حکم غصب کا دے نہ قرض مسلمان کا کافر پر نہ کافر کا  
مسلمان پر اور یہی حال جو گروہ کافر دارالحرب میں قرض غصب کا معاملہ کریں اور بھروسہ لیکر دارالاسلام میں بیعت آئیں  
یعنی قاضی کو نہ غصب یا قرض کا دے یا ان کا گروہوں کافر مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آئیں اور انش کریں جو قرضوں کو  
کیا باوجود غصب نہیں کیا باوجود گروہ مسلمان اس لیکر دارالحرب میں جاویں اور ایک انہیں سے دوسرے  
کو قصدا یا خطا مار ڈالے تو اسکا مال میں خون بہا واجب ہو گا اور خطا کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہو گا اور اگر وہ  
مسلمان دارالحرب میں قید ہوں اور انہیں سے ایک نہ مرے تو دارالحرب میں قتل کرے تو صرف خطا کی سزا تارہ  
میں کفارہ جو در خون بہا اور قصاص کے واجب نہیں **ف** اور دلیل اسکی اصل میں مذکور ہے جو **ص** امام صاحب کے  
تردیک اور صاحبین کے نزدیک بیت واجب ہوئی قصدا و خطا میں اور ستاس میں کو عودا و الحرب سے دارالاسلام میں  
اوسے ایک سال کامل نہ رہے ہیں اور اس سے کہہ دیں کہ اگر تو یہاں ایک برس یا ایک مہینہ بقائے نام کی راسخ میں رہا  
ہو پھر لگا تو پھر جزیرہ میں کر دیا جاوے لگا پھر اس کہنے کے بعد اگر وہ پھر گیا تو پھر اور اس میں عودا و ملک شہر لگا تو قوی  
ہو جاوے لگا یعنی اس سے جزیرہ لینا چاہیے اور پھر وہ دارالحرب میں جائے نہ دیا جاوے جیسے کوئی ستاس میں نہیں خریدے  
اور آپس خراج مقرر ہو جاوے تو آپس جزیرہ ایک سال کا لازم ہو گا خراج مقرر ہونے کے وقت سے یا کوئی ستاس میں نہ  
ذی ہر دست نکلیں کرے تو ان صورتوں میں بھی انکو نہ چھوڑے لگا کہ اپنے ملک کو بیٹے جاویں بر خلاف اسکے ٹکس کے یعنی اگر ستاس  
مردمی عورت نکلیں کرے تو وہ مرد می نہو جاوے لگا اور اگر وہ اپنے وطن کو جانا چاہے لگا تو جانے دینگے پس اگر ستاس مرد و عورت  
میں آیا تھا دارالحرب کو لٹا تو خون اسکا حلال ہو جاوے لگا **ف** تو اگر کوئی مسلمان یا ذمی اسکا قتل کرے تو کوئی نہیں  
**ص** تو اگر وہ قید کر کے لایا جاوے یا کافروں پر مسلمان غالب ہو دیں اور وہ شخص آزاد ہو تو جو قرض اسکا کسی مسلمان یا ذمی نے چھاسا  
ہو جاوے لگا اور جو مال اسکا انہیں سے کسی یا اس امانت تھا مال غنیمت ہو جاوے لگا اور اگر وہ مر گیا یا بدو ن قتل کے مار گیا تو  
اسکا قرض در امانت اسکا وارثوں کو بیگی اور اگر کوئی حربی اس لیکر دارالاسلام میں آیا اور دارالحرب میں کسی بی بی  
اور بچہ اور کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی یا حربی کے پاس ہوا اور وہ یہاں انکر مسلمان ہو گیا اور اسکا بک کافر مغلوب ہوئے تو  
اسکے تمام اشیائے مذکورہ و داخل غنیمت ہو گئے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آیا اور پھر کافر مغلوب ہو تو اسکا  
چھوڑا ہوا مسلمان آزاد ہو اور جو امانت اسکی مسلمان یا ذمی کے پاس ہوئی تو وہ اسی حربی مسلمان کی ہوگی اور اسکو سوا اور چیزیں  
**ف** یعنی عورت اور بچہ و شہر کے دارالحرب میں اسکا حربی کے پاس ہو **ص** غنیمت ہو جاوے لگا اور جو حربی مسلمان ہوا دارالحرب میں  
اسکو کسی مسلمان نے قتل کیا قصدا یا خطا دار اسکا وارث بھی مسلمان ہیں دارالحرب میں تو اس پر عودا و کفارہ نہ لگا ہے واجب ہو گا

یہاں تک کہ اگر کوئی کافر اسکا ساتھ یہ کام کرے اور ان کا فوجوں کا بادشاہ ہو تو اگر باوجود اس حرمت کے کوئی چیز نکال دلاوے تو اسکا مالک ہو جائیگا بطور منوع اس پر ایسی چیز نہیں کو خیرات کر دینی چاہیے اپنے خراج میں لادے لیکر اسکا لینا حرام تھا اور اگر سودا گریہ کو کر کے ساتھ کسی کافر نے کوئی چیز خرچ بھی یا سودا گریہ کا فرسکا یا خرید یا بیع سے ایک سہ و سہ سے زبردستی کوئی چیز بیلی اور بچہ و بیوی دارالاسلام میں آئیں اور تاقاضی کے سامان رجوع کریں تو تاقاضی نہ حکم غصب کا دے نہ قرض مسلمان کا کافر پر نہ کافر کا مسلمان پر اور یہی حال جو گروہ کافر دارالحرب میں قرض غصب کا معاملہ کریں اور بھروسہ لیکر دارالاسلام میں بیعت آئیں یعنی قاضی کو نہ غصب یا قرض کا دے یا ان کا گروہوں کافر مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آئیں اور انش کریں جو قرضوں کو کیا باوجود غصب نہیں کیا باوجود گروہ مسلمان اس لیکر دارالحرب میں جاویں اور ایک انہیں سے دوسرے کو قصدا یا خطا مار ڈالے تو اسکا مال میں خون بہا واجب ہو گا اور خطا کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہو گا اور اگر وہ مسلمان دارالحرب میں قید ہوں اور انہیں سے ایک نہ مرے تو دارالحرب میں قتل کرے تو صرف خطا کی سزا تارہ میں کفارہ جو در خون بہا اور قصاص کے واجب نہیں **ف** اور دلیل اسکی اصل میں مذکور ہے جو **ص** امام صاحب کے تردیک اور صاحبین کے نزدیک بیت واجب ہوئی قصدا و خطا میں اور ستاس میں کو عودا و الحرب سے دارالاسلام میں اوسے ایک سال کامل نہ رہے ہیں اور اس سے کہہ دیں کہ اگر تو یہاں ایک برس یا ایک مہینہ بقائے نام کی راسخ میں رہا ہو پھر لگا تو پھر جزیرہ میں کر دیا جاوے لگا پھر اس کہنے کے بعد اگر وہ پھر گیا تو پھر اور اس میں عودا و ملک شہر لگا تو قوی ہو جاوے لگا یعنی اس سے جزیرہ لینا چاہیے اور پھر وہ دارالحرب میں جائے نہ دیا جاوے جیسے کوئی ستاس میں نہیں خریدے اور آپس خراج مقرر ہو جاوے تو آپس جزیرہ ایک سال کا لازم ہو گا خراج مقرر ہونے کے وقت سے یا کوئی ستاس میں نہ ذی ہر دست نکلیں کرے تو ان صورتوں میں بھی انکو نہ چھوڑے لگا کہ اپنے ملک کو بیٹے جاویں بر خلاف اسکے ٹکس کے یعنی اگر ستاس مردمی عورت نکلیں کرے تو وہ مرد می نہو جاوے لگا اور اگر وہ اپنے وطن کو جانا چاہے لگا تو جانے دینگے پس اگر ستاس مرد و عورت میں آیا تھا دارالحرب کو لٹا تو خون اسکا حلال ہو جاوے لگا **ف** تو اگر کوئی مسلمان یا ذمی اسکا قتل کرے تو کوئی نہیں **ص** تو اگر وہ قید کر کے لایا جاوے یا کافروں پر مسلمان غالب ہو دیں اور وہ شخص آزاد ہو تو جو قرض اسکا کسی مسلمان یا ذمی نے چھاسا ہو جاوے لگا اور جو مال اسکا انہیں سے کسی یا اس امانت تھا مال غنیمت ہو جاوے لگا اور اگر وہ مر گیا یا بدو ن قتل کے مار گیا تو اسکا قرض در امانت اسکا وارثوں کو بیگی اور اگر کوئی حربی اس لیکر دارالاسلام میں آیا اور دارالحرب میں کسی بی بی اور بچہ اور کچھ مال کسی مسلمان یا ذمی یا حربی کے پاس ہوا اور وہ یہاں انکر مسلمان ہو گیا اور اسکا بک کافر مغلوب ہوئے تو اسکے تمام اشیائے مذکورہ و داخل غنیمت ہو گئے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آیا اور پھر کافر مغلوب ہو تو اسکا چھوڑا ہوا مسلمان آزاد ہو اور جو امانت اسکی مسلمان یا ذمی کے پاس ہوئی تو وہ اسی حربی مسلمان کی ہوگی اور اسکو سوا اور چیزیں **ف** یعنی عورت اور بچہ و شہر کے دارالحرب میں اسکا حربی کے پاس ہو **ص** غنیمت ہو جاوے لگا اور جو حربی مسلمان ہوا دارالحرب میں اسکو کسی مسلمان نے قتل کیا قصدا یا خطا دار اسکا وارث بھی مسلمان ہیں دارالحرب میں تو اس پر عودا و کفارہ نہ لگا ہے واجب ہو گا





[illegible]







نزدیک نہ تھا کہ جو جہاد کا تب مقرر ہو کر دار الحرب میں جا بیٹھ پھر مال سے تیرا بڑا ہوئے اور قتل کیا جاوے تو وہ بدل کتابت کا  
 کو لیکھا اور دست بزرگ چھوڑ دیا وہ کتاب کے دارالین کو لیکھا اور جو خاندان اور جو روئے دیون مقرر ہو کر دار الحرب میں جا لیں اور وہ ان  
 ایک پیشہ ہو اور اس پیشہ کا پیشہ ایسا ہو جو پھر مسلمانوں کی فوج میں اور یہ کہ جسے جہاد میں اور پھر تار کا مال غنیمت ہو گئے اور  
 پیشہ پر مسلمان ہوئے کہ یہ بزرگ رہی کی جادو کی گونہ کے پرند کی جادو کی اور حسن بن یافک کی روایت میں ہے کہ بعضی نے کہا جادو  
 اور جہاد کا کہ مائل ہوا اسکا تر ہو یا مہجہ جو جیسے اسلام آئے کچھ ہو اور ایسے مقرر کر کے پر مسلمان ہو جائے پر بزرگ رہی کی جادو کی جادو  
 سے نہ مارا جادو کا کہ اگر لڑا کر سے اسلام سے اور امام شافعی اور زفر کے نزدیک اسکا ارتداد و خروج ہو اور نہ اسلام اور نہ ہائی میل  
 یہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے کہ ترکین میں انہیں بھی رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام لائے کہ اور انھیں حضرت  
 علی کا مات سے شہر ہو کر انھوں نے شہر سے شہر تک لڑا اسلام طلاقاً و حاکماً ماٹا لکھتے اداں خلو  
**ف** یعنی میں نے کسی کی پیشہ نہ کرے اور اسلام میں سے تو وہ ان مالیک میں لڑا کتا نہیں ہو چکا تھا وقت اسلام کو  
 روایت کیا اسکو بیعتی سے اور ضعیف کیا اسکو اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور زکالہ بخاری نے تاریخ میں عروہ سے کہ اسلام لائے  
 حضرت علی اور وہ تھوڑے سے کچھ اور سترک میں لڑا کہ جو کہ دس برس تک اور تفصیل کی میں تمام میں سچ الیہام سے فقہ القدرین

**ص باب باغیوں کے بیان میں**

جو قوم مسلمان بادشاہ اسلام کی فرمانبرداری سے باہر ہو جائیں تو بادشاہ انکو باغی اعانت کے لیے کہ اور جو شہرہ کافر بن جائیں  
 میں ہو گیا ہو اسکو دو کر کے **ف** اسواسطے کہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا خوارج سے اول ذکر کیا اسکو شافعی نے  
 سنن کبریٰ میں **ص** تو انہیہ کہتے ہو کہ ایک مکان میں جمع ہو وین تو بادشاہ کو درست ہو کہ اسے لڑائی نہ دے  
 کہ اسے اگرچہ وہ شروع نہ کریں اور امام شافعی کے نزدیک جب تک کہ شروع نہ کریں تو بادشاہ ضرر نہ کرے **ف** اور دلیل  
 ہماری اصل میں کہ جو **ص** اور اگر لڑائی مجاہد کوئی یا دہیسی ہو کہ یہ لوگ ایسے کتا مگر مفسدین ہو جو اب سے کتا تو جو خلیفہ  
 باغیوں میں کتا فوجی ہو اسکو جان سے ماروئے اور جو بجائے اسکا چھپا کرے اور اگر ایسی مجاہد اور شہوت رنجی کو باہر سے  
 نہ بھاگتے کتا چھپا کرے اور لڑائی ادا کو قید نہ کرے اور انکے مالوں کو یا نہتہ لیں لکھ کر دے کہیں یہاں تک کہ وہ نہ کریں  
**ف** اسواسطے کہ روایت کی جا کہ مستدرک میں اور ہزار سے سن میں کوثر بن حکیم سے اسے نافع سے انھوں نے اس امر سے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا باغیوں کو قتل کیا کہ جو خدا کا باغیوں میں اس کے کہا انھوں نے اللہ اور رسول اسکا خوف کیا تو  
 تب بغیر آپ سے کہ اسے لڑائی کو نہ ماریں اور اس کے قیدی کو قتل نہ کریں اور انکے بھاگتے کتا چھپا کر دے اور انکے مال کو تقسیم  
 نہ کریں اور ضعیف کیا اسکو نیز اسے سبب کثر بن حکیم کے اور ایسا ہی کیا کہ حضرت علی نے کتا بھل میں لکھا اسکو ابانی شیعہ  
 اور عبد الرزاق نے **ص** اور اگر کافر دیون کو باغیوں کے گھوڑوں اور ہتھیاروں کی حاجت پڑے تو انکو کھا دے میں ملاوین  
 اور اگر لڑائی یا نہتہ جیسے باغی کو ماروئے پھر انکی شہادت ہو جاوے جو غالب ہوں تو قاتل پر کچھ لازم ہو گا اور جو باغی کسی پر  
 قبضہ کریں اور شہر دیون میں سے کئی شہری مرد مرے شہری کو ماروئے پھر وہ شہر فتح ہو تو شہری قاتل اس قاتل کے  
 قصاص میں مارا جاوے گا اور اگر باغی کسی عادل کو یعنی جو باغیوں کی اطاعت میں ہو ماروئے اور باغی یہ کتا ہو کہ یہ اس کے

بغی









یا که بر یکدیگر نیست است مال کونه ما بدست بطریق درست جدا و من شرکت میں جو شمس شخص کوئی چیز مول لینے کو بر ملاقیست  
 کا صرف اسی شترتی سے کیا ما و دیکھا دوسرے شرکت سے جو کہ اس شرکت میں کمالت میں ان شرکت میں شترتی جو دوا  
 کے باقی کو دے نہیں دوسرے شرکت اس کے حصے کے موافق ہو جائیو سے یعنی جتنا اس کی طرف سے اسے مال ہیں دیا ہو  
 وہ اسے بھرے اور یہ شرکت اور شرکت معاوضہ دونوں مدوں پہا اترنی اور یہ سو کے جتنا پلں جو اور چاندی سولے کے  
 ٹکڑوں کے پس پر کے نہ اگر کو گوں میں اس کا لین میں عادی ہو درست نہیں **ف** یعنی شرکت مفاد و عدا میں جو  
 کہ دونوں شخص پہا خواجہ اترنی خواہ بغیر کے کی خریدیاں یا بندی اور سولے کی جو مریج ہوں خواہ بیسے مریج ملاوین جو درست ہوگی  
**ص** اور اگر دو شخص اس طرح کریں کہ ہر ایک بنا دھمالان دوسرے کے اور سے مال کے بدلے میں بیج ٹولے اور شرکت مفاد و عدا  
 کریں تو درست ہو **ف** اور یہ جہاں شرکت میں جس صورت میں کہ چاندی سونا ماریہ ملاوین اور اسباب ملانا سولے جو **ص**  
 کل ل شرکت کا یا مال ایک شرکت کے قریب کر کے کسی چیز کے ہلاک ہو جاوے تو شرکت باطل ہوگی اور وہ مال جو ہلاک ہوا جو  
 مال کا ہوگا اگر مال مل مین گیا ہو ہر ایک جو کہ اسی کے ہاتھ سے ہلاک ہو جاوے دوسرے شرکت کے ہاتھ سے اور جو مال مل گیا  
 ہو تو وہ سب شریکوں کا ہوگا اور جو دونوں شرکتوں میں سے ایک سے مال کے عوض میں کچھ اسباب خریدے اور بعد خرید کے دوسرے  
 کا مال تلف ہو جاوے تو جو اسباب خریدے ہوا جو وہ دونوں میں مشترک ہوگا اور جسے مول لیا جو وہ اسے شرکت کے حصے  
 کے موافق قیمت اسباب کی اس سے ملے اور جو قبل خرید کے تلف ہو جاوے اور جو دوسرے شرکت کے حصے سے مال سے کوئی چیز خرید  
 تو جس کا مال تلف ہوا جو اسے اگر دوسرے شرکت کے کو وقت شرکت کے کو کلیل مریج بنایا ہو متنا کہ یا ہو کہ جو چیز تو اپنے مال سے  
 خرید لیا تو اس کا ادا حامیر سے واسطے خریدنا تو اب اسباب جو خریدے ہوا جو دونوں میں مشترک ہو جاوے اور جسے مول لیا جو وہ  
 اسے شرکت کے حصے کے موافق اس قیمت سے لیا اور اگر اسے دوسرے شرکت کے کو کلیل مریج نہیں بنایا تھا تو وہ کل اسباب اسی کا  
 ہوا دیکھا جسے خریدے ہوا اور شرکت مفاد و عدا کے ان کے دونوں شریکوں میں ہر ایک کو اختیار ہو کہ مال مشترک کو بطور بضاعہ **ف**  
 یعنی کل نفع ایسا بٹھرا کر **ص** کسی کے حوالے کرے یا امانت رکھے یا مصاربت پر دے تو کسی کو کلیل کرے اور ہر ایک کے ہاتھ میں  
 مال بطور امانت کے ہوگا یعنی اگر کو ہر ایک کی زیادتی کے ہلاک ہو جاوے تو اس پر ضمان ہوگا تا بقیہ مریج شرکت مفاد و عدا اور  
 تقبل ہوا کسی صورت یہ کہ وہ کار کار متا اور دوزنی خواہ ایک سے اور ایک گزرتا شریک شریک ہوں کہ دونوں شریکوں کا  
 کریں اور ضروری جو کچھ ملے اسکو دونوں برابر یا سٹ لیا کریں یا کام دونوں برابر کریں لیکن مال اجرت ایک کو دے تھائی ملے اور ایک  
 کو ایک تھائی اور امانت شافعی کے نزدیک شرکت جائز نہیں اور امام مالک کے نزدیک جب عمل متحد ہو تو جائز ہے اور مختلف ہوں نہیں  
 جائز اور اس شرکت میں اگر ایک شخص کسی کام مشغول کر لیتا وہ دونوں کو کرنا لازم ہوگا تو کام دینے والے کو ہر ایک سے مطالبہ ہو جائیگا  
 کا اور اس طرح ہر ایک کو یہ ہو جائیگا کہ کام دینے والے سے اجرت طلب کرے اور جو کام دینے والا ایک کو اجرت دینے کو تو یہی ہو جاوے گا  
 اور جو کمانی ہو وہ دونوں میں مشترک ہوگی اگرچہ کام ایک ہی کرنا ہو چوتھی قسم شرکت مفاد و عدا جو کہ صورت یہ ہے کہ دو شخص  
 بدو مال کے شرکت ہوں اس طرح کہ اپنے اعتبار مال خریدیں یعنی لوگوں سے بان چال ہوگی جسے مال بطور قرض خریدیں  
 جو بعد میں نقد کر کے لادیں اصل قیمت حوالے مالک کے کر کے باقی جو بقیہ نہ اسکو بانٹ لیں ہر ایک دوسرے کا کو مال کو کلیل ہوگا

یہ شرکت مفاد و عدا ہے  
 اگرچہ مال مشترک ہو  
 اور اگرچہ مال مل گیا ہو  
 اور اگرچہ مال تلف ہو  
 اور اگرچہ مال بٹھرا کر  
 اور اگرچہ مال بطور امانت  
 اور اگرچہ مال بطور بضاعہ  
 اور اگرچہ مال بطور قرض  
 اور اگرچہ مال بطور ضمان



مجلس  
اول  
در بیان  
تاریخ  
امام احمد  
بن حنبل  
رحمه الله  
بنی بکر  
بنی قریظ  
بنی نضیر  
بنی سبیع  
بنی غنیم  
بنی کلاب  
بنی مرثد  
بنی عکرم  
بنی صخر  
بنی دحیان  
بنی قریظ  
بنی نضیر  
بنی سبیع  
بنی غنیم  
بنی کلاب  
بنی مرثد  
بنی عکرم  
بنی صخر  
بنی دحیان

انکی روایت پر حضرت عمر کی کہ کہا واسطے اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واجباً اور کہتے تھے وہ وقت کہ کابل میں چلے گئے تھے  
 کہ روئے اسکے چوٹی جاو اور زمین پر کیا اور زمین پر کیا اسکو انام محمدی بنی بکر بنی قریظ بنی نضیر بنی سبیع بنی غنیم بنی کلاب بنی مرثد بنی عکرم بنی صخر بنی دحیان بنی قریظ بنی نضیر بنی سبیع بنی غنیم بنی کلاب بنی مرثد بنی عکرم بنی صخر بنی دحیان  
 متولی صاحبین کے قول پر جو انام صاحب کے ذریعے سوائے اگر کسی نے وقت کہ کسی چیر کو بغیر دل پر یا مقامیہ قتل خرمن جو عید کے یا  
 مسافر خانہ واسطے مسافروں کے یا قافلہ آریہ کیا مکان بنالیا اپنی زمین کو جو قبر و گردیا تو ملک تک کہ کہ مونس کے اس سے جاو گیا اگرچہ  
 اسکو موقوف کیا ہو موت پر شہداء کے مکان میں جو جاو تو وقت کیا اسکو بھیج قول بنی غنیم اور ایک روایت میں امام سے ملک عانی  
 پر گیا **ص** اگرچہ کہ ایک انکی ملک عانی رہتے کا حکم کر دے یا مسجد بناد اور راستہ اسکا جا کر دے اور لوگوں کو ان میں یا بڑھنے کی اجازت  
 دے اور ایک شخص بھی جو ان میں بڑھنے کو ملک اسکی جاتی ہو گیا اگرچہ اس مسجد کے تاکایت جائے جو مسجد کے امور کے واسطے بنا گیا ہو  
 اختتام ہوا میں کہ کس طرح مکان مسجد ہو یا جو میں امام ابو یوسف کے نزدیک فقط یہ کہ دنیا کہ میں نے اسکو سب سے بنایا کافی ہوا  
 امام محمد کے نزدیک ضروری ہے کہ امین جماعت سے نماز پڑھی جاوے اور امام اعظم کے نزدیک نماز ایک شخص کی بھی  
 کافی ہوا اور جو مسجد بنا کر اسکے نتیجہ ہر خانہ اور کاموں کے لیے بنالیا اپنے گھر کے اندر مسجد بنائی اور اگرچہ  
 انوں نماز کا دیا تو وہ ملک سے اسکی بناوگی **ف** تو جہاں اسکا درست ہو گا اور اس سے ترکہ و دوسرا قانون کو جو مسجد کا یعنی قسطنطین  
 حکم میں ہو گیا **ص** اور امام ابی یوسف کے نزدیک ملک تک کہ کہ کہ سے کہ میں نے اسکو وقف کیا جاتی ہو  
 جو اسکی تسلیہ پر نہیں دیا اور وہ وقت اگرچہ کہ وہ ملک امام محمد کے نزدیک جاتی ہو کہ اسکو متولی کے سپرد کر دے اور وہ مسجد کے  
 تو درست ہر وقت کہ شل یا کابینہ ایک تہائی یا نصف زمین کا بغیر زمین کے جبکہ وہ قسمت کی صلح ہو امام ابو یوسف کے نزدیک متولی یا کسی  
 اور امام محمد کے نزدیک یا زمینیں جو اگرچہ وقت کیا مشاع کو ایسی زمین میں وہ قابل قسمت ہو تو یا زمین جو مسجد کے نزدیک مسجد و مسجد میں  
 نہیں ہیں اگر وقت تک کے جدا دیا کو اپنی ذات کے واسطے کر لے یا وقف کی ولایت اپنی طرف کر لے کہ متولی خود رہے تو درست ہر  
**ف** امام ابو یوسف کے نزدیک امام محمد کے نزدیک درست نہیں اصل ابو یوسف کی یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسکا کہانے تھے اپنے  
 سے اور یہ حدیث اس لفظ سے نہیں ملے لیکن روایت کیا ابو ابی شیبہ نے اسے منہ جیصلی اللہ علیہ وسلم کہانے تھے محدثہ فطرن سے  
 اپنے اہل کو موقوف مستور کیا اور بھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو زمین کہ مراد اپنی ذات اور اہل اولاد اور خاوند پر تو یہ محدود  
 واسطے اسکے روایت کیا اسکو ان بنی بکر بنی قریظ بنی نضیر بنی سبیع بنی غنیم بنی کلاب بنی مرثد بنی عکرم بنی صخر بنی دحیان  
 واسطے صدقہ ہو اور نکالا اسکو حکام اور قاضی اور طباطبی سے بہت طریق سے اور انکا مختصانہ سے لیکر انہ فیما بین کرنا جو موقوف ہونے کو  
 اسکے تاحہ سے نکال لینا چاہیے اگرچہ اسنے شرط کر لی ہو کہ موقوف کو میرے تاحہ سے نکالیں **کتر** **ص** اور جو کسی نے شرط کر لی  
 وقف کر کے وقت کہ جب چاہوں یا میں نے کہ بدلے اور کو وقت کہ دونوں تو یا زمین امام ابو یوسف کے نزدیک سیکے کہ بدلے یا وقف کا  
 مدون شرط کے بھی جائز جو زمین میں موقوف خراب ہو جاو اور اس پر موقوف نہیں بنایا گیا کیونکہ امام حسین شریح کے مصادہ ہے کہ میں نے  
 دیکھا ہو کہ ہمارے کے نکالنا کہ اکثر مسلمان موقوفوں کو اپنے سے باطل کر دیتے ہیں **ف** تو اب متولی امام محمد کے قول پر چلے کہ  
 شرط باطل ہوا اور وقت جائز ہے **ص** اور یہ بھی ضروری ہے کہ وقف کی صورت بنایا کہ کو ایسی کر دے کہ وہ منقطع ہو جاو یا جاری رہے  
**ف** مسئلہ اگر کوئی موقوف ہر وقت کرے چکا کسی ملک میں نہ ہوا مگر جو تو یہ کہ دے کہ ان لوگوں کے نہ رہنے کے بعد وقت کے







[illegible]

# اعلام

واضح ہو کہ یہ نسخہ افزا امدادی یعنی  
ترجمہ شرح دقایق کئی بار اس طبع نظامی میں چھپا اور  
ہر مرتبہ طالبوں کی کثرت ہائے ہمت و کجاہ نایہ پر جو تیس مرتبہ ہو کر پہلے نسخہ  
یہ نسخہ نہایت عمدہ طیار ہوا اور اس کی کئی ورتیں میں منت و مشقت کے ساتھ کیا  
نماز گزارا اور اسل نسخہ عربی کی عبارت سے جانچا اسکے تمام مسائل اور لائل کو لانے  
اور جا بجا عبارت گنٹائے اور ٹرمانے اور جدید حاشی جو حاشے میں سرشت ذکر تھی وہاں  
بہت خرچہ پڑا اب کامل طور سے جیسا کہ بھی یا ہوتا تھا صحیح اور درست ہو گیا تہذیب اس  
کلام کی ناظرین کو وقت مطالعہ کے ہوگی اور خود یہ کتاب اس موسے کی شہادت دی گئی ہے  
جن صاحبوں کو مطلوب ہو بار سال ذریت راقم سے یہ کتاب منگوالین لیکن کوئی صاحب  
نفع دنیا کی طمع سے اس میں کی کتاب کو لا اجازت راقم کے چھو کر مافضہ نہ کری  
کا با نقسان را اٹھائیں اس واسطے کہ حق مالک اسکا حقیقی قانون  
بہت مستمعد داخل حشری ہو کر طبع ہوا میں  
محمود ترک کیا گیا ہو فقط

الراست

محمد عبدالرحمن ہتھم طبع نظامی کا پڑھ

محلہ پچا پور

وَمِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ

اگر کسی که درین مرتبه چهارم بعد از تسبیح سائل و تطبیق عبارت اهل تسبیح و ائمه و افاضه و اشیای حدیث

وَمِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ



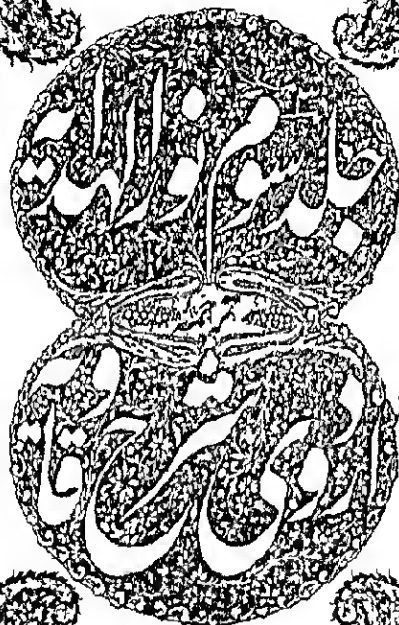
وَمِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ

اگر کسی که درین مرتبه چهارم بعد از تسبیح سائل و تطبیق عبارت اهل تسبیح و ائمه و افاضه و اشیای حدیث

وَمِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مُطَبَّعٌ فِي مَكْتَبَةِ مَطْبَعَةِ الْبَيْتِ  
بِالْمَدِينَةِ الْمَكِّيَّةِ فِي سَنَةِ ١٢٨٠







[illegible][illegible]





رکھا کلاس میں چاہوں پہلا پھر پھر لانا اوسکی تین سے ہول درخوردہ بلکہ لکھ جائیگا ابدا اسکا خدمت خیار کے وہ کہہ کر  
 عروس کے پاس تکت ہونگا تو وہ چار روپے جس کے لازم نہ آویں گے بلکہ جو کچھ اس کی پٹری کے قیمت از روپیہ پنج ہزار ہووے  
 وہ دیا جائیگا اسلئے کہ بہت باغ نشہ سار کیا تو وہ بھڑا دوس کی ملک میں رہا تو گویا ابھی بیع ہوئی نہیں اور مشتری اوسکو مقصد  
 خریداری لیکھا چار روپے میں قیمت لازم آتی ہے اس مشتری کو اگر خیار ہو تو وہ غرض باغ کی ملک سے کل جاتی ہے ایک مدت کے  
 اندر مشتری کی بھی ملک میں نہیں آتی آجہ صاحب اور صاحبہ کے نزدیک ملک کی ملک نکال مشتری کی ملک نکال جاتی ہے یہ صورت میں اگر  
 وہ غرض مشتری کے پاس تکت ہوگی یا عیب دار ہوگی تو مشتری پر غرض لازم آئیگی **ص** تو حاصل کلام یہ ہے کہ اگر باغ  
 کو اختیار ہووے اور وہ مشتری کے پاس تکت ہو جو عروسے نوادہ کو قیمت دینی ہوگی اور اگر مشتری کو اختیار ہووے اور  
 وہ غرض اوسکے پاس تکت یا عیب دار ہو جو عروسے تو غرض دینی ہوئے گی **ص** اگر ایک شخص نے اپنی مشکوٰۃ نوادی کو اوسکے ایک  
 سے خریدی بشرط خیار تو امام صاحب کے نزدیک محاکم نہیں فاسد ہوگا مدت خیار میں اسواصلے کہ اوسکے نزدیک جب غرض  
 خیار ہووے تو وہ غرض ملک میں مشتری کے نہیں آتی اور صاحبین کے نزدیک فاسد ہوگا ویگا اسواصلے کہ وہ اوسکو غرض کا  
 ملک ہوگا اور اگر بعد خریدنے کے مدت خیار میں غرض اوسکو ملے گی اور وہ نوادی نہیں ہے تب بھی بھیر سکتا ہے اور اگر اگر غرض  
 بھیر سکتا ہے نزدیک امام صاحب کے اور صاحب کے نزدیک خواہ بھیر یا نہیں کسی صورت میں نہیں بھیر سکتا **ف** اور وہ اوسکی غرض  
 اور آگے اور آٹھ کے بیان ملتے ہیں وہ سب دینی ہیں اس بات پر کہ خیار مشتری میں امام صاحب کے نزدیک وہ غرض ملک مشتری میں نہیں آتی  
 اور صاحب کے نزدیک ملک میں مشتری کے آجاتی ہے **ص** مشتری نے ایک غلام بشرط خیار خرید لیا وہ اوسکا قریب نکلا **ف**  
 دینی فورم عزم چکا بیان کرتا بالاعتاق میں چونکہ **ص** امام صاحب کے نزدیک مدت خیار میں وہ آزاد ہوگا اور صاحب کے نزدیک آزاد  
 ہوگا اور اگر کسی نے یہ قسم کی کہ اگر میں کسی غلام کا مالک ہوں تو وہ آزاد ہو اور اگر ایک غلام بشرط خیار خرید لیا تو امام صاحب کے نزدیک  
 مدت خیار میں وہ آزاد ہوگا اور صاحب کے نزدیک آزاد ہوگا **ف** اور اگر کسی نے کہا کہ میں کسی غلام کو خرید میں تو وہ آزاد ہوگا  
 ہونے کے آزاد ہوگا ویگا کے نزدیک **ص** ایلہ **ص** بل لندی کو بشرط خیار خرید لیا قدرت خیار میں جو اوسکو حریف آویگا وہ بھیر  
 سکتا ہوگا اور صاحب کے نزدیک خیار ہوگا اور اگر بھیر اوسکو باغ پرورد کر دیا تو باغ پرورد قبضے کا تسلط واجب ہوگا امام صاحب کے نزدیک  
 اور صاحب کے نزدیک باغ پرورد اگر کسی نے شکوہ نوادی مالک کو اوسکے مالک بشرط خیار خرید لیا اور مدت خیار میں وہ غرض نہیں آتی تو امام  
 صاحب کے نزدیک امام صاحب کے اور صاحب کے نزدیک مشتری کی اُم ولد ہو جائیگی تو اب نہیں بھیر سکتا ہے اور اگر مشتری نے ایک  
 بشرط خیار خرید لیا اور پھر قبضہ کیا اذن باغ سے قبضہ کے پھر غرضی باغ کے پاس نہ آتی کھدی اور باغ کے پاس تکت ہوگی مدت خیار میں  
 امام صاحب کے نزدیک نہ آئے گا بلکہ ہوگا ویگا غرض نہ ہونے قبضے کے پس سکا اور بہت ہونے ملک کے اور مشتری پر اوسکی غرض  
 نہ آئیگی اور صاحب کے نزدیک مشتری کا مال بلکہ ہوگا اذن اور پھر غرض لازم ہوگا اور اگر بعد از وقت **ف** یعنی جسکو کوئی  
 نے اذن تجارت کا دیا ہووے **ص** ایک شخص بشرط خیار خریدی بعد اوسکے باغ نے غرض اوسکو معاف کر دیا تو امام صاحب  
 کے نزدیک خیار اوسکا باغ نہیں چاہے سکا بلکہ باغ کو بھیر دیوے اور صاحب میں کے نزدیک خیار باطل ہوگا اور اگر ایک  
 نے ایک غرض سے شرب خریدی بشرط خیار پر بعد اوسکے خیار مسلمان ہو گیا تو صاحب کے نزدیک خیار اوسکا باطل ہو گیا









اواسط خیابان الرودیه ثابت ہو گا اواسط کے ہر واحد ششتری ہوا و غرض حکما جو اس کو حاصل ہو گا وہ شمار ہو گا

## ص فصل خیاری عیپ کے بیان میں

ف میں عیب نکلنے کے سبب جو اختیار ہوتا ہو اس کے بیان میں **صل** مشتری گریہ میں ایسا عیب پاو جس سے اس کی قیمت  
 "اجروں کے نزدیک کم ہو جائے تو اس کو اختیار ہے پاس چھوڑے اور پکا پوسے و امون سے لے یوسے **ف** اور دلیل اس کی  
 ثبوت کی وہی ہے جو روایت کی بخاری نے نقل کیا خدا ربین حالہ سے کہ بیع مسلمان کی ساتھ مسلمان گنہین عیب و سین اور نہ  
 اور نہ فریہ اور روایت ابن ابی نجر کہ بیع المسلمون المسلمون ماکان سلیحاً بیع مسلمان کی ساتھ مسلمان کچھ تو نہ  
 سالم ہو عیب سے اور سن ابی داؤد میں جو حضرت عائشہ سے کہ ایک شخص ایک غلام خرید اور وہ اس کے پاس پہنچا اور اس میں عیب پایا  
 تو پھر واپس آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلائے **صل** مشتری کو یہ بین یہو پختا کہ بیع کو اپنے پاس کچھ اور عیب کے ساتھ  
 جو اس کا نقصان ہوا ہو یا بیع سے پھر عیب اور بجا لگا اگرچہ مدت سفر سے کم ہو تو اگرچہ بیعت پر مروت دینا اور جو روری کرنا غلام  
 نوڈی کی چھینے میں عیب نقل کہتے ہوں عیب ہوا اور عیب عقل نہ کہتے ہوں تو عیب نہیں اور شے میں دو دوسرا عیب **ف** حاصل  
 اس کا یہ ہو کہ جو عیب بیع کے پاس ہوا وہ ہی مشتری کے پاس اگرچہ کا تو اس کو اختیار نہایت ہوگا اگر اگر بدلنا دیکھا تو اس  
 صورت میں اختیار نہیں مثلاً **صل** بیع کے پاس چھوٹے بین چہ ریا اور وہ عقل رکھتا ہو اور پھر مشتری کے پاس  
 چھوٹے بین میں تو ایک ہی عیب لگا جاوے گا **ف** اس واسطے کہ سبب جو روری کا دو دنوں جگہ ایک ہو وہ شے پر والی ہو جو روری طو لیت میں  
 ہوتی ہو **صل** مشتری کو اختیار پھر عیب سے کا ہوگا اور اگر بیع کے پاس چھوٹے بین میں جو روری کی عقل اور مشتری کا بین میں  
 کی تو یہ دوسرا عیب لگا جاوے گا اس صورت میں مشتری کو اختیار پھر عیب سے کا ہوگا **ف** اس واسطے کہ چھوٹے بین کی جو روری  
 سبب پر والی ہو اور شے میں کی جو روری کا سبب بینتی اور بد بینتی **صل** اور عاقل ہونے کی قید اس واسطے لگائی کہ اگر شے  
 غیر سن ہو وے کہ عقل نہ رکھتا ہو وے تو اس کی جو روری عیب نہیں ہو **ف** اور اس طرح بجا لگا اس کا شمار میں  
 میں بلکہ وہ گراہ ہو **صل** اور جنون خواہ چھوٹے بین میں ہو وے یا بیٹے بین میں ہر طرح ایک عیب ہو تو اگر  
 بیع کے پاس چھوٹے بین میں بعنوان ہوا تھا اور پھر مشتری کے پاس اگر خواہ چھوٹے بین میں بعنوان ہوا یا بیٹے بین میں  
 ضرورت میں اس کو اختیار واپس لے لے اور منہ اور بغل کی بد بولی اور زنا کاری اور حرام کی اولاد ہونی نوڈی میں  
 بی بی سلام میں نہیں **ف** اس واسطے کہ نوڈی سے صحبت اور طلب کی کبھی منظور ہوگا اور یہ باتیں اور سین عقل میں  
 بخلاف غلام کے کہ خدمت میں یہ باتیں قاصر نہیں الا در صورتیکہ غلام کو عادت نہ ناکا ہو کہ کو نہ کہ اس صورت  
 میں خدمت میں حج ہوگا **صل** ایہ **صل** اس کا فرود و دو دنوں میں عیب ہو **ف** اس واسطے کہ طبیعت مسلمان کی متغیر  
 فی ہر کار کی صحبت سے کہ اس کی آزادی کفار کو قتل میں صحیح نہیں ہے تو اگر خرید اس شرط پر کہ وہ کافر نہ  
 مسلمان نکلا تو رد کرے گا اس واسطے کہ یہ زوال عیب ہے اور امام شافعی کے نزدیک رد کر سکتا ہو **صل** ایہ **صل**  
 نہ خون جاری رہنا اور حیض نہ آنا شہر میں کی لڑکی کو عیب ہے **ف** مشتری جس کی قید اس واسطے لگائی کہ یہ تہا  
 ہا ہو لڑکی نزدیک امام ابوحنیفہ کے عورت میں اور ان دو دنوں کی پہچان عورت کے قول سے ہوگی تو پھر دیکھا

آپ کی طرف سے



مشری سے تین دلا سکتا کیونکہ اقبال پر کہ باطن قسم سے نکول کر سہ دریا مشری گواہی دے رہا ہے تمام کر دیا  
 توبہ تھانی قاضی باطل ہو گیا **ص** اور اگر مشری نے کہا کہ میرے گواہ غائب ہیں تو میں باطن کے حوالے کرے ہنسی  
 باطن قسم کھائے عیب نہ ہوئے پھر اگر باطن نے قسم سے نکول کیا تو عیب بت ہو جائیگا اور وہ مشری کے پاس سے باطن کو  
 پھر دیا جائیگا **ف** تو اگر باطن نے عیب نہ ہوئے پھر کھالی اور مشری کے گواہ غائب تھے اس صورت میں مشری  
 دلا دیا جائیگا **ب** اگر پھر اس کے گواہ آگئے اور ہاتھوں نے گواہی دی اس میں کسی کے عیب نہ ہوئے پھر باطن نے مشری سے کہہ  
 مشری کو دلا دیا جائیگا اور مع باطن کو گواہی دے تو اگر مشری نے بعد ازلام خریدنے کے کہ رقبہ نہ کر لے کے دعویٰ کیا  
 اس بات کا کہ یہ جگہ میرا ہی تو باطن سے قسم نہ لیا جائیگا عیب تک مشری گواہ دلائے اس بات پر کہ یہ علام میرے پاس سے بھاگا ہو  
 اور جب کہ گواہ پیش کر دیوے تو قاضی باطن کو اس طرح سے حلف دیوے قسم الملک ملتا ہے اس لئے اس نے اس علام کو اپنے  
 کیا اور اسکو مشری کے کہ عیب تک کہی نہ بھاگا تھا اگر اس طرح سے کہ قسم الملک مشری کو جس اور اس کے روکا نہیں ہو گیا  
 اور میرے جس طور سے وہ دعویٰ کرتا ہو یا اس طرح سے کہ قسم الملک کہی نہ بھاگا تھا یہاں تک کہ **ز** کیونکہ ان تینوں  
 صورتوں میں باطن کو گواہی ملتی ہے اور بات چلتی نہیں ہو کر وہ باطن سے قسم سے سچے **ص** اور اس طرح سے قسم دیوے کہ قسم نہ لے  
 جو وقت اس نے یہاں تھا اور وقت غلام میں یہ عیب تھا یہاں تک کہ جو وقت چھا اور تسلیم کیا تھا اور وقت یہ عیب تھا **و**  
 اس واسطے کہ دونوں صورتوں میں باطن کو گواہی ملتی ہے باطن کی ہر چیز کہ اول صورت میں ملے گی کہ بھاگے گا عیب میرے سے قبل تسلیم  
 کے حادث ہو گیا ہو اس صورت میں اسکا کلام سچا مانے سکتا ہو اور مشری کا حق رو با عیب باقی رہتا ہو اور دوسری صورتوں  
 میں جو سکتا ہو کہ مراد اس باطن کی اس کلام سے یہ ہو کہ بھاگے گا عیب میرے اول تسلیم دونوں کے وقت میں نہ بھاگا بلکہ ایک کے  
 ساتھ تھا **ح** اور اگر مشری کے پاس گواہ نہ ہویں بھاگے پڑے اور باطن سے قسم طلب کرے تو صاحب کے نزدیک قاضی باطن  
 قسم دیوے اس بات کی کہ واللہ میں نہیں جانتا اس بات کو کہ یہ غلام مشری کے پاس بھاگا ہو تو اگر اس نے قسم کھالی تو دعویٰ  
 مشری کا لغو ہو گیا اور اگر باطن نے اس قسم سے انکار کیا تو پھر دوسری قسم دی جائیگی جو بعد گواہوں کے پیش ہونے کے  
 دی جائیگی **ق** یعنی اسی طرح سے **ص** اور امام صاحب نے نو دیکھا کہ ایک قول میں جب مشری پاس گواہ نہ ہوں  
 تو باطن کو قسم باطل نہ دیا جائیگا **ف** اس واسطے کہ قسم مرتب ہوتی ہے دعویٰ صحیح پر اور دعویٰ صحیح نہیں ہوتا نیز قسم کے  
 اور مشری ختم نہیں ہوتا باطن کا حاجت تک عیب بت نہ کرے بیع میں گواہوں سے اور یہاں گواہوں سے عیب بت نہ کرے  
 ہو اس حلف لیا جائیگا اور اگر دعویٰ باطن غلام کے بھاگنے میں ہو تو قاضی باطن کو اس طرح سے قسم دیوے گا کہ واللہ میں  
 بھاگا میرے پاس ہے میرے دونوں میں شریک ہوا ہے یعنی باطن جو اس واسطے کہ چھوٹے ہیں میں بھاگا سبب نہیں ہو سکتا اور  
 بلوغ کے ہل **یہ** **ح** اور ایک قول میں قسم دیا جائیگی موافق مذہب صاحب کے **ف** اور میں مختار ہوں کہ اگر ایک  
 شخص ایک نوٹ لکھ دے اور مشری نے نوٹ لکھ کر رقبہ نہ کیا اور باطن نے اس کے من پر اور بعد رقبہ نہ کرنے کے مشری  
 گواہ میں عیب معلوم ہوا اور باطن پس پھیرنے کو لیکھا اور باطن نے کہا کہ میں نے تیرے ہاتھ اسی واسطے میں دو لوں گا  
 یہی تعین ایک عیب دار اور ایک دوسری اور مشری نے کہا کہ میں تو نے یہی لکھا ان واسطے میں یہی تعین تو قول

صل  
 کی اور اس  
 سالی  
 کے  
 چھوٹے  
 سبب  
 ہوا  
 ہوا  
 ہوا

مشتی کا ساتھ قسم کے معتبر ہوگا اور اگر بائیں اور شتر کی اتفاق ہو اس بات پر کہ دو لون میں نہ ہی تھیں لیکن شتری  
یہ کہتا ہے کہ میرے قبضے میں ایک ہی آتی تھی اور بائیں کہتا ہے کہ تو دو لون کے لیے کیا محتاج بھی قول شتری کا قسم سے معتبر  
ہوگا اس لیے کہ اختلاف قدر مقبوض میں یہی قول قابلِ مبالغہ ہوگا جیسا کہ غصب میں اور اس طرح اگر قدر ربع  
میں اتفاق کیا اور اختلاف کیا قدر مقبوض میں شتری کہتا ہے کہ دو لون کو قبول لیا تھا لہذا ایک ہی پر چنے قبضہ کیا اور  
بائیں کہتا ہے تو نے دو لون پر قبضہ کیا تو بھی قول شتری کا معتبر ہوگا، کھلف اور اگر دو غلاموں کو ایک ہی پر چنے میں  
خرید اور ان میں سے ایک پر قبضہ کیا اور کسی میں غیب معلوم ہوا تو چاہے دو لون کو رکھے اور چاہے دو لون کو رکھے  
**ف** اور یہ نہیں کر سکتا کہ ایک کو بچیر دے ایک کو رکھے اس واسطے کہ ابھی صنفق بیع تمام نہیں ہوا ہے  
بسیب عدم قبض شتری کے دونوں غلاموں پر تو ایک کے پھیرنے میں تعزیر صنفق لازم آتی ہے قبل تمام کے اور گوہ  
جائز نہیں ہلا اید **ص** اور اگر دو لون پر قبضہ کر لیا تھا تو صرف عین اگر کو بچیر سکتا ہے **ف** اس واسطے کہ یہاں  
صنفق بسیب فیض کے تمام ہو گیا ہے تو تعزیر صنفق میں کچھ قیادت نہیں صحیح چیز نہ پائے لکھتی بکتی **ف** جیسے غلہ  
وغیرہ **ص** اور یہ ہے کہ کسی قدر میں غیب پایا تو خواہ سائے کو بچیر دیوے خواہ سب کو رکھ لے **ف** مثلاً اگر  
بچیر گھوڑا خریدے اور پھر پھر میں ان میں سے کچھ غیب معلوم ہوا تو چاہے کل کو واپس کرے چاہے کل کو رکھے  
اور یہ نہیں ہو سکتا کہ قبضہ ایسا ہو کہ اس کو واپس کر دے اور باقی کو رکھ لے **ص** اور یہ نہیں ہے کہ اگر یہ غیب  
کہ وہ ساری چیز ایک ہی طرف میں ہو اور جو دو طرفوں میں غلام لے ہو دے تو وہ ہر مسئلہ اور غیبوں کے ہر **ف**  
جیسے دو بوسے گھوڑوں کے ہو وین میں میں بھر کے **ص** حق جہین غیب لکھ اوس طرف کو بچیر سکتا ہے اور اگر بیع میں کسی  
قدر دوسرے کا حق دخل آئے اور شتری بیع پر قبضہ کر چکا ہے تو اس کو یہ اختیار نہیں کہ جقدر استحقاق مستحق ہے  
باقی ہے بائیں کو بچیر دیوے اور اگر قبل قبضے کے استحقاق ثابت ہووے تو شتری باقی کو واپس کر سکتا ہے یا بائیں  
اگر لکھ لے ہووے اور اوس میں تھوڑا بڑا اور دوسرے کا لکھ تو شتری کو اختیار ہوگا کہ باقی کو واپس کر دے **ف**  
اس واسطے کہ بیع اگر لکھ نہیں ہو بلکہ اناج وغیرہ ہو تو اوس میں تھوڑا دخل جانا شتری کو ضرر نہیں کرتا اس واسطے کہ اس کے  
بائیں سے بچیر لکھا اور لکھ میں بعض اوقات اگر تھوڑا سا لکھا جائے تو ضرر کرتا ہے اس واسطے کہ شتری نے جس چیز کے پلانے  
کے لیے لیا تھا وہ ابنہ بن سکے گی **ص** اگر ایک گھوڑا خرید کر اوس میں غیب پایا اور پھر اس کا علاج کیا یا اپنی حاجت کے  
واسطے اس پر سوار ہوا تو اختیار ساقط ہو جائیگا اس لیے کہ یہ رضاعی اور اگر سوار ہوا اس کے پھیرنے کے لیے یا باقی پلانے  
کے لیے یا چار خریدنے کے لیے جب بغیر چرچہ چار خریدنا اور باقی پلانے کا ممکن نہ ہو **ف** مثلاً وہ گھوڑا شتر پر ہوا تو لکھ  
چھوٹے یا شتری چال سے عاجز ہو **ص** حق اختیار ساقط نہ ہو لکھا غلام نے بائیں کے پاس چوری کی تعین یا حوالہ کیا  
تھا اور شتری کے پاس لکھ و سب کا ساتھ لایا گیا انہوں کے عوض میں گردن مار لیا تو اول حرکت میں شتری مستلزم کو  
بچیر دیوے اور دو لون صورت میں بائیں سے من مبیع ہوئے امام صاحب نے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اس کی قیمت دو  
حالت کی لکھا کہ جو بڑھو وہ بچیر دیوے **ف** یعنی اوس غلام کی اگر سارق ہو تو کیا قیمت ہو اور اگر سارق نہ ہو تو

اور اگر  
بچیر دیوے  
تو شتری  
مستلزم  
ہوگا

ایک قیمت ہو لگا کر اول بیوتانی پر بڑھئے اور سدا رہائے سے پھر لیو سے اور اسید طرح غیر قابل معصوم ادم کے ساتھ قابل ہوا ادم کے حصہ جیسے ایک لونڈی حاملہ خریدی اور مشتری کے پاس لکڑی بیعت کی کہ مگر گئی وہ تو امام صاحب کے نزدیک مشتری کل نہیں پھر لیو سے اور صاحبین کے نزدیک حاملہ اور غیر حاملہ کی قیمت لگا کر اول کی قیمت جتنی بڑھے اور سدا رہ پھر لیو سے ہذا ایدہ صلح امر لگا رہائے نے وقت بیع کے کہد یا کہ میں بیع کے سب بیوتانی بری ہوں اور مشتری نے اس کو منظور کیا تو یہ کہنا درست ہوگا اب کسی بیعت کی قیمت پھر لکڑی کا اگر جب باطن نے ہر ستر گیلہ نام بتلایا ہو دے اور امام شافعی کے نزدیک درست نہیں اور باطن سب بیوتانی بری رہیگا خواہ وہ بیعت وقت بیع سے ہو یا قبل قبض کے بعد بیع کے حادث ہو یا ہو نزدیک امام ابو یوسف رحمہ کے اور امام محمد رحمہ کے نزدیک جو بیعت بیع قبل قبض کے حادث ہو گیا ہو اس سے باطن بری ہوگا اور بری قول پر زعفران کا اور قمار قول امام ابو یوسف رحمہ کا

### صل باب بیع باطل اور فاسد کے بیان میں

فت مخرج بیع میں ہے کہ رکن بیع یعنی ایجاب اور قبول اور محل بیع یعنی بیع اگر ہر ایک خلل سے سالم ہو تو بیع صحیح اور اگر سالنہوا طرح ہو کہ ایجاب اور قبول میں خلل پڑے عدم الحیت متصرف سے بسبب ہونے عائد کے صبی غیر عینہ وغیرہ میں بیع میں خلل پڑے بسبب عجز اور اخوان یا شریک ہونے کے تو بیع باطل ہے کہ بیعت بیعت اور کان بیع کے اور اگر ایجاب و قبول میں خلل پڑے لیکن اس کے ضمن میں خلل واقع ہو دے اس طرح کہ شرب ہو یا شرب یا بیع خلل ہو کہ بیع مقدور تسلیم نہ ہوا یا اس میں ایسی شہرت ہو دے جو مقتضای عقد کے مخالف ہو دے تو وہ بیع فاسد نہ باطل کیونکہ رکن اور محل بیع خلل سے محفوظ ہو اور اصل کتاب میں ہے کہ مال وہ چیز جو چیزیں آدمیوں کی رغبت ہو دے اور اس کو لکھ کرین تو مٹی اور خون اور جو جانور اپنے مال کے حصہ اور غنایں مال نہیں ہو لیکن وہ جانور جو لکھا گیا جائے یا اور کسی جگہ نہ مٹی کر کے قتل کیا جاوے جیسا کہ بعض کفار کی عادت ہو اور ذبیحہ مجوس کے مال میں لیکن شہر عین یہ چیزیں مستقیم نہیں ہیں جیسے شرب اور شور اور جو مال بیع میں غیر مستقیم ہو یعنی خلیت اس کی اہانت اور ذلیل کرنے کا حکم ہو یا لیکن وہ اور دینوں میں مال مستقیم ہو تو جو چیزیں بالکل مال نہیں ہیں جیسے مٹی خون جنس زنا اور اپنے جانور مردہ اور تو آدمیوں بیع بالکل باطل ہے یا بے ہر کہ اس کو بیع بنا دین یا شریک اور جو مال غیر مستقیم ہو یا مٹی کی طرح میں جیسے شہاب یا شوری یا غیر جو مٹی تو اس کو اگر بے ہر بن رہا یا شرفی کے بیچین تو بیع باطل ہے اور اگر اسباب کے بیچین بیچین اسباب کو ان چیزوں کے بیچین بیچین تو اسباب میں بیع فاسد ہے اور اس میں چیزوں میں باطل تو باطل وہ بیع ہے کہ جسکی اصل اور وصف دونوں فاسد ہوں اور فاسد وہ ہے جسکی اصل صحیح ہو مگر اور وصف فاسد ہو کہ اور امام شافعی کے نزدیک باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے اور تحقیق اسکی اصول نسبت میں ہے انتہی اور بدلیہ میں ہے کہ بیع باطل میں وہ شے مشتری کے ملک میں کسی طرح نہیں آتی تو اگر وہ شے مشتری کے پاس تلت ہو جاوے اسکا اتوان مشتری پر ہوگا تو بیع فاسد میں جب مشتری اس شے پر قبضہ کر لیو سے تو اسکا مالک ہو جاتا ہے اور اس شے کی قیمت مشتری کو دینا لازم آتی ہو اسکی مثال یہ ہے کہ زید نے مثلاً ایک گھوڑا بے ہر دے مگر دے مٹیوں کے

بیع باطل اور فاسد کے بیان میں



کو انی پر یہ مدد و انگنتی تھی حضرت مایہ شہادت اپنے بل کتابت میں سو کہا حضرت مایہ شہادت کہ اگر تیرے مالک مراضی ہو جائیں اس وقت تک کہ سب روپیہ میں اؤ کو ایک دفعہ دیدوں اور تیرا کو آؤ کو دون تو میں یہ امر کر دینی تو فرما کیا ہر روپیہ کا ایک لپٹ لاکھوں سے کہ اؤ کو ایک دفعہ دیدوں ماضی میں ہم اس پر گریہ کر کے تیرا ہمارے واسطے عہد سے تو فرما کیا حضرت مایہ شہادت اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمایا آپ کہ خرید کر لو تم اؤ کو اور آؤ کو اور تیرا کہ اؤ کو ایک لپٹ لاکھوں سے کہ تیرا اور اس حدیث سے بیان معلوم ہوتا ہے کہ مکاتیب کی بیع جب ماضی ہو جاوے بیع برادرست ہو اور یہی موافق قیاس کے ہے **صل** اور باطل ہونے والی کی جو شرطیں ماضی میں تھیں جو بیع شرب یا سحر روپیہ یا شرفی کے بدلے میں فاضل یا اول چیزوں کے بدلے میں جو غنیمت ہیں جیسے روپیہ یا شرفی اور بیع جب کا چلن ہو کہ اس واسطے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ جس وقت حرام کر تا ہو کوئی شے حرام کرنا جو نہیں ہو سکی روایت کیا کہ اؤ کو اور اؤ کو اور گزیر کیا اور حدیث جاہلی کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے بیع شرب اور سحر اور عرق سے اور بیوی **صل** اور اگر باطل نے آؤ کو اور غلام کو ملا کر بیچا یا بیچ کی ہوئی بکری اور مردار کو **ف** بیع تصدق اللہ کا نام کر کے کیا گیا ہو تو بیع یا اور کسی کے نام پر بیع کیجا یا ہوے یا دون فوج کے گریہ ہو **صل** تو دون کی بیع باطل ہوگی اگرچہ ہر ایک کی قیمت علیحدہ کر دی ہو کہ بیع ہو کہ بیع نہ ہو لیکن کہہ کہ بیع بیع ان دونوں کو بدلے میں دوسروں کے ایک بیع بیع قیمت ہو یا بیع کی اور ایک بیع بیع کی **صل** اور اگر غلام کو بدلے کے ساتھ خواہ بیگانے غلام کے ساتھ ملا کر بیچے یا اپنی مالک کو شرفی وقت کے ساتھ ملا کر فروخت کرے تو غلام اور اپنی مالک کی بیع درست ہو جائیگی اور مدبر اور دوسرے غلام کی اور وقت کی بیع جائز نہ ہوگی **ف** اگرچہ ہر ایک کی قیمت علیحدہ علیحدہ بیان نہ کی ہو تو سے **صل** اسباب کا بیع یا بدلے میں شرب سے کہ یا شرب کا بدلے میں اسباب کے فاسد **ف** یا بیع یا سحر یا سبب میں تو اگر مشتری اسباب پر قبضہ کر لیا ہے صورت میں اس کی قیمت اوپر لائے آئیگی اور اس کا مالک ہو جاوے گا لیکن شرب میں باطل ہر بیان تک کہ حد میں شرب کا مالک نہیں ہو سکتا تو جس کی طرف سے شرب ٹھہری ہو وہ اس کی قیمت دیکھا **صل** اور باطل ہو بیع چھپی کی دریا میں قبل شک کے اگر روپیہ یا شرفی کے بدلے میں ہو تو وہ اور فاسد ہو اسباب کے بدلے میں **ف** اس واسطے کہ روایت ہے میں رضی اللہ عنہما سے کہ اؤ فرمایا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ خریدو نہ بیچو کو بانی میں بیشک وہیں خطر یعنی دھوکا کہ روایت کیا کہ اس کا نام احمد سے اور اشارہ کیا کہ اس طرف کہ موقوف ہونا اس کا صحابہ ہو اور روایت کی امام ابو یوسف سے کہ کتاب الخراج میں من عن خطاب کے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ بیچو نہ چھپی کو بانی میں بیشک وہ دھوکا ہو اور بخلا منزل اس کے کہ میں مستحق **صل** اور اگر چھپی کو شک کر کے ایسے گزیرے میں ڈال دیا کہ فیہ حلال وغیرہ کے اؤ کو کہ بیع میں تو اس کی بیع جائز ہو اور اگر فیہ غیر یا سنت کے میں کہہ سکتے ہیں تو فاسد ہو اور اگر چھپی ان دریا سے ایک طرف گزیرے میں کہ بیع ہو میں اور ان کی راہ دریا کی بند کر دی تو بیع ان کی جائز ہو ورنہ باطل ہو اور بھی باطل ہر بیع ہوا میں اور تے جانور کی **ف** اس واسطے کہ قبل پکڑنے کے وہ مالک میں نہیں آیا اور بعد پکڑنے کے اگر چھوڑ دیا تو بیع جائز نہیں اس واسطے کہ اس کی تسلیم پر قیاس میں ہے اور بیع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھوکے کی بیعت سے روایت کیا کہ اؤ کو مسلم نے ابو بکر پر بیعت سے اور اگر وہ پر نہ جانور ایسا









بیع باطل اور فاسد کے معانی

تو کہ حضرت عائشہؓ نے کج بیوی بنائے تو میری طرف سے زمینیں اور تم کو کہ اللہ تعالیٰ باطل کر دیگا چچ اور دجوا توچا راستہ رسوا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گزرتے ہوئے گئے اور روایت کی امام احمد بن حنبلہ نے مستحکم کر لی حضرت سائیدہؓ کے پاس ایک عورت اور کہا  
 اوستہ کہ میں نے زمینیں اور تم کے ساتھ ایک غلام بیچا تھا سو روپیہ کو بیچا اور پھر خرید لیا میں نے اوستہ جیسے سو روپیہ کو تو  
 فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ خبر لو تو بیچا سو تو خرید کر تم نے باطل کر دیا چما دیا پنا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گزرتے ہوئے  
 تو یہ نہ کر لیا تو نے جو بیچا اور جو خرید اور یہ حدیث صحیح ہے اور یہ قول حضرت عائشہؓ کا بیچا لیا گیا ہے تو قول سے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے جو کہا کہ یہ حدیث غیر ثابت ہے اور حلالہ کی اسناد میں مجہول ہے باطل ہے اس واسطے کہ عائشہؓ  
 ایک عورت جلیل القدر ہے زوجہ ابی اسحق بیسی کی ذکر کیا اس کو ابن سعد نے طبقات میں اور کہا کہ منساہدہ میں حضرت  
 عائشہؓ سے فقہ **ص** اور ایک لونڈی پندرہ روپیہ کو بیچ کر درابھی قیمت نہیں وصول ہائی کہ پھر وہی لونڈی ایک اور لونڈی کے  
 ساتھ ملا کر بیچ کر کو خرید کر تو بیچا لونڈی میں بیع فاسد ہے اور دوسری میں جائز ہے بقدر حصہ زمین کے **ف** اس واسطے  
 کہ پہلی لونڈی کو جس قیمت سے بیچا اس سے کم کو خرید لیا تو اس میں بیع جائز نہ ہوگی اور دوسری لونڈی میں بیع صحیح ہو گا کی حد  
 تیل کو اس طرح خرید کر کہ برتن قیمت تولی میں گئے اور ہر برتن کے عوض مثلاً پانچ بیس روپیہ کر کے گئے خواہ وہ برتن پانچ بیس  
 ہو یا نو تو یہ فاسد ہے اور اگر اس طور سے خرید کر جس قدر خالی برتن کا وزن ہے تو نا حساب میں جو کر لیں گے تو یہ درست  
 ہے **ف** اس واسطے کہ پہلا قول خلاف دستور اور خلاف مقتضای عقد ہے کہ نہ کمال ہے کہ برتن پانچ بیس روپیہ کے ہیں تو یہ  
 دوسرا قول موافق دستور اور موافق مقتضای عقد ہے تو یہ تیل کی قید واسطے مثال اسکے ہے اور ہر برتن کی قیمت میں ہی حکم **ص**  
 لکھی گئی ہے خرید اور مشتری جب کہ بیچے گئے تو وہ بیچے سے کٹا کٹا تب باطل ہے کہ کہ یہ کٹا کٹا اور تھا اور وہ دھالی یہ کٹا کٹا  
 اور مشتری نے کہا کہ یہی کٹا کٹا تو قول مشتری کا ساتھ نہ کہ مستند ہو گا **ف** اس واسطے کہ کٹے ہوئے قابض مشتری تھا  
 اور تو قابض کا مستند ہو گا ہل ایہ اور یہاں بھی قید لکھی کی اتفاق ہے کہ جو فروخت نہیں ہوا اس میں ہی حکم **ص** باطل ہے  
 میں یعنی باطنی بیع کی جگہ کی بیع اور میرا دوسکا اور صحیح بیع اور میرا راہ **ف** میں ایک شخص کی زمین سے دوسرے  
 کی زمین پر پانی کے گنا جانے تو جس شخص کی زمین پر پانی کے گنا جانے اس نے اتنی زمین میں کہ باطل ہے اور اگر ایک  
 شخص کے مکان کا راستہ دوسرے کی زمین سے ہو کر ہے اور راستہ راستہ بیچا تو صحیح ہے **ص** بعض علمائے کہا ہے  
 کہ میں سے یا قید میں مل جلاو میری زمین وہ مکان حسین پانی بتا ہے **ف** جیسے نہ ہونے یا بیعت **ص** اور میرا وہ سبھی قید  
 راہ مل کر یعنی اتنی جگہ حسین سے گزرتا ہے تو پانی بیٹنے کی مقدار مجہول ہے لہذا اس کی بیع اور میرا جائز نہیں **ف** جیسے  
 کہ اس کا طول و عرض میں معلوم نہ ہوئے اور جب کہ سکالوں و عرض میان کر دیو سے اس طرح پر کہ وہ ایک زمین کا ٹکڑا  
 ہو جائے تو جائز ہے بیع اس کی جیسے کہ ذکر کیا سرخس نے پانی بیٹنے کی جگہ کے لیکن اس کے حدود اور جگہ بیان کر دیو سے  
 تب صحیح ہے کہ ذکر کیا اس کو کا قاضی خان نے چلی **ص** آدہ رقبہ راہ معلوم ہے اگر اس کے حدود بیان کر دے اور اگر  
 نہیں بیان کیے جب بھی وہ مقدار ہے دروازے کے عرض سے جیسے تقسیم زمین میں تو جائز ہے ہر زمین میں اور میرا راہ  
 میں سے حق تسیل یعنی پانی بیٹنے کا حق ملے تو اگر زمین پر ہے تو مجہول ہے اور اگر جہت پر نہ ہو تو وہ حق تسیل یعنی

بیع باطل اور فاسد کے معانی

ایسا حق ہو کہ متعلق ہو ایسی چیزت جو باقی نہیں رہتا **ف** جب چت کرے **ص** اور اس سے اگر حق گذر نہ سکام اور  
 قواعد میں در دو لنتین بین **ف** ایک روایت میں یہ اس کی جمع ہو اور دوسری روایت میں باطل ہے در مختار میں ہے کہ  
 فقہانے روایت اول سے انکس کیا ہو اور روایت ثانی کو فقہ ابو الالیث نے صحیح کیا ہے **ص** صحیح البطلان یہ ہے کہ وہ صرف حق ہو  
 اور مال نہیں ہو اور وہ بے محنت یہ ہے کہ اس کی طرف احتیاج ہو اور وہ ایک حق معلوم ہو متعلق ہو اس چیز سے جو باقی ہو **ف**  
 یہ جب ہو کہ حق گذر نہ سکام زمین پر ہو جو کوا اور جو بخت بر ہو کو لونا تساق باطل ہو **ص** صحیح ہو کہ کیل کر دنیا مسلمان کا زنی کو  
 و بطینہ یا خریدنے شراب و رشو کے اور اطعام ہائے کافر محرم کو واسطے بیچنے نکالنے کے نزدیک امام صاحب **ف**  
 لیکن اگر وہ ہو کہ بابت شدیدہ تو مسک کو واجب ہو کہ در صورت خرید شراب کو سر کہ بنا کو یا اس کو یا بولے اور مسو کو جو چوڑی ہے  
 اور در صورت بیع اس کے ثمن کو تصدق کے لیے طحاوی **ص** امام صاحب کے نزدیک صحیح نہیں **ف** اور مختار میں ہے کہ بخیل اگر  
**ص** بیع میں بے شرط کے قواعد کلیہ مذکور تھیں **ف** باجائے یہ کہ احادیث اور آثار فرط بیع میں مختلف وارد ہوئے  
 ہیں بطانی نے واسطہ میں روایت کی عمر بن شعیب عن اسیم بن جبر سے کہ میں کیا حضرت علی بن ابی طالب و سلمہ بنی سے اور شرط  
 سے اور اس حدیث سے باطل ہوا بیع اور شرط دونوں کا معلوم ہوتا ہو اور حدیث دیگر کہ اگر چاہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ خرید لو برید کو اور شرط کر لو اس کے الگو کہ کیلے دلائی اور نولا او سیکو کی جو آزاد کرے اس معلوم  
 ہوتا ہے کہ بیع جائز ہو اور شرط باطل اور بھی اگر کہری حدیث خیار شرط کی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیع اور شرط دونوں جائز ہیں  
 اس واسطے فقہانے شرط کی تقیم کر دی **ص** امام ابو حنیفہ کے ساتھ جب کہ عقد مفتی ہے جو جیسے شرط کر لے شرطی مشتری کے کہ اس کو عقد  
 مقیم ہے لکن اس میں نفع کیسے ہو **ف** یعنی نہ نفع لے کہ کو بہرہ مشتری کو نہ مقننہ علیہ کہ بی بی جنت کی بیع ہو رہی ہو اس کی بنا  
 ہاں اگر لکھی ہو کہ بالی ایک کوا کر کہ بیع کرے کہ مشتری پھر اس کو بیع کرے **ص** امام ابو حنیفہ اور وہ شرط غیر مثال اس صورت میں شرط کی  
 اختیار ہر ہر ایک کوا کر کہ بیع کرے **ص** امام ابو حنیفہ کے ساتھ جب کہ عقد مقننہ ہو کوا اور از بین بائع کو بیع جو کہ مشتری کو مقننہ لکھا  
 ان کی مثال یہ ہے کہ بالی ایک غلام اس شرط پر بیچے کہ ایک مہینے تک میری خدمت کرے کیونکہ اس صورت میں بائع کو نفع ہو  
 دوسرے کی مثال یہ ہے کہ مشتری ایک کوا کر اس شرط پر خریدے کہ بالی اس کو قلع کر دیوے یا اس کی قبائلی دیوے یا پھر خریدے  
 اس شرط سے کہ اس کی جوتی بنا دیوے یا اس کا تسمہ لگا دیوے کیونکہ ان صورتوں میں مشتری کا نفع ہو کہ جوتی میں شرط تسمہ  
 لگانے کی جائز ہو استثناء واسطے قتال انسان اور اوقیانسا جائز نہیں بیع کے کی مثال یہ ہے کہ بالی ایک غلام اس شرط پر  
 بیچے کہ مشتری اس کو آزاد کرے یا مدبر یا مکتب کرے کیونکہ ان صورتوں میں مقننہ علیہ کو نفع ہو اور فاسد بیع ہو نہ  
 کی بدولت محل کے **ف** یعنی ایک لونڈی حاملہ کو بیچا بغیر حمل کے یعنی بالی نے کہا کہ محل میرا ہو اور لونڈی تیری ہو تو یہ  
 بیع فاسد ہو اس واسطے کہ صرف محل کا بیع بنا درست نہیں تو اس کا استثنای بھی درست نہ ہوگا **ص** امام ابو حنیفہ اگر مشتری نے قیمت  
 ادا کرنے کے لیے یہ کہا کہ نوروز تک یا مہرگان تک یا انفارسی کے روزوں تک یا ہویون کی عید تک دونوں کا  
 اور بائع اور مشتری کو یہ دن معلوم نہ ہوں تو یہ بیع فاسد ہو **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں بائع اور مشتری میں  
 تعلق ہو کہ بائع قیمت جلدی لگے گا اور مشتری دیر میں دیکھا آزاد اگر ان دونوں کو دونوں پہلے نہ ہوں تو جائز ہے کہ

مختار

یہ بیع جائز ہے اگر شرط بیع کے نفع کے لیے ہو

نور و زوال من گنہتہ بین جب جائزاً منہ کر دین رات برابر ہو جائے اور اگر گمان وہ دن ہو جب کسی تمام ہو کر دین رات برابر ہو جائے  
**صل** تاں کہ اگر حایہ ہو کہ آنکھ اور کھینچ لے لگا اور دالین چلے لگا اور سیدہ تو لٹے لٹکا اور جانوروں کی پیڑھے پر سے اون کاٹنے تک  
 دو لگا تو بی بی فاسد ہو **ف** اس واسطے کہ اگر سور کھجی بی کھنی برین چوہن قبائل اور مشتری بین نزاع ہوگی **صل** اور اگر ان  
 مدتوں تک بیس کے اور قبل ان تو نہ لگائی مدت کو ساقط کر دیا تو بیع صحیح ہو جائیگا اور اگر ان مدتوں تک کسی کی ضمانت کی تو صحیح ہو

**ف فصل احکام بیع باطل اور بیع فاسد کے بیان میں**

**صل** بیع باطل میں بیع مشتری کے پاس امانت ہو جائے جو بھڑکے تو دیکھ لے اور کسی ملک ہو جائے مشتری برہنہ نہ واجب ہو سکا  
 اور برہنہ نہ کئے تو بیع مشتری پر ضمان اور بیع کی قیمت کا لازم ہو گا **ف** اور یہی مختار ہے اور اسی پر فتویٰ ہو **قنیہ**  
**صل** اور بیع فاسد میں اگر مشتری نے بیع پر قبضہ کر لیا یا بیع کی رضا سے خواہ رضا اور کسی امر حاشہ ہو **ف** مثلاً باطل ہے کہ  
 کو تو اس پر قبضہ کرے **صل** تاں لالت حال سے **ف** مثلاً باطل کے سامنے جس عقد میں قبضہ کیا **صل** اور بیع اور بیع دونوں میں  
 ہوں تو مشتری بیع کا مالک ہو جائیگا اور اگر ملک ہو جائے قبضہ مشتری میں تو مشتری پر بیع کا شل لازم ہو گا خواہ وہ بطل  
 حقیقہ ہو یا معنی **ف** مثل حقیقہ ان چیزوں میں جو مثل میں جیسے گیلون جانول اور ناز وغیرہ اور مثل معنی ان چیزوں میں  
 جو مثل میں جیسے جانور کڑا اختیار وغیرہ ان چیزوں کا مثل حقیقہ نہیں ہوتا کیونکہ جانور جانور کا سبب صان میں ایک ہونا  
 دشوار ہے اس واسطے قیمت کو ان کا مثل معنی قرار دیا گیا ہے **صل** واجب ہے ہر ایک پر باطل اور مشتری سے فسخ کرنا بیع فاسد  
 قبل قبض بیع کے اور اس طرح بعد قبض بیع کے جب تک وہ مشتری کی ملک میں ہو اگر شادقات عقد میں ہو تو بیع منہ  
 انوشین میں جیسے بیع درہم کی بجائے بیع درہم کے **ف** اور اس کے فسخ میں منک فاضی شرط نہیں بلکہ اگر کوئی بیع میں لگا کر کسی  
 تو فانی بیع فسخ کر دے دوسرا مختار **صل** اور اگر شاد کسی شرط کے سبب ہو دے مثلاً باطل نے یہ شرط لگائی ہے کہ مشتری  
 عکاک ایک ہدیہ دیدے تو جسے شرط لگائی ہے وہ اس کو فسخ واجب ہو نام عمرہ کے نزدیک اور شیعہ کے نزدیک ہر ایک پر واجب ہے  
 تو اگر مشتری بیع فاسد میں بیع کو بچھڑا لیا ہے کہ وہ اس کو تسلیم کر دیا ہو بیع فاسد تھا اس کو انکار کر دیا تو یہ تصرفات  
 مشتری کے صحیح ہو جائیں گے اور اس پر قیمت لازم آئیگی اور حق فسخ کا ساقط ہو جائیگا **ف** اس واسطے کہ بیع سے حق فسخ  
 متعلق ہو گیا اور فسخ تھا بسبب حق اللہ کے اور حق العباد مقدم ہے حق اللہ پر کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور بندہ محتاج ہے **صل**  
 اور بیع فاسد اگر فسخ کی گئی تو باطل بیع کو مشتری سے نہیں بچھڑا سکتا جب تک اس کا فسخ نہ پیچھے ہوئے تو اگر باطل بیع فسخ کے طریقے تو بیع  
 اور من کو بچھڑا مشتری کا فسخ ادا کرے لے لگا اس کے اور عرض خواہوں کو جو بچھڑا دیا جائیگا **ف** جیسے رہن میں اگر رہن معاوضے  
 تو من رہن کو بچھڑا دلا رہن میں من کا ادا کرے لے لگا اس کے جو بچھڑا لے لگا اس کے اور فسخ خواہوں کو بچھڑا دلا دلا  
 اور بیع فاسد میں اگر مشتری نے بیع کو بچھڑا اور اس میں بیع لگایا تو مشتری کو یہ بیع حلال نہیں تو اس کو مستند دینے سے اور باطل  
 جو بیع لگایا تھا اس کو حلال ہو گیا **ف** اور دلیل اسکی ہدایہ اور اصل کتاب میں مذکور ہے **صل** اس طرح ہر اگر ایک شخص نے  
 دعویٰ کیا کہ بچھڑا بیع ہوا یا مشتری لگا دیا تو دوسرے پر اور مدعا علیہ نے مدعی کو وہ روبا لاشرفی ادا کرے لے لگا اس کے مدعی نے اقرار کیا  
 کہ میں نے بچھڑا دیا یا مدعی نے مدعی کو بچھڑا دیا تو وہ بیع مدعی کو حلال ہو جائیگا **ف** اور مدعا علیہ نے

حقد ر رو بایے تھے وہ پھینکنا پڑ گیا۔ اصل اگر بائع نے بیع فاسد ایک زمین بیچی اور مشتری نے اس زمین پر مکان بنایا تو مشتری پر اس کی قیمت لازم ہوگی اور حتیٰ فیج کا ساقط ہو جائیگا اور صاحبین کے نزدیک مکان گرایا جائیگا اور زمین رو بائع کو واپس کیجیائیگی یا باطل ہو جائیگا۔ **ف** ایسا ہی اگر مشتری نے غوس میں میں درخت بونے تو امام صاحب کے نزدیک قیمت زمین کی لازم آئیگی اور بائع فیج نہیں کر سکتا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کو حکم ہوگا کہ درخت اٹکھا کر زمین سے اور زمین خالی کر کے کمال الیہ یا اس التمام کے نزدیک صاحبین کو ترجیح دی جائے اور نہ الفائق میں نہ المیام صاحب کے اور نہ ہی تفسیر میں فیالمیر

فصل مکروہات ہج میں

صالح فرما کر انھیں اس یعنی مال کی قیمت زیادہ کر دینی ہی اچھی تھی اس سے کہ وہ ستر شخص اس کی خرید میں رغبت کرے اور دو کا پانچواں اور  
خریدنا منظور نہ ہو۔ اسکو عربی میں بخش کہتے ہیں رعایت کی بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے مجھے بخش کر دیا۔ مولیٰ کو زیادہ چیز پر جسکا کوئی اور مولیٰ کو چکا پر اور دو مولیٰ کی ضلالت جاتی ہو اور پتھر اور  
اگر اوس کا بھی مولیٰ نہیں چکا یا تو جان پر صحیح تسلیم ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولیٰ پر چکا کو  
کو اپنے بھائی کے مولیٰ چکا لے پر اور نبیؐ کے اپنے بھائی کی بیچ پر اور نہ پیام نکل کر کاٹے اپنے بھائی کے پیام پر اور تید بھائی کی  
اتفاق ہی پر واسطے زیادتی نفرت اور قیاحت کے در بھی حکم ہو اگر وہی ہو یا مستان دس چھٹا۔ اصل اس مکر وہ ہوا ان کو لگے  
بڑھ کر لیا جب شہر والوں کو خبر کر کے اپنے کہ جب پنجاب و قریب شہر کے ہوا تو قاعدہ اہل شہر کا حق اوس سے متعلق ہوتا ہے  
پس مکر وہ ہے کہ بعض شخص گنہگار کیوں اور سب کو س خریداری سے باز رکھیں۔ یعنی الناحیہ لیکر پنجاب سے چلے آتے ہیں تو شہر کے  
باہر جا کر اوس خرید لینا مکر وہ ہے اسکی کراہت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ شہر میں قحط ہو اور یہ شخص قافلے میں جا کر ملا اور ان  
سے سب غلہ خرید کر لیا اور شہر میں لاکر خاطر خواہ قیمت کو بیچا اور اگر یہ شخص جاتا اور قافلہ بخاریوں کا شہر میں آتا  
تو اہل شہر کو فائدہ ہوتا تو دوسرے یہ کہ شہر میں قحط اور تنگی تو ہو گئی کہ قافلہ والوں کو منہ شہر کا معلوم نہ ہووے اور یہ شخص  
اون سے جا کر سست خرید کر لوے خرید کر لے کر وہی دو دنوں صورتیں انھوں تو مکر وہ نہیں ہلا ایہ عجیبین ہیں وہی ہوا اس سے  
کہتے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے اور اوسکے ہی معنی ہیں جو اوپر گزرتے۔ اصل مکر وہ ہر بیع حاضر کی  
واسطے بادی کے زمانہ قحط میں جسکے داموں کی طرح سے۔ حاضر وہ شخص ہے جو شہر میں رہتا ہے بادی وہ جو بیرون  
شہر کہیں والا ہے قحط اس بیع کی حدیث سے ثابت ہے روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے کہتے کیا آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے بیع حاضر سے واسطے بادی کے اور اس حدیث کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ شہر کا دنیا بیتال شہر کے لوگو  
باتحہ نیچے بلکہ جو باہر سے لوگ آتے ہیں انکے ہاتھ نیچے تاکہ دام زیادہ ملے اور اسکی اختیار کیا ہو یا ایلے میں دوسرے  
یہ کہ باہر کا شخص غلہ لائے اور اسکی طرف سے شہر ہی دلائل ہووے اور کہے کہ تو جلدی نہ کریں بلکہ اگر ان بیج دو دن  
تو باقی بادی ہو اور حاضر قحط اور یہی معنی اختیار کیے ہیں مجتبیٰ اور در مختار اور اصل کتاب میں اور منقول ہے  
یہ فقیر ابن عباسؓ سے اور مناسب ہے اسکے آخر حدیث کہ چھوڑ دو لوگوں کو تا اللہ تعالیٰ روزی و بعثۃ آدمیوں کو  
بعثوں سے روایت کیا اسکو مسلم نے جابرؓ سے اصل مکر وہ ہر بیع وقت اذان جمعہ کے تحریر کیا۔ اس واسطے











میں جب صورت ہوئی تو اگر قرضہ فریاد کا تو بطریق اولیٰ مولیٰ کو یا غلام کو وہی دہم بتلانا پڑے جس طرح مولیٰ یا غلام  
اوس نوکر کو کیا ہو یعنی دس ہلال و دونوں صورتوں میں **ص** اوس اگر مضارب کے پاس نہ ہو تھے مثلاً آدھے نفع کے  
قرار داد پر اوس دس روپے کے بدلے میں مضارب نے ایک کپڑا خریدا اور پندرہ روپے کو مالک مال کے ہاتھ بیچا تو اگر مالک مال  
اہل و سکو مراد سے بیچے تو سنا ہے بارہ قیمت کچھ کی کیا ہے **ف** اسلئے کہ نصف نفع یعنی اڑھائی روپے ملک ہو  
ضابطہ کی اور اس طرح اوس کے لئے میں حکم یہی ہے جبکہ ضابطہ مانع ہوئے اور مضارب مشتری یا چنانچہ ذکر اسکا کرتا  
المضارب میں آو لگا **ص** اگر نوڈی خریدی بیچ رسالہ اور مشتری کے پاس نہ کرکائی ہو گئی **ف** کسی وقت سماوی **ص**  
یادہ نوڈی خریدی تھی اور مشتری نے اوس سے بیچا کہ اور بھرب بیچتا ہو اوسکو ملے تھے تو باقی اہل لاکھ بیان کر کے اور روکا  
بیان ضرور میں کہ نوڈی بیچتی تھی میں نے پاس نہ کرکائی ہو گئی یا اس سے بیچا کیا ہے **ف** اور ابوہریرہ اور شافعی کے  
نزدیک بیان اسکا ضرور ہو اور یہی مذہب ہوتا ہے کہ قیلولہ اللہ نے کہا ہم اس سے اخذ کرتے ہیں اور اسی کو ترجیح  
دیگا مال الدین ابن امام نے اور دلیل دونوں کی اصل میں مذکور ہو **ص** اگر مشتری نے خود کچھ اوسل بھرنے کی کسی اور نے  
اوسکی کچھ بھرنی اور مشتری نے اوس شخص سے دیت لے لی یا وہ نوڈی یا کہ تھی اور مشتری نے اوسکا ازالہ کیا کہ  
کیا جاح سے توان صورتوں میں جس وقت مراد سے بیچے تو یہ کیفیت بیان کر دیوے اگر ایک کپڑا خریدا اور نوڈی و روکا  
چرا کہ میں سے کاٹ گیا یا اگر سے جل گیا تو اب اگر اوسکو مراد سے بیچے تو بیان کرنا اور اوسکا ضرور میں اور اگر اسے لینے کو کہے  
سے کو کہیں کہ نوڈی تو مشتری نے اسی سے بیان اور کا ضرور ہو اگر ایک تلام خریدتا ہو کہ کو کہ اوسکا مالکیت مدت پر بھرنے  
مستل سے نفع ہر دوسے فروخت کیا بیرون کے **ف** یعنی مشتری نے اسی سے یہ کہا کہ میں نے ہزار روپے اور اوسکا کو کیا کہ  
**ص** تو اب مشتری نے اسی کو اختیار ہی جب معلوم ہو کہ اوسکو یہ بات چاہیے اوس غلام کو پھر دیوے چاہیے رکھ لیوے **ف** لیکن  
اگر رکھ لیگا تو اوسکو کیا رہ سو روپے فروخت کرے پھر بیگ نہ ملے **ص** اگر مشتری نے اسی سے وہ غلام تلف کر دیا تو اوسکو  
کیا رہ سو روپے دیں لازم آوین کے نقد اور بیع مال کو لیکہ کا ہو **ف** کہ اگر بیع کے ہوتے ہوئے مشتری دوم کو اختیار  
اور دوسرا مشتری اول کی معلوم ہو کہ تب تو اختیار ہو گا چاہیے اوس چیز کو رکھ لیوے اور چاہے واپس کر دیوے اور  
اگر بعد بیع کے تلف کرنے کے خیانت مشتری اولیٰ باطل ہوگی تو بچنے و ام ٹھہرے تھے پورے دینا پڑیں گے **ص** اگر  
عز سے کہا کہ بچنے کو یہ چیز کو بڑی ہو اوسے کو تیرے ہاتھ بیچا ہوں اور عمو کو معلوم نہیں کہ خرید کو کہ کو یہ چیز  
پڑی ہو تو بیع فاسد ہو اور اگر عمو کو اسی مجلس میں معلوم ہو جاوے کہ اسے کو یہ چیز خرید کو پڑی ہو تو اوسکو  
اختیار ہو گا چاہے لے جائے پھر دیوے **ف** تو اگر مجلس میں بھی حال ثمن کا معلوم نہ ہوئے تو بیع بطل  
ہو جاوے گی **ذکر مختار** **ص** جس چیز کو خریدے تو جب تک اوپر قرضہ نہ کر لیوے بیع اوسکی جائز نہیں مگر  
عقارب میں **ف** جاننا چاہیے کہ بیع دو قسم ہر ایک منقول جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لجا سکیں جیسے چاندی منو  
برتن گھوڑا اسباب وغیرہ اوسکا بیع منقول جسکی نقل و تحویل مکانی متعذر ہووے جیسے زمین مکان باغ وغیرہ  
اور اوسکو عقار کہتے ہیں کیل ان باب میں قرہ روایت ہو جو اخراج کیا اسکا شیخ اور مالک ابن یوسف کہ بیچ









لینے کلام میں تو شہادت اس کی مقبول ہے اگرچہ فاسق ہو اس واسطے کہ مروی ہے بنی ابی یوسف کہ فاسق جب ویر جہ  
جرات نہیں کرتا ہو کہ بپرتو شہادت اس کی مقبول ہے **ب** اور اگر اس کی تحقیق گذر چکی ہو اور ایک بھائی کی  
دوسرے بھائی کے لیے اور اپنے چچا کے لیے اور اپنے عہد رشتہ کے لیے جیسے رشتہ کے لیے یا بھائی کے لیے  
اور سسرالی کے لیے **ف** مثلاً شہادت داماد کی واسطے خسر اور خورشاد اس کے اور بامعسرت سب درست ہے  
اور زمین مقبول ہے اگر گواہی اندھے کی اور ایک روایت میں امام صاحب نے لکھا کہ گواہی اندھے کی اول چیز دن میں جن میں  
شہادت سمجھی جائے مقبول ہے اور یہی قول زعفرانی کے ہے اور ایک اس روایت پر فتویٰ نہیں بلکہ صحیح ہے کہ اندھے  
کی گواہی مطلقاً درست نہیں **ح** اور امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک مقبول کی گواہی شہادت  
اندھے کی اور عورت میں جب تک کہ اس پر کو وقت اور ٹھکانے شہادت کے **ف** یعنی جس وقت یہ واقعہ ہوا تھا تو شہادت  
دو کس سے ہیں ایک شہاد کا گناہ ہے کہ یہی جس وقت آدمی گواہ ہوتا ہے اس کو وقت تحمل شہادت کہتے ہیں اور ایک خیر کا گناہ  
یعنی جب شہادت بیان کر دیتا ہے تو فاضل کے سامنے اس کو وقت اداسے شہادت کہتے ہیں **ح** اور اگر ایک شخص وقت تحمل  
شہادت کے آنکھ والا تھا اور اس طرح وقت آتا شہادت لیکن قبل اس کے کہ قاضی تصدیق کرے اندھا ہو گیا تو قاضی کو  
پھر اس کی شہادت کے ساتھ قضا درست نہیں طریقہ کے نزدیک اور ابو یوسف کے نزدیک درست ہے اگر یہی قول اختیار کرے  
**ف** شامی نے کہا کہ اگر سب کتابوں میں اس قول کی عدم اہمیت ثابت ہوتی ہے تو فتویٰ قبول طریقہ میں یہی ہوگا جس  
اور زمین مقبول ہے شہادت غلام کی اور اس شخص کی جس کو تہذیب پر مری ہو اگرچہ یہ کہ کہیو سے **ف** اور شافعی کے  
نزدیک بعد توبہ کے مقبول ہے دلیل ہمارے قول بنی ابی یوسف کا **و** لکھنا کہ **و** لکھنا کہ **و** لکھنا کہ **و** لکھنا کہ **و** لکھنا کہ  
بعض وقت نہ ان کی گواہی اور مدد کھانی گواہی کبھی جس کو اس شخص کی جس کو حد قذف حالت کفر میں پڑی ہو  
چھوڑ دیا اور مسلمان ہو جائے تو اب اس کی گواہی مقبول ہے اور زمین مقبول ہے شہادت اس شخص کی جو دشمن ہو بسبب  
دینا کے **ف** نہ لینے دشمن پر اور نہ غیر پر اس واسطے کہ عداوت و بناوی رکھنا فاسق جو اور فاسق کی گواہی کسی پر  
مقبول نہیں ہے مضمون بھیجا جاتا ہے محیط اور واقعات اور ہلے اور مت سی کتابوں میں لیکن تحقیق قتل کے قریب کوئی  
کہ عداوت دنیاوی سے یہ نہیں کہ جو کوئی کسی سے جھگڑا وہ اس کا دشمن ہو گیا بلکہ عداوت دنیوی ایسی جیسے  
جیسے ولی مقول کی گواہی قاتل پر اور مجروح کی جان پر اور مقتول کی گواہی قاذف پر اور قاذف والوں کی گواہی  
لٹا رہن غارت کہہ سکتا فی المحر اور زہد ہی نے لکھا ہے کہ روایت مقبوضہ یہ ہے کہ قبول کی جانے والی شہادت عداوت  
کی اگر وہ عدل ہو یہی صحیح ہے اور اس میں اعتنا ہو چکا لیکن یہ عبارت راہی کی عجیب ہے کہ یہ کہ ابھی ثابت ہو چکا کہ  
رکھنا بسبب دنیا کے مسوق ہے اور جب وہ موجب فسق ہوئی تو مگر تکب و سکا عدل کیسے رہے گا اس کی خواست صحیح  
ہو یہی جو مقبول ہو اس پر **ح** اور زمین مقبول ہے شہادت مرد کی اپنی اہل اور فرج اور زوجہ کے لیے البتہ اگر وہ  
درست ہے اور شہاد عدل کی اپنے عداوت پر درست نہیں اور عداوت کے لیے درست ہے **ف** قبل جیسے باپ و داماد  
مافی ناسخ جیسے بیٹی یا پوتی یا نواسا اس کی اور بیسے زوج کی شہادت زوجہ کے لیے ناجائز ہے

مقبول قول ہے شہادت مرد و عداوت







ساتھ حیوان زندہ کے اگرچہ وہ گوشت اسی جانور کی جنس سے ہو کہ **ف** مثلاً گاؤ کا گوشت گائے یا بیل کی جنس سے تو جائز  
 ہو کہ گوشت بیع و خرید کی چیز کی بی بی سے تو جائز ہو جس طرح کہ بیوکم و پیشا بشراتیقین کے البتہ او دھار و دست نہیں چھٹی  
**صل** اور امام محمد نے نزدیک کہا کہ جو جانور کا گوشت ہو اور جانور کے بیٹے میں بیع ہو تو ضرور کہ گوشت زائد ہو و مسدود گوشت جتنا  
 اور حیوان میں نکالے گا گوشت متقابل گوشت ہو جائے اور باقی بمقابلہ او بخیر یا بخری نہ ہو گوشت کے نزدیک نہیں بیع کے مطلقاً جائز  
 اس کے بیع موزون کی بی بی و عوض غیر موزون **ف** اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک بیع مطلقاً جائز نہیں بلکہ اصل و حصہ  
 جسکو روایت کیا مالک نے موطا میں اور ابو داؤد و مسلم بن سعید بن المسیب کے نسخہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع  
 گوشت کی بیٹے میں حیوان کے اور ایک روایت میں یہ ہو کہ بیع سے زائد کی بیٹے میں بیع کا اور مالک سے بیع کے اتفاق مقبول ہیں  
 روایت کی اس خبر سے نہ کہ بیع کے روایت حسن عن عمر فاروق کہ ابی بکر نے اسناد اسکی صحیح ہو اور جس شخص سے صلح حسن کا نہ  
 سے ثابت کیا ہو اس کے نزدیک یہ حدیث موصول ہو اور جس شخص میں ثابت کیا ہو اس کے نزدیک اصل و حصہ بیع ہو چاہے تو بیع احوال  
 کے آفتہ اطاس میں ہو کہ بیع گوشت کی ساتھ حیوان کے کرے و اللہ اعلم **صل** جانور کے بیع کی بی بی جنس کے ساتھ بیع  
 اور بیع و طب کی ساتھ و طب کے ساتھ **ف** و طب کہتے ہیں انہی کچھ کو کہ اور ترسو کھی کچھ کو کہ و طب کی بی بی بیٹے  
 میں و طب کے اور اس بیطرح و طب کی بیٹے میں ترس کے برابر درست ہو امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک  
 و طب کی بیع ساتھ ترس کے درست نہیں بلکہ اس کے ساتھ و طب سوکھ کے کہ ہو جائیگا کہ دوسری دلیل یہ ہو کہ مروی ہو مسدود بن قاص  
 و علی اللہ علیہ وسلم کے کہ انھوں نے مسائین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سوال ہوا آپ نے فرمایا کہ بیٹے میں ترس  
 تو فرمایا آپ نے کہ ہو جائے تو ترس سوکھ کے کہ انھوں نے ان تو من کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روایت کیا  
 اسکو باچہ بیٹے میں حالون نے اور بیع کے کہ اسکو ابن المعدی اور ترمذی اور ابن جریر اور حاکم نے اور امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ  
 کہ و طب بھی ترمذی داخل ہو دلیل اس حدیث کے جو ہا ہے میں ہو کہ ہینہ بھیجے گئے اس کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے و طب نہیں کہ تو فرمایا آپ نے کہ کمال تخریر کے اس بیطرح ہیں آپ بیع ترک ابی جنس سے برابر جائز ہو اور یہ حدیث صحیح  
 و مسلم میں روایت ابو سعید خدری موجود ہے کہ ابن ابی جریج نے لفظ نہیں البتہ روایت کی حاکم اور بیہقی اور طحاوی نے  
 سعد سے کہ بیع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع سے ترک کی ساتھ و طب کے اور دھار اس حدیث معلوم ہوتا ہے کہ نظر  
 بیع و طب کی ساتھ ترس کے حالت نہیں صرف او دھار منس ہو اور یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بھی ثابت ہو حکایت  
 کہ امام ابو حنیفہ رحمہ جب زندہ میں داخل ہو کر اور ہانکے لوگ ہیں مسکے میں امام صاحب پر طعن کرتے تھے بسبب مخالفت ظاہر  
 حدیث کے تو ابی حدیث نے سوال کیا ان سے کہ و طب کی بیع ترس کے طرح جائز کہتے ہو امام نے فرمایا کہ و حال سے خالی  
 نہیں بلکہ و طب ترس کے ترمذی ہیں اگر ترس تو عقد جائز ہو دلیل حدیث التمر باللحم کے اور اگر ترمذی ہیں تو بھی عقد جائز  
 دلیل انہر مدیث کے کہ اختلاف الثو کا لہ قدیہ کو کیف یتشکوا جہرا بل حدیث نے وہ حدیث مسند کی وار کو ان  
 اعظم نے جواب دیا کہ اس حدیث کا رد نہیں عیاش ہو کر ان کی حدیث متحمل نہیں تیران ہوئے بلکہ علما اور مذکور کے کہ حدیث  
 کو امام کی و تمامہ فی فتح القدیر **صل** اور درست ہو بیع انہر ترس کی بیٹے میں انہر ترس کے بیٹے جائز ہو بیع تیرا جائز

بیع  
 بیع ترمذی  
 اور دواؤ  
 اور مال  
 ایک اور حدیث







اور دھویں کا پلڑا چھوڑ کر کٹھن کوٹ کر صاف کہنہ میں نہین کی بیچ میں اُحل نہیں آدر گدھے کی بیچ میں اور سکا بلانہ لٹا کر  
اگر گدھے کو دو ہفتا قی سکے اور دھاتیوں سے خریدیا ہوا دروازہ جو لٹے خرید گیا تو داخل ہو گا البتہ رستی جوا دے گئے ہیں بندھی  
میں تو ہر داخل ہوگی اور جانور کی انگام اور چورسی کہیل کے سینکڑوں پر بندھی ہو اور جھول بفریضہ کے داخل نہیں اور  
کی بیچ میں انگام آدر اوٹ کی بیچ میں قسط کھیل داخل ہو اور گدھے کاٹھن خوار کی گدھے کاے کی بیچ میں داخل ہوا تو گدھے کی  
بیچ میں اور سکا بلانہ داخل نہیں کرچہ خوار ہووے اور اگر لنگر کر کے درخت کو خرید گیا تو درسیاں جرنہیں کی گڑھی ہوئی  
میں بندھی ہیں داخل بیچ میں آدر سیطرح وہ تھوہنیاں جوا کی طرف سے زمین میں گڑھی ہیں اور جتنی چیزیں تھوہنیاں  
اوتے مقابل کچھ شش ہو گا تو اگر بدلت ہو گا اور کیا قبل اوتے شش کے ہر صورت میں شش کچھ سا تھوہنیاں جیسے بیچ میں شش  
داخل ہوتے ہیں البتہ سیطرح سے چند چیزیں بلے لگا لے ہوئے نکل بھی جاتی ہیں جیسے قسط کی بیچ سے راسی اور مسک  
از شہر نہاۃ اتی ملتقطا من الذرا لمتار والحق والحق المکبرۃ

باب استحقاق کے بیان میں یعنی بیع دوسرے کسی کی نکلنے کے بیان میں +

یعنی بعد بیچ کے یہ بات ثابت ہوئی کہ بیچ بائع کی ملک منتفی بلکہ ایک شخص ثالث کی ملک منکلی ص کے ایک شخص نے ایک لونڈا خریدی بعد خرید کے منتسری پاس نہ کر دہ یعنی جب وہ چن چکی تو منتسری نے اقرار کیا کہ یہ لونڈی میری خریدی ہو تو زید مرت لونڈی کو ملے لیگا وہ کو نہیں ملے سکتا اور اگر زید نے نسبت لونڈی مذکورہ کے ملک بائع کو اپنا ثابت کر دی تو اس صورت میں یہ لونڈی میری اور ولد و نون ملے سکتا ہر **ف** فرق کی وجہ اصل کتابہ آور دیا یہ اور دو غمازین مذکور ہر غلام اوسکا یہ کہ کہ میں نے حجت مطلقہ ہو اور اقرار حجت ناقصہ تو بعد یہ بات اقرار ضرورت دفع ہو جاتی ہے ساتھ شہادت ملک مقررہ کا بعد انفصال اولہ کے برخلاف صورت اول کے **ص** ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مجھ کو خریدے کیونکہ میں غلام ہوں اور اسے خرید بعد خریدنے کے وہ غلام آزاد نکلا اور اوسکے بائع کا پتا نہیں اس صورت میں منتسری عثمان بن عمر اوس شخص سے جسٹیلہ شیل غلام کہا تھا اسے **رگاف** اور ایام ابو یوسف کے نزدیک اور عثمان بنین اور اگر بائع کا نشان ہوتا موجود ہو تو فقہا رجوع نہیں اسی بائع ہر کرے گا نہ غلام ہر **و** فرختا **ر** اور وہ شخص بائع سے لیگا جاوے سکوا و لیگا بخلاف رہیں کے اس طرح ہر کہ ایک شخص نے کہا مرتیں سے کہ مجھ کو رہیں رکھ لے کہ میں غلام ہوں پھر ظاہر ہوا کہ وہ آزاد ہو تو خاص ہو گا بڑا رہے کہ رہیں کا نشان معلوم یا نہ ہو ایسے کہ رہیں عقد معاوضہ نہیں پس ہو گا اور خاص رہیں اوسکی سلامتی کا اگر ایک شخص نے دعوی کیا ایک حق قبول کا ایک دائر میں اور مدعی علیہ نے کچھ روپیہ دیکر اوس سے صلح کر لی بعد کے رہیں میں سے کچھ حصہ کی ختم فیہ کا ملوک نکلا تو اس صورت میں مدعی علیہ مدعی ہر کچھ جو کہ لکھ لکھا اسوا اسٹیک کے مدعی کہ کہ سکتا ہو کہ میرا حق اس سے مستحق کے سوا تھا اور اگر کل فار کسی اور کا نکلا تو اس صورت میں البتہ مدعی علیہ نے جو روپیہ صلحی اسے کو دیا ہر سب پھیر لیا کہ سالے سے یہ مساکر بھگا گیا کہ صلح دعوی قبول سے جائز ہو اور پرمال معلوم کے اسوا اسٹیک کے جہالت اس چیز میں ہو چکا ہو یا دیگر جہالت اسقاط حق میں موجب منازعت نہیں ہر اور بعض فتاوی سے منقول ہے کہ صلح نہیں صحیح ہے مگر جب دعوی صحیح ہو ہے تو اس سالے سے اس روایت کی عدم صحت معلوم ہو گئی اسوا اسٹیک کے دعوی اختیام قبول کا غیر صحیح ہے

اور بہت سہ سہ کے دلالت کرتے ہیں ہر روایت کی عدم حجت پر سہ ماہی کے مدعی نے دعویٰ کیا کہ اس کا کیا اثر ہوگا  
 نے کچھ روایتیں دیکھ کر اس سے صلح کر لی بعد اس کے ادا ہوا گیا اور کچھ کسی شخص ثالث کا کھانا تو مدعی طے ہی قدر حصہ اپنے ہاتھ میں  
 مدعی سے پیچیدہ ہوئے **ف** تھا آؤ دھ دلیکی صورت میں آدھا روپیہ اور باؤ دھار کی صورت میں ربع روپیہ پیچیدہ ہوئے  
**صل** ال کوئی شخص غیر کی ملک کو نہ ادا ہو سکے تو اسے تو ملک کو فقہار ہو چاہیے بیج توڑنے سے جائداد کے لئے لگا دیا  
 رکھنا اس صورت میں ہر اگر لے لے اور مشتری اور بیع باقی ہوئی اور اس طرح اگر کوئی عرصہ ہو تو اس کا بیع بھی جائز اور ضرر دار  
**ف** موضع دو چیزیں ہیں جو متعین ہر حالتی ہیں عقد میں جیسے گھوڑا یا سہی کتاب وغیرہ اور مقابلہ اسکے فیض کی جو چیزیں  
 نہیں ہوتی ہیں جیسے دراجہ نمائے پیسے رائج یا جو چیزیں کیلی و زلی ہیں **صل** تو اگر ملک سے اجازت دی تو ہر ملک مالک کی ہونچا  
 اور مالک کے ہاتھ میں وہ امانت تھی اور مالک کو بھی حق منع ہو سکتا ہو قبل مالک کی اجازت کے واسطے دفع ضرر کے اپنے حق  
 سے کیونکہ حقوق عقد کے رائج ہیں اور اسکی طرف **ف** اس واسطے کہ باطل بیان خصولی ہو اور ہر سکتا ہو کہ وہ اپنے حق سے کسی کے  
 عقد کو منسوخ کرے برخلاف فصولی ملک کے کہ دفع عقد قبل اجازت نام کے نہیں کر سکتا کیونکہ بیان حقوق بیع مرجع ہے اسے طعن  
 عاقل کے اور فاعل فعلی ہو اور نکاح میں حقوق نکاح رجوع کرنے میں طرف اصل کچ کے اور فصولی سفیر محض ہوتا ہے **صل**  
 اور اگر ایک شخص ایک غلام صاحب کر کے لے گیا اس کا ایک شخص کے ہاتھ بیچ ڈالا اور اسکے مشتری نے اس کو اس کا ادا کر دیا اب  
 اصل مالک کو خبر ہوئی اور اس نے غاصب کی بیع کو جائز نہ کیا اس صورت میں مشتری کا عقد نافذ ہو جائیگا اور امام تہذیب کے  
 نزدیک نافذ ہوگا اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں سنی ہو اس مقام کو تو مٹی میں جس کا  
 نہیں آدمی **ف** روایت کیا اور اسکو ترمذی نے موروثی شعیب بن اسیر عن عبد سے زلیحہ اور شعیب کی روایت اصل میں ہے  
**صل** اور اگر مشتری نے غلام مذکور کو دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اب اس کے مالک نے غاصب کے بیج کی اجازت دی اس صورت  
 میں بیع ثانی جائز ہوگا اس واسطے کہ اجازت مالک منتقل ثابت ہوئی ہو مشتری اول کے لیے جبکہ مالک متوفی مشتری ثانی  
 پر ہلاسی موت سے قواد کو باطل کیا اور اگر غلام مذکور کا ہاتھ مشتری کے پاس کسی نے کاٹ ڈالا پھر مالک نے غاصب کا  
 بیع کو ویت رکھا تو اس پر بیعت باطل کاٹنے کی مشتری کو ملے گی اس لیے کہ مالک ثابت ہوئی مشتری کے لیے وقت خریداری  
 سے توفیق قطعید مالک مشتری میں ہوا پہلے شرع دوسرے مالک ہوگا اور مشتری کو ٹاپیہ کی قیمت باطل کی اگر نصیب جس غلام سے  
 راہ پر سے قواد کو قیوم پر خریداریات کو دوسرے اس لیے زیادتی میں غصب عدم ملک ہو **ف** مطلب ہے کہ غلام کا اگر کوئی نعم  
 ایک ہاتھ نہ دے تو غلام کی نصیب قیمت اس کے مالک کو تاواں میں دینا پڑتی ہو اس لیے کہ آزاد کے ہاتھ کاٹنے میں نصیب  
 ویت لازم ہوتی ہو تو اس صورت میں اگر قیمت یعنی بیع باز را اس غلام کا زائد اس شخص سے نکلا جس کے عوض میں مشتری  
 نے غاصب کو وہ غلام خرید لیا ہو تو نصیب قیمت بچلے اسکی نصیب جس سے زائد ہوگی تو بیعت زیادہ ہو دوسرے اس کی مشتری  
 تصدیق کر دیوے سے فقہران برص اگر خریدنے سے غلام بدول اسکی اجازت کے بکر کے ہاتھ بیچ ڈالا پھر کسے گواہ  
 گد زانے کے زید سے انور کیا تھا کہ مالک نے بچ کو اجازت بیع کی نہیں دی یا گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ مالک بیع چوڑنے  
 آثار کیا تھا کہ میں نے زید کو اجازت بیع کی نہیں دی اور اس گواہ سے بکر کو مقصود یہ ہو کہ بچ کو اجازت تو قرار دیکر وہ غلام



روایت کے عذر پر قریب گواہی مقبول نمونگی اس واسطے کہ یہ دعویٰ کر کے کہ متناقض ہے کہ چونکہ اس نے جب اقدام کیا تھا غلام  
کی خرید پر تو اس سے معلوم ہوتا تھا کہ عمر کی طرف سے اجازت پر اور اب یہ کہتا ہے کہ اجازت نہیں ہوئی آن البتہ اگر  
بالغ خود قاضی کے نزدیک اقرار کرے کہ جبکہ مالک کی اجازت تھی تو بیع مردود ہو جائے گی اگر تشریف طلب کرے گا کہ بیع کو  
اس واسطے کہ متناقض ہے جو بیعت دعویٰ کا اور نہیں منع کرنا صحت اقرار کو ف اس واسطے کہ اس صورت میں بھی اگرچہ دعویٰ  
بیع متناقض ہے لیکن تاہم بیع صحت اقرار غرض علیحدہ ہے جو تشریف کو پسکتا ہے کہ بالغ کی موافقت کہے ہاں میں اب بیع کو رد کر دینے

## صلاب سلم کے بیان میں

بیع سلم جائز ہے قرآن اور حدیث سے یہ کہ قرآن آیت ساریہ یعنی قول اللہ تعالیٰ کا یا کفایت اللہ فی استحقاق  
اذا اتاکم ایک قوم من الی احل لکم انکم لکم الا یہ حل کیا اسکو عبد اللہ بن عباس نے ابوبریع سلم کے  
روایت کیا اسکو حکام نے مسترد کر دیا اور بیع کما اسکو اور بشرط بخاری و مسلم کے کہ کما ابن عباس نے شہادت دیتا  
ہوئے میں بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا سلم کو ایک میاں و معین تک اور اسوں دیا اسکا اسلامی سے اور بیع بڑا  
کیا اسکا شافعی ہم نے مسند میں اور بطریق اور ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن ابی  
سلمہ سے کہا کہ آلہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں اور وہ لوگ سلف کرتے تھے یعنی بیع سلم کرتے تھے میوہ میں  
برس کی اور وہ برس کی تو فرمایا آپ نے جو شخص سلف کرے تم میں سے کسی میوہ سے میں تو چاہتا ہوں کہ سلف کرے ایک ناپ  
میں اور ایک تول میں ایک مدت میں تک اور بیعت آنا روایت اسکی اباحت پر دلالت کرتی ہے چنانچہ  
سلم کہتے ہیں بیع کو ایک شریکی اس طور پر کہ بیع دین ہو جائے بالغ پر اور قیمت نقد دی جائے اسے ساتھ شریک و غیر شریک  
ف اور سلف بھی اسی کہتے ہیں بیع کو بیع فیہ اور من کو اس المال اور ابن کو مسلم الیہ اور شریکی کو  
ربا سلم کہتے ہیں اور بیع جو سلم ہر اوس چیز میں جسکی قدر اور نصف معلوم ہو سکے بیان کر دینے سے ف اور جرن جرن کی  
جفت اور مقدار بیان سے سلم نہ ہو سکے تو انہیں سلم جائز نہیں جیسے وہ چیزیں کہ دعویٰ ہیں متفاوت جیسے خبز  
کہ دعویٰ انار ص جیسے چیزیں کہ بپ کو کتنی تین بیاتے ہیں ف مثلاً گیہوں جانول آٹا غلام وغیرہ  
یا ل کر سوا بیعت نہیں کہے ف یہی مشن ہوں مشن نہ ہوں مشن اوس چیز کو کہتے ہیں جو عوض میں مشن کہتے ہیں  
کی قید سے روپیہ اشرفی و سہم و نایز نہ کل گئے کہ یہ بھی اگر ضبط کر لیتے ہیں لیکن چونکہ مشن میں غلطی اور عفو اور شریک  
جوتے اس واسطے سلم نہیں جائز نہیں صل لکن کی گنتی سے ناپ کر چسپہ کرا جب کہ اسکا طول و عرض اور سبب گنتی اور صفت  
بیان کر دیوے یا شمار سے ان چیزوں میں جو قریب یہ ایک ہی ہوتی ہیں ف یعنی چٹائی اور بڑائی میں ایک بہت فرق  
نہیں ہوتا صل اخر و ثلث اندھے پیسے کتنی کی انٹ ایک سا پچھلے میں ف زرد و آلو انچیر بھی انہیں میں داخل ہیں  
و غیر مختار صل صحیح جو سلم سوکھی چھل نہ لگی ہوئی میں اور تازہ میوہ چھل میں بھی جیسا کہ مسکوسم ہو ف نے سلم  
تازہ میوہ چھل میں سلم درست نہیں مگر اوس شہر میں جہاں ہمیشہ کہتی ہو صل ل سے اور سلم معلوم سے ف جیسے  
رہو و غیرہ صل اور جائز ہے سلم غلت اور کالے اور سوزد نہیں اگر لکی پچان بیان ہو سکے ورنہ نہیں جائز ہے و

[illegible]

اگر تین سے جیسے تین بیع میں یا اجرت ادا سے بیع کہ تین بیع یا اجرت کی طرف اگر اشارہ کر دیا تو اس میں بیان  
مقدار ضرور نہیں حالانکہ البتہ یہ ہر کی دلیل ہو کہ کبھی ایسا ہوتا ہو کہ راس المال کے رہنے یا اشتیاق کھوئی ہو تو تین  
اور چار عقد مسلم میں مسلم الیہ اور سکونین بدل ہو تو اگر اندازہ اور مقدار رہنے وغیرہ کا معلوم ہو گا تو یہ مستحق نہیں ہوگا  
کہ کہنے رہے تین مسلم باقی رہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ مسلم الیہ مسلم فیہ کی تسلیم پر وقت مدت گذر جانے کے قادیز  
ہوتا ہو اور سکون رہ کر راس المال کا لازم آتا ہو اور جب اس المال کا مقدار معلوم نہ ہوا تو منازعت واقع ہوگی  
مال اگر راس المال کوئی چیز اس میں ہو تو اس کا مقدار بیان کرنا ضرور نہیں کیونکہ ہر شے میں عقد متعلق اس کی  
ذات سے ہوتا ہو نہ اس کے مقدار سے اب دو مسائلوں کی تفسیر کرتا ہوں پہلی شرط پر تو جائز نہ ہوگی مسلم و وجہ نہیں  
بغیر بیان راس المال ہر ایک جنس کے (۱) مثلاً اوس درہم فیہ اور مسلم کی ایک کریمین گیہوں کے اور ایک کریمین جوئے کے  
اور یہ بیان کیا گیہوں کے حصے کے کہتے رہے تین اور جوئے کے حصے کے کہتے تو یہ مسلم جائز نہ ہوگی بوجہ معلوم نہ ہونے  
راس المال کے (۲) بلکہ نقد و ن میں بغیر بیان حصے ہر ایک کے مسلم فیہ (۳) جیسے مسلم کہا اور ابراہم و ذانیہ  
یہ ایک کریمین گیہوں کے اور ایک کا حصہ معلوم ہو اور دوسرے کا معلوم نہیں کہ کتنا حصہ ہو مسلم فیہ سے چھ  
اسی سے بیان مکان جو ان پر مسلم فیہ رہا مسلم کو او ایک بار لگا اگر مسلم فیہ ایسی چیز ہو جسکی بار بار دہری و درہم دہری  
ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جو ان پر عقد سکون واقع ہوا اسی جگہ مسلم فیہ کا دینا  
نہم اگر لگا دیا اسی خلاف پر ہو نہیں اور اجرت و اجرت جب ان میں بار بار دہری ہو (۴) تین کی صورت پر  
ایک شخص نے عوض کیلے یا بیع کی تین خرید کیا مدت معین کر کے تو امام صاحب کے نزدیک مکان دہری غلط ہے  
اور اجرت کی یہ صورت ہو کہ ایک شخص نے گھر یا جائزہ کر لے کر لیا بعض کیلے یا موزوں کے مدت مقرر کر کے تو امام  
صاحب کے نزدیک مکان یا بیع یا اجرت شرط پر اور تحت کی صورت یہ ہو کہ دو شخصوں نے ایک گھر تقسیم کیا اور ایک شخص  
اپنے حصے سے زیادہ لیا اور بقا بلکہ زائد کیلے یا موزوں کے فیہ کا وعدہ کیا مدت معین کر کے تو امام کے نزدیک  
بیان مکان یا بیع شرط پر خلاف صاحبین کے کہ (۵) فی الطحاوی (۶) اور جو مسلم فیہ ایسی چیز ہو جسکی بار بار دہری  
بار بار دہری وغیرہ کی حاجت نہ ہو تو جو ان چاہے مسلم فیہ رہے کہ کوئی دے اور یہی قول صحیح ہے اگرچہ  
بعض کے روایت میں جو ان پر عقد مسلم ہو اور جو ان حلال کرے اور مسلم کے باقی حصے کی شرط یہ ہو کہ راس المال  
مسلم الیہ قبل ایک دوسرے کے جدا ہونے کے لئے یہ دے تو اگر مسلم کیا کسی نے بعض تو دوسرے کے تلو نقد اور تو  
قرض تھے مسلم الیہ پر ایک کریمین گیہوں کے تو باطل ہوگی مسلم ستور رہے قرضے میں اور سونے نقد میں صحیح ہو جائے  
کی (۷) کہ نہ ہوتا ہو ساتھ فقیر کا اور فقیر ہوتا کا شہد کول کا اور کول کو طرہ صل کا ہوتا ہو تو فقیر بلا صل  
کا اور اگر کسات سو بیس صل کا (۸) اور مسلمین صحیح ہوئی اگر اوس میں خیال شرط ہو یا خیال الرویہ کیونکہ یہ دونوں  
ان میں تمام تسلیم کے البتہ خیال الیہ باقی نہیں ہو تمام تسلیم کا تو اگر ساتھ لیا خیال شرط کو قبل جدا ہونے متعلق کے  
صحیح ہو جائے گی اور اگر نہ ہو تو ایک صحیح ہوگی (۹) اور دلیل اسکی یہ ہے کہ میں مذکور ہو چکی راس المال اور مسلم فیہ



فانما شرع کیا تو امام صاحب کے نزدیک مشتری کسی کا قافلہ نقل نہ دریا جائے گا اور صاحب جید کے نزدیک مشتری کسی کا قافلہ ہے جو کوئی قافلہ چاہے اتنے مال میں بالغ کا شریک ہو جائے اگر بالاسلم نے ایک لونڈی راہ المال میں دیکر سلا کیا اور مسلم الیہ نے اس لونڈی پر قبضہ کر لیا بعد اوسکے دونوں نے اقالہ مسلم کیا اب وہ لونڈی مرغی مسلم الیہ کے پاس تو اقالہ باقی رہے گا اور اس لونڈی کی قیمت بجز دن قبض کے بھی مسلم الیہ کو دے پس اگر ناپڑ گیا اور اگر بعد موت کے اقالہ ہوا تو بھی یہی حکم ہوا سو اسلئے کہ صحت اقالہ موقوف ہو بقای معقود علیہ براورہ مسلم فیہ ہے یعنی اقالہ صحیح ہو جائے گا اور مسلم الیہ کو قیمت اس لونڈی کی جو یوم القبض تھی دینا پڑے گی یہی حکم ہے اگر لونڈی کو کسی سبب کے بدلے میں بیجا اور لونڈی یا وہ اسباب تلف ہونے کے اول اقالہ کیا بعد اوسکے تلف ہو گیا تو اقالہ باقی رہے گا اور قیمت شریف شریف دینا ہوگی یا بعد تلف ہو جانے کے اقالہ کیا تو اقالہ صحیح ہوگا اور قیمت اوسکی دینا ہوگی برخلاف خریدنے لونڈی کے عوض میں ہونے کے کہ اگر وہ لونڈی بعد اقالہ کے مری تو اقالہ باطل ہو گیا اور اگر قبل اوسکے مری بعد اقالہ ہوا تو اقالہ صحیح ہوگا اور اگر مسلم الیہ نے کہا کہ میں نے شرط کر لی تھی خواب گیموں کی اور بالاسلم نے کہا تو نے کچھ شرط نہیں لگائی تھی یا اسکا اولٹا ہوا یا ایک کہے کہ مدت کی شرط ہوئی تھی اور دوسرے کہے کہ مدت کی شرط نہیں ہوئی تھی تو قول اوس کا معتبر ہوگا جو یہی خواب گیموں نے کا یا مدت قرار پانے کا ہوگا اور جو اقرار ہوگا اسکا قول معتبر ہوگا اسیلئے کہ مدعی کے قول سے صحت مسلم ہوئی ہے اور منکر کے قول سے منساق اعتد کیونکہ مسلم میں بیان صفت اور مدت ضروری یہ امام صاحب کے نزدیک ہے اور صاحب جید کے نزدیک قول منکر کا معتبر ہوگا اور استصحاب یہ ہے کہ کوئی شخص کاریگر سے کہے کہ مجھ کو یہ چیز بنا دے جسے جوئے والے سے کہے جھگڑو تیار کر دے اپنے پاس سے استفسار قیاسا جائز تھا کیونکہ بیع ہو معدوم کی لیکن بسبب تعامل یعنی آدمیوں کے رواج کے جائز ہو ہلا یہ صحت اگر استفسار ایک مدت معین کے ساتھ ہو تو مسلم ہو جائیگا خواہ اوسکا رواج ہو یا نہیں بشرط مسلم کے اوس میں معتبر ہونگے اور اگر مدت نہ ہوئے تو جس چیز میں رواج ہو جائے وہی جیسے تونہ قلت کا سہ تو یہ بیع ہو نہ وعدہ حاکم شہید کے نزدیک استفسار ایک وعدہ ہو تو بالغ جب بنا کر وہ شرطی ہو تو بیع ہو جائے بسبب تعامل کے لیکن اکثر کے نزدیک ابتداء سے وہ بیع ہو صحت رواج ہو تو کاریگر اوسکے بنائے پر چیز کیا جاویگا اور جسے بنائے کا حکم کیا ہو وہ اپنے قول سے بچ نہیں سکتا اور بیع خود وہ چیز جو نہ کام و محنت اوسکی تو کاریگر اپنے غیر کی بنائی چیز لایا یا اپنی بنائی لیکن قبل عقد کے بنائی تھی اور بنوانے والے نے اوسکو لے لیا صحیح ہوگا اور بیع متین ہوگی قبل اختیار کرنے بنوانے والے کے تو اگر قبل دیکھا نہ بنوانے والے کے کاریگر نے اوسکو کسی اور کے ہاتھ بیچ دیا صحیح ہے اور جب بنوانے والے نے اوس چیز کو دیکھا تو اوسکو اختیار ہو جائے لے چاہے نہ لیو سے اس واسلئے کہ اوسے خریدی ایسی چیز جسکو نہیں دیکھا تھا اور اوسکو اختیار ہوتا ہے جیسا گذر اختیار الویۃ میں صحت اوس نہیں صحیح ہو استفسار فیہ بیان مدت کے اوس چیز میں جسکا رواج نہیں ہے جیسے کپڑا وغیرہ

بیخ مسلم کے بیان میں



کہ حدیث صحیحہ میں ہے کہ جب تک کہ ایک شخص اپنے علم سے پہلے جو چیزیں حلال اور حرام سمجھتا ہے وہ اس کے لئے حلال ہیں اور اگر وہ اس کے بعد اس کی تحقیق کرے تو اس کے لئے حرام ہیں۔  
 ظنی کی دوبارہ تحقیق جانوری قیاس سے ممکن صورت میں لازم آتا ہے کہ کئے کا طے واسطے یا نیز پوچھنے والے کی  
 بیتہ بالکل جائز ہووے جیسا مذہب ابو یوسف رحمہ کا ہے تاکہ اس حدیث عام کے بیچے کوئی فرد باقی رہے نہ ہو  
 کہ مطلقاً بیچ کئے کی درست ہو جاوے جیسا کہ مروی ہے امام سے واللہ اعلم کہ فی الفتح القدر و شرح  
 المستدرک الامام **ح** اور مذہب میں مثل سلمان کے ہے الا شرب اور سوزنی بیچ کہ ذمی کو درست ہے اور سلمان  
 نارست **ف** صحیح مسلم میں مروی ہے ان عباس سے کہ فرمایا حضرت علی الفداء علیہ وآلہ وسلم نے جسے حرام کیا شرب کے  
 پینے کو اسی نے حرام کیا اور کسی بیچ کو اور ایسا ہی مروی ہے امام محمد رحمہ کے آثار میں **ح** شرب ایسی چیز ذمی کے حق میں  
 جیسے سرکار ہائے نزدیک اور سوزنی ذمی کے حق میں جیسے بکری ہائے نزدیک تو غرض ہے اور سوزنی ذوات الیقیم سے  
**ف** یعنی اگر ذمی نے ذمی کی حق تلفی کر ڈالی تو اس کی عوض میں غرض دلائی جاوے گی کیونکہ حشر میں ہے یعنی اون چیزوں میں سے  
 ذمیوں کے حکم میں کہ ان کے تلف کر دینے سے مثل اس کا لازم آتا ہے اور سوزنی ذوات الیقیم سے یعنی اون چیزوں میں سے ہر  
 جتنے تلف کر دینے سے قیمت لازم آتی ہو تو اگر ذمی نے سوزنی دوسرے ذمی کا مالک کیا اس صورت میں ان کے یہاں  
 جو اس سوزنی کی قیمت ہوگی دلائی جاوے گی نہ دوسرے سوزنی جیسا ہمارے یہاں سرکار مثل ہے اور بکری ذوات الیقیم سے اصل  
 زیلہ کے ایک نوٹ مذی خرید کی اور قبل قبضہ کے اس کا نکاح ہووے تو دیا تو نکاح صحیح ہو اب اگر غرض کے اس سے  
 واپس کی تو یہ قبضہ خرید کا شمار کیا جاوے گا نہ فقط نکاح کر دینا **ف** تو اگر بیع ٹوٹ گئی قبضہ سے پہلے تو نکاح باطل  
 ہو گیا ابو یوسف رحمہ کے قول میں اور یہی مختار ہو کر تراخے تا اس **ح** اگر خریدے عود سے ایک غلام خریدے اور خرید قبل  
 اداسے ثمن کے اور قبل قبضہ کرنے کے غلام پر غائب ہو گیا اور بائن نے گواہ قائم کیے ہیں تیرہ کہ یہ غلام بیع نزدیک  
 اختیار کیا تو اگر اس کا ٹھکانا معلوم ہو تو وہ غلام واسطے اداسے ثمن کے نہ بیجا جاوے گا بلکہ ثمن مشتری جہاں ہوگا  
 اس کی طلب کیا جائے گی اور اگر مشتری ایسا غائب ہو کہ اس کا ٹھکانا معلوم نہیں اس صورت میں وہ غلام بیجا جاوے گا  
 اس کی قیمت سے ثمن بائن ایک جاوے گی **ف** تو اگر قیمت ثمن سے بڑھ جاوے تو زیادتی کو رکھ چھوڑیں کہ جب مشتری  
 حاضر ہوگا اس کو حوالہ کیا جائے گی اور اگر قیمت ثمن سے کم نکلی تو بائن اس کو بھیجے اگرے جب اس کو سوا پوے تو اس سے  
 لے لےوے اور اگر مشتری غائب ہو اب بعد قبضہ کے تو قاضی بائن کی نالاش کو نہ مٹے کیونکہ بائن کا حق بیع سے  
 متعلق نہ ہوا اور بیع کے اندر مہربان یعنی اگر راہن ایسا غائب ہو کہ اس کا ٹھکانا معلوم نہیں اور مہربان نے اپنے  
 دین کے واسطے سے مہربان کی نالاش کی قاضی کے پاس تو نہ دواوے یہ کہ بیع اس کی جائز ہے کذا فی الدر المختار  
 والطحطاوی **ح** اگر دو شخصوں نے ایک چیز خرید کی اور بائن میں سے ایک شخص غائب ہو **ف**  
 یعنی اس طرح ہر کہ اس کا مکان معلوم نہیں نہ **ح** صحیح شمسین حاضر و کل ثمن کا دینا اور کل بیع پر قبضہ کرنا  
 اور سوزنی کو رکھنا مان تاکہ اشخاص نام لیتے جسے ان ثمن اور اگرے در سبب ہو طریق کے نزدیک اور امام  
 ابو یوسف رحمہ کے نزدیک اس کو رکھنا کل بیع کا جب شخص غائب حاضر ہووے درست نہیں **ف** طریق

مسائل متفرقہ کے مباحث  
 جلد سوم شریعت فقہ  
 ۴۷

دلیل یہ کہ شخص حاضر یا غایب ہو سکونے اور کھانے یا بیچ سے ملے نہیں جس تک اس شخص اور اگر سے توجہ وقت اس نے کل اس امر کو دیکھا  
تو توجہ نہ ہوگا تو جب غائب حاضر ہو تو دیکھا حصہ یا بیچ تک متبانی ہے کہ اس کو اس سے اور باقیوں سے کہتے ہیں کہ شخص  
ماضی ہوتا ہو اپنے سر تک کے جسے کہ اس کے ادا کرنے میں اس لیے کہ اس نے بغیر حکم نائب کے اس کا حصہ اس ادا کیا ہر توجہ  
وہ حاضر ہوگا تو اس سے حصہ اس کو دیکھیں سکتا اور بیچ کو روک سکتا ہوا اور فتویٰ طریقی کے قول یہ ہر چل ایسا حال  
کوئی غیر ہے چنانچہ مثال سونا اور چاندی تو سونا اور چاندی انصاف و انصاف میں دیکھتے تو یا سونا و مثال ہر ایک کے واجب ہونے سے  
اس واسطے کہ مثال چاندی اور سونے دونوں کی ہوتی ہر توجہ مثال کی اضافت دونوں کی طرف برابر ہوتی تو یا سونا  
مثال سونا اور یا سونا مثال چاندی واجب ہوتی مشتری یا بر سبب عدم ترجیح کے صاحب جو کوئی چیز نیچے  
بیویں ہزار کے سونے اور چاندی سے تو سونا چاندی انصاف و انصاف میں دیکھتے تو سونے کے نصف سے مثال حرا و ہونے کے  
اور چاندی کے نصف سے در اہم وزن سبب سے اسے نصف یعنی وہ در اہم جو اس درم شات مثال کے ہوتے ہیں  
وزن میں اور ذکر اس کا کتاب الذکوۃ میں گذر اس واسطے کہ یہی متعارف ہر توجہ سونا مثال سونا اور یا سونا و اہم  
صورت میں لازم آویں گے صاحب ایک شخص کے کچھ روپیہ کھرے جو دوسرے پر دے تھے اور بدلوں نے اس کو  
کھوٹے ادا کیے اور اس کو معلوم ہوا اس نے خرچ کر ڈالے یا اس کے پاس سے لے کر کھوٹے تو اس کا حق  
ادا ہو گیا طریقی کے نزدیک اور باقیوں سے اس قسم کے زیور یا بدلوں کو کچھ کھرے کر کے لے کر  
وقت زیور جمع زینف کی ہر تزییف وہ روپیہ کھرے کر لے لیں اور خزانہ اسلام میں لے لیا جائے اور اگر وہ روپیہ  
ستونہ یا نہر جمع ہوں تو بالاتفاق ویسے کھرے کر لے لیں اور اس پر فتویٰ ہے مستوفی وہ درم ہر چیز طریقی کا  
پیشہ ہوا یا نہر جمع وہ درم جو دار الضرب سلطانی میں رہتا ہو وے یا جس کو اجیر بھی نہ لیں سادہ محتاج  
اگر زمین کے اندر سے یا پتھر سے یا ایک شخص کی زمین پر یا تیرن کا پانوں اس کی زمین میں جا کر خود بخود ڈھک گیا  
تو جو اس کو یا دیکھا اس کی ملک ہو جائیگی نہ صاحب زمین کی اس لیے کہ عید کا مالک وہی ہوتا ہو جو اس کو کھڑے  
البتہ اگر صاحب زمین نے زمین کو اپنی اسی کے واسطے تیار کیا ہو تو وہ صاحب زمین کے ہونے اور جو کچھ نے چھتا  
لگایا کسی کی زمین میں تو وہ اس کا مالک ہوگا خواہ وہ اپنی زمین شہد کے چھتا لگانے کے واسطے تیار کی ہو  
یا نہ تو اگر شک یا پھر جس گیا اور مثال میں جو پھیلایا گیا تھا خشک کرنے کے واسطے یا در اہم اور مٹھیائی اوچھا  
کلی لگانے کے واسطے اور کسی کے کپڑے پر جا پڑی تو وہ اس کا مالک ہوگا بلکہ جو یا دیکھا اس کو مٹھیائی البتہ اگر کپڑے  
والے نے پہلے سے اپنا کپڑا اسی کے واسطے پھیلا رکھا تھا تو اس کو لے لیا اس لیے پھیلا نہیں رکھا تھا  
لیکن جب در اہم اور شکر اس میں واقع ہوئی تو اس کپڑے کو بند کر لیا اس فعل سے بھی اس کی ہر جا وگی  
مسائل الحاقیہ بندہ سے مستحق بن کر اگرچہ حرام ہو لیکن وہ ملنے سے نہیں بلکہ اس کی بیع مکروہ ہو چنانچہ اگر کو  
چھوڑا یا ان اس شخص کے ہاتھ پہنچا جو شراب بنا تا ہوا اس کے کا پالنا اور رکھنا درست نہیں مگر جو دروغ و خور کے  
خوف سے تو کچھ مضائقہ نہیں اور کہتے کے مانند باقی درندہ سے بچنے اور کہتے کا پالنا شکار اور بیچ کر مری





ہے میں اور ہمارے اس واسطے کہ منہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روایت کیا اور اس کو اس عمر سے  
 اچھی تھی اور ہزاروں سے پہلے جب ایک نے قبضہ کیا تو دوسرے کا بھی قبضہ ضرور چکا کہ مساوات اور سراسر حاصل ہو  
 اور ہزاروں سے یہ ہر قبل قبضے کے ہر ایک کا بدلہ دوسرے کے بدلے سے جدا ہووے تو اگر دونوں ساتھ چلے  
 جاتے ہیں ایک ہی طرف یا دونوں اسی مجلس میں مشورے سے یا بیہوش ہو گئے یا کشتے میں سوار ہو دونوں چلے جاتے ہیں  
 تو جب صرف طالب نمونگی میں اتریں غرض کہ اگر کوئی گوشے چھتے ہو تو کوڑا ساتھ دے کہ اب اس کا ہم رحم نہ کہ یہ حدیث  
 غریبہ ہونے کی وجہ سے کتب حدیث سے تین کتابوں میں روایت کیا اور مسکو محمد رحمہ نے آقا کریمین اور امام نے اپنی  
 سند میں **ص** اس سونے کو چاندی کے عوض زیادتی سے اور انکھ اور تخمین کے ساتھ بھی درست ہو **ف** اس  
 کو نہیں بدل گئی تو زیادتی اور کمزوری کے قبضہ کرنے کا مجلس حق تعالیٰ میں یہ بیان بھی ضرور ہو  
**ص** اس سونے کی بیچ سونے کے ساتھ یا چاندی کی چاندی کے ساتھ کی پیشی کے ساتھ درستی میں بلکہ برابر  
 چلے آئے کہ ہر ہنگام اور صنعت نہ کرے میں غلط ہوں **ف** اس واسطے کہ باب الرلو میں یہ بات گذر چکی کہ جیلور  
 سب برابر میں **ص** بیچ صرف میں قبضہ کرنے سے پیشتر میں تصرف کو درست نہیں شاکہ ایک دینار دین میں  
 بدست میں بچا اور ابھی اس میں ہم پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اچھے عوض میں ایک کپڑا خرید لیا تو اس تھاں کی چھٹا  
 ہوئی مسالہ زید نے ایک نوٹڈی جسکی قیمت ہزار روپیہ تھی اور اس کے گلاب میں ہزار روپے کا طوق تھا اور ہزار روپے کو  
 عوض کے ہاتھ میں ہزار روپے نقد وصول کیے یا دو تہہ کر کے بیچ ہزار نقد اور ہزار روپے نقد وصول  
 اور ہاتھ کے بل اور مشتری جہاں دے تو ہزار روپے قیمت اور طوق کی ہوں گے **ف** یعنی ہزار روپے نقد وصول  
 ہوئے ہیں وہ طوق کی قیمت میں شمار کیے جاویں گے اس واسطے کہ طوق میں یہ بیع صرف ہو اور اس میں لکھا بعض نہیں  
 شرط ہے **ص** اگر مشتری ہزار روپے لینے کے وقت پچہ رہا ہو یا یہ کہد یا ہو اس ہزار روپے کو تو دونوں کی شرط  
 سے لے اس واسطے کہ وقت سکوت کے خاتمہ ہو کہ اس نے اس بیچ سے نقد اس کے جمع ہونے کا کیا تھا اور بیچ نہ کر سکا  
 نہیں ہوتی جب تک کہ ہزار مقابلہ لیا جائے مقبوض نہوں اور دوسری صورت میں اس کلام کے معنی یہ ہو سکتے  
 ہیں کہ دونوں میں سے ایک کی ضمن کے لئے اگر مشتری صاف کہہ دے گا کہ یہ ہزار روپے نوٹڈی کی ضمن میں خاص تو بیع  
 طوق میں ناسد ہو باوینگی اسطرح اگر ایک ملواری بیچے چھین بچاں ہو کہ زبور ہو سو روپے کو اور بچاں نقد ہوں  
 کے تو زبور کے دام سمجھ جاویں گے تو اگر ابلع اور مشتری جہاں دے تو ہزار روپے قیمت اور طوق کی ہوں گے **ف** یعنی ہزار روپے نقد وصول  
 ہوئی اگر وہ زبور ملواری سے بدون ضرر کے حل شدہ ہو سکتا ہو ورنہ دونوں میں طبل ہو جاوے گی جتنا سنا ہے کہ بیچ  
 تو اس کی جہین زبور ہو اس ضمن کے عوض میں درست ہو زبور سے زیادہ ہو تا بعض جس بقابلہ زبور اور بعض  
 مقابلہ ملواری ہو سے اور اگر ضمن برابر ہو سے زبور کے یا کم ہو زبور سے یا کچھ معلوم نہ تو بیع جائز نہ ہو **ف**  
 اس واسطے کہ اگر کم یا برابر ہو تو سو روپے کہ مشتری کو ملواری مفت پڑی اور اگر معلوم نہیں کہ زیادہ یا کم برابر ہو تو بھی  
 شہدہ نہ دے کا بوجھ اگر ایک شخص نے ایک برتن چاندی کا **ف** خواہ سونے کا **ص** عجاوبہ قیمت اس کی تھی

دوسری کی اور بعد کے جو کہو گئے تو حرام ہو جائیگی بیچ اوس مقدار میں برتن کی جس کی برتن پر بائیں نے قبضہ کر لیا اور باطل ہو گی باقی میں اور ترکیب ہو جائیگی کے بائیں اور مشتری اوس برتن میں اور یہ شاد کل برتن پیش منع ہو گا اس لئے کہ یہ شاد طاری ہو جیسا کہ سہل میں گذر ابا اگر برتن کا لغت یا ملت کسی اور کا خلاف یعنی گواہوں سے اوسکا استحقاق ثابت ہو اسی مشتری ماہی کو بقدر اوسکے حصے کے خرید کرے یا کل کو خرید کرے یا اسکا کہ شرکت طرفین میں عیب ہو تو مشتری کو اختیار ہو گا چاہے باقی کو بقدر اپنے حصہ میں لے لے یا چاہے اپنا حصہ حصہ خرید چکا ہو بائیں کو واپس سے شمال اوسکی یہ ہو کہ برتن نو خریدی بھر تھا مشتری نے اول کل برتن خرید لیکن دام کے کل تین روپیہ لے بعد اوسکے دونوں جواہر کے اولت طرفین میں بیچ جائز ہوئی اور اولت میں غیر صحیح اب ثلث اوس برتن کا کسی شخص ثالث کا کھلا تو مشتری کو اب اختیار ہو چاہے وہ ثلث جوتانی ہو بائیں کو تین روپیہ اور دیگر خرید لیوے یا پشامی ثلث واپس کر دیوے اور اگر مستحق نے بھی اپنے حصے کی اجازت دیدی جن کی تو باقی و اولت کے دام مشتری سے ایک ثلث آپ سہل کرے اور ثلث مستحق کو دیدیوے اس صورت میں بائیں وکیل جواہر و لگا مستحق کا اوسکے حصے میں تو ضرور ہو کہ بائیں اور مشتری جواہر سے جواہر بعد اجازت مستحق کے حصی اور قبل ظہور استحقاق کے مشتری اپنے حصے کو بائیں پر واپس نہیں کر سکتا بسبب عیب شرکت کے کیونکہ یہ شرکت خود مشتری کے فعل سے ہوئی تو وہ گویا رضی ہو چکا ہو اس عیب سے مسالہ اور اگر ایک ایک ایچاندی کا بیچا اور اوس میں سے کسی قدر دوسرے کا انکلاف یعنی ہی صورت برتن کی یہاں واقع ہوئی مثلاً وہ اگر اکثر روپیہ بھر کا تھا مشتری نے لہر روپیہ کو خرید کر صرف تین روپیہ لیتے اب ثلث اوسکا کہ کسی کا کھلا حصی مشتری باقی کو حصہ دے دے کہ کہیں باقی تین روپیہ دیگر خرید لیوے یا چاہے اپنا حصہ اپنے حصے کو بھی واپس کر دیوے کیونکہ یہ شرکت بیب نہیں چاندی کے ٹکے میں اس واسطے کہ بقدر حصہ بائیں کا لے لیا مگر جو بلا ضرر خلاف ظرف کے کہ اوس میں قطع کرنا ضرر ہو اسی صحیح ہو دوسرے اور ایک دینار کی عوض میں ایک درہم اور دو دینار کے اور ایک گھر گھر گھروں اور گھر گھر جو کے پہلے میں دو گھر گھر اور دو گھر گھر کے ہمارے نزدیک اور فرار و شافی جس کے نزدیک جائز نہیں کہ کہتے ہیں کہ یہاں ہر شخص کو اوسکے خلاف کی طرف پیچہ سکتے ہیں کیونکہ صورت اول میں دو درہم کے عوض میں دو دینار اور ایک دینار کے عوض میں ایک درہم ہو گا اور صورت ثانی میں اگر گھر گھروں کے عوض میں دو گھر جو اور گھر گھر کے عوض میں دو گھر گھروں ہو سکتے ہیں صلی اور یک درہم کے بدست میں دس درہم اور ایک دینار کے عوض میں دس درہم کے عوض میں دس درہم ہو گئے اور ایک درہم کے مقابلے میں دینار ہو گیا اسی طرح دس روپیہ اور آٹھ پیسہ کی بیچ بھٹا گیا روپیہ کے جائز ہو گیا کیونکہ ہو سکتا ہو کہ دس روپیہ مقابلے میں دس روپیہ کے اور ایک روپیہ مقابلے میں آٹھ پیسہ کے ہو جائے اور میں جیلہ جہان روپیہ کا بدلہ روپیہ سے منظور ہو گا اور وزن کی برابر ہی ہو سکے صلی اور دو زینہ اور ایک کھر سے درہم کے عوض میں ایک زینہ و دو کھر سے درہم کے تریف اور غلہ ادنیٰ کم کو کہتے ہیں

جو بیت المال میں نہ لیا جائے کہ سوداگر کے لیے یہ بیسے کوٹے چھوٹے روپوں اور یہ بیس جانوں پر ایسے کہ وزن ہیں  
 مساوات متعلق ہو اور اعتباراً وصف جو دت کا ساتھ ہو قریب کے دس درہم عموماً پڑتے تھے پس بیجا قریب ایک دو تارک  
 تریہ کے ہاتھ عوض و مصلحت مطلق کہیں یہ نہیں کہا کہ عوض دس دس درہم کے جو تجویز قرض بین توبیخ صحیح ہو جائے  
 اگر عروٹے دینا روید یا تو اب ہر شخص کے دوسرے پر دس دس درہم ہو گئے ہاں لیکن عموماً پڑتا سوا سٹے کہ وہ دیکھ  
 دس درہم کا مقروض تھا اور لیکن یہ پر تو دنیا کی قیمت کے مثل درہم واجب ہے نہ اس اب اگر دس لوں سے  
 مقاصد کیا توبیخ اولیٰ نسخ ہو جائیگی اور وہ بیس دینار کی عوض دس درہم مطلق کے ہوا درست مقاصد صحیح ہو جائیگا  
 اور جو بیس کیا دینار کو عوض دس درہم کے جو عموماً قرض بین جب بھی بیس صحیح ہوگی اور مقاصد بنفس عقد  
 ہو جائیگا ہاں اور یہ مقاصد بیس ثانی ہو گا اور دنیا کا مقابلہ دس درہم کے جو عموماً قرض تھے اصل اگر چاندی  
 و راہم بین غالب ہو تو وہ چاندی کے شمار کیے جاویں گے اس طرح سونا اگر دینار میں غالب ہو تو وہ سونیکا کہا جائیگا  
 حکم بیس بین ہاں یعنی جس چیز میں ملوئی کم ہو چاندی اور سونے سے تو وہ چیز حکم شریع میں چاندی اور سونے  
 کی ہی شمار کی جائیگی مثلاً نو ماشہ روپے چاندی ہو اور تین ماشہ سونا یا اشرفی میں نو ماشہ سونا ہو اور تین ماشہ  
 پیش تو وہ روپیہ اشرفی چاندی سونے کا ہی شمار کیا جائیگا اصل تو ایسے درہم نانہر کی بیس درہم دنانیر خالص  
 یا ایک بیس آپس میں نہیں درست ہو گئے اگر سب برابر ہو تو یہ درست ہاں لیکن نہ درست ہو گا اگر وزن  
 کر کے خالص کے مانند یعنی جیسے درہم خالص نامی کے بغیر وزن کیے قرض نہیں لے سکتا اسی طرح یہ درہم بھی کہ  
 معلوم ہو کہ ہاں وزن میں جو روپیہ اشرفی ان مروج بین انکا قرض لینا بھی بدون وزن کیے صورت شمار سے بجا  
 نہیں اگرچہ مادت حوام کی یوں ہی جاری ہو اگر تہ شامی نے لکھا ہو کہ اگر درہم یا دنانیر ایسے مضبوط الفون نہ ہیں  
 کہ ہر درہم دوسرے درہم سے اور ہر دینار دوسرے دینار کم و بیش ہو تو اس صورت میں حد و کا ذکر کرنا بضرر  
 ذکر وزن کے ہو تو قرض لینا ایسے درہم دنانیر کا ہی نظر وایت ابو یوسف کے درست ہو گا لیکن آخر میں  
 شامی نے یہ لکھا ہو کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ صورت ابو یوسف کی اور اب سے پر ہو جائیگی نہیں کیونکہ انکا مذہب یہ ہے کہ اگر  
 کیل کی تقدیر متعارف ہو جائے وزن سے یا موزون کی کیل سے تو عرف معتبر ہو گا نہ کہ بالکل وزن لغو  
 کر دیا جائیگا جیسا ہمارے زمانے میں ہے کہ سب لوگ قدر کرتے ہیں شمار پر بلا لحاظ وزن کے تو یہ جائز ہو گا  
 نہ روایات مشہورہ اور نہ مشہورہ پر اس واسطے کہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے ابطالی دل انصوح کی جودالات  
 کرتے ہیں مساوات کیل اور وزن پر جتن پر اتفاق کیا اگرچہ بعض انتہی باختصار اصل اس اگر ملوئی غالب ہے  
 اور چاندی سونا کم ہو تو وہ درہم دنانیر کے اسباب اور اجناس کے ہیں تو اگر ایسے درہم کی بیس خالص مانگا  
 ہوگی تو اسکا حکم بیس نہ ملوے کہ نہ یوں کہ بیس کا حکم ہو جو گذار ہاں یعنی اگر خالص چاندی برابر ہوگی اور سونا  
 چاندی کے جتنی درہم مشہور ہیں جو یا کہ یا کچھ معلوم نہ ہو تو جائز نہ ہوگی اور اگر زیادہ ہوگی تو جائز ہوگی اسکا  
 کہ چاندی چاندی مقابل ہو کر باقی ملوینیکا سوس ہو جائیگی اصل اگر ایسے درہم کی بیس ایسے ہی درہم کے

درہم دنانیر کا بیس

درہم دنانیر کا بیس

عوض میں ہوگی تو زار برابر اور کم زیادہ بھی درست ہو لیکن ضرور ہو کہ قبضہ متاقدین کا بڑا لین پر جو اس میں  
ف کا کمی بیشی سے اس واسطے درست ہو کہ ایسے درہم دنیا پر حکم میں فن کے نہیں ہے تو اب جن کو طرف خلافت  
جنس کے پھر کر زیادتی کی جائز کر لین کے اس طرح ایسے درہم دنیا پر حکم میں فن کا در شمار کر کہ ماورن کہ قرض لینا بھی  
درست ہو کہ اگر باقی رہی ایک صورت وہ صاحب کتاب نے ذکر نہیں کی کہ مولوی برابر ہو چاندی یا سونے کے  
یا معلوم نہ ہو کہ کتنی ہو تو اس کا حکم اور عقین درہم دنیا پر حکم میں مولوی زیادہ ہو در مختار صلی ایک شخص نے  
ایسے درہم کے عوض میں ف کی کمی جن میں مولوی غالب ہو برابر ہو صلی میں پسیدان جو زمین پر چلتے تھے  
بازار میں ایک چیز خریدی اور باقی مشتری کے نہیں لینا داک کی تھی کہ چلن میں درہم یا پیسو کا جاتا رہا تو امام ابو حنیفہ  
نزدیک بیچ چل ہو جاوے گی اور امام ابو یوسف کے نزدیک مشتری پر قیمت اون درہم یا پیسون کی جو دن بیچ کے قس  
لازم آوے گی اور امام محمد کے نزدیک اون درہم یا پیسون کی جو آخری دن میں وراج کے دن تو بیچ قیمت تھی مشتری  
لازم آوے گی ف فتویٰ امام محمد کے قول پر ہو گا فی الحقیقہ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب بیچ باطل ہوگی تو مشتری  
اگر بیع لعینہ قائم ہو تو نفس بیع باطل کو پیچہ دیکھو والا جو اس کا بیخ بازار ہو قیمت دیکھو صلی ایک شخص نے پیسے چلے ہوئے  
بازار میں قرض لیے بعد اسکے قبل قرض داکر نیکی اون کا چلن جاتا رہا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مستحق قس پر  
وہی پیسے لازم آوے گا و جب وہ پیسے حوالے کر دیگا تو قرض ادا ہو جاوے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک قرض لینے کے  
دن جو قیمت اون پیسون کی تھی دینا پڑے گی اور امام محمد کے نزدیک آخر روز زمین چلن کے دن تو بیچ سے جو اون کی قیمت ہوگی  
دینا پڑے گی ف اسی پر فتویٰ ہو در مختار صلی ایک شخص نے ایک چیز خریدی نصف درہم یا پیسون کے بدلے میں ایک اون  
پیسوں کے بدلے میں ایک تیرا کے پیسے بدلے میں تو صحیح ہو اور مشتری پر چھ پیسے نصف درہم کے یا ایک دانق کے  
یا ایک تیرا کے بازار میں آئے ہیں لازم آوے گا ف دانق چھ حصہ درہم کا ہوتا ہو اور تیرا نصف دانق کا ہوتا  
ص اور نذر کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ایسے کہ فلوس عددی ہیں اور اون کی تقدیر کرنے سے ساتھ دانق وغیرہ کے  
معلوم ہوتا ہو ورنہ ہوتا ہو ہمارا یہ دلیل ہو کہ فن فلوس ہیں اور وہ معلوم ہیں ف اور اس طرح ایک درہم  
یا دو درہم کے پیسوں کے بدلے میں کوئی چیز خریدی تو جائز ہو نزدیک ابو یوسف کے اس واسطے کہ ایک درہم کے یا دو درہم  
کے پیسے جتنے بازار میں آئے ہیں معلوم ہیں وہ مشتری ویدیکا اور محمد اسکو ناجائز کہتے ہیں کیونکہ عادت یہ ہو  
کہ پیسون خرید و فروخت جب ہوتی ہو کہ ایک درہم سے کم ہوں اور قول ابو یوسف کا صحیح ہو خاص کہ ہر شہر میں  
ہلا یا صلی ایک شخص نے ایک اون دیا اون کا لکھ دم کے پیسے آوے درہم کے بدلے میں چاندی کی ادھی جو نصف  
درہم ایک رتی بھر کم ہوتی ہو تو بیع فاسد ہوگی واسطے لازم ہونے کے ف پیسون میں بھی اور ادھی میں بھی  
امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک پیسہ نہیں جائز ہو جاوے گی ص اگر یوں کہاکہ اے تو  
آوے درہم کے پیسے اور ایک ادھی چاندی کی تو بیع صحیح ہو جاوے گی کل میں ف کیونکہ اس صورت میں بھی  
جو ایکہ کی کہ ہر نصف درہم سے ادھی قدر چاندی کے درہم میں سے مقابل ہوگی اور نصف درہم ایکہ کی



اہل ایدہ **صل** یعنی میریں سے جسے نفعت یا نفع تو اگر یوں کہ کفیل ہوا میں اسے نفع کا یا نفع کا تو بھی کہتا  
 منعقد ہو جائیگی **صل** ان کے خدائن ہوا میں اس کا یا وہ پیر سے یہ تو میری طرف ہوا میں اس کا نہیم ہوں یا قیصل  
 یعنی کفیل ہوں تو بھی ان صورتوں میں کفالت منعقد ہو جاتی ہے اور لازم ہے جو حاضر خدائن پر حاضر کہ یا کفول بہ کا اگر کفول  
 طلب کرے تو اگر حاضر نہ کرے حاکم اور سکوت قید کرے اور یہی صورت ہو گا کفیل نے کفالت کا کفول کہ کفول ان وقت  
 حاضر نہ ہو گا **ف** تو بخیر وقت آئے اور کفول لہذا نہ ہوت کہ کرے تو اس کو حاضر کرنا پڑے گا اگر حاضر نہ کرے تو حاکم  
 اس کو قید کرے لیکن نہ قید کرے اس کو قی العورہ کے اس واسطے کہ کبھی کفیل کی معاملہ نہیں ہوتا کہ اس واسطے قاضی  
 بلکہ اگر پہلے پہل اسے اطلاع کرے اگر حاضر نہ کرے یا کفول عمنہ کو تو فہماور نہ مقید کرے اور اگر کفول عمنہ غائب ہے اس طرح  
 کہ نشان اور اس کا معلوم ہو تو حاکم خدائن کو اتنی مہلت دیوے کہ خدائن اس کے پاس ملے اور چلا آوے پس اگر اس قدر  
 بھی مدت گزر جائے اور حاضر نہ کرے تو حاکم خدائن کو قید کرے اور اگر کفول عمنہ ایسا غائب ہو کہ وہ اس کا پتا نہ ہو گا ابھی  
 معلوم نہیں رہا تو حاضر خدائن سے مواخذہ ہو گا اور نہ وہ قید ہو گا کیونکہ وہ معذور ہو کر چلا آیا **صل** اور اگر کفول  
 مرگیا اگر کفول معلوم ہو تو حاضر خدائن بری ہو جائیگا مواخذہ سے **ف** اس واسطے کہ وہ کفول عمنہ کے حاضر کرنے سے  
 حاضر ہو اور اس لیے کہ اصل یعنی کفول عمنہ کو مصالحت حضور کی باقی رہی تو کفیل پرست اجتناب رہا اور ایسا طریق اگر  
 کفیل مر جائے سے عجب بھی وہ مواخذہ سے بری ہو گیا کیونکہ وہ حاضر خدائن تھا اور یہ قادر نہ رہا تسلیم کفول بہ پر  
 بسبب موت کے اور مال سے اس کے یہ حق ادا نہیں کر سکتے ہاں اگر وہ کفیل بالمال تھا اور مر گیا تو اس کی جائیداد سے یہ حق ادا  
 کیا جاوے گا اور اگر کفول لہ مر گیا تو وہ بھی کفول لہ کو پہنچتا ہے کہ مطالبہ کرے کفیل سے اگر دینی ہو تو وراثت اس کے قائم  
 تمام ہو چلا **صل** اس طرح اگر کفیل نے کفول عمنہ کو ایسی جگہ حاضر کر دیا کہ کفول لہ وہاں اس سے خصومت کر سکتا  
 تو بھی کفیل بری ہوا **ف** جیسے شہر یا ایسی جگہ ہو جو جان قاضی موجود ہو جو اس کے سلامت مقامات کے **صل** اگر  
 کفیل نے وقت کفالت کے یہ نہ کہا ہو وے کہ جب کفول عمنہ کو میں تیرے حوالے کر دوں تو میں بری ہوں **ف**  
 کیونکہ مقتود کفالت کا حاصل ہو گیا اور وہ تسلیم ہو کفول لہ کی اس طرح پر کہ مستحق اپنے حق کو پہنچ جائے **صل**  
 اور اگر کفیل نے شہر کی گنجی ہوتی کی کہ میں کفول عمنہ کو قاضی کے محلے میں سپرد کروں گا پھر اسے تسلیم کیا یا  
 میں یا جنگل میں یا وادی میں یا کفول عمنہ کو قید کر لیا تھا کسی اور نے **ف** اس واسطے کہ اگر کفول لہ نے قید کر لیا  
 اور کفیل نے وہیں تسلیم کر دیا تو بری ہو جائیگا **صل** اور اسی قید خانے میں کفیل نے سپرد کیا کفول عمنہ کو کفول لہ کے  
 تو کفیل بری ہو گا کفالت سے اور اجنبیوں نے کہا کہ جب کفیل نے شہر کی تسلیم کفول عمنہ کی مجلس قاضی میں تو ان کی  
 ہو گا بازا میں تسلیم کرنے سے ہمارے زمانے میں **ف** درختی زمین ہو کہ اسی قول یہ فتویٰ ہے کہ سبستی کرنے کو لیکن  
 امر حق کی مددگار سی میں **صل** تو اس روایت کے موافق اگر کفیل نے تسلیم کیا کفول عمنہ کو دو شہر میں تو وہ جگہ  
 ہو گا کہ اس مقام میں کفول لہ قادر ہو جو اس کے حاضر کرنے پر مجلس قاضی میں وہاں نہ کہ اگر تسلیم کیا وہ شہر ہو  
 بازار میں تو نہ بری ہو گا اس زمانہ میں اور قید خانے میں بھی تسلیم کرنے سے اس صورت میں بری نہ ہو گا جتنے قید

دوسرے قاضی کا چہرہ اور اگر اوس قاضی کا قید خانہ ہو جس کے پاس مکتول لے کا مقدمہ وار ہو تو قریبی چہرہ جو چاہے کہ وہ قاضی  
 عدالت کی اور کے مقدمہ میں قید ہو ورنہ اور بھی رہی ہو یا دیگر کفیل اگر وہ مکتول عدل نے اپنے فتن کو مکتول لے کے  
 سپرد کیا یا کفیل کے وکیل یا فرستادہ نے سپرد کیا اور مکتول لے کے اگر مکتول لے کر گیا تو اسکے وحی اور وزارت کو مطالبہ  
 ہو سکتا ہے کہ کفیل اسے اگر حاضر فرما دے یا اس طرح نہایت کی کہ اگر کل میں اسکو حاضر نہ کروں تو جتنا مال اس پر ہوا اسکا  
 ضامن میں سون اور سپر کر لے دے حاضر نہ کرے تو مال اس پر سپر لازم آجائے گا اور شافی کے نہ دیکھ اس طرح کی کفالت صحیح نہیں  
**ف** دلیل ہمارا یہ ہے کہ کفالت ایک وجہ شاہدین کے ہوا اور ایک وجہ سے فتن کے تو دونوں کی مشابہت ہے یہ حکم ہوا  
 کہ اگر کفالت ایسے شرط پر مصلحت ہو جو مناسب ہو عقد کے تو جائز ہو اور اگر ایسے شرط پر ہو جو مایہ نہیں عقد کے جیسے  
 ہو کا پلٹنا اور یا میں اسے صحیح نہ ہو کہ ہلا ایدہ **ص** اور باوجود اسکے کفالت بالنفس بھی رہی ہو چکا البتہ حبال  
 اور اگر وہ کچھ نہ ہو ہی ہو جو چاہے اور اگر صورت مذکورہ میں مکتول عدل نے مرگیا جب بھی کفیل مال کا ضامن ہو گا اسکا  
 کہ شرط اور وہ حاضر نہ کرنا پائی گئی ایک شخص نے دعویٰ کیا سو دینار کا مدعی علیہ ہے برابر ہے کہ اسکی صحت بیان کی ہو یا  
**ف** میں نے کہتے ہوئے دیگر کفالیہ **ص** مدعی علیہ کی کفالت کی ایک شخص نے صرف یہ کہہ کر کہ اگر کل میں اسکو حاضر  
 نہ کروں تو میرے اوپر وہ سون اور اوڑھ حاضر نہ کرنا کفیل پر تنوید لازم ہو گئے تنجید کے نزدیک یہ غلطی امام جمعی کے  
**ف** دیکھتا ہے کہ جب کسی نے جو کچھ کفیل نے یہ کہہ دیا کہ وہ سو بیس روپے میں تو وہ کی فتن سے مراد نہیں سو دینار نہیں ہو چکا تو  
 مدعی اگر باہر اور مدعی کہتے ہیں کہ کفیل نے کفالت میں یہ نہیں کہہ کہ جس سو دینار کا مدعی نے دعویٰ کیا ہے وہ سیکڑے ہوئے  
 کہ کفالت صحیح نہ ہوئی اور یہ مکتول لے کہ عمر کے خلاف کی یہ وجہ ہے کہ مدعی نے دعویٰ قبول کیا تو خود اسکا دعویٰ صحیح نہ ہوا  
 اور مدعی علیہ یہ مکتول لے نہ ہوا اور جب نہ ہو تو کفالت ہی صحیح نہ ہوئی میں صورت میں مثلاً کہ فتنہ میں پیدا ہو گیا اوس صورت میں جب  
 مدعی نے کفالت کی صحت اولیٰ تائید کی بیان نہیں کی تو اسے ہمارے دلیل سے یہ کہہ کر کہ مدعی نے قبل کفالت بیان صحت کیا کہ  
 بعد کفالت کے بیان اور اسکا اصل دعویٰ حق ہو چکا ہو گیا اسکا کہ کفالت پر احوال کی رد ادوی میں ہلا حاصل مافا لہذا  
 ہر طرح الیٰ ایدہ **ص** کسی شخص نے مدعی علیہ پر دعویٰ کیا کہ اقتدار کا یا حد کا **ف** مثلاً حد قذف یا حد زنا **ص** اس مدعی علیہ  
 اگر ان میں سے کوئی ایک اور نہ مدعی اچھی گواہ پیش کیے تو مدعی علیہ پر جہر نہ کیا جائے واسطے دخل کرنے حاضر نہ کرے امام صاحب  
 نزدیک اور صاحبین کے نزدیک حد قذف و قتل خاص میں جب کہ باوجود یہ کہ مراد جو ہے بقول صاحبین بلایت ہو یعنی سزا  
 پنجو نہ تہذیب کے زائد رجحان **ص** اسلئے کہ حد قذف میں حق جتنے کا جانب ہو اور قتل خاص حق العبد پر اور اہل  
 کی دلیل یہ ہے کہ یہ قتل خاص اور حد کا دفع کرنے پر ہوا تو ان میں مضبوطی واجب نہ ہوگی **ف** یعنی قصاص اور حد دونوں قید سے  
 دفع ہو جائیں تو انکی مضبوطی واجب نہ ہوگی اور کفالت مضبوطی پر تو دلیل امام صاحب کی ایک حدیث بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں نے کفالت حد میں روایت کیا اور سکو بیعتی نے اور کہہ کہ متفر ہوا ساتھ اس کے عمر بن ابی عمر  
 کلاسی عمر بن شیبہ سے اسے عمر بن حیدر سے اور وہ شلیخ بن عمر بن ابی عمر بن شیبہ سے اور روایت کیا کہ اسکو ابن عدی کمال  
 میں عمر کلاسی سے اور معلول کیا حدیث کو شیبہ اسی سے کہ اور کہا جو حمل ہو میں اسکا حال نہیں جانتا **ص** اسلئے اگر

کفالت کی حد قذف و قتل خاص میں جب کہ باوجود یہ کہ مراد جو ہے بقول صاحبین بلایت ہو یعنی سزا پنجو نہ تہذیب کے زائد رجحان اسلئے کہ حد قذف میں حق جتنے کا جانب ہو اور قتل خاص حق العبد پر اور اہل کی دلیل یہ ہے کہ یہ قتل خاص اور حد کا دفع کرنے پر ہوا تو ان میں مضبوطی واجب نہ ہوگی یعنی قصاص اور حد دونوں قید سے دفع ہو جائیں تو انکی مضبوطی واجب نہ ہوگی اور کفالت مضبوطی پر تو دلیل امام صاحب کی ایک حدیث بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں نے کفالت حد میں روایت کیا اور سکو بیعتی نے اور کہہ کہ متفر ہوا ساتھ اس کے عمر بن ابی عمر بن شیبہ سے اسے عمر بن حیدر سے اور وہ شلیخ بن عمر بن ابی عمر بن شیبہ سے اور روایت کیا کہ اسکو ابن عدی کمال میں عمر کلاسی سے اور معلول کیا حدیث کو شیبہ اسی سے کہ اور کہا جو حمل ہو میں اسکا حال نہیں جانتا اسلئے اگر





کر لی کفیل نے تو کفول کہ جو ہوتا ہے کہ جس سے چاہا اپنا دین طلب کرے خواہ کفول عہد سے جو اصل مدیون کو کفول  
 جو اس کا خاص نام ہے اور دوزن سے معاف بھی مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر ایک سے اس سے اتفاق نہ کر لیا جب بھی  
 دوسرے سے اتفاق کر سکتا ہے **ف** اس واسطے کہ مطالبہ حق تو کفول لے گا تو اس کو اختیار ہو جس سے چاہے جو کفول  
 طلب کرے **ص** اول مال کی صورت اسکے برخلاف **ف** مثال اس کی یہ کہ نزدیک کا کفول اور غصب کر کے  
 اور ہر دوسرے وہ گھوٹا کر غصب کر لے گیا بعد اس کے وہ گھوڑا ایک کے پاس ملت ہو گیا تو پہلے مالک کو اختیار ہو  
 کہ خواہ غاصب سے یا ان طلب کرے یا غاصب کے خاصیت یعنی بکرت گرجب وہ ایک شخص سے طلب کرے پھر  
 راضی ہو گیا یا تناسے قاضی اور پھر راق ہوئی تو اب وہ دوسرے سے طلب نہیں کر سکتا تو اگر اہل ان  
 خاصیت لیا تو وہ رجوع کرے غاصب کے خاصیت پر یا اگر غاصب غاصب لیا تو وہ کسی پر رجوع کرے **ص**  
 اور جائز ہے کفالت کفول عہد کے حکم سے اور بدوں اس کے حکم کے تو اگر کفالت اس کے حکم سے ہوئی اس کو  
 میں جو وہ یہ کفیل اور اگر چاہے وہ کفول عہد سے پھر لے گا لیکن قبل اسکے کفول عہد سے نہیں لے سکتا برخلاف اس  
 شخص کے جو کفیل ہو کسی چیز کا کہ اس نے جب کوئی چیز خریدی تو قبل ادائیگی کے اپنے کو اپنے موکل سے  
 ثمن طلب کر سکتا ہے اور اگر کفالت بدوں اسکے حکم کے ہوئی تو کفیل جو مال اور اگر چاہے کفول عہد کو لے سکا پھر  
 لازم نہیں تو اگر چاہے کفیل کا مال کے لیے تو کفیل پھر اس کے کفول عہد کا اور اگر کفیل قید کیا ہے تو وہ  
 کفول عہد کو تہہ کرے اور اگر کفول لے لے کفول عہد کو قرض معاف کر دیا تو قرض اور اگر دیا تو کفیل بھی رجوع کرے  
 اور اگر کفیل کو اس نے بری کر دیا تو کفول عہد بری ہو گا اس واسطے کہ اصل قرض کفول عہد پر ہو تو جو عہد بری  
 ہو جاوے گا تو کفیل کا بری ہونا ضرور ہے اس کا اول **ف** یعنی اگر کفیل سے اس کا اصل ضرر رہیں **ص** اور اگر کفول  
 نے کفیل کو ملت دیدی اور قرض کے لیے تو کفول عہد کو نہ ملے البتہ اگر کفول عہد کو ملت دیدی تو کفیل کو بھی ملت  
 ہو جائے گی اگر قرض کے ہزار روپیے تھے اور کفیل نے کفول لے کر دوسروں پر راضی کر کے اس سے صلہ کر لی تو دوسروں پر  
 کفول عہد اور کفیل کے دونوں سے ساتھ ہو جائیگا اس صورت میں اگر کفیل رجوع کرے گا کفول عہد پر تو صرف دوسروں پر  
 اگر کفالت اس کے حکم سے کی ہوگی **ف** ورنہ کچھ نہ لے گا **ص** اگر کفیل نے کسی دوسری چیز سے **ف** یعنی غصب کر کے  
 دوسری چیز جیسے گھوڑا بیل بچہ کتا بے غیر **ص** کفول لے کر راضی کر کے اس سے صلہ کر لے تو اس صورت میں اگر کفیل  
 کفالت کفول عہد کے حکم سے کی ہو تو کل دین اس سے پھر لے گا **ف** اس واسطے کہ یہ بناو کہ جو کفول لے گیا ہے وہ اس  
 غیر کو عرض میں نہ کرے تو کل دین کی مقدار کفول عہد پر رجوع کرے گا **ص** اور اگر کفیل نے کفول اس کے صلہ کر لی تو کفالت  
 پر تو اس صورت میں کفول عہد دین بری ہو گا **ف** موجب بقیہ ہم مفعول کا صیغہ ہے یعنی جس کو کوئی اور چیز جو  
 بالکل غیر یعنی واجب کیا گیا کہ تو موجب کفالت یعنی جہاں کو کفالت واجب کیا تھا وہ مطالبہ تھا اور مطالبہ کے  
 استقامت اصل دین سا قاضی ہو سکتا **ص** کفول لے کفیل سے یہ کہا ہے نہایت اہل مال یعنی تو بری الذمہ ہوا





کفالت وجہ اس لئے کہ اگر کفیل نے صرف ادنیٰ کی کفالت کی تھی جس کا معنی فیصلہ کرنا ہو گیا ہے نہ کہ نہایت اور وجہ  
ہوئی جو شریعت سے اور گواہوں کی گواہی میں ذکر بھی مختصاً قاضی کا نہیں تو دعویٰ مدعی کا مطلق ہو گیا اور موقوف نہیں  
اس صورت میں مسموع ہو گیا ہل اید **صفحہ** نے گواہ قائم کیے ہیں کہ یہ کسی غریب جو غالباً ہی سزاوار ہو یہ جسے اور  
شخص یعنی کفیل ہوا تھا اور اس کے حکم سے توقاف منی فیصلہ کر دیا گیا اس کی اطلاع دوسرے کو یہ کہ یہ جو یہ دوسرے کو یاد اگر کیا  
عزت پر سے لگا ہوا ہے نزدیک و نزدیک نزدیک **فصل** زرق کی یہ ہے کہ ہر گاہ بکار نہ ہو کہ نہ یہ جو نہایت اور میں خود کو کفیل نہیں  
ہوا تو وہ ایسی حالت میں قتل ہو کر اور مظلوم نہیں بلکہ گریہ کر رہا ہو کہ یہ کہتے ہیں کہ اس کے نعم کی مذمت ہو گئی بلکہ شرعاً تو یہ  
**صفحہ** اور اگر کو اس کو یہ نہیں کہ کفیل ہوا تھا اور اس کے حکم سے بلکہ یہ کہ کفیل ہوا تھا نہ کہ کفیل کے حکم سے بلکہ  
یہ جو اتنا ہی کہ کفیل ہوا تھا نہ کہ کفیل کے قید نہ بلکہ امر کی درشتی **صفحہ** توقاف منی فیصلہ کر گیا مال کا صرفہ کی کہ اتنا یہ  
اور وہ رجوع کر گیا تو یہ کہ رجوع جب ہی ہو تو کہ کفالت ملازم ہو **صفحہ** بلکہ شریعت کے ساتھ ساتھ کفالت کے ساتھ ساتھ  
بلکہ یہ کہ اس نے اطمینان تو یہ کہ کو تو یہ چیز نہیں ہے خرید کر کے اگر کسی اور کی ملکیت میں تیرا حق کا ضمان و گواہ  
یعنی بکر کے ضمان الدرک کی اور ضمان الدرک ہی کو کہتے ہیں **صفحہ** تو یہ کہ ضمان کو کرنا قرار ہو گیا ہے نہ کہ کہ یہ چیز ہو کر  
زید کی اگر یہ اس کے بکر کے اس چیز کا دعویٰ کیا تو یہ دعویٰ باطل شمار کیا جاوے گا **صفحہ** بوجہ تناقص کے ضابطہ اور بکر کے  
شہادت کا دعویٰ اور تفریق کی جتنے یہ اور شہادتیں نہ کر دی تو یہ قرار ہو گا کہ بکر سے ملک نہ ہو گا **صفحہ** جواب دہی کی کتابت  
کی کہ یہ ایسی ہے باوجود شہادت متبادل ہو گا اس واسطے کہ یہ کہ سب سے بڑا ملک سب سے بڑا ملک ہو تو یہ چیز پانچ فصول سے اور شہادتیں  
اس کی گواہی ہے تو یہ کہ یہ اس کے بعد اس کے اثبات میں نہ ہو کہ سب سے بڑا ملک کر نیکی واسطے گواہی کی کہ اگر وہ میں  
مصلحت معلوم ہو تو اس کو جائز رکھنے کا طریق **صفحہ** لیکن اگر اس میں منافع میں یہ کہ ہوا کہ باطل ہے اپنی مالکیت  
باید سب نافذ لازم ہے اور بکر کے شہادت کر دی تو یہ شہادت تسلیم اور تصدیق مالک باطل کی ہو گی جواب دہی کی کہ بکر کے بعد اس کے  
اس میں ہو گا اور اگر کہنے گواہی کسی صورت قرار عاقلین پر تو بکر کا پھر دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے اس لیے نہ تو ناقص کے اگر کوئی  
تقصیر کفیل ہوا ہے نہ کہ کفالت باطل ہے اس لیے کہ یہ کہنے کے کہی معنی میں قبلا فقہ فقہ حقیق عقد ضمان الدرک معلوم  
نہیں کہ کوئی معنی مراد میں اس طرح اگر کوئی شخص کفیل ہوا تھا اس کا تو یہی صحیح نہیں **صفحہ** ضمان غلام میں یہ کہ کفیل شہادت  
مشتہری سے کہ اگر یہ چیز غیر شرعی کی ملکیت میں ہو اس کا پھر دعویٰ ہوا تو شہادت شہادت کو یہ سے حوالہ کر دو گا تو ادا ہو جائے گا  
درست نہیں اس واسطے کہ کفیل کو اس قدر قدرت نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہے لیکن معمول ہو گا ضمان و بکر کے  
یا ضمان یا بکر کے ضمان ہو اس کا بکر مال اور کوئل کے لیے **صفحہ** تو یہ ضمانت باطل ہے اس واسطے کہ ضمانت ہر  
مضارب اور کوئل پاس **صفحہ** دو شرکیہ کی لک ایک غلام کو یا ایک ہی حقد میں اور ہر ایک شخص دوسرے کے جسے کہ  
شرک کا ضمان ہو تو یہ ضمانت صحیح نہیں البتہ اگر دو عقدوں میں بی بی علی و علی و تو ضمانت جائز ہے **صفحہ** لیکن اگر ایک  
اگر شرکیہ نے اپنا حصہ بیچا اور دوسرے شرکیہ ضمانت ہو گیا مشتری کی طرف سے اس کی شہادت کا پھر دوسرے شرکیہ نے  
اپنا حصہ بیچا اور دوسرے شرکیہ اس کی شہادت کا ضمان ہو گیا تو یہ صحیح ہے اور دلیل دونوں مسئلوں کی ہدایہ اور اصل میں









یہ بات کی کہ رمضان میں حلال کی اسولہ کے لئے کہ دین کا اتمام یعنی قبول کرنا یہ تصرف ہے محال علیہ  
 اپنے ذات کے حق میں اور محال کا اس میں کچھ نہیں ملکہ وہ میں اسکا فائدہ ہو کیونکہ محال علیہ اس پر رجوع نہیں کر  
 جبکہ حوالہ بدوں اور محال ہو کر فی الواقع تمام ہو گیا تو اب محال میں ہی ہو گیا دین سبب قبول کرنے محال کے  
 حوالہ کو فائز نہیں بلکہ موقوفہ جیسا کہ آگیا فائدہ ہر بات کا یہ ہے کہ اگر محال ہو گیا تو محال اپنے دین کو اس کے ترک سے  
 نہیں ہو سکتا لیکن محال نہ ماضی ہے سو ورنہ فیصلہ آیا اس کے قرضہ دار وفاق اس خوف سے کہ مراد احق اس کا ہلاک نہ ہو  
 شام اور پھر رجوع کو سے محال میں ہو گیا اور مصدورت میں کہ اس کا تو احق ہو تو ہی بالف مقصود دیا تو اب بالف مقصود  
 عبارت ہے ہلاکت مال سے **ص** اور کہ مصدورت میں ایک یہ کہ محال علیہ مفسد جہاں فاسد یعنی ترک ہر ترکین محال نہ چھوڑے  
**ص** دوسری یہ کہ محال علیہ منکر ہو جائے اس کا اور قسم کھائے اور حلال کے گواہ ہو ورنہ اور مرصا جہاں کے نزدیک تو سے مصدورت  
 سے بھی ہوتا ہے کہ قاضی محال علیہ کے مفسد کے کا کر کے **ف** اس واسطے کہ مرصا جہاں کے نزدیک قاضی کا مفسد کہ دینا مقید ہوا  
 امام شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک معتبر نہیں کیونکہ کسی شخص کو ہر بات پر مطلق دین ہو سکتی تو اگر ایسی اس کی اسباب پر کہ محال  
 علیہ کے پائل میں نہیں ہے شہادت ہے فی ہر بار اور وہ غیر مقبول ہے **ص** حوالہ دوم ہے کہ ایک حوالہ مطلقہ اور دوم حوالہ مقیدہ  
 حوالہ مقیدہ ہے کہ محال کی کچھ امانت محال علیہ کے پاس ہو کر محال علیہ محال کی کوئی چیز غصب کے کے لیکر ایسا ہو کہ محال کا  
 محال علیہ مدیون ہو کر محال علیہ کے پاس ہو کر محال کے دین کا ان چیزوں پر تو اگر حوالہ کیا محال نے محال کا اور اس قیمت پر  
 جو محال علیہ کے پاس تھی اور بعد حوالہ کے وہ امانت تلف ہو گئی محال علیہ پاس تو اب پھر محال رجوع کر سکتا ہے محال پر بار  
 اگر مقصوب پر حوالہ کیا اور وہ شے مقصوب تلف ہو گئی محال علیہ پاس تو مصدورت میں محال رجوع نہیں کر سکتا ہے  
 اس واسطے کہ اس کی قیمت باقی ہے نہ ہر محال علیہ کے برخلاف امانت کے کہ غیر مقصوب ہے تو آگے مقیدہ میں محال اور مرصا  
 طلب نہیں کر سکتا ہے محال علیہ سے اس واسطے کہ اس حق محال کا متعلق ہو گیا اور جو داسی ہے کہ محال مرصا بعد حوالہ  
 اور ابھی وہ شے محال ہے محال نے وصول نہیں کی تھی محال علیہ سے تو اب محال برابر ہو گیا سبب غصہ ہون محال کے  
**ف** یعنی وہ ولایت یا مقصوب یا دین سبب محال ہون کو محال کے حصول کے موافق تہیہ ہو گیا اور محال چلی اور مقصوب  
 برابر ہے نہیں ہو گا کہ پہلے محال بنا دین اس شے سے وصول کرے بعد اس کے جو چاہے اور مرصا ہون میں تہیہ ہو گیا  
 بہن میں کہ مٹے متروک اپنا زمرہ رہن تہیہ ہون کو چھوڑ کر لیتا ہے بعد اس کے جو چاہے وہ اور اس کے قرضہ ہون کو  
 ملتا ہے کہ حوالہ کہ دین میں رہتا ہے **ص** حوالہ ثانیہ ہے کہ محال حوالہ کو مقصد نکالے اپنے دین یا دین ولایت  
 یا مقصوب پر جو محال علیہ کے پاس ہو کر تو اس صورت میں محال بعد حوالہ کے وہ شے اپنی محال علیہ سے لے سکتا ہے  
 فیہ محال حوالہ مطلقہ میں یا دین یا دین یا دین یا مقصوب بعد حوالہ بھی محال علیہ جیسے کہ یہ کہ حوالہ مقیدہ  
 ہوا ان چیزوں کا حق محال کا متعلق ہو جائے **ص** اور حوالہ مطلقہ اور مقیدہ دونوں صورتوں میں اگر محال نے وہ شے  
 یا دین محال علیہ سے لے لی تو حوالہ باطل ہو گا **ف** بلکہ محال علیہ اپنے پاس قرضہ محال کا اگر کہ رجوع کر لیا محال پر  
 اگر نہ ملے حوالہ کیا ہو کہ دین کا بکر پر سور ہو یا کا بکر کے وہ سور ہو یا بکر کو اس کے زید سے طلب کیے زید نے یہ کہا

یہ بات کی کہ رمضان میں حلال کی اسولہ کے لئے کہ دین کا اتمام یعنی قبول کرنا یہ تصرف ہے محال علیہ  
 اپنے ذات کے حق میں اور محال کا اس میں کچھ نہیں ملکہ وہ میں اسکا فائدہ ہو کیونکہ محال علیہ اس پر رجوع نہیں کر  
 جبکہ حوالہ بدوں اور محال ہو کر فی الواقع تمام ہو گیا تو اب محال میں ہی ہو گیا دین سبب قبول کرنے محال کے  
 حوالہ کو فائز نہیں بلکہ موقوفہ جیسا کہ آگیا فائدہ ہر بات کا یہ ہے کہ اگر محال ہو گیا تو محال اپنے دین کو اس کے ترک سے  
 نہیں ہو سکتا لیکن محال نہ ماضی ہے سو ورنہ فیصلہ آیا اس کے قرضہ دار وفاق اس خوف سے کہ مراد احق اس کا ہلاک نہ ہو  
 شام اور پھر رجوع کو سے محال میں ہو گیا اور مصدورت میں کہ اس کا تو احق ہو تو ہی بالف مقصود دیا تو اب بالف مقصود  
 عبارت ہے ہلاکت مال سے **ص** اور کہ مصدورت میں ایک یہ کہ محال علیہ مفسد جہاں فاسد یعنی ترک ہر ترکین محال نہ چھوڑے  
**ص** دوسری یہ کہ محال علیہ منکر ہو جائے اس کا اور قسم کھائے اور حلال کے گواہ ہو ورنہ اور مرصا جہاں کے نزدیک تو سے مصدورت  
 سے بھی ہوتا ہے کہ قاضی محال علیہ کے مفسد کے کا کر کے **ف** اس واسطے کہ مرصا جہاں کے نزدیک قاضی کا مفسد کہ دینا مقید ہوا  
 امام شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک معتبر نہیں کیونکہ کسی شخص کو ہر بات پر مطلق دین ہو سکتی تو اگر ایسی اس کی اسباب پر کہ محال  
 علیہ کے پائل میں نہیں ہے شہادت ہے فی ہر بار اور وہ غیر مقبول ہے **ص** حوالہ دوم ہے کہ ایک حوالہ مطلقہ اور دوم حوالہ مقیدہ  
 حوالہ مقیدہ ہے کہ محال کی کچھ امانت محال علیہ کے پاس ہو کر محال علیہ محال کی کوئی چیز غصب کے کے لیکر ایسا ہو کہ محال کا  
 محال علیہ مدیون ہو کر محال علیہ کے پاس ہو کر محال کے دین کا ان چیزوں پر تو اگر حوالہ کیا محال نے محال کا اور اس قیمت پر  
 جو محال علیہ کے پاس تھی اور بعد حوالہ کے وہ امانت تلف ہو گئی محال علیہ پاس تو اب پھر محال رجوع کر سکتا ہے محال پر بار  
 اگر مقصوب پر حوالہ کیا اور وہ شے مقصوب تلف ہو گئی محال علیہ پاس تو مصدورت میں محال رجوع نہیں کر سکتا ہے  
 اس واسطے کہ اس کی قیمت باقی ہے نہ ہر محال علیہ کے برخلاف امانت کے کہ غیر مقصوب ہے تو آگے مقیدہ میں محال اور مرصا  
 طلب نہیں کر سکتا ہے محال علیہ سے اس واسطے کہ اس حق محال کا متعلق ہو گیا اور جو داسی ہے کہ محال مرصا بعد حوالہ  
 اور ابھی وہ شے محال ہے محال نے وصول نہیں کی تھی محال علیہ سے تو اب محال برابر ہو گیا سبب غصہ ہون محال کے  
**ف** یعنی وہ ولایت یا مقصوب یا دین سبب محال ہون کو محال کے حصول کے موافق تہیہ ہو گیا اور محال چلی اور مقصوب  
 برابر ہے نہیں ہو گا کہ پہلے محال بنا دین اس شے سے وصول کرے بعد اس کے جو چاہے اور مرصا ہون میں تہیہ ہو گیا  
 بہن میں کہ مٹے متروک اپنا زمرہ رہن تہیہ ہون کو چھوڑ کر لیتا ہے بعد اس کے جو چاہے وہ اور اس کے قرضہ ہون کو  
 ملتا ہے کہ حوالہ کہ دین میں رہتا ہے **ص** حوالہ ثانیہ ہے کہ محال حوالہ کو مقصد نکالے اپنے دین یا دین ولایت  
 یا مقصوب پر جو محال علیہ کے پاس ہو کر تو اس صورت میں محال بعد حوالہ کے وہ شے اپنی محال علیہ سے لے سکتا ہے  
 فیہ محال حوالہ مطلقہ میں یا دین یا دین یا دین یا مقصوب بعد حوالہ بھی محال علیہ جیسے کہ یہ کہ حوالہ مقیدہ  
 ہوا ان چیزوں کا حق محال کا متعلق ہو جائے **ص** اور حوالہ مطلقہ اور مقیدہ دونوں صورتوں میں اگر محال نے وہ شے  
 یا دین محال علیہ سے لے لی تو حوالہ باطل ہو گا **ف** بلکہ محال علیہ اپنے پاس قرضہ محال کا اگر کہ رجوع کر لیا محال پر  
 اگر نہ ملے حوالہ کیا ہو کہ دین کا بکر پر سور ہو یا کا بکر کے وہ سور ہو یا بکر کو اس کے زید سے طلب کیے زید نے یہ کہا



تو اسکی ایک اصل نہیں اس واسطے کہ اختلاف نہیں ہوا کہ اسکی ایک شرط ہوگی اور نہ یہ مانگے جو فقہ فائدہ جب مطلق  
 میں نہ ہو بلکہ ایک ہی یعنی جتنا روپیہ آدھائی دو ستر شتر میں لکھو ہوگی تو جو ہمارے ملک میں وضع ہو ایک روپیہ یا دو روپیہ  
 سیکڑ یا دو دینار اور اسکا نام ہندوان ہوگا اور کم وصول کرنا بطریق اولیٰ ناجائز اور حرام مطلق ہوگی کہ نہ کیے سود ہو  
 اور لو سکا دینار اور لہجہ مناسب برابر ہو جو چاہے جس حد تک چاہے اور اگر کسی نے فی الواقع وارث ہونے کا دعویٰ کرے مگر اسے نظر

## کتاب القضاء

جو شخص گواہی کے لائق ہو وہ قاضی ہو چنانچہ لائق ہو اور شرط اہلیت شہادت کی شرط اہلیت قضا ہے یعنی جو عاقل  
 بالغ بالغ ہو اور نہ اندھا اور نہ دیوانہ یعنی نہ ستر نہ گنگا کا نذرہ شہادت کے لائق ہی اس طرح وہ قضا کے ہر حصے کے  
 بھی لائق ہے یعنی سو سکا ہو کہ قاضی ہو اور یہ دیگر عاقل عاقل شہادت کی دلیلی شرط ہیں قضا کی **صلو** اور فاسق  
 اولیٰ شرط ہے شہادت کے تو اہل ہو گا واسطے قضا کے تو صحیح ہو گا فاسق کا ہونا قاضی کو واجب یہ ہے کہ عاقل اور مسکن قاضی بن گیا  
 اور اگر عاقل نہ ہو فاسق کو قاضی بنایا تو گنگا کا ہونگا جیسے فاسق کی شہادت قبول کرنا صحیح ہو لیکن جیسے قبول نہ کرنا صحیح ہو اگر وہ  
 اگرچہ تو نہ کرنا ہو گا **ف** در مختار میں ہے کہ اس روایت پر فتویٰ ہوا اور شامی اور طحاوی اور فتح القدیر سے معلوم ہوا کہ  
 کہ باقی تاویل اس مسئلہ میں بہت جرح ہیں اور میں قول سلجہ میں ابہام ہے کہ اگر گواہ شہادت وقت کے حال میں فاسق کو چننی  
 مقرر کرے تو قضا اوسکی نافذ ہوگی ظاہر الراد یہ ہے کہ موافق تو وہ حکم ہے غیر کے فتویٰ لیکن واجب ہو گا کہ اگرچہ ایک شخص  
 قاضی نہ بنائے **اگرچہ** یعنی تقلید قضا کے وقت عادل تھا بعد اوسکے فاسق ہو گیا **اسب** اخذ ثبوت وغیرہ کے صل  
 تو سہ قضا مغضول ہو جاوے لیکن لائق ہو جاوے گا اصل کے **ف** ایمن واجب ہو گا کہ اگر مغضول کرے اور کو فتح القدیر  
**صل** **صل** مذہب ہے اور اس پر بین شیخ حنفیہ **ف** غازی اور سمرقندی اور بعض شایخ کے نزدیک تو بخود مغضول  
 ہو جاوے گا اور فاسق مفتی بھی نہیں ہو سکتا اور بعضوں کے نزدیک ہو سکتا ہے اور مفتی ہو بعضوں کے نزدیک قول اولیٰ  
 اور بعضوں کے نزدیک قول ثانی **صل** اور **صل** ہونا شرط ہے اولویت قضا کا نہ صحت قضا کا **ف** یعنی جو چاہے ہو اور اسکا  
 قاضی بننا اولیٰ ہے اور اجتہاد صحت قضا کی شرط نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ غیر مجتہد کی قضا صحیح ہو **صل** **صل** اور اگرچہ  
 قضا یا کسی شخص کے ہمارے نزدیک **ف** لیکن امام شافعی کے نزدیک تقلید قضا جائز اور فاسق کو مطلقاً درست نہیں  
 اور اقلیہ اہل اسی قول میں ہے جسکو شافعی نے کہا لیکن باعتبار اس زمانہ کے غیر مناسب ہے اگر علم وعدالت شرط ہو  
 تو قضا کا کام بالکل اوجھ باوجہ جائز ہو گا کہ اگرچہ چاہے کہ اختیار کرے اور سکو جو زیادہ قادر ہے قضا پر اور اولیٰ ہے  
**ف** **صل** **صل** کیا طہرانی نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص عاقل ہو جو مسلمان ہو  
 امور کا پھر مقرر کرے ایک شخص کو ایک کام پر اور وہ جانتا ہے کہ کوئی گنہگار نہیں ہے تو اس سے زیادہ چاہئے والا  
 کتاب اللہ اور سنت رسول کا موجود ہو تو اوشے نبیانت کی اللہ اور اوسکے رسول کی اور جماعت مسلمین کی  
 اور روایت کیا حکم کے مستدرک میں اور ابوالفضل موصلی نے حدیث سے مثال سکے **صل** اور آپ کی کو چاہیے  
 کہ عمدہ قضا طلب نہ کرے **ف** اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص طلب کرتا ہے تو قضا

تو اسکی ایک اصل نہیں اس واسطے کہ اختلاف نہیں ہوا کہ اسکی ایک شرط ہوگی اور نہ یہ مانگے جو فقہ فائدہ جب مطلق





بھاری نے کہا کہ بھائی! حضرت عمرؓ نے نزدیک منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آواز سن کر ان کی امامت کو بکریا میں سے  
 جس تک کہ دیکھا انھوں نے حضرت عثمانؓ کو کہ وہ فیصلہ کیا مسجد میں اور ذکر کیا فقہ اور روایت کی اس مسئلہ کے حقائق میں  
 یہودیوں کی اصلاح میں سے کہ دیکھا انھوں نے ابو بکرؓ کو کہ وہ فیصلہ کرتے تھے مسجد میں اور دیکھ بقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے کہانی القع لعلہ حموی نے کہا قصداً فی المسجد مطر مال سابق مناسب تھی اور ہمارے زمانہ میں تو مناسب  
 یہ کہ کیا لوگ مساجد کا ادب جیسا چاہیے ویسا نہیں کرتے اور حال ضابطہ چلنے سے احتراز نہیں کرتے اور مساجد میں  
 وہ کام کرتے ہیں جو ہرگز لائق نہیں **ص** اگر قاضی قضا کے لیے بیٹھے اپنے گھر بیٹا اور ان کو دیدار کو عام تو بھی درست **بکرو**  
 اور اول یہ کہ وہ مکان بھی دستہ تہذیب ہوگا اور مستور ہوگا لوگوں کو تہذیب وقت یہ دے اور قاضی حکم کرے اور سوت چپ  
 قلب و سکا متقول ہو کسی ام کے ساتھ نہیں جو حسی اور غلبہ اور تشویش یا شہوت غلب یا نہایت سرسری یا نہایت گرجی  
 و برائی حالت کے اور جس میں قضا کے لیے بیٹھے کا ارادہ کرے تو اس میں وہ نہ نسل نہ کھے اور چھپے پڑے ہیں کہ کھلے  
 اپنے نو سے **ص** قاضی کو چاہیے کہ کسی کام پر قبول نہ کرے نہ اپنے رشتہ دار محرم کا یا اس شخص کا جو قاضی ہو نہ کسی  
 بھی کا کہ انتخاب شرط کہ اس مقدار جو قضا قبل قضا کے آتا تھا اور ان دونوں میں کسی کام پر قاضی کے پاس دائر ہووے  
**و** اگر کسی رحم محرم یا اس شخص کا کسی جیلے سے ساوت نہ بیٹھے کی تھی قاضی کے پاس مستور ہو جائے ہوگا تو ان کا بھی یہی  
 تہذیب سے باز نہ تھیں عادت سے زیادہ یہ بیٹھ تو راجح ہے اور سلطان اور اس مسائل کا بھی یہی تہذیب سے بہت  
 قضاوی عالمگیر میں ہیں کہ قاضی قرض زید سے لگاویں دست اور ترک سے جو قبل از قضا دست اور ترک تھا اس  
 عدم نصیحت و عدم تہمت اعانت کے اور یہ طرح عادت میں **ص** اور قاضی کو چاہیے کہ دعوت میں کسی کی  
 بجائے دعوت عام میں اور دعوت عام وہ کہ قاضی کے لئے یہ دعوت ہو اور امام خیر کے نزدیک دعوت خاص میں بھی  
 جاسکتا ہو اگر اپنے قریب قریب رحم محرم کے کہ جو فکرت وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو اور جو کہ کیا متدبر رجوع موقوف کسی کے پاس  
 تو دعوت عام میں اس کی قبول کرے اور پہلے دعوت غیر متباد کو اگرچہ عام ہو کہ درمیان **ص** اور قاضی حاضر ہو کر  
 جنازہ میں اور اس طرح بیمار کی بیمار پر ہی کہے **ف** ہر مسئلہ اس تیار ہو متدبر قاضی کے پاس رجوع ہووے کہ اپنے  
 اس مسئلہ کے روایت کی مسئلہ انہی مرید سے کہ مسلمان کے حق مسلمان یا حق میں جناب دینا سلام کا جواب دینا چاہیے  
 ولے کا قبول کرنا دعوت کا غیبت کا روایت کا جب مرید کو قوا کے خانہ سے کہ ساتھ بنانا اور جب نصیحت طلب  
 تجھ سے مسلمان تو نصیحت ہے اور کوہ روایت کیا اور کوہ مسلم نے ابو جریہ دست اور نصیحت دینا چاہتا اور تہذیب میں  
 حوالہ دینا کہ فرمایا حضرت نے مسلمان کے مسلمان پر مجید حق میں دست ہو گیا **ص** اور علی علیہ السلام آویں  
 تو دونوں کو سلسلہ بھلائے برابر برابر اور دونوں کی طرف توجہ ایکساں کرے **ف** اور اس لئے نہیں نہ بھلائے کہ کوہ  
 و ابھی جب اس افضل کو اور یہ برابر بھلائے عام ہو گیا اور صغیر اور بادشاہ اور رعیت اور دلیل اور تہذیب اور اب اس  
 اور مسلم اور قاضی کو کہ یہ بادشاہ اگر مدعی علیہ ہو تو قاضی کو لائق ہے کہ اپنے مقام پر سے اٹھے اور بادشاہ اور اس کے  
 مدعی کو ہاں بھلائے اسے اور آپ سانسے بیٹھ کر دیکھ کر سے روایت کی اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں

و اگر قاضی کو چاہیے کہ کسی کام پر قبول نہ کرے نہ اپنے رشتہ دار محرم کا یا اس شخص کا جو قاضی ہو نہ کسی بھی کا کہ انتخاب شرط کہ اس مقدار جو قضا قبل قضا کے آتا تھا اور ان دونوں میں کسی کام پر قاضی کے پاس دائر ہووے

ام سلمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص قاضی ہو مسلمانوں کا تو چاہیے اور سکو کہ ہر امر میں کرے  
 بھانے میں اور شاہد میں اور نظر میں **صل** اور کسی سے سرگوشی نہ کرے اور کسی کی ضمانت نہ کرے اور کسی سے  
 ہسی اور مزاح نہ کرے اور نہ ایک کی طرف اور نہ دونوں میں سے اشارہ کرے اور نہ کسی کو کوئی دلیل یا حجت سکھائے  
 اور گواہوں کو تعلیم نہ کرے جو اس طرح پر کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو اور ابو یوسف نے اسکو جائز رکھا ہے اور چاہے کہ شاہد  
 قاضی کے کہنے سے زیادہ دست حاصل ہو **ف** ابو یوسف اور شافعی کا ایک قول یہ کہ جس شاہد پر حیرت اور  
 ہیبت غالب ہو اور وہ شراط شہادت سے کچھ تیرک کرے تو مضائقہ نہیں کہ قاضی اسکی طرح اعانت کرے  
 کہ تو گواہی دیتا ہے الی الی یہی شرط ہے کہ عمل تحت نمو اور اگر عمل تحت ہو جیسے مدعی چند رو سکو کا دعویٰ کر رہا ہے  
 اور مدعی علیہ پاسکو بلا سکو یا اور شاہد پر کر کے شہادت کہ تو قاضی کہے کہ شاید مدعی نے پاسکو معاف کر لیے ہوں اور شاہد  
 اس علم حاصل ہوا وہ وہ معافی کے قبول سے شہادت کو دوسرے کے موافق کرے اس طرح قاضی نے توفیق دی تو یہ  
 بالاتفاق جائز نہیں جیسے تعلیم احد الخصمین عامر بنین کلا فی فتنہ القلاب

### صل جس میں مدعی علیہ کے بیان ہیں

اگر مدعی قاضی مدعی علیہ پر ثابت ہو سے اقرار سے مدعی علیہ کے تو پہلے قاضی حکم کرے مدعی علیہ کو ادا حق کا اور  
 باوجود مدعی علیہ کے اگر مدعی درخواست کرے اس کے جس کی تو قاضی کو جس تک مناسب معلوم ہو مدعی علیہ کو  
 قید کرے اور اگر گواہوں سے ثبوت حق ہوا ہو تو قاضی کو یہ پوچھنا کہ قبل حکم ادا سے حق کے مدعی علیہ کو یہ ہوا یا نہ  
 مدعی مجبور کہے **ف** اسوجہ سے کہ قید بجز بوجہ ہندگی اور اٹھار کی تو جب حق اقرار سے ثابت ہوا اور سوقت ہوا ہندگی  
 مدعی علیہ کی جب ثابت ہوگی کہ قاضی ادا سے حق کا اور سکو کہ کرے اور وہ مدیرو سے اور جب حق گواہوں کی ثابت ہوا  
 تو ہندگی اور اٹھار مدعی علیہ کا پہلے سے موجود ہی اسلئے قبل حکم ادا سے حق قید کرنا اور سکا درست ہو اور مدعی  
 قید منوفیہ قرضہ قاضی کی طرف ہوا اسلئے کہ لوگ مختلف ہوسکتے ہیں باعتبار احوال کے بعضے شریعت میں ہونے والے حقوق  
 مدت کفایت ہوا بعض مقرر ہوسکتے ہیں انکو تھوڑے جس سے زجر نہیں ہوتا اور یہ جس اسواسلئے کہ مدعی علیہ مال اپنا یا  
 کرے اور الغلہ حق مدعی اس سے پہلے اکثر مدت جس کی باعتبار زعمیات کے چھ مہینے ہیں اور ایک مہینہ اور دو  
 مہینے تین مہینے بھی ہر مہینہ میں مگر صحیح وہی ہو کہ مدت جس منوفیہ قرضہ قاضی کی طرف ہوا ایہ **صل** مدعی علیہ کا جس  
 اور ان حقوق میں جو کا جو لازم آئے ہیں اور سکو بسبب عقد کے جس میں متقبل **ف** مہر جو کہل کے عوض ہیں جس کی کیا  
 اگر مہر متقبل ہو جو اسے طلاق سے زجر نہ کی دس مختار **صل** اور زجر ضمانت یا بدل مال کے جو حاصل ہوا اور سکو  
 مثل مرنہ متقبل ہونے پر وجہ عقد ہوا **ف** قرض اگرچہ ذمی کا ہو مومن اللہ رک دس مختار **صل** اور زجر مال اور بیت  
 اور ضمانت جنسیات میں **ف** بدل خلع اور بدل مفسد ہوا اور بدل متلف یعنی جو چیز تان کی گئی اسکا بدل بتان  
 عوض مال اعتبار سے شریک کے حصہ آرا کر کیا تا مال نہ کہ قارب مہر متقبل دس مختار **صل** مومن کیا باوجود  
 اگر ایسی مفلس کا اٹھار کرے الا اوس صورت میں جب لدا رہونا اور سکانات ہو جائے گو ہوا تو ان چیزوں میں بھی





کہ قاضی کا تہ جب کہ جسے تو گواہوں کو اس کا مضمون پر مقرر کیا اور مقرر کر کے اپنی اس کے سامنے اور وہ کہتا ہوں گواہوں  
وید سے آراہیوں سے کوئی بات انہیں سے نہ پڑھیں کہ کسی اور امام سے کسی نے انہیں کا قول اختیار کیا ہے تو ابویوسف  
کے نزدیک صرف گواہوں کو اس بات کا گواہ کر دینا ہے کہ یہ کہتا ہے اور مقرر میری ہوا اور ایک روایت میں ہے مقرر میری ہوا  
کہتا ہوں جب کہ کتاب مدعی کے حوالے کی جاوے تو فتویٰ میں اس بات پر ہے کہ مقرر حاضر ہے اور جب کہ گواہوں کو سپرد کیا ہو  
تو فتویٰ میں اس بات پر ہے کہ مقرر حاضر نہیں ہے مقرر کتاب جب قاضی مکتوب الیہ پاس ہو پہنچے تو قبول نہ کرے اور اس کتاب کو مقرر مدعی کے  
سامنے اور وہ مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے حوالہ کتاب لے کر گئے ہیں تو جب گواہی وہی ان گواہوں نے  
کہ یہ کتاب فلان قاضی کی ہے تو یہ محتاج اس قاضی سے لے لے کر گئے ہیں اور مقرر کی تھی اور سپرد مقرر ہی تھی بلکہ تو اس کی مقرر کیا  
کہوئے اور مدعی علیہ کو سامنے اور لازم کر دینا ہے کہ وہ سپرد حکم کو **ف** یعنی اس گواہی کی مد سے جو کتاب میں مندرج ہے  
مدعی علیہ پر جو لازم آتا ہے اور اس کا فیصلہ کر دینا ہے **ص** اور قاضی مکتوب الیہ جب فیصلہ کرے اور اس کتاب کے ساتھ کہ اس وقت  
تاکہ تانی کا تہ قاضی ہو وہ سے تو اگر قاضی کا تہ قبل کتاب پہنچنے کے مرحلہ سے یہ مقرر ہو جو کتاب باطل ہو جائے  
اسی طرح اگر قاضی مکتوب الیہ کتاب پہنچنے کے اول مرحلہ تو مقرر کی کتاب باطل ہو جائے گی کہ جب کہ قاضی کا تہ بعد نام اس  
قاضی مکتوب الیہ کے یہ لکھ دیا ہو وہ سے کہ مسلمانوں کے قاضیوں میں جس کے پاس یہ خط پہنچے وہ اس کی تعمیل کرے کہ تو  
الیہ کے سامنے سے باطل نہ ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ مقرر نہیں کہ قاضی کا تہ قاضی میں کو لکھے بلکہ کافی ہے  
کہ ابتدا سے اسی طرح کہے کہ یہ کتاب جس قاضی کے پاس مسلمان کے قاضیوں سے پہنچے وہ اس کی تعمیل کرے کیونکہ  
میں کہنا مکتوب الیہ کا محض نام نہ ہو اور اگر کتاب پہنچنے کے اول مدعی علیہ مرحلہ سے تو جائز ہی کہ گواہی کی کتاب  
اس کے وارث پر اور میری قاضی ہوا عورت کا سب مقدمات میں سو احوال و قصاص کے **ف** اس واسطے کہ قضا  
طریقہ عداوت ہی اور شہادت عورت کی حرد و قصاص میں مقبول نہیں تو قضا بھی مقبول نہ ہوگی درخت خا میں کہ  
کہ اگرچہ قضا سے عورت صحیح تر ہو اسے حرد و اور قصاص کے باقی مقدمات میں لیکن عورت کا قاضی بنانا اولاً کتب کا  
ہو گا بسبب حدیث بخاری کے کہ فرمایا حضرت علی الدین علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فلاح بائین گئے وہ لوگ جنہوں نے  
سپرد کیا کام اپنا عورت کو اتنی **ص** قاضی اپنا نائب کیس کو نہیں بنا سکتا مگر وہ قاضی جس کو اختیار دیا ہو بادشاہ نے  
نائب بنائے کہ تو اگر ایسے قاضی نے اپنا نائب بنایا پھر قاضی معزول ہوا یا مگر اپنا نائب معزول ہو گا اسی طرح وکیل کو قضا  
نہیں کہ دوسرے کو وکیل اپنا بناوے مگر اس صورت میں جب موکل نے اس کو اجازت دی ہو تو یہاں بھی پہلے وکیل  
معزول ہو جائے یا مرنے سے وکیل وکیل معزول ہو گا اس واسطے کہ وکیل وکیل درحقیقت نائب ہو اصل موکل کا نہ وکیل  
اول کا **ف** ہر ایسے میں جو کہ شخص حاکم کی طرف سے امام جمعہ ہو وہ سے تو وہ خلیفہ اپنا بنا سکتا ہے گواہوں کو اس بات کا  
حاکم کی طرف سے اختیار نہ ہو دے کیونکہ جمعہ ایک شہر میں وقت ہی خوف ہوا اسکے فوت ہو جائے گا تو امر بالا است گواہوں کا  
بالا شہادت پر خلاف قضا کے **ص** جس قاضی کو اختیار نائب کے مقرر کرنے کا نہیں دیا گیا اسے اگر نائب بنایا اور نائب نے  
مقرر کر کے فیصلہ کیا یا بعد فیصلہ کے مقرر کی اسے شریک ہو گئی تو جائز ہو جائے گا **ف** اس واسطے کہ جب قاضی اس

یہ روایت ہے کہ قاضی کا تہ جب کہ جسے تو گواہوں کو اس کا مضمون پر مقرر کیا اور مقرر کر کے اپنی اس کے سامنے اور وہ کہتا ہوں گواہوں  
وید سے آراہیوں سے کوئی بات انہیں سے نہ پڑھیں کہ کسی اور امام سے کسی نے انہیں کا قول اختیار کیا ہے تو ابویوسف  
کے نزدیک صرف گواہوں کو اس بات کا گواہ کر دینا ہے کہ یہ کہتا ہے اور مقرر میری ہوا اور ایک روایت میں ہے مقرر میری ہوا  
کہتا ہوں جب کہ کتاب مدعی کے حوالے کی جاوے تو فتویٰ میں اس بات پر ہے کہ مقرر حاضر ہے اور جب کہ گواہوں کو سپرد کیا ہو  
تو فتویٰ میں اس بات پر ہے کہ مقرر حاضر نہیں ہے مقرر کتاب جب قاضی مکتوب الیہ پاس ہو پہنچے تو قبول نہ کرے اور اس کتاب کو مقرر مدعی کے  
سامنے اور وہ مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے حوالہ کتاب لے کر گئے ہیں تو جب گواہی وہی ان گواہوں نے  
کہ یہ کتاب فلان قاضی کی ہے تو یہ محتاج اس قاضی سے لے لے کر گئے ہیں اور مقرر کی تھی اور سپرد مقرر ہی تھی بلکہ تو اس کی مقرر کیا  
کہوئے اور مدعی علیہ کو سامنے اور لازم کر دینا ہے کہ وہ سپرد حکم کو **ف** یعنی اس گواہی کی مد سے جو کتاب میں مندرج ہے  
مدعی علیہ پر جو لازم آتا ہے اور اس کا فیصلہ کر دینا ہے **ص** اور قاضی مکتوب الیہ جب فیصلہ کرے اور اس کتاب کے ساتھ کہ اس وقت  
تاکہ تانی کا تہ قاضی ہو وہ سے تو اگر قاضی کا تہ قبل کتاب پہنچنے کے مرحلہ سے یہ مقرر ہو جو کتاب باطل ہو جائے  
اسی طرح اگر قاضی مکتوب الیہ کتاب پہنچنے کے اول مرحلہ تو مقرر کی کتاب باطل ہو جائے گی کہ جب کہ قاضی کا تہ بعد نام اس  
قاضی مکتوب الیہ کے یہ لکھ دیا ہو وہ سے کہ مسلمانوں کے قاضیوں میں جس کے پاس یہ خط پہنچے وہ اس کی تعمیل کرے کہ تو  
الیہ کے سامنے سے باطل نہ ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ مقرر نہیں کہ قاضی کا تہ قاضی میں کو لکھے بلکہ کافی ہے  
کہ ابتدا سے اسی طرح کہے کہ یہ کتاب جس قاضی کے پاس مسلمان کے قاضیوں سے پہنچے وہ اس کی تعمیل کرے کیونکہ  
میں کہنا مکتوب الیہ کا محض نام نہ ہو اور اگر کتاب پہنچنے کے اول مدعی علیہ مرحلہ سے تو جائز ہی کہ گواہی کی کتاب  
اس کے وارث پر اور میری قاضی ہوا عورت کا سب مقدمات میں سو احوال و قصاص کے **ف** اس واسطے کہ قضا  
طریقہ عداوت ہی اور شہادت عورت کی حرد و قصاص میں مقبول نہیں تو قضا بھی مقبول نہ ہوگی درخت خا میں کہ  
کہ اگرچہ قضا سے عورت صحیح تر ہو اسے حرد و اور قصاص کے باقی مقدمات میں لیکن عورت کا قاضی بنانا اولاً کتب کا  
ہو گا بسبب حدیث بخاری کے کہ فرمایا حضرت علی الدین علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فلاح بائین گئے وہ لوگ جنہوں نے  
سپرد کیا کام اپنا عورت کو اتنی **ص** قاضی اپنا نائب کیس کو نہیں بنا سکتا مگر وہ قاضی جس کو اختیار دیا ہو بادشاہ نے  
نائب بنائے کہ تو اگر ایسے قاضی نے اپنا نائب بنایا پھر قاضی معزول ہوا یا مگر اپنا نائب معزول ہو گا اسی طرح وکیل کو قضا  
نہیں کہ دوسرے کو وکیل اپنا بناوے مگر اس صورت میں جب موکل نے اس کو اجازت دی ہو تو یہاں بھی پہلے وکیل  
معزول ہو جائے یا مرنے سے وکیل وکیل معزول ہو گا اس واسطے کہ وکیل وکیل درحقیقت نائب ہو اصل موکل کا نہ وکیل  
اول کا **ف** ہر ایسے میں جو کہ شخص حاکم کی طرف سے امام جمعہ ہو وہ سے تو وہ خلیفہ اپنا بنا سکتا ہے گواہوں کو اس بات کا  
حاکم کی طرف سے اختیار نہ ہو دے کیونکہ جمعہ ایک شہر میں وقت ہی خوف ہوا اسکے فوت ہو جائے گا تو امر بالا است گواہوں کا  
بالا شہادت پر خلاف قضا کے **ص** جس قاضی کو اختیار نائب کے مقرر کرنے کا نہیں دیا گیا اسے اگر نائب بنایا اور نائب نے  
مقرر کر کے فیصلہ کیا یا بعد فیصلہ کے مقرر کی اسے شریک ہو گئی تو جائز ہو جائے گا **ف** اس واسطے کہ جب قاضی اس

سائنس فیصلہ کیا یا دوسری رائے شریک ہو گئی تو کو قاضی اول ہی نے قضایا صلیح جس کو کیل کو اختیار ہو کر  
 کیل بنانے کا نہیں دیا گیا اے اگر کیل بنایا اور بعد اسکے کیل وکیل نے روبرو وکیل کے وہ کہہ کر یا وکیل کی رائے  
 او میں شریک ہو گئی یا موکل نے جس وقت پہلے وکیل کو وکیل کیا تھا کسی چیز کی خرید کے لیے تو اسکی قیمت بیان کر کے  
 تمہارا وکیل کا وکیل اسکے مباشرتہ اقوال سب صورتوں میں وکیل وکیل کا تصرف صحیح ہو جائیگا اور مثل تصرف  
 وکیل کے گناہ یا وکیل کو موکل نے وقت تو کیل کے وکیل سے یہ کہا کہ تو اپنی رائے پر عمل کر تو اس کہنے سے وکیل کو  
 اختیار ہو جائیگا کہ دوسرے شخص کو وکیل کرے

**ف باب مراعات کے بیان میں .**

ص اگر ایک قاضی کے حکم کا مراعات ہو اور دوسرے قاضی کے پاس تو قاضی ثانی نافذ کرے پہلے قاضی کے حکم کو مسائل فقہیہ  
 مصدر اول میں **ف** یعنی اگر اس مسائل میں جہیں صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین کا خلاف تھا قاضی نے کہہ کیا قول  
 اختیار کر کے قضا کر دی جو بعد اسکے دوسرے قاضی کے یا مراعات ہو تو قاضی ثانی پہلے قاضی کا حکم منسوخ نہیں کر سکتا  
 مگر وہاں قاضی اول سے قاضی مجتہد ہو کر نہ کہ سوا مجتہد کے اور کہیں کہ بات نہیں ہو پختی کہ مسائل مختلف فیہ ہیں جبکہ  
 قول چاہیے اختیار کرے اور قاضی مقلد کا حکم تو اپنے مذہب کے خلاف ہرگز نافذ نہ ہو گا قیہ **ص** الا وہ حکم منسوخ کرے  
 جو مخالف ہو کتاب الدسک **ف** اگرچہ دوسرے مجتہد کا قول ہو تو **ص** جیسے ایک قاضی نے حکم کیا کہ گوشت مالہ  
 جائز ہے جیسے وقت فسخ کے ہم الدسک اتر کر گئی ہو کیونکہ یہ مخالف ہے آیت کریمہ **ف** لا تأکلوا مما کفرت علیہ الذلۃ  
 کے **ف** یعنی نہ کھاؤ تم وہ جانور جیسے شہین نہ کر گئی کہ نام نہ نہ کا جائنا چاہیے کہ مسلمان وقت فسخ کے اگرچہ جو کہ تقسیم  
 ترک کر دے تو اس میں یہ کہ گوشت حلال ہے ہمارے نزدیک بھی اور شافعی کے نزدیک بھی تو اسکی بیع بھی جائز ہوگا  
 اور اگر قصد اتر کر دے تو وہ قبیح ہمارے نزدیک حرام ہو جائیگا اور بیع بھی اسکی ناجائز اور شافعی کے نزدیک  
 بیع اور اکل دونوں جائز ہیں تو یہ حکم شافعی کا مخالف ہے اور ثابت کتاب الدسک جو اوپر گزری تو قاضی اول نے  
 اگر حکم صحت بیع ایسے قبیح کا جیسے ہم الدسک اتر کر ہوئی ہو کیا تو قاضی ثانی اسکو منسوخ کر دے تو **ص** ایسا نہیں ہے  
 مشہور جیسے قاضی اول نے حکم کیا مسطحہ ثلاث **ف** یہی وہ عورت جسکا اسکے خاوند نے تین طلاقیں دیے ہیں کہ  
 کی حلت کا واسطے تہہ پر اول کے صرف نکاح زوج ثانی سے بدول وطن کے موافق نہ ہے عید بنیالمسینک اسولسے  
 کہ یہ مخالف ہے حدیث مشہور کہ یہی قول حضرت کا واسطے عورت رفاعہ کے نہیں ہے کیا جیسے کہ تونیکہ شہر غری بخندار  
 بن نہیر کی اور وہ شہر غری تیری **ف** روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم مراد شہر غری جہاں ہے اور گزری یہ حدیث  
 کتاب الطلاق میں ہے تہہ **ص** ایسا ہے جو کہ اجماع مسند کے جیسے قاضی اول نے حکم کیا حلت متعہ اسولسے  
 کہ صحابہ اجماع کیا اسکے فساد پر **ف** اور گزری **ف** لائل حرمت متعہ کے کتاب الکلیح میں **ص** تو حاصل ہے یہ کہ مخالف  
 جب مسائل مجتہد فیہ میں حکم نہ ہو تو وہ مجتہد فیہ جمع علیہ ہو جائیگا اور قاضی ثانی پر نافذ کرنا اسکا واجب ہے لیکن بیعتوں  
 جب جو کہ قاضی اول نے اپنے مذہب کے موافق حکم دیا ہو اور جو اپنے مذہب کے خلاف حکم دیا ہو تو اسکا بیان گئے آداب

اور یہ بھی ضرور ہو کہ قاضی جانتا ہو اختلاف مجتہدین کو تو اگر قاضی نہ جانتا مگر اختلاف مجتہدین کو تو اسکی احتسابائے میں  
اور یہ قاضی ثانی اسکو جاری کرے اور محل قضا مجتہد فیہ منکات ہو یہی جس حکم میں قضا ہو تو ہی اس میں اختلاف ہو اور جو  
خود قضا میں اختلاف ہو وہ سے جیسے قضا علی الغائب **ف** اسکایاں آگے آئے **ق** تو وہ قاضی اول کے حکم کیسے  
جمع علیہ ہو گا اور قاضی ثانی کو اسکا نسخہ ہو چکا ہو جان اگر قاضی ثانی بھی اسکو جاری کرے تو اب وہ جمع علیہ ہو گا  
اب اگر قاضی ثالث اس مرقعہ ہو گا تو وہ منسوخ نہیں کر سکتا آجمل میں اتفاق اکثر مجتہدین کا کافی ہے جو توجہ کٹر شرکاء  
اور یہ متفق ہو جاوے گی کہ وہ امر متفق علیہ شمار کیا جاوے گا اور عنایت بعض کی معتبر ہوگی تو اب یہ میں بھی قیاس کیا جائے  
لیکن اصول فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ خلاف ایک شخص کا بھی مانع القضا واجل ہے اور اجماع نہیں ہوتا مگر سب اتفاق  
اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ مسئلہ مختلف فیہ سے مراد یہ ہے کہ مصدر اول یعنی صحابہ اور تابعین کا اختلافی ہو لیکن اصل یہ ہے کہ یہ  
مجتہدین نہیں بلکہ اختلاف شافعی کا بھی معتبر **ق** اور اسطرح مالک اور احمد کا اور یہ لوگ نہ صحابہ میں سے ہیں نہ تابعین  
میں سے **ق** اور ثانی یہ ہے کہ قاضی کا حکم ظاہر اور باطن میں **ف** یعنی فی الدین اور فی مائینہ وہیں اصل **ق** کی حریت  
یا علت پر اگرچہ چھوٹی گواہی سے ہو وہ اور صاحبین کے نزدیک نافذ ہے ظاہر میں نہ باطن میں جانتا جائے کہ امام عظیم  
نیز ایک اگر دعویٰ دعویٰ کسی ایک شخص کا سبب میں یعنی سبب ملک کو بیان کرے اور جو جسے گواہ آوا کو اصل قابل  
حکم کے اور قاضی جانتا ہو کہ یہ گواہ جو جسے ہیں تو قضا نافذ ہے ظاہر اور باطن میں اتفاقاً ظاہر سے مراد یہ ہے کہ اگر قضا نافذ  
ہوئے ایک صورت پر دعویٰ مکمل ہو گیا یعنی یہ میری ملکیت ہے اور عورت شہداء کی تائید دے گی گواہ جو جسے پیش کرے وہی حکم  
قاضی پاس تو قاضی عورت کو مدعی کے سپرد کرے اور عورت سے کہے کہ تو اپنی ذات پر قدرت دے تو نہ کہ گواہ اور لفظہ وغیرہ  
لوازم نہ حریت کا حکم ہے **ق** اور نافذ باطن سے مراد یہ ہے کہ مرقہ کو مدعی اور عورت کو شہد کا اپنے اوپر قیاد کر دینا  
بہرہ اللہ ضلال و اگر صاحب میں کہ نزدیک ظاہر حکم قاضی نافذ ہو گا نہ باطن یعنی عند اللہ مزج اور زوجہ کو مدعی درشت ہو  
ہوگی اور یہی سبب ہے کہ فرار یا یہ لفظہ کا درشتا میں کہ کسی پر فتویٰ ہو لیکن بحر الرائق میں ہے کہ قول امام ابوحنیفہ کا کہ گواہ  
حضور دلیل سبب صاحبین کی ظاہر ہے اور امام ابوحنیفہ کے مذہب پر یہ اشکال ہے کہ حرام محض کس طرح سبب ہو گا ملک  
دینا نہ وہیں اللہ اور جواب اسکا یہ ہے کہ ہفتہ حرام محض یعنی شہادت دروغ کو اس پرست کہ وہ دروغ پر عیبت کا نہیں  
کیا بلکہ حکم قاضی کا مثل افشاء سے عقیدہ دیکھ کے ہے اور انشاب عقیدہ حرام نہیں ہے بلکہ واجب ہے کہ قاضی دروغ کو شہد  
نہیں جانتا **ق** امام صاحب کی دلیل قتل وہ ہے جو جسکو فکر کیا محمد بنے جوسو میں کہ بونہی ہما کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
کا ایک شخص نے لٹکا پس گواہ قائل کہ میں نے ایک عورت کے نکاح پر اور عورت نے اسکا کہیں کو حضرت علی کے حکم دیدیا عورت  
کو بے گناہ کر دیا عورت نے کہ اس نے نہیں نکاح کیا ہی محمد سے اب اگر آپ ایسا ہی حکم کیا تو آپ نکاح پر عہدہ دے دیک  
فرما حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میں نہیں تجرید کرتا نکاح کی نکاح کرو یا تیرا دونوں شاہدوں نے تو گواہوں دونوں میں نکاح  
منافق نہیں جاتا کی قضا سے تو آپ تجرید نکاح سے امتناع کر تے باوجودیکہ عورت طالب تھی نکاح کی اور مرد راغب تھا  
اور اسبیر جو غیر ہے دونوں زنا سے انتہی **ق** اور جو جسے قید لگائی کہ دعویٰ مدعی ایک سبب میں کہ ساتھ جو جسے

در مقام اجماع و اختلاف و در مقام اجماع و اختلاف

تو اسکا فائدہ یہ ہے کہ اگر دعویٰ ملک مطلق ہوگا مثلاً ایک شخص نے دھوی کیا ایک لونڈی کی ملک کا اور دو گواہ حضورؐ کے  
 کو روکا اور قاضی نے حکم کر دیا ملک کا واسطے مدعی کے تو یہاں پر مدعی کو وطی اور کسی حلال نہوگی بالاجماع **و** اس پر جو حکم  
 کہ عمل قابل ہو حکم کے سوا سوا سوا کہ اگر عمل غیر قابل ہوگا جیسے وہ عورت کی کسی منکوحہ ہو یا معتد یا مرد یا مدعی کی  
 عمر ہو یا بیب مصاہرت یا رضاع کے تو قضا نافذ نہوگی اسواسطے کہ عمل صالح نہیں تو اس بات کا کہ قضا سے قاضی انسانی  
 عقیدہ پر یہ ہے اور قاضی کا نہ جاننا اسواسطے شرط ہوگا کہ اگر قاضی دروغ گوئی تہود کو جانتا ہے تو قضا نافذ نہوگی  
**کذا فی الطحاوی** اور اگر قاضی اول نے سنا کہ یہ تہذیب میں خلاف اپنے مذہب کے حکم دیا پس مذہب بھوکے  
 یا قضا کر دیا تو صحابین کے نزدیک یہ قضا نافذ نہوگی اور اسی پر فتویٰ ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر بھوکے دیا تو نافذ نہوگی  
 اور اگر کیاں بوجہ کر دیا تو اوہ میں دروایتیں ہیں **و** یہ سب خلافات قاضی جہت میں ہیں اور قاضی مقلد کا فتویٰ خلاف اپنے  
 مذہب کے نافذ نہوگا خواہ قضا کر دیا ہو یا بھوکے اور خلاف مذہب سے مراد یہ ہے کہ جنسی بہدیب ضامن یا مال حکم کرے یا اسکر تو نافذ  
 نہوگا اور اگر حنفی امام کا قول چھوڑ کر صحابین کے قول پر حکم کرے تو یہ حکم خلاف مذہب نہیں ہے نافذ ہو جائیگا اور نہ  
 آتی کو نافذ اسکا نسخ نہیں ہو چکا چنانچہ وررین ہے اس صورت میں ہے کہ حکم نے قاضی کی قضا کو مقید کر دیا  
 نہ کر دیا ہو و الا وہ معزول ہے کما کہ نسبت قول غیر امام کے قول پر حکم اسکا بالکل نافذ نہوگا اسواسطے کہ تہذیب  
 قضا کی زمان اور مکان سے درست ہو چکا ہو **و** یہاں تک کہ قاضی حکم کرے شخص غائب پر **و** اور نہ قاضی  
 کے لیے یعنی نہ غائب کی متقاضی علیہ ہونا صحیح ہے نہ مقضی بلکہ حکم ہی نافذ نہیں ہر قول مفتی بہدست راستہ اور امام شافعی  
 اور امام مالک اور احمد کے نزدیک غائب پر حکم کرنا ناجائز ہے مدلل حدیث **و** علی الذلک علی الذلک علی الذلک علی الذلک  
 تو حضورؐ کو شہر کے گناہیں حدیث پر ریادت پر ملا دلیل اور بہار میں لیل وہی حدیث حضرت علی کی ہے جو اوپر گذری  
 کہ فرمایا حضرت نے فیصلہ کر تو ایک کے لیے جب تک سن نہ لے کلام دو سے کا روایت کیا اسکو اور او داؤد اور ہارور  
 اسلمی اور طہاسی اور حاکم نے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو سے کا کلام معلوم ہوا مانع حکم ہے اور یہ بات یا لئی جاتی ہے  
 خصم کے نائب ہونے میں اور اس کے نائب کے بغیر ثابت ہے میں اور اسواسطے کہ شہادت کا حجت ہونا اوپر موقوف ہے  
 کہ منکر عاجز ہو و در وطن فی الشہادۃ سے اور اسکا بجز ندی نہ سکے حضورؐ کے معلوم نہیں ہو سکتا کہ انی مسیح السیر  
**و** اگر اس صورت میں کہ نائب اسکا حاضر ہو کہ حقیقت جیسے غائب کا دلیل کہ وہ غائب قائم تمام ہی یا شرعاً ہے  
 قاضی کا وہی یعنی جسکو قاضی نے مقرر کیا اسکا اسطر یہ کہ حیر کا دعویٰ ہے غائب پر وہ بالفرض سبب ہوگا اور جسکو  
 جسکا حاضر ہے دعویٰ کرتا ہے **و** تو اگر اوہ اعلیٰ الغائب کے سبب بٹنے میں واسطے اوہ اعلیٰ الغائب کے شک پڑا ہو یا  
 تو اس صورت میں دعویٰ مقبول نہوگا مثلاً ایک لونڈی خریدی ہے پھر اس کے مالک پر یہ دعویٰ کیا کہ اسنے نکاح اسکا  
 شخص غائب سے کر دیا تھا اور غرض اس سے یہ ہے کہ اسبب سبب نکاح کے لونڈی والپس بدو جاوے تو یہ لونڈی کے واپس کا  
 حکم نہوگا کیونکہ تزوج غائب رد علی المول کا سبب بالفرض نہیں اسواسطے کہ احتمال ہے کہ غائب اسکو طلاق دے  
 اور طیب نازل ہو گیا ہو **و** مثال اسکی یہ ہے کہ نزدیک کے دعویٰ کیا اور پر جو قاضی نے ایک مکان پر کمرہ مکان میں

مراۃ کے بیان پر

مراۃ کے بیان پر

برکے سے خرید کیا تھا اور برکے غائب ہو جانے پر جب تک کہ برکے کو توڑ دینا نہ ہو تو وہ برکے کے اور قاضی نے فیصلہ کر دیا اور  
تو یہ حکم کر رہی جو حاکم کا حکم ہے اگر برکے حاضر ہو کر بیعت کا اہکار کرے تو معتبر ہوگا **ف** اگرچہ برکے کو وقت تصد کے غائب  
تھا اس واسطے کہ وہ علی الغائب یعنی خریدنے والے کا سبب ہو اور علی الاثر یعنی مالکیت کا اس واسطے کہ مالک سے خرید کرنا  
سبب ہو ملک کا اجماع لایا اور **ط** اور جو دعویٰ کیا جا غائب یا اگر وہ شرط ہو اور اس کو نہ ہو غائب یا تو صحیح ہوگا **ف**  
اور پہلی صورت میں سبب تھا **ص** چنانچہ اگر غلام کے اپنے میران پر اسکا دعویٰ کیا کہ اس سے سملی کر لیا تھا میرے عقیق کو  
زور پڑے کہ تعلیق پر اور گواہ لایا زید کی زور جو کہ مطلقہ ہونے پر زید کی عدت میں تو اس میں اختلاف ہو مشاج کا تو  
گواہ مقبول ہوئے صحیح قول پر اور سبب میں اس واسطے مقبول ہیں کہ سبب اصل پر سبب کا تو حاضر ثابت ہو گا صاحب سبب  
یعنی غائب کا مانند وکیل کے اور ایسا نہیں جب کہ شرط ہو کہ دعویٰ شرط اصل نہیں ہے نہ نسبت مشروط وافر غائب کا  
نہیں ہو سکتا یہ حکم شرط میں جب ہو گا وہ میں حق غائب کا ابطال ہو گا چنانچہ مطلقہ ہونا زور زید کا صورت مذکور میں  
کاس صورت میں زید کے حق کا ابطال لازم آتا ہے تو اگر غائب کا حق ابطال ہوتا ہو نہایت ایک شخص نے طلاق اپنی عورت کا  
معلق کیا زید کے گھر چلے گئے پر ثبوت دخول کے گواہ عورت کی جانب سے مقبول ہوں گے نہ حالت غائب ہونے پر اس واسطے  
کہ زید کا در صورت ثبوت دخول دار کچھ ضرر نہیں **ص** قاضی کو اختیار ہے کہ تہیک مال قرض دیو کہ کسی کو اور لکھو ایسے کہ سبب  
کہ قاضی کو قدرت ہو اس کے پیچھے سے کہ جب چاہے **ف** چنانچہ قاضی کو سبب کثرت اشغال کے حفاظت اموال کی فرست نہیں  
ہو تو یہ قاضی کو درست ہے کہ تہیک مال حتی المقدور ایسی جگہ لگائے کہ وہ میں نہ پائی ہو جیسے کسی کو بطور مضاربت  
کے دیوے یا مکان یا زمین یا غلام کمائی دار جس آمدنی ہو خرید کر لے کر نہ ہو کہ تو کسی ایسے کو جو غنی امانت دار ہو  
قرض ہوئے مسکا ہو شیشہ لکھو اگر شرط تہیک مال کا جو نہ ہو تو اس کو جو نہ ہو تو قاضی کو قرض نہ دینا شرعی قذیہ **ص** اور دعویٰ  
درست نہیں کہ تہیک مال کی کو قرض دیوے سبب عدم قدرت اس کے اور اس طرح باپ کو بھی صحیح قول میں  
درست نہیں کہ تہیک مال قرض دیوے اگر دیکھا تو ضمان ہوگا **ف** اگر باپ یا دھی ضیہ سرست ہو دینی فضول خرچ ہو  
تو قاضی کو یہ اختیار ہو کہ باپ اور دھی سے مال لیکر کسی شخص عادل کے پاس رکھ دے درختنا مسائل الحاقیہ  
جب مدعی علیٰ چھپے ہے اور کہ طرح دار القضا میں حاضر ہووے تو قاضی مدعی سے وجہ ثبوت لیکر مدعی علیہ کی  
طرف سے ایک وکیل بنا کر حکم دیوے درختنا شامی نے اہل صورت یوں لکھی کہ ایک شخص نے قاضی کے پاس آکر دیکھا  
کیا کہ میرا غلام نے برحق ہوا اور وہ چھپ کر بیٹھ رہا ہے لپٹے گھر میں تو قاضی لکھے والی شہر کو اس کے احضار کیے تو اگر مال  
اور کو پہلے اور مدعی درخواست کی کہ میرا غلام لپٹا اس کے مکان پر تو اگر لپٹے ہو گا تو اس کو ہات پر کر کے علیہ اپنے  
مکان میں ہوا کر گواہ کہیں کہ تین دن یا کم چلے کہ پہنچے مدعی علیہ کو دیکھا تھا تو فرم کر دے اس کے مکان پر اور اگر تین دن  
زیادہ بیان کریں تو نہیں لپٹے ہو گا یہ مدت موقوف ہے بر لے حاکم کی طرف تو جو وقت مقرر ہو گئی اور مدعی درختنا  
کی کہ مدعی علیہ کی طرف سے وکیل لکھ کر آیا ہو تو قاضی اپنا رسول اور دو گواہ بھیجے مدعی علیہ کے مکان پر اور وہ  
پکارتے تین مرتبہ اون کو ابھارے کہ ای فلاں ولہ فلاں قاضی نے یہ کہا ہے تو چنانچہ کہ حاضر ہو تو قاضی نے مدعی کے

مذہب کے بیان میں

دارالقضا میں ورنہ میں تیری طرف سے وکیل کھڑا کر کے حکم کر دوں گا اور مدعی کے گواہوں کو سب سے قبول کر لو گا کیا یہ طرح  
 تین دن تک کرے جب تین دن گزر جاویں اور مدعی علیہ حاضر نہ ہو تو قاضی اس کی طرف سے وکیل کھڑا کر کے مدعی کے گواہ  
 اور اس کے وکیل کے سامنے مدعی علیہ پر فیصلہ کر دوگا اتنی قسم اٹھا لے گا کہ مدعی شہر کے وقت تحقیقات دعوی سے یکسر نہ رہے  
 بلا مدد شرعی دعوی نہ کیا تو وہ دعوی نہ سنا جاوے گا مگر وقت اور میرات کا دعوی کہ اس میں طول مدت مانع نہیں البتہ  
 اگر تینتیس سال گزر جاوے تو دعوی وقت وارت بھی مرجع نہیں اور بعض فقہاء کے نزدیک دعوی مرث مثل اور  
 دعوی کے پندرہ سال کے بعد بھی ہو گا وقت تحقیقات سے یہ عدا منسوب ہوگی قائمہ ہے قید کا یہ ہوگا مثلاً ایک  
 عورت نے زمین میں تک اپنے فائدہ کی حیات میں دعوی حوزہ کیا بعد اس کے فائدہ مگر کیا او نے طلاق دیا تو عورت کا  
 اب دعوی مرجع ہوگا اس واسطے کہ تحقیقات طلبیہ وقت طلاق یا وقت موت سے حاصل ہوا ہو اور وقت تحقیقات  
 اتنی مدت منقضی نہیں ہوئی تو دعوی مرجع نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مدعی کا حق پوجہ امتداد میعاد کے ساتھ ہو جائے  
 بلکہ اگر مدعی علیہ مقرر ہو تو دعوی مرجع ہو جائے گا اگرچہ مدت طویل گذر گئی ہو شامی مسئلہ کہ قاضی کو بعد پانچ سال  
 حکم کے حکم میں تاخیر کرنا درست نہیں مگر تین سبببہ اشک و اشتباہ و جواہر میں صلح کی ہو یا مدعی مدعی علیہ کوئی ان دونوں میں  
 دولت مانگے اور ایک چوتھی وجہ خطا دی میں ہو دیکھو کہ قاضی کو کل شہر کے فتوی پر اعتماد نہ ہو اور دوسرے شہر کے علماء سے  
 فتوی دریافت کریں تو اخیر قضا سے گنگنا کر نہ ہو گا قاضی کو ایذا حکم لینے دینا بھی درست نہیں مگر تین صورتوں میں اگر  
 حکم کے اپنے علم اور دانستہ پر پھر غلط نکلیا یا حکم کی خطا ظاہر ہوئی تو اپنے مذہب کے مخالف حکم و یا درختانہ مسئلہ مسلمان  
 بادشاہ کی اطاعت امر و موافقہ میں جہاں تک مخالف شرع میں تو اگر بادشاہ نے حکم دیا کہ گواہوں سے قسم لی جائے  
 تو قاضیوں کو پتہ کہ بادشاہ کو فہمائیت کہ اس حکم سے باوجود کچھ نہیں کہتے بعض فقہاء کا کہہ کر کہ خلاف شرع نہ ہو کہ اس میں بھی نہیں ہے

عام اہمیت رکھتا ہے اور اس کا رد و قبول

اور اس کے خلاف شرع ہے اور اس کا رد و قبول

تخلیف ضرور

باب بی بیات کے بیان میں

یعنی بی بیات کرنے کے بیان میں عرض میں اس کو حکم کہتے ہیں محکم بھی قضائی فرم سے ہو اور حکم میں بی بیات کرنے کا یہ بی بیات  
 قاضی سے حکم دینا اس واسطے کہ قاضی کا حکم عام ہو اور حکم کا حکم خطا اسی پر چندوں پر بی بیات ہو اس کو بی بیات اور بی بیات  
 جواز حدیث سے ثابت ہوا اس واسطے کہ ابو یوسف سے مروی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میری قوم میں جب اختلاف ہو  
 کسی چیز میں تو آتے ہیں وہ میرے پاس سو میں ان میں حکم کر دیتا ہوں تو فرمایا حضرت علیہ السلام نے کیا خوب ہے یہ کہ  
 کیا اس کو تسائی نے کلائی فہم القلید ص صحیح بی بیات بنا کر مدعی علیہ کا اس شخص کو بی بیاتیت قضائی کے حکم  
 ف یعنی ضرور ہو کہ حکم مسلمان آزاد و عاقل بالغ عادل ہو نہ اندھا ہو نہ کوٹھکا نہ محدود نہ ذی القذرت کما قراؤہ فاسق لکر  
 بی بیات کیا تو جائز ہو یا دیگر کہ مرہل ایدہ ص جب دونوں متخاصمین بی بیات رضامندی سے ایک شخص کو بی بیات  
 اور اس سے حکم کیا ساتھ گواہوں کے یا قرار کے یا کمول کے تو لازم ہو گا کہ وہ حکم متخاصمین پر ف اور اس کا حکم  
 باطل نہ ہو گا دونوں کے معزول کر لینے سے بسبب صادر ہونے حکم کے ولایت شرعی سے درختانہ ص صحیح بی بیات  
 خصوصاً بی بیات کا احد المتخاصمین کے اقرار اور شاہدین کی حدالت کا اپنے بی بیات نہ ہونے میں بی بیات یعنی اگر مدعی علیہ

بی بیات کرنے کے بیان میں اس کو حکم کہتے ہیں محکم بھی قضائی فرم سے ہو اور حکم میں بی بیات کرنے کا یہ بی بیات قاضی سے حکم دینا اس واسطے کہ قاضی کا حکم عام ہو اور حکم کا حکم خطا اسی پر چندوں پر بی بیات ہو اس کو بی بیات اور بی بیات جواز حدیث سے ثابت ہوا اس واسطے کہ ابو یوسف سے مروی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میری قوم میں جب اختلاف ہو کسی چیز میں تو آتے ہیں وہ میرے پاس سو میں ان میں حکم کر دیتا ہوں تو فرمایا حضرت علیہ السلام نے کیا خوب ہے یہ کہ کیا اس کو تسائی نے کلائی فہم القلید ص صحیح بی بیات بنا کر مدعی علیہ کا اس شخص کو بی بیاتیت قضائی کے حکم ف یعنی ضرور ہو کہ حکم مسلمان آزاد و عاقل بالغ عادل ہو نہ اندھا ہو نہ کوٹھکا نہ محدود نہ ذی القذرت کما قراؤہ فاسق لکر بی بیات کیا تو جائز ہو یا دیگر کہ مرہل ایدہ ص جب دونوں متخاصمین بی بیات رضامندی سے ایک شخص کو بی بیات اور اس سے حکم کیا ساتھ گواہوں کے یا قرار کے یا کمول کے تو لازم ہو گا کہ وہ حکم متخاصمین پر ف اور اس کا حکم باطل نہ ہو گا دونوں کے معزول کر لینے سے بسبب صادر ہونے حکم کے ولایت شرعی سے درختانہ ص صحیح بی بیات خصوصاً بی بیات کا احد المتخاصمین کے اقرار اور شاہدین کی حدالت کا اپنے بی بیات نہ ہونے میں بی بیات یعنی اگر مدعی علیہ

شہادت کرے اور حکم حاکم کو اس کے اقرار کی خبر سے اثبات حق کے واسطے یا یہی علیہ ثبوت کو ناقص کہے اور حکم کسی حکم  
 ظاہر کرے تو صحیح ہو در مال باقی نہ رہنے اور کسی نچایت کے کہ نہ کہ جب تک ولایت نچایت باقی ہو تو اس کیلئے کا خبر دینا  
 نہ ہر خبر دینے ہو گا اور بن کہیں خبر خلاف اس کے جب خبر دہلی سے ورنہ بعد مقرر ہو جائے ولایت نچایت کے کہ نہ کہ جب  
 مثل ایک شخص کے رہا میں سے ہوگا تو خبر دینے ایک کو اور دوسرے اور برخلاف اس صورت کے جب خبر دہلی سے کہ میں  
 حکم چکا کہ نہ کہ جب وہ حکم چکا معزول ہو گیا تو اب خبر دوسرے مقبول ہوگی کذا فی المطالعہ و معنی انکے اور ہر ایک کو  
 متخاصم سے اختیار ہو کہ قبل حکم کرے یا نہ کرے نچایت سے پہلے اور حکم پہنچا اور اس طرح قاضی کا درست نہیں اپنے دائرہ  
 اور اولاد اور یہی کہتے ہیں کہ جیسے گواہی ان لوگوں کے لیے درست نہیں و فی ذلک نفع کے لیے اور ان کے اوپر حکم  
 درست ہے جسے شہادت ان پر درست ہے یعنی انکی معضرت کے لیے اور سوائے جہاں بنوں اور چچاؤن اور راونکی اولاد اور  
 خسر و داماد کے واسطے حکم پہنچا اور قاضی کا درست ہے جیسے شہادت ان کے لیے درست ہے کذا فی المطالعہ و معنی انکے  
 نہیں نچایت محدود اور مفصل میں اور باقی سب مقدمات میں درست ہے لیکن اس کا عمومی نہ یا حد واسطے ختم  
 دلیہ ہو جائے عوام کے اور باقی رہنے نہ رہنے کے واسطے احکام اور حکم کے و معنی یعنی اگر عوام میں بنوں یا و نیو کے تو شہادت  
 بطور نچایت نہ ہو کہ لیکن اگر ایک اس صورت میں نقصان اور حکایت ان کے سب معطل ہے اور ہیکار رو یا دینے کے واسطے  
 حکم پہنچا کا ساتھ دینے کا قائل کے کہ نہیں پر قتل نظام میں درست نہیں کہ نہ کہ قائل کے کہ نہ و الوان او سلفی بن نہیں بنایا اور اولاد  
 فیصلہ کیا ساتھ دیت کے ذات قائل پر تو قاضی یہ حکم اور اس کا توڑ دیکھا اس واسطے کہ خلاف انفس میں ہی فرمایا حضرت  
 قائل کے کہ نہ و الوان سے اور خودیت دو مقتول کی و بیان اس حدیث کا کہ بالجمہات میں انشاء اللہ تعالیٰ انکے  
 ان کے دینے کے حکم کا مقررہ ہوا قاضی کے پاس قاضی اور اس کا حکم اگر اپنے نہ دیکھے موافق پاسے تو نافذ کرے اور اس کو ورنہ  
 کرے اور اس کو یعنی حکم کا مثل حکم قاضی کے مختلف بن نہیں و حکم کا حکم اکثر باتوں میں مثل قاضی کے ہو تو  
 حکم اور اس کو یہ لیا جی التماس میں سے جائز ہو گا اگر نہ دوسرا لون میں فرق ہو کہ بحر الرائق میں و در سب مذکور میں غلط







مشی سے اور قائم کرنے مدعی ہو گا اور پھر مدعی کے یا نام کیے کو اور پھر لے کے بعد وقت پر کے ان صورتوں میں تمام مقبول ہوگی تو اگر کلاس قاعدہ کو کہہ کر تشریف لے جائے تو کہ متاقتن جہاں حق سمجھت دعوی کا کلام اول غیر متاقتن حق کا ایک شخص میں کے واسطے تو اگر ایسا ہو گا نہیں ملے ہوگا صحت دعوی کا جیسا کہ ایک شخص نے نہیں حق یہ اگر کسی ہمدردی پر پھر دعوی کا ایک شخص ساکن ہمدردی پر تو صحیح ہو دعوی دسکا اور اگر کلام ملا شخص میں کے لیے جدا ہوا جیسے کہ کہ یہ پھر مدعی کو کہہ کر تشریف لے جائے تو باطل لگ جائے گا بابت متاقتن کے زید نے دعوی کیا مگر وہ کہہ دینے غلام خرید تھا ہزار روپیہ کو اور سو پیہ میں تھے دیکھا اب ہمیں عین نکلا تو میں روکڑا ہوں دسکو بسبب عید کے تو میرے روپیہ تمن کے والیس کر دے وہ انکار کیا اصل بیع کا ف یعنی یہ غلام بیع تھے ہاتھ نہیں بیجا صحت قائم کیے زید نے گواہ بیع پر بعد اسکے نے جواب دیا کہ وقت بیع کے میں نے حضور کو ہر عید برکت کی وف یعنی نہ شہر کو مل تھی کہ اگر کہیں کوئی عید بیع تو اسکے مواجب سے میں بری ہوں غرض حضور کی اس بیع کو رو نہ سکے اور کلام قائم کیے اس بات پر تو یہ گواہی مسوع ہوگی بوجہ متاقتن کے اور ابو یوسف کے نزدیک مقبول ہوں وہ قیاس کرتے ہیں اس سلسلے کو اوپر جو گذر کر زید نے دعوی کیا مگر وہ ایک مال کا جو غلام نے کہا کہ تیرے مجھ پر کچھ نہ تھا آلی خیر حکم قریب دسکا جواب یونہی دیتے ہیں کہ وہ دس سالہ دین کا بچہ اور دین کچھ میں واسطے رفع نزاع کے اور اگر دیا جاتا ہے اور اس جگہ دعوی مدعی علیہ کات برکت کے عید سے مستند ہوئی بیع کو زید نے وہ انکار کر چکا تھا تو اب بوجہ متاقتن کے مقبول ہوگا اگر ایک شخص نے ایک تمسک لکھا اور اسکے انیس فیضان الہی لکھ دیا تو سارا مضمون تمسک کا باطل ہو جائے گا اور نزدیک صاحبین کے آخری فقرہ اور سکا ایک نص لاف مری اور اس کی زبردست کہ میں سلمان ہوئی بعد موت اس کی وف یعنی موت کے وقت میں بھی لشکر لای تھی غرض اس کی بیوی کے حرم نہ ہو میرات سے بوجہ خلکاف دین کے وف اور باقی وارثوں نے نص لاف کے کہا کہ تو سلمان لایا قبل اسکے تو قول در نہ کا قہم سے مقبول ہوگا اسی طرح اگر ایک سلمان مر اور اس کی زوجہ نے کہا کہ میں سلمان لایا سامنے اسکے اور باقی ورثہ نے کہا کہ تو سلمان ہوئی بعد اسکے تو قول در نہ کا قہم سے مقبول ہوگا اور زید کے نزدیک پہلے سلمان قول عورت کا مقبول ہوگا زید کے پاس عورت کی کچھ امانت تھی اور عورت مر گیا زید نے لایا اس کی موت کے کہا کہ یہ خالہ بیٹا عورت کا بچہ اور عورت کا سوا اسکے اور کوئی وارث نہیں ہے تو وہ امانت خالہ کو دیدے اور اگر عید اسکے پھر زید لے کر کو کہے کہ یہ بھی عورت کا بیٹا ہے اور خالہ اس کا انکار کرے تو قاضی کل مال خالہ ہی کو دلا دیکھا وف اس کا کہ اقرار اول کا کوئی کذب نہیں اور اقرار ثانی کا کذب موجود ہے اقرار اول تو صحیح ہوگا اگر کسی کا قرض میت سے ثابت ہوا شہادت سے یا وراثت ثابت ہوئی گواہوں نے اور گواہوں نے یہ کہا کہ ہم سوا اسکے اور کوئی قرض خواہ یا میت کا نہیں جانتے اور مال میت کا قرض ہوا اور قرض خواہوں یا وارثوں میں تو اب ورنے ضمانت نہ ہو یا علی ہر گز کی کہ اگر کوئی اور وارث یا قرض خواہ پیدا ہوگا تو اس کا حصہ نہ لے گا اور بعض قاضی جو احتیاط ایسی صورت میں نہ لیتے ہیں ظلم ہے اور صاحبین کے نزدیک ضمانت بجا وکیل وف اور اگر وراثت یا دین اقرار سے ثابت ہو تو بالاتفاق

اور اگر کسی نے دعوی کیا کہ میں نے ایک شخص سے ایک چیز خریدی ہے اور وہ اس کی قیمت دے کر لے گیا ہے تو اگر وہ شخص مر جائے تو اس کی بیوی یا وارثین اس کی قیمت دے کر لے سکتے ہیں

ضمانت میاویگی اور جو گوایدون یکمہ یا کہ جو مالک اور کسی دارش یا فرخو او کو میرت کے نہیں جانتے تو بالاتفاق ضمانت  
 دیویدگی در حجتان **ص** نہ رہنے ایک گھر کا جو کہ قبضے میں ہے اس طرح دعوی کیا اور حجت قائم کی کہ یہ گھر مجھ کو اور میرے  
 بھائی و عمو کو جو غائب ہیں میراث میں ہمارے پاس ہے پوچھا ہے تو قاضی نصرت اوس گھر کا نزدیک کو دلا دیکھا اور باقی مکان کو  
 عمو کے آئے تک کہ کہیں پاس پہنچے دیکھا اور اوس سے ضمانت نہ لے گا بلکہ کہے کہ میرے اتر کر یہ ہوزید کے دعوے کا ایک  
 اسواستے کہ کہے کہ قبضے کو میرت نے اختیار کیا تھا پس اس کے قبضے کو دفع کر کے ایک اشغال میں کہ مدعی اس کا حاضر نہیں  
 اور صاحبین کے نزدیک اگر کہے کہ ایک کر یا ہوزید کے دعوے تو باقی مکان کو اوس کے قبضے میں چھوڑینگے اسواستے کہ اگر  
 سب سے اوس کی ضمانت ظاہر ہوئی تو لے لیا جاویدگی اوس اور ایک امین کے پاس چھوڑا جاویدگی اور اگر نہ اکر لیا ہو تو البتہ  
 باقی مکان کو اوس کے قبضے میں رہے دینگے اور ضمانت اوس سے لینے اور اگر یہ صورت منقول میں واقع ہوئی تو اوس میں  
 مجھے اختلاف ہے **و** یعنی انکار اور عدم انکار دونوں صورت میں اس کے پاس ہے وینگے امام صاحب کے نزدیک اگر  
 صاحبین کے نزدیک انکار کی صورت میں اوس سے لے لیں گے **و** یعنی کہ منقول بصورت انکار یا بقا  
 امام اور صاحبین لے لیا جاویدگی **مسئلہ** ایک شخص نے وصیت کی کہ ثلث مال میرے فلا نے کو دینا تو ہر قسم کے مال میں سے  
 ثلث دیا جاویدگی **و** خود مال زکوٰۃ کا جو باقیہ مال زکوٰۃ **ص** اور جس کسی نے یہ کہا کہ مال میرے فلاں میں چھوڑا کہ میں مالک  
 ہوں وہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے تو مراد اس مال زکوٰۃ کا لیا جاویدگی **و** جیسے سونا چاندی سوانہ اموال تجارت  
 بتدریج صاحب اور غیر مال نہ کہ وہ کا صدقہ دینا لازم نہ ہوگا جیسے اسباب خانگی گھر ٹرا سوارسی کا غلام خدمت کا کامداری  
 اگر کچھ اور نہ فرستے نزدیک یہ قول بھی غلام ہوگا تمام اموال کو خواہ مال زکوٰۃ ہو یا غیر زکوٰۃ **ص** تو اگر اوس کے پاس  
 سوا اموال زکوٰۃ کے کچھ نہ ہو تو یہ کہہ کہ قوت اپنی اور باقی کو صدقہ کر دیوے **و** اگر قوت کی تقدیر کچھ نہ  
 ہاے مختلف ہونے احوال آدمیوں کے کہ کیا اچھوڑ کر دے تو دے دے اور ایک دن کی خوراک اپنی اور اپنے عیال کی  
 رکھ لے تو اور صاحب غلہ یعنی جس کو مکان نہ کا لیں وغیرہ کا کر لیا آتا ہو وہ غایت درجہ ایک حصے کی اور مالک اراضی  
 غایت درجہ ایک سال کی اور صاحب تجارت اوتار کہ لے جو اوس کو کافی ہونے مال آئے تک **ص** جو بچے مالک ہو  
 تو بقا مال تو سکا لے رکھ لیا اختیار بقدر اوس کے پھر تصدق کر دیوے **و** در مختار میں ایک جملہ غائب مرقوم ہے اوس  
 شخص کے لیے جو قسم کے لے کہ اگر میں یہ کام کروں تو سارا میرا مال صدقہ ہو تو وہ یہ کہے کہ بھروسہ اپنی عقل ملک کے  
 ایک کچھ اور مال میں اپنا ہوا خرید کرے اور اوپر قبضہ کر لے اور دیکھے نہیں پھر وہ فعل کرے جس پر قسم کھائی  
 پھر اوس کے پھرے کو جو بجز خیار و میرت کے پھر دیوے تو اوپر کچھ صدقہ لازم نہ آویدگی **و** ایک شخص کو دوسری کیا کہ میرے  
 اور دوسری کو خبر اس کی نفی بعد اسکے دوسری نے کوئی چیز ترکہ میں سے بیچ دالی تو صحیح ہے بیچ اوس کی خلاف وکیل کے کہ اوس کو  
 اگر عقل اپنی وکالت کا نہ تھا اور اس نے کوئی تصرف منوکل کے مال میں کیا تو نہ تصرف جائز نہ ہوگا اور ابو یوسف کے  
 نزدیک دوسری کا بھی تصرف جائز نہ ہوگا جب منوکل نے وکیل کو معزول کیا تو اگر عیال کی خبر وکیل کو ایک شخص نے  
 یا تو قصور نہ جملہ الحال **و** یعنی اوس کا حال معلوم نہیں کہ فاسق ہیں یا عادل **ص** نے وی تو اب اوس کا تصرف

مسائل فقہ فقہیہ

ہمسایہ کے گھر میں موٹا ف کیونکہ محل کو یکل ایک خبر طرز میں ہر تو اوسین شرط ہنگامہ دے اعدالت اور اگر کوکیل کو خبر عزل کی ایک  
 فی سق میں دستور الحال نے سنائی تو ایسی خبر کا اعتبار نہ ہوگا اور کوکیل کا عنوان ثابت ہوگا اور اس کے تصرفات بعد اس خبر  
 پہنچنے کے مکمل کے اوپر نافذ ہوینگے اسی طرح اگر مولیٰ کو غلام کی جنایت کی خبر ایک عادل یا دو معمولی الحال شخص  
 سانی اور مولیٰ نے غلام کو بچا تو آواں جنایت مولیٰ پر لازم آجاوینگا یعنی در صورت بنایت عدسہ مولیٰ کو خبر  
 پہنچنا تو آواں یہ جنایت کا یا جس کو جو اگر کسے تو جہاں سے یہ خبر نہ ملے کہ عدسہ کی تو معلوم ہوگا اور سکوت آواں دینا  
 مستطوب ہے اس طرح شخص کو گھر کی بیچ کی اگر ایک شخص عادل یا دو معمولی الحال نے خبر دی اور وہ چپ رہ گیا تو شخص  
 اور سکا اہل ہو جاوینگا اسی طرح اگر وہ صورت کو اگر ایک عادل یا دو معمولی الحال نے خبر دی مکمل مولیٰ کی اور وہ پیشگی  
 تو رضا ہو جائیگی اسی طرح اس مسلمان کو جو دارالرب میں مسلمان دیوا ہو اور ابھی دارالاسلام میں اسے ہجرت نہیں کی  
 اگر ایک شخص عادل یا دو معمولی الحال نے خبر دی احکام شریعی کی تو وہ احکام شریعہ اوپر لازم ہو جاوینگے و ان سب  
 صورتوں میں خبر اگر ایک فاسق یا ایک دستور الحال نے سنائی تو احکام مذکورہ بالا یعنی اعتبار رائدان اور ابطالان شخصہ  
 اور رضا اور لزوم آواں احکام شریعہ ہونگے لیکن کوکیل کی خبر میں دو معمولی الحال یا ایک عادل شرط نہیں  
 بلکہ ایک فاسق کی خبر سے بھی نکالت ثابت ہو جاوے گی اور کوکیل جو بعد پوچھنے اس خبر کے تصرف کرے یا جمع ہو جاوے  
 اسی طرح غیر متبرعین وہ لوگ جو تینہ داری اگر خبر ہوگا ایک شخص کو اس بات کی کہ تم کو فلا نے نے کوکیل متبرع کیا  
 تو نکالت ثابت ہو جاوے گی درحقیقت دارالرضا جہین کے نزدیک سب جگہ ایک شخص کی خبر کفایت کرے گی جو اس واسطے  
 کہ یہ معاملات پہلی در معاملات میں تبرع واحد مقبول ہے اور ہماری دلیل جمل کتاب اور ہدایہ میں مستطوب ہے اصل  
 قاضی یا قاضی کا این اگر کسی کے غلام کو اس کے قرض خواہوں کے لیے بیکر مشتری سے من لے لے اور وہ من ثابت ہو  
 اور غلام کسی اور کا بنے تو قاضی یا این قیم کے ضامن ہونگے مشتری قرض خواہ ہونے غلام کے من وصول کرے  
 جس کے لیے غلام بچا گیا تھا اور اگر وہی بیٹے کے قرض خواہوں کے لیے غلام کو قاضی کے حکم سے بچا اور غلام کو کسی  
 کھلا یا مشتری کے قبضے سے پہلے مرگیا تو قیمت اس کی غلام ہو گئی تو مشتری من و منی سے پیڑے اور وہی ان من کو  
 جس کے لیے غلام بچا تھا عساکہ جانا چاہیے کہ قاضی یا عالم عادل ہے یا جاہل عادل ہے یا جاہل غیر عادل یا جاہل و غیر  
 تو اگر پہلی قسم کا قاضی کسی شخص سے کہے کہ میں نے اسے قلعہ یا یا سنگسار کرنے کا حکم کیا ہے تو تو اس کا چاہے  
 کاٹ یا سنگسار کر یا نہ تو اس شخص کو صرف ایسے قاضی کے کہنے سے یہ افعال کرنا جائز نہیں اور اگر دوسرے قسم کے  
 قاضی نے یہ کہا تو ضرور ہے اس شخص کو کہ سبب ان سزاؤں کا دریافت کرے اگر وہ قاضی سبب اس کا اچھی  
 بیان کرے تو وہ سزا میں کمی کہ میں نے نہا کا اس سے استفسار کیا جس طرح معروہ ہے اور اسے اقرار کیا اور  
 حکم کیا سینے میں کہ یا ستر میں کہے کہ میرے نزدیک دلیل سے ثابت ہوا کہ اس مال نصاب ایک یا ستر غلاموں سے  
 لیا جس میں کوئی مستقیم نہیں اور قضا میں کہہ کر اسے قتل نہ کیا بلکہ شہید کیا تو یہ افعال کرنا لو سکوت  
 ہیں اور اگر اچھی طرح سبب ان سزاؤں نہ کہے کہ تو درست نہیں اور تیسری اور چوتھی قسم کے قاضی کا قول











واللہ من روايت کما او سکودار قلعی نے ایک طریق سے کہ او میں عبد اللہ ابو حمید اور وہ ضعیف ہو اور محال  
 او سکودا و سر سے طریق سے اور من کما او سکودا اور محال او سکودا یعنی نے ایک اور طریق سے سوا اول و دونوں طریقوں  
 دار قلعی کے **حکم** و **مقام** میں بغیر مرجع خمس کے بھی لو کی عدالت کی تحقیق کرے اور صاحبین کے نزدیک ہر مقدم میں  
 ان کی عدالت کو دریافت کرے خفیہ اور ظاہر **ف** اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہے **صل** اور اس کی پر فتویٰ دینا چاہیے  
 ہائے میں **ف** فقہائے نو کما ہو کہ یہ اختلاف حقاقت ذلک کا ہے نہ خلاف حجت و برہان کا اس واسطے کہ امام صاحب  
 نے بین صلح اور سعادت غالب تھی فساد و رشقات پر اور صاحبین کے وقت میں زمانہ فاسد ہو گیا تھا وجہ کی یہ کہ  
 کہ امام نظام قرن تابعین میں تھججک واسطے حضرت شہادت دی ہوا اس بات کی کہ خید القرد قری تو کذا کی کو موقوف  
 اللہ یلوه لہو یجی قوم تسبیح شہادۃ احمد و سعید و سب سببہ استہادتہ متفق علیہ یعنی ہتر  
 قرون کا قرن میل ہو چھ قرن ان لوگوں کے ہوا کہ نزدیک بین پھر ان لوگوں کا جو ان کے نزدیک بین پھر ان کی ایسی قوم کہ قسم  
 ان کے گے ہوگی شہادت کے قسم سے اور امام صاحب باتفاق اکثر محدثین و فقہا قرن تابعین میں ہیں لیکن  
 اتفاق فقہا کا سونہا ہے کہ اس لیے کہ فقہا خفیہ روایت امام کی ثابت کرتے ہیں بہت سے صحابہ سے اگرچہ اہل حدیث کے طریقے  
 وہ ثابت نہیں ہو اور لیکن اتفاق اکثر اہل حدیث کا سونہا ہے کہ قول سے محققین کے کہ امام نے چار صحابیوں کو پایا ہو اور وہ  
 انس بن مالک ہیں ابوسعد بن ابی اوفی ہیں کو فہر بن ابی ہریرہ بن سعید ساعدی ہیں مدینہ میں اور ابو الطفیل  
 ابن واہکہ ہیں کما ابن حجر نے کہ روایت کی امام نے ابن ابی اوفی سے ایک حدیث اور ذکر کی خطیب نے تاریخ بغداد میں کہ امام  
 نے دیکھا انس بن مالک کو اور کما ابن حجر نے دیکھا امام کا السنن کو صحیح و یحییٰ کہ امام نے دیکھا امام کے السنن کو  
 اور وہ صحیح ترین تھے اور ایک روایت میں ہے کہ امام نے دیکھا اپنے بار اور تھے السنن خطاب کر تے ہوئے اور کیا  
 کی طریقوں سے کہ امام نے روایت کی ہاں سے تین حدیثیں اور بعض نے جوئی کی ہے تو وہ معارض اثبات اول  
 لوگوں کی ہوگی پس وجہ سے کہ اثبات ایسے محل میں مقدم ہو یعنی یہ باتفاق علما اور نہیں انکار کریگا اسکا اگر مکرر معنی  
 جسکو امام کی فضیلت کا خواہ تنواہ انکار منظور ہو وے بعد ذلک من العاصد و سید **صل** اور کافی ہے دریافت کرنا  
 خفیہ اس واسطے کہ اگر موقوفی نہ ہو شہادہ کے اس کے عیوب بیان کرے تو دونوں کے درمیان عداوت ہوگی اور کبھی ایسا ہوگا  
 کہ مکر کی خوف یا حیال مانع ہوتی ہو شہادہ کے سامنے او سکوا حال کہنے سے **ف** امام محمد سے مروی ہے کہ ترکیبہ علانیہ بلا اور  
 فساد ہو کہ ایہ **صل** اور کافی ہے کہ ترکیبہ کے لیے کہنا مکر کی کا گواہ کو شخص عادل اور بعضوں نے کہنا مکر ہو کر ہو کر  
 یوں کہ کہ گواہ شخص عادل جائز الشہادۃ ہو ناظر نہ ہو کا غلام سے مکر اصح ہے کہ فقط عادل کہہ دینا کفایت ہے  
 کیونکہ آزادی فعلی ہو دارالاسلام میں حساب خصوصیت یعنی مدعی علیہ اگر مدعی کے گواہوں کو اس طرح عادل نہ  
 کہ گواہ عادل ہیں لیکن انہوں نے شہادت من خطا کی یا بچوں کے تو او سکوا اعتبار نہیں **ف** سوچے کہ مدعی کے  
 نزدیک مدعی علیہ جو بچہ یا بچہ انکار میں ظل پر بچہ اپنے اصرار میں تو تعدیل او سکوا کیونکہ مقبول ہوگی امام صاحبین  
 ربوب تعدیل مدعی علیہ کی درست ہے مگر مکر کی کہ نزدیک ایک اور شخص بھی چاہیے ساتھ مدعی علیہ کے کہ تعدیل کرے

وہ ضعیف ہو اور محال او سکودا اور محال او سکودا یعنی نے ایک اور طریق سے سوا اول و دونوں طریقوں دار قلعی کے حکم و مقام میں بغیر مرجع خمس کے بھی لو کی عدالت کی تحقیق کرے اور صاحبین کے نزدیک ہر مقدم میں ان کی عدالت کو دریافت کرے خفیہ اور ظاہر ف اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہے صل اور اس کی پر فتویٰ دینا چاہیے ہائے میں ف فقہائے نو کما ہو کہ یہ اختلاف حقاقت ذلک کا ہے نہ خلاف حجت و برہان کا اس واسطے کہ امام صاحب نے بین صلح اور سعادت غالب تھی فساد و رشقات پر اور صاحبین کے وقت میں زمانہ فاسد ہو گیا تھا وجہ کی یہ کہ کہ امام نظام قرن تابعین میں تھججک واسطے حضرت شہادت دی ہوا اس بات کی کہ خید القرد قری تو کذا کی کو موقوف اللہ یلوه لہو یجی قوم تسبیح شہادۃ احمد و سعید و سب سببہ استہادتہ متفق علیہ یعنی ہتر قرون کا قرن میل ہو چھ قرن ان لوگوں کے ہوا کہ نزدیک بین پھر ان لوگوں کا جو ان کے نزدیک بین پھر ان کی ایسی قوم کہ قسم ان کے گے ہوگی شہادت کے قسم سے اور امام صاحب باتفاق اکثر محدثین و فقہا قرن تابعین میں ہیں لیکن اتفاق فقہا کا سونہا ہے کہ اس لیے کہ فقہا خفیہ روایت امام کی ثابت کرتے ہیں بہت سے صحابہ سے اگرچہ اہل حدیث کے طریقے وہ ثابت نہیں ہو اور لیکن اتفاق اکثر اہل حدیث کا سونہا ہے کہ قول سے محققین کے کہ امام نے چار صحابیوں کو پایا ہو اور وہ انس بن مالک ہیں ابوسعد بن ابی اوفی ہیں کو فہر بن ابی ہریرہ بن سعید ساعدی ہیں مدینہ میں اور ابو الطفیل ابن واہکہ ہیں کما ابن حجر نے کہ روایت کی امام نے ابن ابی اوفی سے ایک حدیث اور ذکر کی خطیب نے تاریخ بغداد میں کہ امام نے دیکھا انس بن مالک کو اور کما ابن حجر نے دیکھا امام کا السنن کو صحیح و یحییٰ کہ امام نے دیکھا امام کے السنن کو اور وہ صحیح ترین تھے اور ایک روایت میں ہے کہ امام نے دیکھا اپنے بار اور تھے السنن خطاب کر تے ہوئے اور کیا کی طریقوں سے کہ امام نے روایت کی ہاں سے تین حدیثیں اور بعض نے جوئی کی ہے تو وہ معارض اثبات اول لوگوں کی ہوگی پس وجہ سے کہ اثبات ایسے محل میں مقدم ہو یعنی یہ باتفاق علما اور نہیں انکار کریگا اسکا اگر مکرر معنی جسکو امام کی فضیلت کا خواہ تنواہ انکار منظور ہو وے بعد ذلک من العاصد و سید صل اور کافی ہے دریافت کرنا خفیہ اس واسطے کہ اگر موقوفی نہ ہو شہادہ کے اس کے عیوب بیان کرے تو دونوں کے درمیان عداوت ہوگی اور کبھی ایسا ہوگا کہ مکر کی خوف یا حیال مانع ہوتی ہو شہادہ کے سامنے او سکوا حال کہنے سے ف امام محمد سے مروی ہے کہ ترکیبہ علانیہ بلا اور فساد ہو کہ ایہ صل اور کافی ہے کہ ترکیبہ کے لیے کہنا مکر کی کا گواہ کو شخص عادل اور بعضوں نے کہنا مکر ہو کر ہو کر یوں کہ کہ گواہ شخص عادل جائز الشہادۃ ہو ناظر نہ ہو کا غلام سے مکر اصح ہے کہ فقط عادل کہہ دینا کفایت ہے کیونکہ آزادی فعلی ہو دارالاسلام میں حساب خصوصیت یعنی مدعی علیہ اگر مدعی کے گواہوں کو اس طرح عادل نہ کہ گواہ عادل ہیں لیکن انہوں نے شہادت من خطا کی یا بچوں کے تو او سکوا اعتبار نہیں ف سوچے کہ مدعی کے نزدیک مدعی علیہ جو بچہ یا بچہ انکار میں ظل پر بچہ اپنے اصرار میں تو تعدیل او سکوا کیونکہ مقبول ہوگی امام صاحبین ربوب تعدیل مدعی علیہ کی درست ہے مگر مکر کی کہ نزدیک ایک اور شخص بھی چاہیے ساتھ مدعی علیہ کے کہ تعدیل کرے

شہود کی کیونکہ لوگ نزدیک حد و قریب ہرگز کسی حد لایہ ص اور اگر کسی حد لایہ شہد کہ کہا کہ معی کے گواہ عادلین  
 انھوں نے سچ کہا تو یہ اقرار ہو جائیگا دعوی کا اور نزدیک شہود میں قول ایک شخص کی کالی ہی میں طرح شاہد کی زبان  
 ترجیح کر کے لیے اور قاضی کے پیغام پوچھ جانے کے لیے طرف مقرر کی سکا ایک شخص کی فی ہر او دو کا ہوا معاملہ اور یہ  
 مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے اور محمد بن کے نزدیک دو شخص ضرور میں اور یہ اختلاف اوس سے یکساں ہے کہ  
 جو فیہ ہوا اور نزدیک علانیہ میں خصاف کہا کہ دو آدمی ضرور میں سب کے نزدیک ہی ہوا ہے کہ نزدیک علانیہ مثل شہادت  
 کے بیان تک کہ نزدیک علانیہ غلام اگر کسیے تو درست نہیں ہے **ف** بخلان ترکہ نہیہ کے گواہ میں عبد مقرر کی ہو سکتا ہے  
 حد لایہ ص اور نزدیک ہرگز مقرر کی عدل ہوتا تو نزدیک فاسق اور مجہول الحال کا درست نہیں کہ **ف** مجہول الحال کا ہوا  
 جسکی عدالت اور فساد کا علم نہ ہو **ص** جسے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ یمن یا یمن کی زبان سے بعثت کہتے اور  
 شہری کی زبان اشتہر ہے کہے سنا یا اقرار کو **ف** یعنی مقرر کی زبان سے سنا صحیح یا یمن کی زبان سے اور سنا حکم سنا  
 یا انگوٹھ سے دیکھا مثلاً غائب کو غائب کہے ہوئے یا قاتل کو قاتل کہے ہوئے تو اسکو شہادت دینا درست ہے اگرچہ  
 وہ اسوقت گواہ نہ بنایا گیا ہے کہ وہ اسکو گواہی دیتا ہوں میں اور نہ کہے گواہ کیا اسنے مجھ کو اس صورت مذکورہ  
**ف** خاصاں مطلب یہ ہے کہ جو چیز میں سچ سے متعلق ہیں جیسے بیعت و شہادت ربانی یا اقرار الہی یا حکم قاضی تو اسکو  
 اگر اپنے کانوں سے سنے تو شہادت دینا اور سکی درست ہے اور جو چیز میں شک ہے سے متعلق ہیں مثلاً بیعت لفظی یا اقرار  
 تحریری یا قاتل یا غائب اور سکو جہاں بھی انگوٹھ سے دیکھے تو گواہی دیوے کیا معلوم کرنا چاہیے کہ اگر ایک شخص  
 اپنا اقرار شاہدوں کے رو برو لکھا اور پچھنے کہ کہا تو یہ اقرار نہیں اور گواہی دینا اس کے اوسنے اقرار کیا اطلاق نہیں  
 اگرچہ وہ کتابت معتد رہے اور مرسوم ہو طرح کو شخص غائب کو بطریق رسالت اور پیغام کے یوں لکھے کہ ابو حمزہ جملہ  
 معلوم کرنا چاہیے کہ تمھارے میسرے اوپر لکھتے رہو تو اسے میں کیونکہ کھنا گھٹ آزمائش سیاسی یا قلم کے لیے ہوتا تو البتہ  
 مگر لکھا شہود کے ساتھ ہے تو اسکو گواہی دینا اسکی درست ہے اگرچہ وہ اس کو گواہ کے اس طرح کہ چڑھا اسکو لکھی  
 اور کتابت ہے کہ گواہ رہو تم اس بچہ کے میسرے اوپر اور اگر کتابت گواہوں کے سامنے لکھا ہے کہ گواہ تم امینات کے گواہ  
 رہنا ہے اسے اور تو اگر اس گواہوں کو مقررین تحریر معلوم ہو گیا تھا تو یہ اقرار شمار کیا جائیگا اور نہ نہیں خطاط کو مشا  
**ص** اور گواہ کی گواہی شمار ہو سکتی ہے نہ دوسے جب تک وہ گواہ اسکو گواہ نہ بنائے اور اسکی دو صورتیں ہیں ایک  
 کہ شاہد کو رو برو قاضی کے گواہی دیتے دیکھا اور اسکی گواہی سنی تو اب اسکو اس گواہ کی گواہی پر شہادت درست نہیں  
 جب تک وہ شاہد اسکو گواہ نہ بناوے دوسری یہ کہ ایک شاہد دوسرے شخص کو اپنی شہادت سنا کر گواہ کرے یا تھا تو اسکو  
 یہ نہیں ہو سکتا کہ اصل شاہد سے گواہی سکرے یہی شاہد علی الشاہد ہوا ہے کیونکہ اصل شاہد نے اس شخص کو شاہد بنایا  
 جسکو سننا یا سنا اسکو **ف** شاہد کی شہادت پر جو شاہد ہوا اسکو عربی میں شاہد علی الشاہد کہتے ہیں نہایت میں ہرگز اگر  
 شاہد نے شاہد کو مجلس قاضی میں اسے شہادت کرتے دیکھا تو شاہد اول کو شہادت علی الشہادۃ و نہایت میں ہرگز البتہ  
 اس صورت میں جائز نہیں جب غیر مجلس قاضی میں وہ شہادت ہی بیان کرے یا ہو دے اور اصل کتاب میں اسکی گواہی

در حدیث

در حدیث

جیسا کہ معلوم ہوا جسکو تو جمع اس صورت میں دی گئی جو تہا میں ہر اور یہی سبب ہے تعلیل صاحب باب سے معلوم نہیں  
 اور بعد از شریعت نے اسکی خلاف کہا کہ اس سے کہ صاحب اور وہ شخص کو ابی مذہب سے جسنا پتہ لکھی دیکھا اور واقعہ اسکو  
 قید معنی غرض ہے کہ یہ صاحب کا ہر وہ خلاف میں ہے کہ امام غلام سے جس امور میں احتیاط اختیار کیا گیا تھا اور ان سے  
 روایت احادیث میں قلت واقع ہوئی باوجود کہ نہ کثرت سماع احادیث اسواسطے کہ امام نے بارہ سو مردوں سے سماع  
 لکھا امام کے نزدیک حفظ شرط ہے وقت سماع کے اور روایت کے وقت بھی تو امام کے نزدیک شاہد کو واقعہ اور تاریخ اور  
 مقدار مال اور صفات مال یا در کہنا ضروری تو اگر ان میں سے کوئی چیز اسکو یاد ہو اور اسکو یقین ہو کہ یہ میرا خطا ہے  
 اور میری شہرہ ہے تو اسکو گواہی دینا لائق نہیں اور اگر باوجود اسکے گواہی دیکھا تو وہ شاہد ضروری کہ انی اللہم  
 کہ خط مشابہ ہو تاہی خط کے اور نزدیک صاحبین کے درست ہے جب اسنے پچا نا کہ یہ میرا خط ہے اسواسطے کہ تبدیل  
 اور میں نادر ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں اور یہ شہادت سب کے نزدیک ناجائز ہے کہ اگرچہ امام و غیر  
 کہ قاضی نے شہادت پائی شاہد اپنے وقت میں اور قاضی کو حادثہ یاد نہیں تو نہ صرف اپنی تحریر پر اعتماد کرے کہ  
 مدعی ملحق حکم دیکھتا ہے صاحبین نزدیک کہ نہ وہ وقت جب اسکو قبضہ میں ہے تو اس میں احتمال لغت و تبدل کا نہ  
 ہو سکتا اور امام صاحب کے نزدیک نہیں دیکھتا صرف اپنی تحریر پر اعتماد کرے کہ جب تک کہ حادثہ یاد ہو تو خلاف  
 تمسک کے یا اور کوئی دستاویز کے کہ وہ وقت کے پاس ہوتا ہے تو اگر کہ اپنے اپنی شہادت تمسک میں لکھی جاتی  
 اور اپنا خط اسنے پچا لیکر حادثہ یاد نہیں ہے تو اگر وہ تمسک مدعی کے ہاتھ میں نہ گیا ہو بلکہ محفوظ ہو و سہ ہستی  
 یا شاہد کے پاس تو اسکو شہادت دینا درست ہے صاحبین کے نزدیک ورنہ درست نہیں اور امام صاحب کے نزدیک  
 اگر وہ و تمسک مدعی کے پاس رہا ہو تو یہ شہادت دینا درست ہے جب کہ اسکو یقین ہو کہ یہ میرا  
 خط ہے اگرچہ حادثہ یاد نہ ہو تو گون پر آسان کر نیکی لیے کہ انی اللہ والواشی صا ای چیز کی گواہی اسے جسکو قضا  
 کیا ہو یعنی نہ اپنے کانوں سے سنا ہو مشہود علیہ سے سماعی چیزوں میں اور نہ انھوں سے دیکھا ہو  
 دیکھنے کی چیزوں میں ص محض سماع سے مگر قب اور موت اور جناح اور دخول و بی بی و بی بی و بی بی  
 زور کے ص اور نہ لامیت قاضی و بی بی جب کہ فلاں شخص قاضی بر افعالہ نے شہر کا تو اسکو اس کے تشہد کی  
 شہادت درست ہے اگرچہ اسنے باو شاہ کو قاضی بناتے دیکھا ہے ص اور اصل وقت نہ تھلہ خط وقت میں  
 و اصل وقت سے مراد یہ ہے کہ فلاں مکان وقت ہر فلاں ساعت پر نہ شہد اس نے زیادہ جو اور یا میں متعلق  
 میں اس سے لیکن نہ وقت میں ہے کہ بقول مختار شرط وقت میں بھی شہادت سماعی یا ثبوتی اسی طرح میں بھی  
 ص اگرچہ اسکی یہ ہے کہ شاہد ان باتوں کی دو عادل شخصوں یا ایک عادل مرد اور دو عورتوں نے خبر دی ہو  
 و اگرچہ یہ میں ہے کہ موت میں شاہد کو اتنا ہی کافی ہے کہ ایک عادل مرد یا ایک عادل عورت سے خبر نہ کہ ص  
 اور مرد و عورت شاہد ان صورتوں میں قاضی کے سامنے یہ نہ کہ یہ کہ میں شہادت دیتا ہوں بسبب سماع کے  
 یا بسبب دیکھنے قبضہ کے تو اگر یہ کہدے کہ تو باطل ہو جاوے گی شہادت اسکی و در مختار میں ہے کہ بطلان شہاد

۹۲  
 اور وہ شخص کو ابی مذہب سے جسنا پتہ لکھی دیکھا اور واقعہ اسکو  
 قید معنی غرض ہے کہ یہ صاحب کا ہر وہ خلاف میں ہے کہ امام غلام سے جس امور میں احتیاط اختیار کیا گیا تھا اور ان سے  
 روایت احادیث میں قلت واقع ہوئی باوجود کہ نہ کثرت سماع احادیث اسواسطے کہ امام نے بارہ سو مردوں سے سماع  
 لکھا امام کے نزدیک حفظ شرط ہے وقت سماع کے اور روایت کے وقت بھی تو امام کے نزدیک شاہد کو واقعہ اور تاریخ اور  
 مقدار مال اور صفات مال یا در کہنا ضروری تو اگر ان میں سے کوئی چیز اسکو یاد ہو اور اسکو یقین ہو کہ یہ میرا خطا ہے  
 اور میری شہرہ ہے تو اسکو گواہی دینا لائق نہیں اور اگر باوجود اسکے گواہی دیکھا تو وہ شاہد ضروری کہ انی اللہم  
 کہ خط مشابہ ہو تاہی خط کے اور نزدیک صاحبین کے درست ہے جب اسنے پچا نا کہ یہ میرا خط ہے اسواسطے کہ تبدیل  
 اور میں نادر ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں اور یہ شہادت سب کے نزدیک ناجائز ہے کہ اگرچہ امام و غیر  
 کہ قاضی نے شہادت پائی شاہد اپنے وقت میں اور قاضی کو حادثہ یاد نہیں تو نہ صرف اپنی تحریر پر اعتماد کرے کہ  
 مدعی ملحق حکم دیکھتا ہے صاحبین نزدیک کہ نہ وہ وقت جب اسکو قبضہ میں ہے تو اس میں احتمال لغت و تبدل کا نہ  
 ہو سکتا اور امام صاحب کے نزدیک نہیں دیکھتا صرف اپنی تحریر پر اعتماد کرے کہ جب تک کہ حادثہ یاد ہو تو خلاف  
 تمسک کے یا اور کوئی دستاویز کے کہ وہ وقت کے پاس ہوتا ہے تو اگر کہ اپنے اپنی شہادت تمسک میں لکھی جاتی  
 اور اپنا خط اسنے پچا لیکر حادثہ یاد نہیں ہے تو اگر وہ تمسک مدعی کے ہاتھ میں نہ گیا ہو بلکہ محفوظ ہو و سہ ہستی  
 یا شاہد کے پاس تو اسکو شہادت دینا درست ہے صاحبین کے نزدیک ورنہ درست نہیں اور امام صاحب کے نزدیک  
 اگر وہ و تمسک مدعی کے پاس رہا ہو تو یہ شہادت دینا درست ہے جب کہ اسکو یقین ہو کہ یہ میرا  
 خط ہے اگرچہ حادثہ یاد نہ ہو تو گون پر آسان کر نیکی لیے کہ انی اللہ والواشی صا ای چیز کی گواہی اسے جسکو قضا  
 کیا ہو یعنی نہ اپنے کانوں سے سنا ہو مشہود علیہ سے سماعی چیزوں میں اور نہ انھوں سے دیکھا ہو  
 دیکھنے کی چیزوں میں ص محض سماع سے مگر قب اور موت اور جناح اور دخول و بی بی و بی بی و بی بی  
 زور کے ص اور نہ لامیت قاضی و بی بی جب کہ فلاں شخص قاضی بر افعالہ نے شہر کا تو اسکو اس کے تشہد کی  
 شہادت درست ہے اگرچہ اسنے باو شاہ کو قاضی بناتے دیکھا ہے ص اور اصل وقت نہ تھلہ خط وقت میں  
 و اصل وقت سے مراد یہ ہے کہ فلاں مکان وقت ہر فلاں ساعت پر نہ شہد اس نے زیادہ جو اور یا میں متعلق  
 میں اس سے لیکن نہ وقت میں ہے کہ بقول مختار شرط وقت میں بھی شہادت سماعی یا ثبوتی اسی طرح میں بھی  
 ص اگرچہ اسکی یہ ہے کہ شاہد ان باتوں کی دو عادل شخصوں یا ایک عادل مرد اور دو عورتوں نے خبر دی ہو  
 و اگرچہ یہ میں ہے کہ موت میں شاہد کو اتنا ہی کافی ہے کہ ایک عادل مرد یا ایک عادل عورت سے خبر نہ کہ ص  
 اور مرد و عورت شاہد ان صورتوں میں قاضی کے سامنے یہ نہ کہ یہ کہ میں شہادت دیتا ہوں بسبب سماع کے  
 یا بسبب دیکھنے قبضہ کے تو اگر یہ کہدے کہ تو باطل ہو جاوے گی شہادت اسکی و در مختار میں ہے کہ بطلان شہاد



شہادت زوجہ کی زوجہ کے لیے اور اصل بن بابین وہ حدیث ہے جو مسلمان کی احادیث نہ دیکھنے کے قبول کیا جاسکتی  
 شہادت والد کی واسطہ والد کے اور نہ ولی کی واسطہ والد کے اور نہ عورت کی واسطہ والد کے اور نہ عورت کی واسطہ  
 عورت اپنی کے اور نہ غلام کی واسطہ مولیٰ اپنے کے اور نہ مولیٰ کی واسطہ غلام اپنے کے اور نہ شریک کی واسطہ شریک اپنے  
 اور نہ نوکر کی واسطہ آقا اپنے کے نہ بی بی کے نہ خیرین کے نہ کہ یہ حدیث غیب ہے لیکن ذکر کرنا ابن الکمام جمع فقہاء کے روایت کیا  
 اسکو ختم کیا ہے یعنی ابوبکر رازی نے اپنی سند طویل سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا بعد از راقی اور ابن ابی شیبہ  
 قول شریح قاضی کا مثل اسکا تشبہاء والنظر میں ہے کہ دو جگہ شہادت زوج کی زوجہ کی مقبول پر درست نہیں ایک یہ کہ زوج  
 عیب نہ رکھتا لگایا نہ بیعت سے چوتھیں شاہدوں کے ساتھ گواہی دہی دوسرے کہ زوج نے مع ایک شخص کے گواہی دی زوجہ کے  
 آکر یہ کہ میں فلا نے شخص کی کوئی بیعت اور وہ شخص اسکا مدعی ہے **ص** اور تیسرا کہ گواہی مولیٰ کی واسطہ غلام اپنے کے  
 اور چوتھیں اپنے کے اور شریک کی واسطہ شریک اپنے کے مال شرکت میں **ف** یعنی جس چیز میں شریک ہیں مال میں اسکا ہونا  
 وہی حدیث حضرت عائشہ اور اثر شریح کا ہے جو حدیث میں ہے کہ نہیں جائز ہے شہادت شریک کی واسطہ دوسرے شریک کی  
 اسی چیز میں جس میں شرکت ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ غیر مال شرکت میں شہادت شریک کی واسطہ دوسرے شریک کے درست ہے  
**ص** اور تیسرے کی واسطہ آقا اپنے کے **ف** اسکی دلیل بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ خاص ہے جو اولیٰ ہوں اور شاہد  
 ہوں یا نہ ہوں سمجھتا ہوں اور اسکا نفع پاننانف سمجھتا ہوں تو کیا ہا نہ یا سالیانہ کا کفانی الاصل بن بابین دوسری بھی شہادت کی  
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکی شہادت زینت والے مرد اور زینت والی عورت کی اور عداوت والے کی  
 اپنے بھائی پر اور شہادت قاتل کی واسطہ اہل بیت کے اور غیر اہل بیت کے واسطہ جائز نہ کہی روایت کیا اسکو ابو داؤد نے منقول  
 ابن شیبہ عن ابن عمر جہد سے اور قاضی سے اسی قسم کا بیلا اور شاہد خاص ملو ہے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نزدیک اجیر سے مراد اجیر  
 خاص ہے یعنی نوکر جسکی تنہا دایا سالانہ مقرر ہو و اسکا حراز ہو گیا اجیر شریک سے جیسے دھوبی یا خیا تو بار بار ہمتی نانی  
 کہ آئی گواہی سے مستحب کے تھے درست ہے اور شہادت ادا ساؤ کی اور مستاجر کی واسطہ اجیر خاص اور شاہد کے کہ بھی درست ہے  
 درمختار **ص** اور تین مقبول ہے شہادت اوس شخص کی جو لائق افعال کرتا ہے **ف** یعنی عورتوں کا سانسگارا اور بنا  
 کرتا ہے اور لواطت کرتا ہے جیسے زنانہ ہنس ملکہ کے ستن ابو داؤد میں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم تانے کہ لغت کرے اندر مردوں میں سے سخت پر اور عورتوں میں سے اون عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ  
 شہادت کرتی ہیں **ص** لیکن وہ سخت کہ جو عاقلی اور نہیں جامع برہنہ و نرمی اور پچھلی بن ہوا اسکے اعتنا میں تو اوکی  
 گواہی مقبول ہے **ف** اسواسطہ کہ یہ امر غیر امتیازی ہے جو درمیان میں ہے کہ سخت یعنی اول بفتح نون ہے اور دوسری نانی بفتح  
**ص** اور تین مقبول ہے شہادت گائے بچانے والی عورت کی اور نہ ماتم اور نوکر کنوہ والی کی **ف** اسواسطہ کہ عورت کو آواز  
 بلند کرنا حرام ہے تو اگر اسکا گانا دینے وحشت کے تھے ہو تب بھی حرام ہے چنانچہ بخاری میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 دو اہل آوازوں سے یعنی گائے والی اور نوکر کرنے والی کی آواز سے روایت کیا اسکو ترمذی نے نوکر کرنے والی  
 مرد و عورت ہے جو اجرت لیکر جہان موت ہوئی ہے جو کہ نوکر کرتی ہے اور جو بیٹ کسی عزیز کے مرنے پر نوکر کرے





اور اس طرح سے صورت بننے اس واسطے قادر دی کہ اگر تعدیل شہود مدعی نمونے ہو اور قبل اس کے کوئی شخص قاضی کو  
 خبر کر دیوے کہ شہود فاسق ہیں یا سود خوار ہیں یا مدعی اہرت دیکر ان کو دلایا تو قبول ہو گا اور حکم بدستور ہو گا قبل  
 ثبوت عدالت کے خاص کر اس صورت میں جب شخص قاضی کو خبر دیوین کہ شہود مدعی فاسق ہیں یا  
 مسوم ہونا یا حج خیر کا اور صورت میں کہ عدالت شہود مدعی کو اہوں سے ثابت ہو چکی ہو اور جو عدالت  
 اون شہود کی ثابت نمونے ہو تو جس جرم کی شخص کا بھی اون شہود پر مقبول ہو علی الخصوص وہ شخص کا اور جس  
 پر کہ اسی پر ثابت کیا کہ معصیت نے اور ثابت کیا اس کو ملامت نہ کی لیکن ابن الکھمل نے مسوم ہونا یا حج خیر کا  
 رکھا ہے خواہ قبل ثبوت عدالت شہود مدعی ہو تو یا بعد ثبوت اس کے اور بہت سے علما و فاضل ہوتے ہیں  
 اور مدعی یا اس کے تاقض کو خطا دی ہے اپنے حاشیہ میں اور یہاں جتنے بوجہ بخلاف قبول نہ کیا **صلان** قبول نہ کرے  
 گواہ جرح مدعی علیہ کے اگر وہ گواہ اہل دین ہوں یا ت کی کہ مدعی نے اپنے شہود کے فاسق ہونے کا آپ قرا کیا  
 یا گواہ مدعی کے غلام ہیں یا محمد و فی القذوف ہیں یا ابھی شہید پیکر آئے ہیں یا تمت لگا کے واسطے چن زمانہ ایک  
 شخص کو یا مدعی کے شریک ہیں یا اس قرار پر مدعی کے کہ میں ان گواہوں کو اہرت دیکر لایا ہوں واسطے گواہی کے  
 یا مدعی ان گواہوں کو اہرت دیکر لایا ہوں میرے مال میں سے جو نزدیک ہو مدعی کے یا میں نے مدعی کے گواہوں سے  
 لستے روپیہ پر ملک کی تحبہ کہ تم گواہی نہ دیتا میرے اہل اور وہ روپیہ میں ان گواہوں کو دیکھا ہوں اور باوجود اس کے  
 شہادت دے دی **ف** نہ کیا کہ مدعی کا بیٹا ہو یا باپ یا لال گواہوں کے کسی کو عذر کا روڈ الایچ جس تو ان سے یہ صورتوں میں  
 شہادت شہود مدعی علیہ کی بابت جرح کے مقبول ہوگی اس واسطے کہ امور مذکورہ موجب ہیں یا جس طرح کے یا کسی  
 تو داخل ہر گز جرح تحت حکم قاضی کے تو قبول کیا جائے گی اور اگر ایک شاہ عادل تھا اور اس نے مجلس شہادت میں  
 بعد ازاں شہادت کے کہ کہ بعض جگہ میں بھول گیا تھا اور وہ بیان کیا تو شہادت اس کی قبول کیا جائے گی جیسے کہ مدعی  
 دعوی کیا اس روپیہ کا اور گواہ عادل نے شہادت دی پانچ روپیہ کی پھر اسی مجلس میں کہا کہ پانچ میں بھول گیا تھا  
 و غلام روپیہ مدعی کے چار میں نے مدعی خطا کا سوا زیادت پر جیسا کہ مدعی نے دعوی کیا پانچ روپیہ کا اور گواہ نے گواہی  
 دے دی روپیہ پانچ کہ اس مجلس میں کہ خطا کی ہے اور کہا میں نے دعوی میں پانچ کے تو مقبول ہوگی شہادت ہوگی  
 اور یہ قبول قبول کیا جاوے گا شخص عادل سے بشرطیکہ اسی مجلس میں ہو تو اگرچہ مقام شہد کا ہو تو اس واسطے کہ مدعی  
 جس وقت دعوی کیا پانچ روپیہ کا تو نہیں قبول کیا جاتی پھر شہادت دے کہ مدعی خود جھٹلاتا ہے گواہ کو اور بعد  
 بدل جانے کے اگر مقام مقام شہد کا ہو تو جسے صورت مذکور شہادت میں تو نہیں قبول کیا جائے گی شہادت نہ ہو  
 اس واسطے کہ افعال پر مدعی کے ہو کا دینے کا اور اگر مقام مقام شہد کا ہو تو جیسا کہ شاہد نے نقطہ شہادت کا ذکر کیا  
 تو وہ دوسری مجلس میں اس کو بیان کر سکتا ہے **الحاقیہ** گواہی کی کہ زخمی زخم سے مرگیا اولیٰ پڑا  
 اس گواہی سے کہ وہ زخم سے اچھا ہو کر مقتول کے ورثہ نے گواہ قائم کیے زید پر کہ دوست مقتول کو زخمی کیا  
 اور مار مارا اور زید نے مقتول کے اکل پر کہ مجھ کو زید نے نہیں مارا تو گواہ دیکھ مقبول ہوئے گواہ کو اگر کہ میں نے

مجلس شہادت میں



گواہوں سے رضامندی کے اگر دونوں کی تائید میں متحد ہوں اور اگر تائید میں مختلف ہوں یا تاریخ بیان نہ کریں تو گواہ  
 رضامندی کے معتبر نہیں جائیگا گواہی فسادِ عقد کی گواہی سے صحتِ عقد کی اور قول مدعی صحتِ عقد کا اعلان  
 قول سے مدعی فساد کے قول سے مقدم پر قول رہیں پر قول سے وفاق مقدم پر قول سے بات پر شہادت ناقصہ دوسرے  
 شہادہات کے ساتھ ہر شہادہ میں شہادہ کی بات کی کیا بات میں سے کا ہوا اور شہادہ کی بات کی کیا بات میں سے کا ہوا اور شہادہ کی بات کی کیا بات میں سے کا ہوا  
 ملکہ گواہی کی شہادہ میں ہر شہادہ میں شہادہ کی بات کی کیا بات میں سے کا ہوا اور شہادہ کی بات کی کیا بات میں سے کا ہوا اور شہادہ کی بات کی کیا بات میں سے کا ہوا  
 شاہدین کے کہ گواہوں کے مابین جو تینوں میں سے ایک یا دو یا سب کے شہادہات ہوں ان کے شہادہات میں سے ایک یا دو یا سب کے شہادہات ہوں ان کے شہادہات میں سے ایک یا دو یا سب کے شہادہات ہوں  
 ہوا جاتی ہے کل میں شامل اوسکی یہ کہ جماعت میں نے ایک زمین کا دعویٰ کیا تو میں نے زوج اور دوسرے شخص نے گواہی دی  
 تو میں اور جماعتی دونوں کے حق میں مقبول نہ ہوگی اور یہ قول مستند نہیں ہوگا اور اویو سف کے نزدیک جائز ہے کہ شہادہ  
 بعض میں باقی ہے اور بعض میں اہل ہوتا ہے اور ان کے ہر دو کا قول سلسلہ اور کافر پر کسے کی جو رہی کی گواہی دی تو درحق  
 قطع مقبول نہیں اور کافر پر بھٹ کر کسے کا حکم ہوگا باقی صورتیں اسکی مذکور ہیں ایشاہ میں ذکر تھا ساقی طحطاوی نے

**باب گواہی میں اختلاف ہو چکے ہیں میں**

اگر تین سے زائد گواہوں نے شہادت اور دعویٰ میں سے ایک سے طرہ در بیان میں اختلاف ہوں گے لفظاً اور معنی نزدیک  
 اور صاحب کے مطابق غلطی سے مراد یہ ہے کہ دونوں شہادوں کے لفظاً اور معنی میں برابر ہوں خواہ وہی لفظ ہو  
 یا معنی یا لفظ کا مرکب ہو تو اگر ایک شہادہ کی گواہی دے اور دوسرے غلطی کی گواہی دے تو یہاں پر صاحب کے  
 نزدیک صرف تطابق معنی کافی ہے تو اگر ایک شہادہ نے ہزار کی گواہی دی اور دوسرے نے ہزار کی یا ایک نے سو کی اور  
 دوسرے نے دو سو کی یا ایک نے ایک حلقہ کی گواہی دی اور دوسرے نے دو حلقہ کی یا تین حلقہ کی تو انہم صاحب کے نزدیک  
 یہ شہادت بالکل مردود ہوگی اور اقل اکثر کسی کا حکم ہوگا اور صاحب میں نے نزدیک قل پر قول کیا ہوگی  
 و یعنی صورت اول میں ہزار کی اور صورت ثانی میں سو کی اور صورت ثالث میں ایک حلقہ کے ثبوت کا حکم دیا ہوگا  
 صاحب مدعی اکثر کا دعویٰ کرتا ہو اور جو مدعی اقل کا مدعی تو شہادت با اتفاق مردود ہوگی اس واسطے کہ مدعی خود کو کثرت  
 کرتا ہو دوسرے شاہد کی جو تائید بیان کرتا ہو دعویٰ سے اگر ایک گواہ نے ہزار کی گواہی دی اور دوسرے نے ہزار  
 ایک سو کی تو شہادت ہزار پر مقبول ہوگی اگر مدعی ہزار اور ایک سو کا دعویٰ کرتا ہو اور جو مدعی ہزار کا دعویٰ کرتا ہو  
 اس طرح کہ کہ مدعی علیہ پر نہیں ہیں مگر ہزار روپیہ یا سکوت کرے اوں سو روپیہ نہ آئے سے تو نہ قبول کیا جائیگا  
 شہادت اوس گواہ کی جو تائید بیان کرتا ہو البتہ اس صورت میں اگر مدعی یوں توجیہ کر دیوے کہ اصل حق میرا ہزار  
 اور ایک سو روپیہ تھا لیکن میں سو روپیہ وصول پا چکا ہوں یا سینے ابرا کی سو روپیہ سے یعنی صاف کر دیے  
 تو شہادت اوسکی مقبول ہو جائیگی بسبب موافقت کے و در مختار میں ہے کہ یہ حکم دین میں ہی اور مدعی  
 میں میں جحد پر ہر دونوں شہادوں کا اتفاق ہو گا دلایا جائیگا اور عقود میں سے اور شہادین مطلقاً اختلاف شہادہ  
 میں ہر قبول سے خواہ دعویٰ قل کا ہو یا اکثر کا ہو صاحب اسی طرح اگر ایک شہادہ نے گواہی دی کہ ہزار روپیہ

ایک طلاق اور نصف طلاق پر ایک نے سو اور دوسرے نے سو اور دس ہر تو شہادت ایک طلاق پر اور سو پر مقبول ہوگی۔ اس واسطے کہ اس مسئلہ میں دونوں شہادت متفقین ہر اور ایک طرف اور سو پر منقطع و معنی حاصل اگر دونوں شہادوں نے ہزار روپیہ کی یا ہزار قرش کی گواہی دی اور دونوں میں سے ایک نے کہا کہ یا ہزار روپیہ مدعی عیلمہ مدعی کو اور کہ بچا جو تو قبول کی گواہی کی شہادت اوں دونوں کی ہزار روپیہ پر اور لازم کیے جا دیں گے ہزار روپیہ مدعی عیلمہ پر اور نہ التماس ہوگا اس شہادہ کے قول کی طرف پانچ روپیہ کا اور اگر تباہان کرنا چاہے اس واسطے کہ وہ مستحق اس شہادت میں مگر جب اس کے ساتھ دوسرے شخص بھی شہادت اس کی دیوے اور جس کو اس کو معلوم ہو کہ مدعی اپنے دین میں سے کچھ وصول یا چکا جو تو شہادت دیوے یہاں تک کہ مدعی اس کا اقرار کرے تاکہ مدعی عیلمہ کا ضرر ہووے حکم و شہادوں نے گواہی دی مدعی عیلمہ پر کہ اونسے زیادہ کو سو میں تاریخ فقہی یعنی بعد کے دن کے میں کیا جو اور گواہی دی اور دو شہادوں نے کہ اونسے زیادہ کو اوسے تاریخ کو میں قتل کیا جو اور دونوں شہادوں میں قاضی پاس گذر بن قتل حکم کے تو دونوں مرد و دو جو با و مکی اپنے ایک اور مین سے بھوئی جو ایقین اور کوئی دوسرے سے اول نہیں کہ اس کا اعتقاد کیا جاوے اور اگر قاضی ایک شہادت سے حکم دیکھا بعد اسکے دوسری شہادت خلاف اس کے گذری تو دوسری مقبول ہوگی کیونکہ شہادت اول کی ترجیح ہوگئی ساتھ ساتھ قاضی کے تو تو تو میں جاوے گی شہادت ثانیہ اگر دو گواہوں نے زید پر شہادت دی کہ اوستہ ایک بیل چور یا ایک کتا اس کے رنگ میں اختلاف کیا تو شہادت مقبول ہوگی اور زید کا پانچہ کا تباہ ہو چکا اور اگر ایک گواہ نے بتی کہ مسروقہ کو تریا اور دوسرے نے ماوہ تو شہادت مقبول ہوگی یہ شہادہ امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک و دونوں صورتوں میں قطع یا حکم ہوگا اور بقبول نہ نہا کر کہ خلاف امام اور صاحبین کا اوں دونوں رنگوں میں جو قریب قریب مشابہ ایک دوسرے ہیں جیسے سیاہی اور سرخی بیچ سیاہی اور سبیدی کے اور کہا گیا کہ خلاف لب رنگوں میں جو ف اور یں اصح ہے عنایہ امام صاحب کی دلیل یہ ہو کہ مسرقہ اکثر ذائق ہوتا ہے تب میں اور گولہ اس کو دور سے دیکھتے ہیں تو خلاف رنگوں کا مانع نہواں اور اگر کچھ بھی ہوتا ہے کہ یہ دلیل کا یا جو یا نوہ ہوسے ایک طرح کا دھڑکیا ہوتا ہے اور دوسری طرف کا سپید تو جائز ہے کہ ایک شہادہ ایک طرف کا دھڑکیا ہو اور دوسرے نے دوسری طرف کا چلایا ہے اور خلاف ہر قول صاحبین کا جو ف جاننا چاہیے کہ یہ اختلاف او مصورت میں ہے کہ مدعی دعویٰ مسرقہ ایک بیل کا کرے اور اس کا رنگ سیاہ کرے اور جو اونسے رنگ بیان کر دیا اور ایک گواہ نے خلاف اس کے رنگ بیان کیا تو شہادت بالامع مقبول نہوگی اس واسطے کہ مدعی گدیز کرتا ہے ایک شاہد کی چلیے اگر ایک شاہد نے گواہی دی اس بات کی کہ یہ غلام خریدار ہزار روپیہ کا تباہ ہر ہزار روپیہ پر اور دوسرے نے ہزار اور سو بیان کیے تو شہادت دونوں کی مردود ہوگی ایسے کہ عندہ بیچ مختلف ہو جاتی ہے با خلاف میں پس ہوگا ہر عقد پر ایک گواہ تو مقبول ہوگا ف برابر ہے کہ مدعی نے اکثر کا حق یا قتل کا دس محتاسا اگر ایک شاہد نے گواہی دی ہر بات کی کہ منوی نے آزاد کیا اس غلام کو باطل کی قصاص سے یا اگر دیکھا اس چیز کو یا بیل کی عوض میں ہزار روپیہ کے اور دوسرے نے ہزار اور سو روپیہ بیان

ہو رہی غلام عرف عشق کے دعویٰ میں صاحب قائل کہ عرف صالح کے دعویٰ میں صاحب اور ابن جوف ابن جوف  
 دعویٰ میں صاحب اور ابن جوف عشق کے دعویٰ میں صاحب قائل ہوگی خواہ دعویٰ اکثر کا دعویٰ  
 کرتا ہو وہی اقل کا صاحب دعویٰ مولیٰ بنیادی مقبول کرے یا برعکس بنیاد ہو تو حکم اور حکم مثل دعویٰ کہ ہوگا  
 عرف یعنی اگر شاہدین مختلف ہوں گے نفاذ تو نہ قبول کیجیگی شہادت نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور اگر متفق ہوں گے تو اگر  
 دعویٰ دعویٰ کرتا ہو تو قائل کا تو نہ مقبول ہوگی شہادت اوس شاہد کی جو زیادہ بیان کرتا ہو اور اگر دعویٰ کرتا ہو اکثر  
 تو شہادت اقل پر مقبول ہو جائیگی کئی ادا حاصل اور شارح علامہ نے اپنے اعتراض کیا براصل میں مذکور ہے صاحب اور  
 اجابہ میں اگر قبل گذرنے مدت کے اس قسم کا شاہدین میں اختلاف ہوا عرف یعنی ایک شاہد نے مثلاً اجرت مکان کا  
 سو روپیہ بیان کیے اور دوسرے نے سو روپیہ چار سو روپیہ بیان کیا اور دوسرے نے ہزار اور پانچ سو روپیہ قائل ہو کر  
 ہر طرح باطل ہوگی خواہ دعویٰ اکثر کا دعویٰ کرتا ہو یا اقل کا صاحب اور اگر بعد گذرنے کے یہ اختلاف ہو تو حکم اور حکم  
 مثل دعویٰ میں عرف کے ہوگا عرف جس طرح دعویٰ گذر اور دلیل دونوں کی اصل میں مذکور ہے عرف اگر نکاح میں  
 اس قسم کا اختلاف ہو جائے یا ایک گواہ نے نکاح ہزار روپیہ پر بیان کیا اور دوسرے نے ہزار اور پانچ سو روپیہ قائل ہو کر  
 صحیح ہو جائیگا اگر شاہدین نزدیک امام صاحب کے عرف مطلقاً خواہ دعویٰ نفع جو یا زوجہ قائل کا دعویٰ ہو اگر اکثر کا صحیح  
 صاحب و صاحبین کے نزدیک نہیں رہیگی اور قول ضعیف یہ کہ یہ اختلاف اوس صورت میں ہو جب دعویٰ  
 زہدہ ہو اور اگر نفع دعویٰ ہو دوسرے تو شہادت اقل کا مقبول ہوگی لیکن صحیح دعویٰ قول یہ کہ ہر صورت میں اختلاف  
 اور لازم ہو میراث کی گواہی میں شاہدین کے پیش میراث کا طرف دعویٰ کے یعنی یکساں کہ مورث مرگیا اور متروکہ کو اسے بھی  
 واسطہ میراث چھوڑا یا یوں کہ کہ مورث دعویٰ کا مرگیا اور زادہ موت یہ چیز اسکے قبضہ میں تھی یا ملک میں تھی اور جو کہ  
 کہ یہ اصل دعویٰ کے مورث کا ہی تھا پس قضا کیجیگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک جہ میراث ضرور نہیں عرف اور قول  
 قول طرفین پر جو میراث کے ساتھ جو یا توین اور ضرور ہیں ایک یہ کہ سبب وراثت دعویٰ کا بیان کرنا کہ دعویٰ سبب  
 بھائی سگائی یا سوتیلیا یا چچا و دوسری یہ کہ سوا اسکے اور کسی کہ ہیں وراثت میراث کا نہیں جانتا اور میراث کا نام بیان کرنا  
 شکر نہیں دے سکتا صاحب اور شاہدین کے یہ کہ یہ کہ میراث کے یا پکی تھی اوسکو عاریت یا امانت یا اجلے میں تھی  
 اوس شخص کو جو قباضہ بنیاد ہو جائیگا یا لائق میراث کے اگر وہ شاہدوں نے گواہی دی ہے کہ میراث کے یہ چیز تھی  
 قبضہ میں تھی اتنی مدت سے اور وقت دعویٰ کے وہ چیز اوس قبضہ میں نہیں ہے تو اس شہادت سے ملک دعویٰ کی  
 ثابت ہوگا اوس طرح کہ شہادت مقبول ہے کہ کہ کہ گواہوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ دعویٰ کے قبضہ میں بطور ملک تھی اور  
 قبضہ چند قسم کا ہوتا ہے بطریق ملک اور ودیعت اور ضمان تو مستغیر ہوئی تھا اور نزدیک ابو یوسف کے شہادت  
 مقبول ہوگی ہاں اگر دعویٰ علیہ اکثر کرے کہ یہ چیز دعویٰ کے قبضہ میں تھی یا لائق ہو سکا دعویٰ علیہ کہ اس اقرار پر گواہی تو شہادت  
 صحیح ہو جائیگی اور ملک دعویٰ کی ثابت ہو جائیگا سبب کہ ہدایت مقربہ مانع صحت اقرار نہیں عرف اس طرح اگر گواہوں نے یہ کہ  
 کہ یہ چیز دعویٰ کے قبضہ میں بطور ملک تھی تب بھی صحیح ہو جائیگی دس چھاند

مقدم شرح و تالیف

## باب شہادت علی الشہادۃ کے بیان میں

یہاں پر فرمایا ہے کہ اگر کوئی گواہ اپنے گواہوں کو شہادت دے کہ میں نے یہ سب سنا ہے تو اسے شہادت نہیں ہے بلکہ یہ گواہی ہے۔

شہادت علی الشہادۃ سب مقدمات میں سواحد و دو اور قصاص کے مقبول ہے لیکن شرط اس کے قبول ہونے کی یہ ہے کہ اصل شہادہ کا مانہر بہرہ امتداد ہو لیکن اس کے مطابق ایک ایسا دی کے ابدت سفر ہو جس کے قیام میں اہل گواہ اپنے مانہر پر ہو جن قاضی سے کہ وہ تین دن تین رات کی راہ ہو وہ سے بطرح کہ کتاب الفلوقہ میں گذرا اور اصل شہادہ پر ایک سے نزدیک صرف اتنا دور ہونا کافی ہے کہ اگر صحیح کو شہادہ اپنے گھر سے واسطے شہادت کے کہنے تو پھر رات کو گھر میں آئے نہ سکے و محنت میں نہ کہ یہی مذہب پر رفتاری ہے اور پسند کیا ہے اس قول کو بہت سے علمائے اور غیر ملکہ عذاریہ بھی ہے کہ اصل شہادہ عورت پر وہ نہیں ہووے یا اسو حاکم کے کسی اور کی قید میں ہووے اور یہی شرط ہے کہ ہر گواہ اصل کی گواہی پر دو آدمی گواہ ہو ورنہ لیکن یہ ضرور نہیں کہ ہر گواہ اصل کے دو و فرغ الگ الگ ہو ورنہ اسے مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ پہلی دو گواہوں میں سے ہر ایک کی شہادت پر دو گواہ ہوں تو اس کی ہمارے نزدیک دو صورتیں ہیں پہلی کہ تین مثلاً زید اور عمر و گواہ پہلی جن اور خالد اور بکر گواہ فرعی تو پہلی صورت یہ ہے کہ خالد اور بکر دونوں نے زید کی شہادت پر بھی گواہ ہوں اور عمر کی شہادت پر بھی گواہ ہوں اور دوسری صورت یہ ہے کہ زید کی گواہی کے خالد اور بکر گواہ ہوں اور عمر کی گواہی کے قاسم اور سالم گواہ ہوں اور امام شافعی کے نزدیک چار گواہ متحد ہوں یعنی ہر گواہ کی شہادت پر چار جدا دو دو گواہ ہوں و اس پر صورت درست نہیں ہے کہ پہلی شہادہ ہوں میں سے ایک ایک کی شہادت پر ایک ایک گواہ ہووے اور فرعی بنا کر یہ طریقہ ہے کہ اصل گواہ فرعی گواہوں کے سامنے یہ کہے کہ تم گواہ رہو میری گواہی پر کہ میں گواہی دیتا ہوں اسی بات کی اور فرعی گواہ وقت اس کے شہادت کے یوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلا نے گواہ کیا کہ اس نے شہادت پر اس بات کی و اسے قول ابو جعفر کا ہے اور اسی پر فتویٰ دیا ہے امام شافعی نے اور اصل میں دو جہات میں اور مذکور ہیں مگر دونوں طریقوں میں اگر فرعی گواہ پہلی گواہوں کی عدالت بیان کر دیوں تو صحیح ہو جائیگا جیسے ایک مقدمہ کے دو گواہوں میں سے ایک کے دوسرے کی تصدیق کی تو صحیح ہے اور اگر فرعی گواہ اصل گواہوں کی عدالت بیان نہ کریں تو قاضی اس کی عدالت تحقیق کر لے و اسے یعنی قاضی صلی گواہوں کا حال دریافت کرے تو اگر اس کی عدالت ثابت ہو تو بہت فرعی گواہوں کی شہادت قبول کرے ورنہ نہیں یہ مذہب امام ابو یوسف کا ہے اور امام محمد کا اس میں خلاف ہے مذکور ہے صلی میں مع دلیل دونوں کے اور ابو یوسف کا مذہب صحیح ہے اصل ہوجائی ہے شہادت فرعی گواہوں اگر اصل گواہوں نے شہادت سے انکار کیا و چنانچہ اصول نے یوں کہا کہ ہم گواہ نہیں اس مقدمہ کے چنانچہ ان کو گواہ نہیں کیا یا اپنے گواہ کیا لیکن غلط کہا جس نے یا اصل گواہ چنوں یا گواہے یا ان سے ہو گئے یا انھوں نے شہادت فرعی گواہوں کو گواہی سے اور اگر صلی گواہ وقت آنفسار کے چپ ہو رہے یعنی نہ انکار کیا نہ اقرار تو شہادت فرعی کی قبول ہو جائیگی جس مبحث میں صلی نے فرعی گواہی دی کہ ہر کوئی اور خالد نے گواہ کیا تھا اس سے کہ ہر گواہ ہر گواہ بہت سے اقرار کیا تھا ہر گواہ کا واسطے فلاں کے اور بکر اور خالد نے کہا تھا



بہارِ شریعت

تو مقبول ہوگا دوسرا حصہ، جس کو اگر قبل حکم کے پھر سے ف یعنی ابھی تک تقاضی نے اپنی شہادت سے حکم نہیں کیا تھا کہ وہ اپنی گواہی سے پھر کے حصہ کو مستحب و پسند کی شہادت اور کچھ تاوان نہ ہوگا و نیز اس واسطے کہ وہ قبل حکم کے پھر گئے تو وہ بھی شہادت سے کوئی چیز تلف نہیں ہوئی نہ دینی کی نہ مدنی جلیہ کی ہلائیہ حصہ اور اگر بعد حکم تقاضی کے پھرے تو حکم منع کیا جاوے گا بلکہ دونوں شاہدوں کو تاوان دینا پڑے گا اور اگر بعد حکم تقاضی سے تلف ہوئی اگر مدعی وہ شخص مدعی علیہ سے لے چکا ہو اور جو ابھی تک وہ شخص مدعی نے مدعی علیہ سے نہیں لی تو تاوان قبول نہ ہوگا بلکہ موقوف رہے گا تاوان تبغض مدعی بہرہ برہر کہ وہ شخص مدعی دین ہو یا عین اور امام شافعی کے نزدیک تاوان نہ ہوگا شاہدوں پر ف اور دلیل ہمارے اور اپنی اصل میں مذکور ہے مگر مختار میں ہے کہ نہ سب مفتی یہ یہ ہے کہ بعد حکم کے اگر شاہد جو حکم لگایا تو مطلقاً تاوان اس سے لیا جاوے گا خواہ مدعی نے وہ شخص مدعی علیہ سے لی ہو یا نہ لی ہو اس واسطے کہ جب حکم منع نہیں ہو سکتا تو خواہ مدعی نے وہ شخص مدعی علیہ سے لیا ہو یا نہ لیا ہو اگر نہ لی ہو تو مدعی علیہ اپنا نقصان شاہدوں سے پھر لے گا حصہ اگر ایک گواہ پھر گیا اور ایک باقی رہا تو نصف مال کا خاتمہ ہوگا اور قاعدہ اسکا یہ ہے کہ باقی گواہوں کا شمار ہوتا ہے نہ پھرے والوں کا مثلاً تین گواہوں نے گواہی دی اب ایک پھر گیا تو وہ خالص نہ ہوگا اس واسطے کہ بقدر نصاب شہادت ابھی باقی ہے اب البتہ اگر ایک اور پھر گیا تو وہ دونوں پر نصف مال کا تاوان لازم ہوگا اس واسطے کہ نصف نصاب باقی ہے اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی بعد اس کے ایک عورت پھر گئی تو جو تھالی مال کا ضمان اوپر لازم ہوگا اور اگر دونوں عورتیں پھر گئیں تو نصف مال کا ضمان دینی اور اگر ایک مرد اور دس عورتوں نے گواہی دی بعد اس کے آٹھ عورتیں پھر گئیں تو اوپر بھی ضمان کچھ نہ آوے گا اس واسطے کہ بقدر نصاب باقی ہیں البتہ اب اگر ایک عورت اور چھ جاویں تو انوں عورتوں پر جو تھالی مال کا ضمان آوے گا اس واسطے کہ تین ربع نصاب کے باقی ہیں کیونکہ ایک عورت کا پانچ نصاب اور مرد کا آٹھ باقی ہے تو سب ملکر تین ربع ہوئے اور اگر صورت مذکور میں سب پھر جائیں یعنی ایک مرد بھی اور دس عورتیں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک چھ حصہ مال کا خاتمہ اور باقی دس عورتوں پر اور عاصمیں کے نزدیک نصف مرد پر اور نصف دس عورتوں پر ف عاصمیں کے قول کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرد نصف نصاب شہادت ہے اور عورتیں اگرچہ کثیر ہیں لیکن سب ملکر قائم مقام ایک مرد کی ہوگی اور امام صاحب یہ کہتے ہیں کہ دس عورتیں قائم مقام پانچ مردوں کے ہیں اور ایک ملکر گویا چھ مردوں کی گواہی ہوئی اور اوس میں بھی حکم ہوگا کہ ہر مرد پر چھ حصہ مال کا لازم آوے گا ایسا ہی ہے عین سیر طرح ہی اصل اور ہلائیہ میں حصہ اور اگر صورت مذکور میں دس عورتیں پھر جائیں تو تاوان مرد باقی رہے جو اسے تو نصف مال کی ضمان ہوگی اس واسطے کہ نصف نصاب باقی ہے بلکہ اجماع عین اتفاق امام

اور صاحبین کے اور اگر مرد و مرد و انور ایک عورت نے گواہی دی ایک مقدمہ میں بعد ازاں کے دونوں مرد پھر گئے  
 اور عورت نہ پھر تو کل مال کا تاوان اون دونوں مردوں پر لازم آویگا اس واسطے کہ ایک عورت باقی رہی اور  
 اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا اس واسطے کہ ایک عورت پر دو گواہین ہوں گے ایک گواہی شاہد کا تو نہ حکم مضام  
 ہوگا اور اس کی طرف ہدایہ ص اگر دو شاہدوں نے گواہی دی نکاح پر جو میں اتنے ہر کے کہ وہ ہر مثل  
 اس عورت سے مقدار میں کم ہے یا برابر بعد ازاں کے رجوع کیا تو قصاص نہ ہوگا برابر جو کہ مدعی عورت ہو یا شوہر  
 آیت اگر گواہی دی نکاح کی اس مقدار ہر پر جو ہر مثل سے اس عورت کے زیادہ ہے بعد ازاں کے رجوع کیا  
 تو اگر مدعی علیہ شوہر ہوگا اور گواہوں نے زوجہ کی طرف سے گواہی دی تھی تو جہدہ ہر میں زیادہ ہے ہر مثل سے  
 اوتنا مشہود سے زوج پھر لگایا اور اگر مدعی زوج ہو اور اسی کی طرف سے گواہی دی تھی تو مشہود پر کچھ ضمان برون  
 حاصل ہے کہ یہ بیان چھ صورتیں ہیں اس طرح کہ ہر مثل سے کم ہوگا یا برابر یا زیادہ اور ہر صورت  
 میں یا شہادت زوج کی طرف سے ہوگی یا زوجہ کی طرف سے تو ضمان صرف ایک صورت میں ہی قویہ کہ زوجہ مدعیہ  
 اور ہر مثل سے جھوٹا شہود نے بیان کیا ہو ہر مثل سے زیادہ ہووے تو بقدر زیادت شہود سے ضمان لیکر  
 زوج کو دلا یا جاوے گا اور باقی پنج صورتوں میں گواہوں پر کچھ تاوان نہیں ص اور اگر دو گواہوں نے شہاد  
 دی ہے کہ آؤ مدعی مشتری ہی بعد ازاں کے رجوع کیا تو ضمان مشتری یا قیمت سے زیادہ ہے یا برابر ہے یا کم ہے تو اول  
 دونوں صورتوں میں تاوان نہیں اور تیسری صورت میں جس قدر مال کا نقصان ہوا ہے قیمت سے اوتنا گواہوں کا  
 تاوان دلا یا جاوے گا اور اگر بائیں مدعی ہی تو اول صورت میں مشتری کو جتنی قیمت سے زیادہ دینا پڑا ہے اس کا تاوان  
 گواہوں سے لے لیا جائے گا اور دوسری اور تیسری صورت میں کچھ ضمان لازم نہ آویگا اگر دو شاہدوں نے گواہی  
 دی کہ اس شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیا ہے قبل دخول کے اور خاوند پر ادا سے نصف ہر کا حکم ہوا بعد ازاں کے  
 اون دو گواہوں نے اپنی گواہی سے رجوع کیا تو نصف ہر کا تاوان اون سے لیا جاوے گا اور اگر بعد دخول  
 گواہوں نے گواہی دی طلاق کی بعد ازاں کے رجوع کیا تو اون پر کچھ ضمان ہر لازم نہ آویگا اس واسطے کہ ہر  
 یہاں واجب ہو چکا ہے شوہر کے ذمہ پر دخول سے اور گواہوں نے زوج کا کچھ تلف نہیں کیا ف اگر  
 شائع وطنی اور وہ غیر مستقیم ہیں مشرعین ص اور اگر گواہوں نے گواہی دی کہ اس  
 شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا ہے بعد ازاں کے رجوع کیا تو قصاص ہوں گے گواہ اس غلام کی قیمت کے  
 ف اور و لا اؤس غلام کی مبیعی ہی کو بیکی نہ تھا بہین کو ص اگر گواہوں نے گواہی دی کہ زید نے  
 عورت کو قتل کر ڈالا اور زید سے قصاص لیا گیا بعد ازاں کے رجوع کیا گواہوں نے تو دیت زید کی لازم آویگی  
 گواہوں پر اور امام شافعی کے نزدیک وہ گواہ قتل کیے جاوے گے زید کے قصاص میں ف دلیل  
 جاری اور شافعی کی ہدایہ میں مستطوری ص اگر بعد حکم کے فرعی گواہوں نے رجوع کیا  
 تو اون پر ضمان لازم آویگا اور اگر اصل گواہوں نے رجوع کیا اور کہا کہ ہنے فرعی گواہوں کو گواہ نہیں

کہ اول صورت میں اگر گواہوں نے گواہی دی کہ عورت نے نکاح کیا ہے اور بعد ازاں کے رجوع کیا ہے تو ہر کا حکم ہوا ہے اور اگر گواہوں نے گواہی دی کہ عورت نے نکاح کیا ہے اور بعد ازاں کے رجوع کیا ہے تو ہر کا حکم ہوا ہے





اور پھر لکھ کے اور اسرا بخیر وہ ہر کہ روایت کی مسلم نے روایت کی ہے مگر غیر اصل الحدیث علیہ وآلہ وسلم نے ترسیل جانور کی  
کی قرآن کی اور حکم فرمایا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہ بانی کو فسخ کرو اور اسرا بخیر لکھ کے ہر کہ وکیل کیا حضرت نے قرآن میں لکھ کے  
واسطے نکاح اپنے کے ام سلمہ ان کی مان سے روایت کیا او سکون شائی نے سنن میں ص اور معنی  
توکیل کے یہ ہیں کہ سپرد کرو دینا تصرف کا غیر کو لیکن شرط اوسکی یہ ہے کہ موقوف خود تصرف کا مالک ہووے  
فصل ہنری عراقل بائع ہو یا عہدہ مافون یا حبسی ماذون ہو لیکن امام صاحب کے نزدیک یہ ضرور نہیں کہ موقوف  
جس تصرف کا مختار وکیل کو کیا ہو اوس خاص تصرف کا موقوف مالک ہو یہاں تک کہ مسلم کو وکیل کرنا  
ذمی کا واسطہ بیع خمر کے درست ہے اور اس کے نزدیک نہ صاحبین کے نزدیک کذا فی الاصل ص اور وکیل  
اوس معاملہ کو سمجھتا ہووے اور اوس کا قصد وارادہ رکھتا ہووے یعنی وکیل سمجھتا ہووے  
اس بات کو کہ بیع دور کرنے والی ہر ملک کو اور شہر کھینچنے والی ہر ملک کو اور فسخ تلیل کو فسخ سے  
ممتاز کرے اور قصد کرے عقد کا یعنی اگر نفی سے وہ عقد کرے گا تو موقوف کی طرف سے نحو  
کذا فی الاصل ص تو صحیح ہے وکیل کرنا عراقل بائع کا یا عہدہ مافون یا حبسی ماذون کا حتماً  
بائع کو یا عہدہ ماذون کو یا حبسی ماذون کو اور اگر وکیل کیا عراقل بائع یا عہدہ مافون یا حبسی ماذون  
ایک حبسی عاقل کو جو غیر ماذون ہے یا ایک عہدہ غیر ماذون کو تو جائز ہوگا لیکن ان دونوں سے مقتوی  
عقد متعلق ہونے کے بلکہ ان کے موقوف سے متعلق ہو جائیگے و تو حاصل ہے ہر کہ ضرور یہ بات کہ موقوف  
یا عراقل بائع ہو یا عہدہ مافون یا حبسی ماذون ہووے تو اگر عینون یا حبسی غیر عاقل ہے تو اوسکی توکیل  
مطلقاً صحیح نہیں اور اگر حبسی عاقل ہے لیکن غیر مافون ہے تو اوسکی توکیل تصرفات نافعہ محضہ میں صحیح  
ہوئے ہوئے قبول صدقہ وغیرہ میں درست ہے اور تصرفات ضارہ محضہ میں یعنی جن میں نرا ضرر ہے  
جیسے طلاق عتاق متبہ صدقہ ہا نکل جائز نہیں اور جو تصرفات و اثر ہیں نفع و ضرر میں جیسے بیع و  
یا عراقل ماذونین اجازت دلی پر موقوف ہے اسی طرح صحیح نہیں ہے توکیل عہدہ غیر ماذون کی اور موقوف کی توکیل  
اگر اسلام لایا تو نافذ ہوگی اور اگر قتل کیا گیا یا دار الحرب میں جا کر قتل کیا تو باطل ہوگی اور وکیل ضرور  
یا عراقل بائع ہووے یا عہدہ مافون یا حبسی ماذون یا عہدہ مجبور یا حبسی مجبور بلکہ عاقل جو ان میں سے  
ربعی مجبور نہ کہ اگر تصرف کیا موقوف کی طرف سے تو حقوق عتاقہ علیہ طالیہ ممن رد بالیب وغیرہ جہاں  
مل موقوف کی طرف یعنی وکیل سے ان حقوق کی بابت مواخذہ ہوگا اختلاف اور قسم کے وکیلون کے  
باعتبار متعلق ہوتے ہیں اصل عاقل سے جو خود وکیل ہے درمختار مع زیادہ خاص و صرح و حی اکتفاء  
معاملات موقوف خود کر سکتا ہے اور عینون و موقوف وکیل بھی کر سکتا ہے اور حبسی جائز ہے وکیل کرنا سوال وجواب کے  
باعتبار میں یعنی مدعی کو درست ہے کہ خصومت اور استفادہ کے لیے نزدیک حاکم کے جسکو چاہے وکیل کر دے کو کسی قسم  
کو کہ جو درست ہے کہ جواب دہی کے لیے جسکو چاہے وکیل کر لیں بعض متابعین کہ وکیل کرنا خصومت کے لیے بغیر رضامندی خلاف

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

مجلس شورای اسلامی











ص ۱۱۵ میں صبح ہو کر ایک بیچ و شرکار ایسے شخص سے کہ جس کے واسطے گواہی ایک مقبول نہیں ہوتی ہر اکرم صاحب کے نزدیک اور نہ ہیچ کے نزدیک رست ہر اگر قیمت بازاری سے بیچ و شرکار کے گراپنے غلام اور کاتب سے درست نہیں اور کچھ ہو وکیل کی بیچ کر اور پیش قیمت سے اور بدلے میں اسباب کے اور اور مدار اور کل سبب میں آدے کی بیچ اور ان سبب سائل میں صاحبین کا اختلاف ہو اور وکیل بالبیع کے بیچ کی کوئی بیچ عرض میں نہیں کر کو کر لیا اور اس شخص سے لی تو عارضہ ہو اور جہاد کے وہ شومہوں تلف ہوئی وکیل کے پاس خاص مال وصول ہوا اور اس طرح کہ خاص مفلس ہو کر گیا اور یہ مفول عنہ بھی مفلس کیا یا غائب ہو گیا اور اس کا بہت معلوم نہیں اور اس مال کے فاضی کے پاس گیا جو قائل ہوا بہات کا کہ امیل ہی ہو جانا ہو کفالت انھیں سے اور انھیں مفلس ہو کر گیا جیسا کہ یہی مذہب مالک کی ہے لیکن اب صدور تعین ضمان کیل پر ہو گا سائل وکیل اسلئے اس مطلق کو لازم ہو کر برائیت اور الیت پر جہیز مول بسو خواہ خود ہم پر ہو کہ جو بیچ کرے وہ ان کی قیمت میں آجائے ہیں ف یعنی کسی بیچ کرنے والے کو اس جو اس کی قیمت جو بھی جاوے تو وکیل کا فن انھیں سے کسی قول کے برابر ہو جاوے یہ نہ کہ اسکے اقوال سے زیادہ ہے ص ۱۱۶ ایک خبر کے یہ ہے کہ وکیل کیا اور اسے وہ چیز فاضی خریدی تو جہیز مول تو فاضی باقی کے خریدے پر اگر فاتی بھی خرید لیا تو مول پر بیچ میں نہ رہے بیچ کر وکیل نے ایک شو کو بیچا ہر شری نے سبب سے کہ وہ وکیل بیچ کر اور وہ عیال سے بیچ کر تا بیچ کرے اور جہیز انھیں ہوا سائل کے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عیال کے لکھنے والے کو وکیل نے بیچ کر لیا ہو کہ اس کے برابر کر دے ہر کہ وہ شری کیل لگا ہوا ہو گے ہر اور اگر وہ عیال سے بیچ کر لیا ہو کہ اس مدت میں پیدا ہو گیا ہو تو وکیل پر شری تھا ہوا ہو گیا ہو کہ اس سے نام کر کے رو کیا ہو تو وہ مول پر جہیز دوسے اور اگر اقرار سے وکیل کے رو کیا ہو تو وکیل مول پر جہیز کے عیال کو وکیل نے اور حایہ چا اور وکیل نے کہا کہ یہ مجھ کو فقیر ہے کہ حکم کیا تھا تو قول وکیل کا مقبول ہو گا کافی قسم سے ص ۱۱۷ اور اگر ضمانت میں رہا مال میں اختلاف ہو اور قول مضارب کا مقبول ہو گا کافی قسم سے کہ ضمانت کا لکھنے والا انشاء اللہ تعالیٰ جسی اگر کوئی خوش ہو وکیل کہے تو ضرور ہو کہ اس تصرف کو جہیز وکیل پہلے بین دونوں مالک ایک ساتھ کریں مگر جو وکیل ان خصوصیت فاضی یعنی حاکم کے نزدیک کہ قید لڑنے کے وکیل ص ۱۱۸ ہوں یا آنا ہے پھر جہیز میں یا قرض میں یا غیر عرض خلاق ہونے میں اور آزاد کرانے میں وکیل ہوں تو ہر ایک غیر دوسرے کے وکالت کر سکتا ہو اگر غلام یا مکتوب اپنے لڑکے کے صغر کے مال کی یا فزوی اپنے مسلمان صغیر لڑکے کے مال کے کہے یا اسکے مال سے شرکار سے بیچ کرے تو خاص یہ ہو کہ غلام اور مکتوب کو ولایت نہیں اپنے صغیر فرزند کے مال میں اور کانفرن کو اپنے مسلمان لڑکے کے مال میں جو غیر سن ہو ولایت نہیں بلکہ اعلم ف وکیل کی کو وکیل نہیں کر سکتا اور سن متین حسین وکیل ہوا ہو اور صومرتین کے مولوں نے اس کو افادہ دیا ہو تو یا یہ کہدیا ہو کہ ایسے کے موافق عمل کرنا ہا یہ

میں سے لکھا ہوا ہے  
یہاں اور اس میں بھی  
وہ چیز جو کہ  
وکیل کے لئے ہے  
میں سے لکھا ہوا ہے  
یہاں اور اس میں بھی  
وہ چیز جو کہ  
وکیل کے لئے ہے  
میں سے لکھا ہوا ہے  
یہاں اور اس میں بھی  
وہ چیز جو کہ  
وکیل کے لئے ہے

ص ۱۱۸ باب وکیل یا خصوصیت اور وکیل بالقبض کے بیان میں  
وکیل یا خصوصیت کو یہ ہوتا ہے کہ دعویٰ علیہ سے مال وصول کرے اور پھر قبضہ کر لے سے نزدیک تینوں اصحاب ہمارے یعنی امام عظم  
مذہب اور ابو یوسف کے یہ غلطانہ فروع ہے جیسے جو وکیل تقاضا کرنے کے لیے ہوتا ہے کہ مال سے لے کر سے ظاہر الروایت میں اور اب فتویٰ  
اسن متین اسپر کہ یہ دونوں وکیل قبض مال کے مالک نہیں ہیں سبب خان ہو جانے وکیل کو لے کر وکیل فروع کے وصول کے یہاں  
ہو اور اس خصوصیت کا اختیار ہر امام صاحب کے نزدیک و صاحبین کے نزدیک نہیں ف اور فتویٰ امام کے قول پر ہر اہل بیت وکیل صلح  
یا وکیل ملازمت خصوصیت کا اختیار نہیں ص ۱۱۹ خاویں کیل کو جو ایک شو معین کے لینے کے لیے وکیل عرف یعنی اس کو ملازمت





## باب دیکھل کے معزول کرنے کے بیان میں

موسل کو پوچھا کہ جب چاہے وکیل کو معزول کر دے وکالت سے لیکن شرط معزولی کی یہ ہے کہ وکیل کا وہ علم ہو جو اسے فرائض وکیل کو ملنے کے لئے حاصل ہو یعنی اس کو ایک شخص عادل اور مستور الحال خبر غزل کی نہ سناؤں جو تہتہ فقرات قتل و سکر کے گناہ موسل پر لازم ہو سکتے ہیں۔ اور باطل میں جاتی ہو وکالت وکیل موسل کے مرنے سے یا جنوں بطور وصال بھر خون ہنسایا جو ف اور لہا اور پوتہ کے نزدیک ایک مینے بھر کر جنوں نہ دیکھل موسل کو تو وکالت اس کی باطل ہو جائیگی اور ایک وکالت میں ایک نہ ات اور نہ قبول ہو اور وہ جو جس میں ذکر کیا قول تھا کہ او ایسی میں امتیاط ہو کٹانی الاصل لیکن درختا میں ہر کہ فتویٰ ایک مینے کی مقدار پر ہو اور اسی صحیح کیا قسطنانی اور باقلا نے فی حدیث میں مذکور کرنا اور بے بین جیلے سے تے اور اگر موسل مکاتب تھا اور وہاں سے رزنا بت سے عاجز ہو گیا اور نہ کہ کوئی شخص کو وکیل کیا تھا وہ وہ دونوں شریک جملہ ہو گئے یا بعد از موت وکیل کیا تھا میرا لے اس کو منع کرنا فقرات سے توان سب صورتوں میں بھی وکالت وکیل کی باطل ہو جائیگی اگرچہ وکیل کو ان حالوں کی خبر نہ ہو اگر وکیل نے جس کا کام لے لے لے وکیل کیا تھا وہ کام آپ کر لیا تب بھی وکالت باطل ہوگی جیسے وکیل کیا اپنے غلام آزاد کرانے کے لیے میرا وکیل نے اس کو خود آزاد کر دیا یا وکیل کیا اس کو ایک عورت سے نکاح کر دینے کا میرا وکیل نے خود اس سے نکاح کر لیا اور جہاں بھی کر دیا اس کے وہ بھی وکیل کو نہیں پہونچا کہ میرا وکیل نکاح موسل سے کر دے اس واسطے کہ حاجت موسل کی پوری ہو جائے البتہ اگر وکیل نے اس سے نکاح کر لیا اور نکاح کر کے اسے جہاں بھی کر دیا تو اب اس کو پوچھا جائے کہ موسل سے نکاح اس کا کر دے یا نہ

## ص کے تحت الدعوی

دعویٰ کہتے ہیں خبر دینے کو ساتھ ایک حق کے اپنے لیے غیر پر ف اس تعریف پر بہت سے اعتراضات ہوئے ہیں بلکہ تعریف جامع و مانع وہ جو صاحب اختیار نے بیان کی ہو کہ دعویٰ ایک قول مقبول ہو نہ نہ قاضی کے کہ تصدیق کیا جائے اور اس طلب ایک حق کا ہے یا نہ کہ کرنا ختم کا اپنی ذات سے صحیح ہوے دفع اعتراض اصل ہو گیا صورت اس کی یوں ہو کہ دعویٰ قاضی سے یہ کہے کہ فرائض تعریف اگر نہ ہو مجھ سے ناتواں درمیں جا ہتا ہوں کہ وہ دفع کرے تعرض کو تو قاضی پاس دعویٰ کو پاس سکنا ہی اور منع کرے قاضی دعویٰ علیہ کو اس تعرض مدعی سے ناقدی تو جب مدعی علیہ کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی باز رہیگا تعرض سے میرا حجب باور کیا کوئی حجت تعرض کی بجا نہ ہوگی دعویٰ قطع نزاع کے کہ وہ مسیح نہیں صورت اس کی یوں ہو کہ ایک شخص آوے قاضی پاس اور کہے کہ حکم کر تو فرمائے کو اس بات کا کہ اگر کوئی دعویٰ کہتا ہے میرا پر تو کہے اس کو ورنہ رو بہ رو کا ہوا ہوں بری کر دے مجھے سبب سناؤی سے تو قاضی دعویٰ کو جہاں بھی دے اسے دعویٰ کرے کہ دعویٰ حق اس کا ہو طحاوی صحیح مدعی وہ ہو کہ اگر نہ صحت کو ترک کر دے تو وہ میرا جہاں بھی کر دے کہ میرا کیا جاوے خصوصیت پر اور موافق تفسیر دعویٰ مدعی کی تفسیر ہو جائے کہ مدعی وہ ہو جو خبر دیتا ہو اپنے حق کی شیخہ تو تفسیر دوسری تفسیر ہو کر گیا ہو اس کو بعض مشائخ نے اور بعضوں نے کہا کہ مدعی وہ ہو جو شک کرنا ہو ساتھ اس امر کے جو غیر ظاہر ہو کہ وہ ایک امر حادث ہو ف یعنی دعویٰ کرنا ہو ملک کی ایک شے کا حال نہ کہ وہ شے اس کے قبضے میں نہیں ہو کہ تفسیر میں مدعی علیہ کے ہر اور یہ خلاف ظاہر ہو کہ شراکے قبضے میں ہو وکالت مدعی علیہ نہ ہو جو شک کرنا ہو ساتھ اس امر کے کہ وہ ظاہر ہو یعنی عدم اصلی کافی یعنی ظاہر ہو کہ شراکے قبضے میں ہو وکالت مدعی علیہ ہی کہتا ہو صحیح لیکن البتہ شرافت

الاحتمالی

مدعی اور مدعی علیہ میں معنی کا یہ ہے کہ ظاہر کا یہ ماننا کہ اگر موضوع نے دعویٰ کیا، دودیت کا طرف موضوع کے تو وہ ظاہر میں معنی  
لیکن حقیقت میں مدعی علیہ جو کہ ملکہ کارکن اور ضامن کا ف یہی خرمین کی جسکے پاس مانت تھی دودیت کے دعویٰ سے  
یہ کہ اور متناہوان مال مانت گزارم۔ اوسے تو ظاہر میں کہ یہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دودیت کا مدعی موضوع ہوا اور موضوع مدعی علیہ جو  
یکس میں اس کے حقیقت اور معنی کا اعتبار اور حقیقت میں مسکن ہمان کا موضوع ہو کر اوس کی مدعی علیہ قرار دیا گیا اس واسطے کہ مسکن کو مدعی علیہ  
کے میں سے قول اوس کا صحت مسترد ہوگا، ایسی اور دعویٰ کی جسکے لیے تروطن میں رکھ دعوئی یہ کہ کہ نسبت کرنا حق کی طرف  
لیت اگر صاف اور دعویٰ ہو کہ ایسے مولک کی طرف گرد گناہ ہوا اور اہل دعویٰ وہ شخص ہو جو عاقل مسہر ہو اگر یہی مانوں ہو کہ وہ رہا نہ ہو گا  
اور قروطن دعویٰ میں کہ مجلس قضا ہوا اور مدعی علیہ قمر قمر و اس واسطے کہ قضا سالی العا تب نہیں ہو سکتی اور آیا مدعی علیہ کہ حاضر کرنا  
اوس وقت یا نہیں جسے دعویٰ کر کے نہ ہو نہ دیکھا یہ کہ اگر مدعی علیہ تہیں ہو کہ یا تو دور کہ اپنے مکافے میں تہیں ہیں اگر  
پہر ہر کہ اپنے مکافے میں ہو سکتا ہو تو محدود دعویٰ طلب کرے مدعی علیہ کو اور اگر اس کے زیادہ دور ہو تو حجب نہایت کی وجہ سے تہیں ہو  
مدعی علیہ کو طلب کرے اور یہ وہی کہ آیا کہ حلف لیا جاوے مدعی سے اپنے دعویٰ کی حق پہنچ کر وہ حلف کرے تو طلب کے مدعی علیہ کہ وہ  
اوس کو اپنی مجلس سے کال کرے طحاوی کہ ناشی اور ہمارے زمانے میں قاضیوں کا یہ حال ہے کہ جب ان کے پاس کوئی شخص نہ ہو تو دعویٰ  
کرتا ہو تو وہ طلب کر لیتے ہیں مدعی علیہ کو فیہ اسات کے کہ استفسار کریں مدعی سے کہ نسبت اپنے دعویٰ کی اور تہیں کر لیں صحت دعویٰ کو  
اوس کے غماز سے اور یہ غفلت ہوا اس قاضیوں کی یا جملہ بیان مسائل سے انتہی صحت ایک یہ کہ جس چیز کا دعویٰ ہوا اس کی صحت  
اور قریب کرے صحت جس میں اوس کی قسم کہ تہیں ہوا ہر میں یا وائیر یا گیوں میں یا با دال اور قریب راو کی کہ سو در ہم ہیں  
یا ب دت یا یوس میں یا دال ہیں اور اس کا بیان صفت بھی ضرور ہے کہ وہ دراجہ کیسے ہیں حدیث مدعی کا طحاوی سے استوا اس  
شہر میں بھی طرک دراجہ یا دالیر طرکے ہوں تو میان دوسری طرکے میں طرکے دراجہ میں بھی ہو کر یا ہوں ضرور ہے اور اگر شہر میں ایک ہی  
طرکے دراجہ میں ہوں تو میان صحت قدر کافی ہو یا اس صحت کی کج حاحات میں صحت اور یہ شرط دعویٰ میں ہیں ہوا اور دعویٰ کی  
شخص میں کہ ہو تو اگر وہ تو حاضر ہوا دیکھ طرف اشارہ کرے اور کہے کہ یہ میری ملک ہو اور اگر جانب ہو تو دیکھا دوسرے جانب کرنا اور اگر  
ہمت نہ کرے کہ باہر ہو کر دوسری یہ کہ اگر وہ دوسری تو میں کا ہو تو وہی کو یہ بھی کہنا ضرور ہے کہ وہ تہیں مدعی علیہ کے تہیں ہیں اور وہ تہیں  
مستول ہو تو فقط تہیں بھی کہے فحاشی کا قیام اس واسطے لگائی کہ کبھی تہیں ہو تو تہیں مالک پاس میں مسبب حق کے جیسے تہیں مرہوں مرہیں  
پاس میں اسباب باطل پاس وجہ دینے کے کہانی الاصل صحت اور دعویٰ عقار میں ف عقار یا بفتح ثغیر مستول کو کہتے ہیں  
اصطلاح فقہائین جیسے باخ زمین مکان وغیرہ صحت فابض ہونا مدعی علیہ کا مانت نہ ہو گا مگر لو اہی سے یا قاضی کے سلطنت  
یعنی اگر مدعی اور مدعی علیہ باہم متفق ہو یا وہین مانت پر کہ اس مکان یا زمین کا قاضی مدعی علیہ ہو تو فیہ اس کا مانت نہ ہو گا کیونکہ  
احتمال ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں متفق ہو گیا مال لینے کا اسطرہ ہو کہ وہ تصدیق کریں قبضہ مدعی علیہ کی حال نہ کہ وہ تو  
شخص ثالث کے قبضے میں ہو تو قاضی حکم کرے کہ اس کی کار خلاف شو منقول کے کہ اوس میں قبضہ کا مشاہدہ اور معلوم ہوا تاکہ وہ تو  
صرف تصادق متضمن کافی ہو نہ تو قبضہ مدعی علیہ کے لیے کہانی الاصل یا نہ تو مانت زمین ہو کہ دعویٰ طلب عقار اور دعویٰ  
شراعتا میں کچھ حاحات قائم کرنے ضرور کی نہیں اس بات پر کہ وہ عقار قبضہ میں مدعی علیہ کی ہو کہ اگر مدعی علیہ نے نما جیسے صحیح یا غلط

مدعی علیہ کو طلب کرے اور یہ وہی کہ آیا کہ حلف لیا جاوے مدعی سے اپنے دعویٰ کی حق پہنچ کر وہ حلف کرے تو طلب کے مدعی علیہ کہ وہ اوس کو اپنی مجلس سے کال کرے طحاوی کہ ناشی اور ہمارے زمانے میں قاضیوں کا یہ حال ہے کہ جب ان کے پاس کوئی شخص نہ ہو تو دعویٰ کرتا ہو تو وہ طلب کر لیتے ہیں مدعی علیہ کو فیہ اسات کے کہ استفسار کریں مدعی سے کہ نسبت اپنے دعویٰ کی اور تہیں کر لیں صحت دعویٰ کو اوس کے غماز سے اور یہ غفلت ہوا اس قاضیوں کی یا جملہ بیان مسائل سے انتہی صحت ایک یہ کہ جس چیز کا دعویٰ ہوا اس کی صحت اور قریب کرے صحت جس میں اوس کی قسم کہ تہیں ہوا ہر میں یا وائیر یا گیوں میں یا با دال اور قریب راو کی کہ سو در ہم ہیں یا ب دت یا یوس میں یا دال ہیں اور اس کا بیان صفت بھی ضرور ہے کہ وہ دراجہ کیسے ہیں حدیث مدعی کا طحاوی سے استوا اس شہر میں بھی طرک دراجہ یا دالیر طرکے ہوں تو میان دوسری طرکے میں طرکے دراجہ میں بھی ہو کر یا ہوں ضرور ہے اور اگر شہر میں ایک ہی طرکے دراجہ میں ہوں تو میان صحت قدر کافی ہو یا اس صحت کی کج حاحات میں صحت اور یہ شرط دعویٰ میں ہیں ہوا اور دعویٰ کی شخص میں کہ ہو تو اگر وہ تو حاضر ہوا دیکھ طرف اشارہ کرے اور کہے کہ یہ میری ملک ہو اور اگر جانب ہو تو دیکھا دوسرے جانب کرنا اور اگر ہمت نہ کرے کہ باہر ہو کر دوسری یہ کہ اگر وہ دوسری تو میں کا ہو تو وہی کو یہ بھی کہنا ضرور ہے کہ وہ تہیں مدعی علیہ کے تہیں ہیں اور وہ تہیں مستول ہو تو فقط تہیں بھی کہے فحاشی کا قیام اس واسطے لگائی کہ کبھی تہیں ہو تو تہیں مالک پاس میں مسبب حق کے جیسے تہیں مرہوں مرہیں پاس میں اسباب باطل پاس وجہ دینے کے کہانی الاصل صحت اور دعویٰ عقار میں ف عقار یا بفتح ثغیر مستول کو کہتے ہیں اصطلاح فقہائین جیسے باخ زمین مکان وغیرہ صحت فابض ہونا مدعی علیہ کا مانت نہ ہو گا مگر لو اہی سے یا قاضی کے سلطنت یعنی اگر مدعی اور مدعی علیہ باہم متفق ہو یا وہین مانت پر کہ اس مکان یا زمین کا قاضی مدعی علیہ ہو تو فیہ اس کا مانت نہ ہو گا کیونکہ احتمال ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں متفق ہو گیا مال لینے کا اسطرہ ہو کہ وہ تصدیق کریں قبضہ مدعی علیہ کی حال نہ کہ وہ تو شخص ثالث کے قبضے میں ہو تو قاضی حکم کرے کہ اس کی کار خلاف شو منقول کے کہ اوس میں قبضہ کا مشاہدہ اور معلوم ہوا تاکہ وہ تو صرف تصادق متضمن کافی ہو نہ تو قبضہ مدعی علیہ کے لیے کہانی الاصل یا نہ تو مانت زمین ہو کہ دعویٰ طلب عقار اور دعویٰ شراعتا میں کچھ حاحات قائم کرنے ضرور کی نہیں اس بات پر کہ وہ عقار قبضہ میں مدعی علیہ کی ہو کہ اگر مدعی علیہ نے نما جیسے صحیح یا غلط





[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

طریق و معادیت اور تاجرانہ قول میں عام تو واضح ہوگی تہجج اور کی بن سیت چنانچہ اس صورت تسلیم میں اس حدیث کے یہ ہو سکتے ہیں کہ حضرت نے حکم کیا شاید اور میں سے بھی ماحود اسکے کہ مدعی نے ایک شاہد پیش کیا لیکن اس وقت عملی اعتبار سے اس کے اوپر کوہ عدم تکمیل اصابت شہادت لحاظ نہ فرمایا اور مدعی علیہ سے میں لی تو مراد میں مدعا علیہ جو زمین میں شمار سا یہ کہ احتمال ہے کہ مراد شاہد سے جریمہ ہو کیونکہ دو مری حدیث میں مروی ہے کہ حضرت نے اس کی شہادت کو متناہز نزد و شہادت کے رکھا اور یہ کہ اس کی خصوصیات میں سے چوتھا لیا کہ الف دلام قصی بالیمین مع الشاہدین عندک ہر دو اور مراد حضرت علی علیہ السلام کی شہادت سے شہادت معصومہ یعنی زور مردوں کی یا ایک مراد زور مردوں کی مراد جو اسی طرح سے الیمین سے بیہون معصومہ یعنی میں مدعی بدلیا تھا شاید کہ میں سے میں شاہد کی مراد جو کوئی شاہد کو حکم کیا کہ لفظ استہد کا کہے کیونکہ استہد الفاظ میں ہیں سے چوتھا شہاد یہ کہ عمل میں بیٹ برتعارف ہوا سند سلف مناسبت میں ہمارا اور تانصیب میں اور یہ دلیل قاطعہ اس حدیث کے سرور کیا ہوا ہے جو لے پر غامض آیا کہ استدلال امام شافعی اور دیگر مقلد کا بابت اثبات سائلین کے اس تمام میں ہونا کیونکہ مذہب و لکار و شہادت جو مدعی پر بعد نکول بھی علیہ اگر مدعی نے ایک گواہ بھی پیش کیا ہو اور یہ مخالف ہو اس حدیث کے کبھی اگر کوئی کہے کہ اس مسئلہ کے اثبات کی یہ دلیل نہیں بلکہ روایت کی واقفیتی اس سے کہ جس سے کہی علیہ زور و سکر کی شہاد اور مطالب حق یعنی مدعی کے قہ جواب و سکا یہ جو کہ قطع نظر اسکے کہ یہ حدیث بھی ایک نقل اور زور سے یہ کہ احتمال ہے کہ یہاں دوسری واقعہ میں مع الشاہد کا ہر دو اسناد اور اس کی شہادت معصیت پر تصریح کی اس کی سبب حدیث میں سے اختلاف عشرت کا و لکن حکم اس معنی تحقیق المقام و فیاد کہ نہ ناکفایۃ کا ول کا دھام استدلال عجیب امام مالک نے موطا میں لکھا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں مع الشاہد الامام حجت نہیں بسبب قول اللہ تعالیٰ کے ولان لا یستألف الا کثیرۃ توجب ادون لوگوں پر یہ کہ اگر ان میں سے کسی نے کہ اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا ایک شخص سے مال کیا اس میں حلف لیا یا نہ طبع سے تو اگر حلف کرتا جو ماطل جو ماطل ہوا اس سے جی اور اگر نکول کرتا جو تو بھی حلف دلاتے ہیں صاحب حق کو تو یہ ایسا امر جو نہیں اختلاف اور میں کسی کا لوگوں سے اور کسی شہدین شہدوں میں سے تو کس دلیل سے نکالا ہوا اس کو اور کس کتاب میں پابا اس کے کو تو جب اس امر کو اقرار کرے تو ضرور ہے کہ اقرار کرے میں مع الشاہد کا اگر نہیں ہے جو یہ کتاب اللہ میں اتنی تحقیق میں کہ تمام ہوں کہ یہ استدلال عجیب جو امام مالک سے کہیونکہ ثبوت حلف مدعی علیہ کا تو امانہ دیت متواتر یہ دستور ہے موجود ہر ملکہ اور یہ معامع جو مجتہدین کا تو یہ کہ کس دلیل سے نکالا ہوا اس کو معید جواب سے اور اگر مراد ہو جائی و اس امر میں سے حلف مدعی علیہ مع حلف مدعی در صورت کمول مدعی علیہ ہے تو اس کو اتفاقی کہنا اور مجمع علیہ بلاد و اسما کا قرار دینا خلاف واقع اور غیر مسلم یا انصہم جو لوگ ہیں مع الشاہد کو حجت نہیں ملتے ہیں وہ کتب کہتے ہیں کہ قسم رو کی جاو کی مدعی پر تو بلا رست اس دونوں امروں میں غیر ثابت اور لے دلیل ہوا شاید کہ امام مالک کی اس عبارت کا مطلب یہ کہ اور ہو دے کہ وہ ہمارے ہم ناقص ہیں آیا ہو والد عالم ہوا عبادہ ص اور میں قسم لی عاقبتی ہوا امام صاحب کے نزدیک سکر سے کلام اور رجعت اندر عدت میں آہدات ایلا کے اندر رجوع کرے میں با و دام و لد ہو لے میں اور دام ہو لے میں تا وہ سے میں اور دلائل اس رطلاب صاحب کے فصل کتاب میں مورثین اس سائل کی یوں مذکور ہیں کہ

بہر حال اگر کسی نے یہ قول لکھا ہے کہ اس حدیث میں شہادت کا یہ قول ہے کہ اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا ایک شخص سے مال کیا اس میں حلف لیا یا نہ طبع سے تو اگر حلف کرتا جو ماطل جو ماطل ہوا اس سے جی اور اگر نکول کرتا جو تو بھی حلف دلاتے ہیں صاحب حق کو تو یہ ایسا امر جو نہیں اختلاف اور میں کسی کا لوگوں سے اور کسی شہدین شہدوں میں سے تو کس دلیل سے نکالا ہوا اس کو اور کس کتاب میں پابا اس کے کو تو جب اس امر کو اقرار کرے تو ضرور ہے کہ اقرار کرے میں مع الشاہد کا اگر نہیں ہے جو یہ کتاب اللہ میں اتنی تحقیق میں کہ تمام ہوں کہ یہ استدلال عجیب جو امام مالک سے کہیونکہ ثبوت حلف مدعی علیہ کا تو امانہ دیت متواتر یہ دستور ہے موجود ہر ملکہ اور یہ معامع جو مجتہدین کا تو یہ کہ کس دلیل سے نکالا ہوا اس کو معید جواب سے اور اگر مراد ہو جائی و اس امر میں سے حلف مدعی علیہ مع حلف مدعی در صورت کمول مدعی علیہ ہے تو اس کو اتفاقی کہنا اور مجمع علیہ بلاد و اسما کا قرار دینا خلاف واقع اور غیر مسلم یا انصہم جو لوگ ہیں مع الشاہد کو حجت نہیں ملتے ہیں وہ کتب کہتے ہیں کہ قسم رو کی جاو کی مدعی پر تو بلا رست اس دونوں امروں میں غیر ثابت اور لے دلیل ہوا شاید کہ امام مالک کی اس عبارت کا مطلب یہ کہ اور ہو دے کہ وہ ہمارے ہم ناقص ہیں آیا ہو والد عالم ہوا عبادہ ص اور میں قسم لی عاقبتی ہوا امام صاحب کے نزدیک سکر سے کلام اور رجعت اندر عدت میں آہدات ایلا کے اندر رجوع کرے میں با و دام و لد ہو لے میں اور دام ہو لے میں تا وہ سے میں اور دلائل اس رطلاب صاحب کے فصل کتاب میں مورثین اس سائل کی یوں مذکور ہیں کہ

ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ ایک کتا اور ایک گدھا کی عورت نے یا اسکا اولاد ہو بھی عورت مائی لکھی کہ چوڑا اور مردانہ کتا کہ جسے یاد دہی  
 کیا ایک شخص نے بعد طلاق کے اور گدھا جانے عدت کے کہ میں نے رجعت کی تھی عدت کے اندر اور انکار کیا عورت نے یا  
 اسکا اولاد ہوا یا دعویٰ کیا ایک شخص نے بعد گدھا جانے عدت اہل کے کہ میں نے رجعت کیا تھا ایسا ہے قعدت کے کو لا کلام  
 کیا عورت نے یا اسکا اولاد ہوا یا دعویٰ کیا ایک شخص نے بعد گدھا جانے عدت اہل کے کہ میں نے رجعت کیا تھا ایسا ہوا یا جھگڑا کیا  
 مردوں نے آزادی کی دولا یا دلا اسوالہ میں ماسی طور پر یا دعویٰ کیا لوندی نے اپنے مولیٰ پر کہ میرے اولاد ہوئی تھی  
 مولیٰ سے اور دعویٰ کیا تھا اسکا مولیٰ نے اور مرگیا ہو و لا د را سکا اولاد میں ماسی ہو سکتا کیونکہ مولیٰ سے اگر دعویٰ  
 کیا کہ میری ام ولد ہو تو وہ ام ولد ہو جاوے گی صرف اس کے اقرار سے ایمین اوس لوندی کے انکار کی طرف التفات ہوگا  
 زمینیں امام صاحب و صاحبین کی مذکور ہیں مصل میں لیکن صحیح و مختار یہ ہے کہ ان سائلوں جنہوں میں قسم لی جاوے گی  
 و غیرہ اور قضاوی تافسی خان میں ہے کہ فتویٰ قول صاحبین ہے چہ اسکا اولاد کلام میں گذرانی الاصل **ص** اور میں قسم لی جاوے گی  
 حد اور مصل میں **ف** جیسے حد و ما اور حد و غارت میں عورت حد کی یہ ہے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا دوسرے پر کہ تو نے  
 مجھ کو بہت زنا کی لگائی تھی اور تجھ جلد ام اور مدعی علیہ نے انکار کیا تو اس پر قسم نہادو گی بالا اجاب اور عورت کھان کی یہ  
 ہے کہ عورت نے دعویٰ کیا کہ زنا نہ کر تو نے مجھ کو بہت لگائی تھی زنا کی تو تجھ جلد ام و صاحب پر اور مرد نے انکار کیا تو اس کو قسم  
 نہ دلائی جاوے گی گذرانی الاصل **ص** اور مرد نے اگر جوہی سے انکار کیا تو اس پر قسم لی جاوے گا اس کے یہ تو اگر  
 اس نے کول کیا ضمان دیکھا مال کا اور ہاتھ کا یا با دیکھا اس واسطے کہ کول ایسی دلیل ہے جس میں قسم نہ دلائی جاوے گا  
 نہ دلائی جاوے گی نہ کو قسم دلائی جاوے گی اگر عورت نے دعویٰ کیا اس کے طلاق دینے کا قبل دخول کے اس واسطے کہ طلاق  
 میں بالا اجاب قسم لیجاتی ہے تو اگر مرد کول کر لیا ضمان دیکھا عورت مذکورہ میں عورت کے کھنکھ ہر کا اسطرح لکھی ہے جب  
 عورت دعویٰ کرے مگر کا یا خد کا اور انکار کرے شوہر تو قسم لیجاوے گی اوس سے اور اگر کول کر لیا تو مال اوس پر لازم ہوگا  
 اور عورت اوس پر حلال ہوگی کول سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اسی طرح نسب میں جب مدعی بسبب قسم کسی حق کا مدعی  
 کرے جیسے میراث یا عقد کا اور سو ان دونوں کا مثل جز قیضا اور امتناع رجوع کا ہے میں **ف** یا ضمانت کا یا  
 حق کا بسبب ملک کے یا بہر میں رجوع نہ ہو سکے کا شامی **ص** تو مدعی علیہ سے طاعت لیجاوے گا دیکھا اگر کول کر لیا تو وہ  
 حق ثابت ہو جاوے گا و نسب نزدیک امام صاحب کے اسی طرح جو مذکورہ قصاص کول تو اس طاعت لیجاوے گا و اما نہ اگر کول کر لیا  
 کر لیا قصاص نفس میں **ف** قصاص نفس کی مسئولیت کے بارے میں اسکا قتل واجب ہوگا اور قصاص الاطراف کی یہ کہ  
 مدعی کسی کے ہاتھ یا بائوٹن کاٹ ڈالے اور مدعی اسکا شوہر یا شاہد کہ مدعی علیہ کے بھی ہاتھ یا بائوٹن کاٹے ماسی  
**ص** تو قید کیا جاوے گا مدعی علیہ ضمانت کے اقرار کرے یا طاعت کرے اور اگر کول کر لیا قصاص الاطراف میں عورت کے  
 کول سے اوس سے قصاص لیجاوے گا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک قصاص نفس میں جو کول بیت  
 لازم ہوگی قاتل پر یا اسطرح قصاص الاطراف آتش آتش **ف** اور فتویٰ امام کے قول ہے کہ جو **ص** مدعی سے  
 کہا میرے کو اٹھ مہر میں **ف** یعنی مہر میں کہاں تک کہ اگر مدعی کہیں کہ میرے پاس گواہ نہیں ہیں یا میرے پاس گواہ

حدود  
سر و کلاه

حدود  
سر و کلاه







۱۸ چار میں اسکی مثال یوں لکھی جو قاضی کے مدعی علیہ سے کہ تو قسم خدا کی یا سہارا کہ مانے والا تو خدا کا مدعا تھا اور میں میری جان بچاؤ  
 اور مجھے میری جان بچاؤ چاہی کہ میں نے کافر سے اور یہ مال میں جو اور نہ اور میں نے کچھ قسمی اور قاضی کو یہ یونہی جو کہ تاکید کرے قسم کی  
 اس زیادہ کیا کہ لیکن اسکا کرے اس شکل کہ مدعی غیر پر قسم کر رہا جو اسے اسوا سے کہ اسکا حق اس پر صحت ایک قسم کا جو اور بعدوں نے  
 کہا کہ جو شخص سخت ویدار سے سو رہا وہ ستر کا قسم کی حاجت نہیں البتہ جو ایسا سواد ستر سخت کرے اور بعدوں نے کہا کہ اگر کوئی  
 قلیل ہو تو تعلیق قسم کی حاجت نہیں البتہ اگر مال غلبہ کا دعویٰ ہو تو تو قسم کو سخت کرے ہمارے تو اگر قاضی نے مدعی علیہ کو اللہ تعالیٰ کی  
 قسم دی اور اسے تعلیق قسم سے انکار کیا تو قاضی اور ستر کوئی سے ملکر نہ کرے اسوا سے کہ مطلب اللہ کی قسم سے جو اور دو ماہ میں جو  
 در مختار عن الزلیحی **ص** اور سو کی تاکید قسم کی سلاسل بنیاد در کمال سے **ف** تعلیق نیاں ہو کہ رمضان میں یاربہ کے  
 دن قسم لے اور تعلیق مکان یکہ سجدہ یا بیت اللہ میں قسم لے تو در مختار میں جو کہ یہ تعلیق مستحب ہیں جو قاضی کو تو طواہر جو اگر کرے  
 تو بلع ہو لیکن نقل کی نشانی نے محیط سے کہ نہیں جائز ہو تعلیق قسم کی ساتھ مکان کے **ص** اور امام شافعی کے تو یہ تعلیق قسم  
 کی جائزے زماں سے جیسے بعد از عصر کے دن محبوب کے اور مکان سے جیسے جامع مسجد میں نزدیک منبر کا اور سو دی کو یوں حلف  
 ولا ینکے کہ قسم جو اس خدا کی کہ جسے اتارا قورات کو موسیٰ علیہ السلام پر اور نصرائی کو اسطرح کہ قسم جو اس خدا کی جسے اتارا بائبل کہ  
 یسعی علیہ السلام پر اور دعویٰ کو اسطرح کہ قسم خدا کی سے پیدا کیا آگ کو اور رتبت پرست قسم خدا کی ولا دیکھے **ف** کیونکہ رتبت  
 پرست اور کریم ہیں جو خدا تعالیٰ کا فرمانہ اللہ تعالیٰ نے **وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَتْلُوهُ سَلَامًا** اور **وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَتْلُوهُ سَلَامًا**  
 یعنی اگر تو میرے ستر پرست کر کہنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو البتہ کہنے کے خدا نے پیدا کیا اور پارسچی اور ہندو سے آگ کی در گناہ قسم  
 زلیو سے کیونکہ تعلیق بغیر خدا جائز نہیں ہے بلکہ یوں کہ قسم جو اس خدا کی جسے پیدا کیا آگ کو اور گناہ کو در مختار میں جو کہ فرقہ کہہ پرست  
 نہیں خدا سے عود ملے بلکہ انکار کرتے ہیں خدا سے تو اسے کس چیز کی قسم لیا دیگا یہ معلوم نہیں جو اس قسم کہتا ہے کہ اس نے دہ کی  
 قسم لیا دیگی اسوا سے کہ وہ بھی سجدہ اسما سے الہی جو حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں جو میں اور اسے دی اور کہتا ہے جو کہ  
 اور اگر سو دی نصرائی یا ستر ہندو سے صرف خدا کی قسم لے تو کافی ہو جاوے گا اور مختار میں جو کہ اگر مدعی علیہ کو ٹکا ہو تو اسکو حلف  
 دینے کا یہ طریقہ ہو کہ قاضی اس سے کہے کہ تجھے میرے جو خدا کا اور اسکا عتیاق یا اگر ایسا اور ایسا ہو کہ چاہے وہ اپنے سر سے انکار کرے کہ ہاں تو  
 وہ حلف ہو جاوے گا اور اگر میری سجدہ ہو تو قسم لکھنا تاکہ وہ اسکا جواب لکھے اپنے خط سے اور اگر وہ لکھنا نہ چاہے تو اسکو شہادے  
 قسم دیوے اور اگر لکھا اور ستر اور ادعا بھی ہو تو اسکا بائسم کھاوے یا اسکا دوس یا اگر پاں دوسمی ہو تو قاضی نے جس شخص کو  
 اس کے قائم مقام کیا جو وہ حلف کرے خطا دی لے لکھا کہ یہ قسم کیا طریقہ ہو اسوا سے کہ متعلق بالغیر جو بالغیر میں قطع پر اسکو تحریر کرنا چاہے جو  
 معلوم کر کہ یہ قول محال ہے جو قائم کے کہ نیاں استخوان میں جاری ہوتی ہے حلف میں ناشی **ص** اور نہ حلف دیے جائے  
 یہ لوگ **ف** یعنی یہو اور نصرائی اور رتبت پرست **ص** ایسے عبادت مانوں میں **ف** اسوا سے کہ قاضی کو اس کے عبادت  
 قانون میں جانا کہ وہ یہ کہو کہ وہ مجمع شایع میں اور دینار کر کہ است تحریر جو اسوا سے کہ خداوند اطلاق کر کہ است تحریر جو اور میں نے  
 متروک دیا ہوا اس سلاسل کی تصریح کو لازم کیسے جو کہ اسکا کذا فی البحر الزاں **ص** ہاں قسم لانی جاوے مدعی علیہ کو حاصل ہو  
**ف** ہاں غلبہ کا یہ کہ اگر سبب ایسا ہو تو قسم میں ہو سکتا جیسے عسکر مسلمان کا تو اس میں حلف سبب ہو چکا اور اگر









یعنی مصطفیٰ زمرہ کا تو بھی خصوصیت ساقط نہ ہوگی اس طرح جب مدعی نے دعویٰ کیا کہ ایک نکل کا مدعی علیہ یعنی مصطفیٰ زمرہ کا تو بھی خصوصیت  
ساقط نہ ہوگی اسی طرح مدعی نے یہ کہہ کر کہ ایک چیز جو یہ تھی میرے پاس اور مدعی علیہ نے اس کے جواب میں یہ کہہ کر کہ ایک چیز میں اس کا جو تھا  
کی تو بھی خصوصیت ساقط نہ ہوگی نزدیک و دور کے ساقط ہو جائیگی **ص** جیسے گواہ اگر اس بات کی گواہی دے کہ مدعی نے  
کی طرف سے کہ مدعی علیہ میں اس کو ایک شخص نے امانت رکھا جو کہ مراد و سکون میں ہے جانتے **ف** تو خصوصیت مدعی کی دفع نہ ہوگی اس  
کہ احتمال ہو کہ نہ شخص ہی مدعی ہو **ص** البتہ اگر گواہ صرف امانت میں اس کی امانت رکھنے والے کی صورت کو پہچانتے ہیں اور اس کے نام  
و نسب کو نہیں جانتے تو خصوصیت ساقط ہو جائیگی نزدیک و دور کے **ف** کیونکہ جب گواہوں کا نام و نسب امانت رکھنے والے کا  
بیان کر دے اور اس کی صورت کو بھی پہچانتے ہیں باقسط اس کی صورت کو پہچانتے ہیں تو گواہ جانتے ہوئے یہ بات کہ امانت رکھنے والا شخص  
مدعی نہیں ہے اور نزدیک و دور کے خصوصیت ساقط نہ ہوگی فقط صورت پہچانتے سے جب تک گواہ نام و نسب بھی اس کا بیان نہ کریں  
کیونکہ انھوں نے ایک شخص کو نہیں دیکھا کہ جس نے امانت رکھی ہو اس کے نزدیک کذا فی الاموال **ص** اور اگر مدعی نے اس طرح دعویٰ کیا  
کہ یہ شخص تو جسے میں نے مدعی علیہ کے ہاں دیکھا ہے تو یہ مدعی علیہ نے یہ کہہ کر کہ ایک چیز نے میرے پاس امانت رکھوائی ہے تو خصوصیت مدعی کی  
ساقط ہو جائیگی اگر مدعی علیہ نے یہ بیان کر دیا کہ میں نے اس سے ایک شخص کو اس صورت میں خصوصیت دفع نہ ہوگی جب مدعی گواہوں سے یہ بات نہ جانتا  
کرے کہ نہ یہ کہہ کر کہ میں نے اس سے ایک چیز کے لئے لینے کے لئے **ف** اس واسطے کہ مدعی نے جب یہ کہہ کر کہ اس نے یہ چیز میری چیز ہے  
تو اس سے انکار کیا کہ نہ الیہ کہہ کر کہ اس نے یہ چیز میری چیز ہے تو مدعی علیہ کا یہ خصوصیت نہیں ہے و کالات فی ثوابت کہ اگر اس شخص کے  
لے لینے کے لئے جانتا تھا یا نہیں کہ ان مسائل کو متنبہ کیے ہیں کہ اس واسطے کہ مدعی علیہ کے جواب کی باج میں مدعی نے اس سے  
امانت و دشمنی ماریت تشریحی اقرار و توبہ میں پہچاننے خصوصیت بھی اس سے کہ اس میں پہچاننے میں تو نزدیک و دور کے خصوصیت  
دفع نہ ہوگی اور نزدیک و دور کے خصوصیت دفع ہو جائیگی اگر مدعی علیہ گواہوں کا نام نہ کرے اسے بیان کر دے تو نزدیک و دور کے خصوصیت کے  
اگر مدعی علیہ مرد صالح ہو گا تو اس خصوصیت دفع ہو جائیگی اور اگر شہور ہو گا تو یہ جویں اور اگر گواہوں میں سے تو دفع نہ ہوگی اس واسطے کہ وہ کہہ کر کہ اس نے  
مال اس کے قبضے میں ہے ایک شخص غائب ہونے والے کو تو اس کے لئے کہ تو وہ دے گا تو اس کے اس میں کہ کہہ کر کہ یہ مال امانت رکھوا تو اس کو تو یہ  
مال کا دعویٰ نہ کرے گا اور نزدیک و دور کے خصوصیت دفع نہ ہوگی جب گواہوں نے یہ کہہ کر کہ ہم اس شخص کو نہیں پہچانتے مگر صورت گواہوں نام و نسب  
اس کا میں جانتے اور نزدیک و دور کے خصوصیت دفع ہو جائیگی جیسے مدعی علیہ گواہوں کا نام نہ کرے تو اگر وہ بیان کر دے کہ یہ مال اس کے لئے امانت رکھوا تو اس کو تو یہ

**ص** باب ایک چیز مرد و خصوصیت کے دعویٰ کے بیان میں

قادر و قادر اسکا یہ کہ گواہ غیر قابض کے ادلی میں قابض کے گواہوں سے اگر یہ ایک کے گواہ وقت بیان کریں اور ایک کے گواہ  
وقت نہ بیان کریں **ف** جانا چاہیے کہ جب دعویٰ ایسے دو خصوصیت ہو کہ ایک چیز ایک شخص قابض ہو اور دوسرا قابض مدعی نے  
تو گواہ خارج کے ہیں ہو گئے ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک گواہ قابض کے ادلی میں پھر اگر ایک کے گواہوں کا وقت بیان کیا تو نزدیک  
ہم مطلق اور نزدیک خارج جی کے گواہ مقیم ہو گئے اور برابر ہست کے نزدیک کے گواہ مقیم ہو گئے مجموعی وقت میں کیا ہو گا کذا فی الاموال  
**ص** اور اگر دونوں شخص خارج ہیں اور دونوں شافعی کے نزدیک تو کار دعویٰ کیا اور برابر اسے گواہ قائم کیے تو وہ شرا و حرم و احد و دونوں کو  
دیکھا جائیگا ہمارا مذہب ہے اور شافعی کے نزدیک دونوں طرف کے گواہ مرد و مرد ہو جائیگا **ف** یا قرہ کیا جاوے گا جس کے نام پر قرہ









دعوی کیا ایک جانور کی میدان میں سے تار پیر او کی میدان میں کی میان کی تو، وں جانور کا سر کھانیا گیا  
 جسکی تار پیر کے موافق ہو گا اور سکود لایا جانو گا اور اگر موافقت اور مخالفت کچھ معلوم ہو سکے تو وہ جانور دونوں کا ہو گا اور وں  
 اور کا دونوں کے گواہوں کے مخالف نظر تو دونوں کے گواہ مردود ہو جائیگا اور وہ جانور جسکے پاس تھا اسی کے قبضے میں  
 رکھا جانو گا تو اگر وہ دونوں نار حرمین سے ایک نے دعوی کیا ذوالیدر کہ یہ چیز تو میری غصب کر لی تھی اور دوسرے نے  
 کہا کہ میں نے یہ چیز میرے پاس مانت رکھا لی تھی اور ہر ایک نے گواہ قائم کیے تو دونوں کے لیے حکم کیا جانو گا اوس چیز کے  
 نصف نصف کا اس واسطے کہ دونوں برابر ہو گئے کیونکہ جسکے امانت سپرد ہووے وہ جیل نکا کر کے امانت سے تو غاصب  
 ہو جاتا ہے سو گویا دونوں شخص شرعی غصب کے ہوئے **ف** اور ماؤنہین برابر ہو گئے اسی طرح اسی **ص** جو کپڑے کو  
 پہنے ہوئے ہے وہ زیادہ مفدا ہو اوس سے جو اتنی کو کپڑے ہوئے **ف** میان سے وہ مسائل شروع ہوئے ہیں  
 جنہیں ہر شخص شرعی میں اسبب قبضے کے اوس کسی پاس گواہ نہیں ہیں بدلتے ہیں ہر کہ جس موضع میں ایک مالکی کی ملک کا حکم ہو گا اوس  
 سے کہ وہ خود اس کے قبضے میں ہو تو اس پر شتم واجب ہوگی اگر طرف ثانی ظلم کرے پھر اگر وہ شتم کھائے تو بری الذکر ہو گیا  
 اور اگر شتم سے انکار کیا تو وہ مال گیا اور دوسرا شخص جیتیکا **ص** اسی طرح جو کپڑے پر سوار ہو وہ مقدم ہو اوس شخص  
 حوا کی لگام کو کپڑے ہوئے ہر اندر جو زمین پر بیٹھا ہو وہ اولیٰ ہو اوس سے جو اسکی پچھڑی پر بیٹھا ہو اور جسکا بوجھاؤ  
 پر لدا ہو اور اولیٰ ہو اوس سے جسکا کوزہ اونٹ پر لٹکے ہر آؤ جو فرش پر بیٹھا ہو اور جو اسکو کپڑے ہوئے ہر  
 دونوں برابر ہیں **ف** جیسے دونوں بیٹھے ہیں ایک فرش پر یا سوار ہیں ایک زمین پر درختا **ص** اور جو ایک  
 کے ماتھے میں کپڑا ہو اور دوسرے کے ماتھے میں اسکا کنارہ ہو تو دونوں برابر ہوئے **ف** کنارے سے مراد وہی کپڑا  
 اسکا کنارہ جو بنا ہو اور نہ سر اسقط ہو یا ماؤنہین ہر اندر درختا **ص** اگر ایک لڑکا جو بولتا ہو اور بات کو سمجھتا ہو ایک شخص  
 قبضے میں ہو یہ کہ میں اصلی آزاد ہوں تو قول اوس کا مستحب ہو گا اور جو وہ قبضے میں زید کے ہوا رکھے کہ میں غلام مرد کا  
 ہوں تو وہ زیدی کا غلام رہیگا اور جو وہ لڑکا لول نہ سکتا ہو اور بات کو نہ سمجھتا ہو دوسرے تو جس شخص کے قبضے میں ہو اوسکا  
 غلام ہو گا تو اوس شخص کی ہوگی جسکی کڑیاں اوس پر رکھی ہوئی ہوں یا اوسکی دیوار سے یہ دیوار متنازع فیہ متصل ہووے  
 بطریق اتصال **ف** اتصال تریع یہ ہر کہ ایک دیوار دوسری دیوار سے اسطر علی ہووے کہ ایک دیوار کی  
 اینٹیں دوسری دیوار کی اینٹوں میں داخل ہوں اور اتصال تریع اسواسطے اسکا نام ہو کہ اسطر د و دیوار میں اسواسطے  
 بنائی جاتی ہیں کہ اور د و دیواروں کے ساتھ ملکر ایک کان مربع کا احاطہ کر لیں کنڈانی الاصل مقابل اس اتصال کے  
 اتصال ملازقت ہو یہ کہ ایک دیوار کا کنارہ دوسری دیوار کے کنارے سے ملا ہووے یعنی دونوں دیواروں کا  
 جوڑ معلوم ہو تا ہو یہ دونوں صورتیں اینٹوں کی دیوار میں معلوم ہو گئیں اب اگر لکڑی کی دیوار میں ہوں تو اتصال  
 ہر اسطر ہو گا کہ ایک دیوار کی لکڑی دوسری دیوار میں گئی ہو درختا **ص** اور اگر وہ متخصون فر دعوئی کیا  
 دیوار کا اور ایک کے اوس دیوار پر پڑے **ف** یا بانس جو کڑیوں پر رکھے جاتے ہیں **ص** دھرے ہوئے ہیں  
**ف** یا ایک کی دیوار کے ساتھ وہ دیوار متنازع فیہ اتصال ملازقت کشتی ہر درختا **ص** تو وہ شخص انی ہو گا

علاء الدین علی بن ابی طالب

بیک عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن

ہا کہ دیواروں میں مشترک ہو سکیں اور اگر ایک شخص کی کڑیاں دیوار پر رکھی ہوں اور دوسرے کی دیوار کے ساتھ اتصال تریع رکھتی ہو دوسرے تو صاحب قنابل زیادہ مقدار ہو گا اور بعضوں سے کہہ لیں کہ کڑیاں کھینچیں وہ اولیٰ جو گا لیکس صحیح اولیٰ ہو اور جو کڑیاں غلام سے رکھی گئی ہیں دوسرے شخص کی دیوار پر تو صاحب دیوار اگر اس کے اوکھا ٹیٹ کے مطابق سے اسرار کر دیوے یا ملج یا بھوکو دے تو وہ حق مطالبہ ساقط نہ ہو گا پس اگر صاحب دیوار نے اس مطالبہ سے اسرار کیا بعد اود کے وہ مکان کسی کے ساتھ حیدر الا تو مستثنیٰ کو مطالبہ اوس حق کا یہو بخیر جو اسی طرح اگر صاحب دیوار نے وہ مکان کر لیا کہ وہاں وہاں رکھنے والے کو تب بھی اوس کا حق مطالبہ ساقط ہو گا در مختار **فصل** اگر ایک دار میں ایک شخص کے دس بیت ہیں اور دوسرے کا ایک بیت ہو تو وہ دونوں اوس کے سهم کے سماع میں برابر ہو جائیں گے یعنی صاحب بیت واحد اور صاحب بیت کثیر جو حق کے استعمال میں برابر ہیں یعنی پھر لے میں اور اسباب رکھنے میں اور کڑیاں پیرنے میں و غیر ذلک غلیۃ الا وحکم لیکن باقی کا حصہ لینے میں اگر کڑیاں ہوں تو بقدر دریں ہر ایک کے لیے جو حصہ ہوا اس واسطے کہ باقی کا جانب پیچھے کے لیے ہو جو جسکی زمین زیادہ ہو اسکو زیادہ حاجت ہو در مختار **فصل** دو آدمیوں کے اگر ایک میں کڑی دعویٰ کیا اور ہر ایک کے کتا ہو کہ وہ زمین میرے قصبے میں ہو تو قاضی حکم دیوے کسی کے قصبے کا یہاں تک کہ دونوں گواہ قائم کر لیں اپنے اپنے قبضے پر پھر جب دونوں گواہ قائم کر دیں تو وہ زمین دونوں کو نصف نصف دلائی جاوے گی اور جو ایک ہی شخص سے گواہ قائم کیے اپنے قبضے پر یا تھو کہ کیا اوس شخص نے زمین متنازع فیہ میں کدائیں بنائی ہیں یا نہ بنائی تھی یا اگر تھو کا تھو داتا تو اسی کے قصبے کا مکمل ہو گا **فصل** اس واسطے کہ استعمال اور تصرف دونوں لیلیں جسے کی ہیں بڑا

### فصل باب دعویٰ نسب کے بیان میں

زید نے ایک لونڈی بھی عمر کے ساتھ بعد اوس کے چھ مہینے کے اندر وہ جنی اور زید نے دعویٰ کیا کہ یہ ولد میرا ہو تو اوس ولد کا نسب ثابت ہو جاوے گا زید سے اور وہ لونڈی زید کی ام ولد ہو جاوے گی اور بیع شیعہ کی جاوے گی اور جس عمرو کو والدین لایا جاوے گا اگر عمر و بھی اوس طرح کے کا دعویٰ کرے زید کے دعوے کے ساتھ یا بعد اوس کے **ف** یہ ہمارا مذہب ہو اور زفر اور شائع کے نزدیک دعویٰ زید کا ناظر ہو گا اس واسطے کہ زید کا بیچنا اوس لونڈی کو اقرار ہوا اس بات کا کہ یہ میری ام ولد نہیں ہے بلکہ لونڈی ہو تو اب دعویٰ والدین متناقص ہو اور سابق سے اور ہماری دلیل یہ ہو کہ نطفہ ٹھہرنا ایک ہی جسمی ہو تو اوس میں متناقص ہو گیا جاوے گا اور نطفہ ٹھہرنا زید کی ملک میں دلیل ہے اس بات کی کہ ولد زید کا جو اس واسطے کہ وقت بیچ سے چھ مہینے پورے نہیں گذرے ہیں تا احتمال ہوا اس بات کا کہ بیچ کے نطفہ ٹھہرنا کہ کو اقل مدت محل چھ مہینے ہیں اور یہ جو کہما کہ عمر و اگر دعویٰ کرے اوس ولد کا ساتھ زید کے یا بعد دعویٰ زید کے اس واسطے کہ اگر سید عمرو نے دعویٰ کیا ولد کا تو نسب دوس سے ثابت ہو جاوے گا اور اس دعویٰ کی صحت اس طرح کی جاوے گی کہ عمرو نے اوس سے نکاح کیا ہو گا جب وہ زید کی ملک میں تھی پھر استیلا دیا اوس کا بیچ زید لیا اوسکو کہ زانی الاصل بنیاد **فصل** اور اگر اسی صورت مذکورہ میں لونڈی مگر لگی اور لڑکا زندہ ہو اور زید لے اوسکو لیا کیا تو بھی سبب سے ثابت ہو جاوے گا تا اوس صورت میں جب اگر کما کر گیا ہو دوسرے **ف** اس واسطے کہ ولد اصل بنیاد سبب میں بنیاد علیہ السلام ہے ابراہیم کی ماں کے لیے کہ زنا کیا اوسکو اوس کے والد نے نہایت کیا اوسکو اس ناجائز سے اس جہاں سے

نصف اولیٰ اصل کا لکھا جاوے گا

اور سب صحیح ہو اور دعویٰ نزدیک کا بعد وہ چاہے لوٹندی کے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ پورا اثبات ہو کو بھیج دینا اور صاحبین کے  
 نزدیک بقدر حد دل کے نہ اس کی ہاں کے لئے کو کذا فی الاصل زیادہ **ص** اور اگر کسی صورت مذکورہ میں نہ ہو تو اس  
 لوٹندی کو ترازو کر دینا تھا تو بھی نسبت یہاں تا ب ہو جاوے گا اور نزدیک صرف متن بقدر حد دل کے کو بھیج دینا **ف** صورت اس کی  
 یوں ہوگی کہ متن کو تقسیم کر دینا ہے نسبت پر لہذا ہی اور اس کے لئے کہ کہ تو جو لڑے کو کو بھیجے گا اور سکون یہ بھیج دینا کو اور جو ایک  
 مان کو کو بھیجے گا اور سکون یہ بھیج دینا کذا فی الاصل **ص** اور اگر ترازو دل کو ترازو کر دینا تھا **ف** یا دونوں کو ترازو کر دینا  
 تھا **ص** ثواب دعویٰ نزدیک کا سمیع ہو گا جیسے اس صورت میں کہ وہ لوٹندی چھ مہینے سے زیادہ لیکن دہریس سے کم میں جہی  
 یا دہریس سے زیادہ میں جہی **ف** یعنی اس دونوں صورتوں میں جہی دعویٰ نزدیک کا سمیع ہو گا **ص** مگر اس وقت کہ  
 عمر و زید کے دعوے کی نقد ہیں کہ تو اول دشمنوں میں **ف** یعنی جب چھ مہینے سے کم میں جہی اور دہریس کے دعوے کو ترازو  
 کر دینا یا چھ مہینے سے زیادہ اور دہریس سے کم میں جہی **ص** وہی قسم اول کا حکم ہو گا **ف** یعنی نزدیک کا نسبت ثابت  
 ہو جاوے گا اور وہ جو ترازو ہی نزدیک ام ولد ہو جاوے گی اور بیع منہج کو جو جاوے گی اور قریب ہو جاوے گی کذا فی الاصل **ص** اور غیر  
 قسم میں **ف** یعنی جب وہ لڑائی اور دہریس زیادہ میں جہی اور مشتری نے بالغ کے دعوے کی تصدیق کی **ص** بیع باطل  
 ہو گیا اور لڑائی نزدیک ام ولد ہو گئی نکاح کی مراد سے **ف** امام دہریس اس لوٹندی کو کہتے ہیں جسکی مراد لڑائی حادہ  
 ہووے پھر حادہ کا مالک ہو جاوے یا جس لوٹندی کا حادہ مالک ہووے پھر وہ متن اور وہ دعویٰ کرے وہ لڑائی  
 اس پر حادہ ہی قسم ہو کہ لڑائی یہ صورت اسپر قبول ہو کہ بالغ کے پھر وہ لوٹندی مشتری سے خرید کر اسنیلا دیا گیا ہو گا کذا فی الاصل  
 یہ زیادہ **ص** جس شخص نے اپنی لوٹندی کے لئے کہ کہ جو اس کے پاس پیدا ہوا تھا بیچا اور مشتری نے اس کو بھیج دیا اور  
 کے ماتحت بیچا آپ اگر بالغ نے دعویٰ کیا اس لئے کہ کے نسب کا تو یہ دعویٰ منہج ہو گا اور بیع پھر جاوے گی جہی حکم جو مشتری نے  
 کا تب کر دیا اس لئے کہ کو یا کر دیکھا اس کو یا کر ایہ دیا اس کو یا بالغ نے اس کی ہاں کو کو کا تب کیا یا کر دیکھا یا کر ایہ دیا یا  
 نکاح کر دیا اس کا پھر لئے کہ کے نسب کا دعویٰ کیا تو بھی نسبت ثابت ہو گا اور یہ تصرفات تو ترازو سے جاوے گی اس واسطے کہ  
 یہ سب عوارض محتمل نقص ہیں اور دعویٰ نسب محتمل نقص نہیں بر خلاف اس صورت کے کہ مشتری نے اس لئے کہ کو ترازو  
 یا دہریس کر دیا ہووے کہ اس صورت میں دعویٰ بالغ کا سمیع ہو گا جیسا کہ اوپر گذرا **ف** اصل میں اس مقام پر ایک  
 تقریر جو متعلق ہر عبارت سے وقایہ کی اس واسطے استرک ہوئی **ص** جس شخص کی لوٹندی سے دو بچے توام **ف**  
 اس کا بیان آگے آتا ہے **ص** ادوی کے پاس پیدا ہوئے اور اون دونوں میں سے ایک کو بچہ ڈالا اور مشتری نے  
 اس کو ترازو کر دیا یا بعد اس کے بالغ نے اس لئے کہ اس کو جو اس کے پاس وجود ہو دعویٰ کیا نسب کا تو دونوں لڑکوں کا نسب  
 اس شخص سے ثابت ہو جاوے گا اور مشتری کا ترازو کرنا باطل ہو گا اس واسطے کہ جب ایک کا نسب ثابت ہوا اس شخص سے  
 تو دوسرے کا بھی ثابت ہو نا ضرور ہے تو اس میں اون دو بچوں کو کہتے ہیں جنکی پیدائش کے بعد میں چھ مہینے سے کم مدت گذر  
 ہووے اور اگر ایک شخص کے پاس ایک لڑکا نکھا اس نے یہ کہ کہ یہ بیٹا زید کا ہے پھر کہنے لگا کہ میرا بیٹا ہے تو اس کا بیٹا بھی ہو گا  
 اگر نہ زید کا کہ اس بات کا کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اگر زید انکار کر دیا تو اس کی

دور سبک بدین  
 مدبرم شمع و کاف  
 ۱۳۷  
 اور سب صحیح ہو اور دعویٰ نزدیک کا بعد وہ چاہے لوٹندی کے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ پورا اثبات ہو کو بھیج دینا اور صاحبین کے  
 نزدیک بقدر حد دل کے نہ اس کی ہاں کے لئے کو کذا فی الاصل زیادہ **ص** اور اگر کسی صورت مذکورہ میں نہ ہو تو اس  
 لوٹندی کو ترازو کر دینا تھا تو بھی نسبت یہاں تا ب ہو جاوے گا اور نزدیک صرف متن بقدر حد دل کے کو بھیج دینا **ف** صورت اس کی  
 یوں ہوگی کہ متن کو تقسیم کر دینا ہے نسبت پر لہذا ہی اور اس کے لئے کہ کہ تو جو لڑے کو کو بھیجے گا اور سکون یہ بھیج دینا کو اور جو ایک  
 مان کو کو بھیجے گا اور سکون یہ بھیج دینا کذا فی الاصل **ص** اور اگر ترازو دل کو ترازو کر دینا تھا **ف** یا دونوں کو ترازو کر دینا  
 تھا **ص** ثواب دعویٰ نزدیک کا سمیع ہو گا جیسے اس صورت میں کہ وہ لوٹندی چھ مہینے سے زیادہ لیکن دہریس سے کم میں جہی  
 یا دہریس سے زیادہ میں جہی **ف** یعنی اس دونوں صورتوں میں جہی دعویٰ نزدیک کا سمیع ہو گا **ص** مگر اس وقت کہ  
 عمر و زید کے دعوے کی نقد ہیں کہ تو اول دشمنوں میں **ف** یعنی جب چھ مہینے سے کم میں جہی اور دہریس کے دعوے کو ترازو  
 کر دینا یا چھ مہینے سے زیادہ اور دہریس سے کم میں جہی **ص** وہی قسم اول کا حکم ہو گا **ف** یعنی نزدیک کا نسبت ثابت  
 ہو جاوے گا اور وہ جو ترازو ہی نزدیک ام ولد ہو جاوے گی اور بیع منہج کو جو جاوے گی اور قریب ہو جاوے گی کذا فی الاصل **ص** اور غیر  
 قسم میں **ف** یعنی جب وہ لڑائی اور دہریس زیادہ میں جہی اور مشتری نے بالغ کے دعوے کی تصدیق کی **ص** بیع باطل  
 ہو گیا اور لڑائی نزدیک ام ولد ہو گئی نکاح کی مراد سے **ف** امام دہریس اس لوٹندی کو کہتے ہیں جسکی مراد لڑائی حادہ  
 ہووے پھر حادہ کا مالک ہو جاوے یا جس لوٹندی کا حادہ مالک ہووے پھر وہ متن اور وہ دعویٰ کرے وہ لڑائی  
 اس پر حادہ ہی قسم ہو کہ لڑائی یہ صورت اسپر قبول ہو کہ بالغ کے پھر وہ لوٹندی مشتری سے خرید کر اسنیلا دیا گیا ہو گا کذا فی الاصل  
 یہ زیادہ **ص** جس شخص نے اپنی لوٹندی کے لئے کہ کہ جو اس کے پاس پیدا ہوا تھا بیچا اور مشتری نے اس کو بھیج دیا اور  
 کے ماتحت بیچا آپ اگر بالغ نے دعویٰ کیا اس لئے کہ کے نسب کا تو یہ دعویٰ منہج ہو گا اور بیع پھر جاوے گی جہی حکم جو مشتری نے  
 کا تب کر دیا اس لئے کہ کو یا کر دیکھا اس کو یا کر ایہ دیا اس کو یا بالغ نے اس کی ہاں کو کو کا تب کیا یا کر دیکھا یا کر ایہ دیا یا  
 نکاح کر دیا اس کا پھر لئے کہ کے نسب کا دعویٰ کیا تو بھی نسبت ثابت ہو گا اور یہ تصرفات تو ترازو سے جاوے گی اس واسطے کہ  
 یہ سب عوارض محتمل نقص ہیں اور دعویٰ نسب محتمل نقص نہیں بر خلاف اس صورت کے کہ مشتری نے اس لئے کہ کو ترازو  
 یا دہریس کر دیا ہووے کہ اس صورت میں دعویٰ بالغ کا سمیع ہو گا جیسا کہ اوپر گذرا **ف** اصل میں اس مقام پر ایک  
 تقریر جو متعلق ہر عبارت سے وقایہ کی اس واسطے استرک ہوئی **ص** جس شخص کی لوٹندی سے دو بچے توام **ف**  
 اس کا بیان آگے آتا ہے **ص** ادوی کے پاس پیدا ہوئے اور اون دونوں میں سے ایک کو بچہ ڈالا اور مشتری نے  
 اس کو ترازو کر دیا یا بعد اس کے بالغ نے اس لئے کہ اس کو جو اس کے پاس وجود ہو دعویٰ کیا نسب کا تو دونوں لڑکوں کا نسب  
 اس شخص سے ثابت ہو جاوے گا اور مشتری کا ترازو کرنا باطل ہو گا اس واسطے کہ جب ایک کا نسب ثابت ہوا اس شخص سے  
 تو دوسرے کا بھی ثابت ہو نا ضرور ہے تو اس میں اون دو بچوں کو کہتے ہیں جنکی پیدائش کے بعد میں چھ مہینے سے کم مدت گذر  
 ہووے اور اگر ایک شخص کے پاس ایک لڑکا نکھا اس نے یہ کہ کہ یہ بیٹا زید کا ہے پھر کہنے لگا کہ میرا بیٹا ہے تو اس کا بیٹا بھی ہو گا  
 اگر نہ زید کا کہ اس بات کا کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک اگر زید انکار کر دیا تو اس کی



ایک عورت کو کہ اگر میری شہر خزانہ چھوڑی غلط کام سے نہ ہوا تو اس کا دعویٰ غلط ہے بلکہ ثابت نہیں ہوتا کہ اپنے اقرار پر اس کے تو اسے گروہوں سے ثابت ہو سکتا ہے اس طرح اگر کوئی شخص نے زور میں تصدیق کی ذمہ داری میں میراث دینے کی جگہ میراث کے کچھ حصے کا دعویٰ کیا تو اس پر کوئی عورت اس کو طلاق نہیں دیتا تھا تو یہ دعویٰ صحیح ہوگا تو اس طرح ایک شخص اگر کوئی گروہ لیا جو اسے بعد اسکے مدعی ہوا تو اس بات کا کہ گھر میراث اور دیگر ملکیت کے باقیہ حصے سے ہو چکا ہو تو دعویٰ صحیح ہوگا اس طرح اگر ایک عورت نے قطع کیا اپنے نادار سے اور بدل خلع دیا بعد اسکے مدعی ہوئی اس بات کی کہ نادار دیگر ملکیت سے طلاق بائن ہو چکا تھا تو یہ دعویٰ سنا جاوے گا اور بدل خلع پھر وادیا جاوے گا اسی طرح اگر ایک کپڑا پر مال میں لٹا ہوا اگر ایسے کو لیا بعد اسکے جب کھولا تو مدعی ہوا اس بات کا کہ یہ کپڑا میراث پر تو یہ دعویٰ سنا جاوے گا لکن ایسی دعویٰ بالحد تصدیق کر مدعی یا مدعی علیہ سے نام کے بیان کرنے میں غلطی واقع ہوئی پھر اس کا تدارک کر دیا تو صحیح ہے جو اس واسطے کہ ایک شخص کے در و نام ہو سکتے ہیں لکن ایسی مدعیہ جو شخص دعویٰ کرے اپنے باپ کے حق کا ایک شخص پر تو یہ مدعی علیہ خواہ حق کا انکار کرنا ہو یا اقرار تو ایسی مدعی کو چاہیے کہ اپنا نسب ثابت کرے مدعی علیہ کے سامنے اور اگر دعویٰ کرے میراث کا تو اگر مدعی علیہ محتج ہو اس کے نسب کا اور مال کا تو قاضی حکم کر دے مدعی علیہ کو مال دینے کا اور یہ حکم اس کے باپ پر نافذ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر مدعی کا باپ زندہ آوے تو وہ مال مدعی علیہ سے لیوے اور مدعی علیہ مدعی سے پھیر لیوے اور اگر مدعی علیہ منکر ہو اس کے نسب کا تو مدعی سے گواہ طلب ہو گئے اثبات نسب کے اور اس کے مورث کی موت پر اور اگر گواہوں سے عاجز ہو دے تو مدعی علیہ سے قسم لیجاوے گی اس طرح کہ میں نہیں جانتا یہ بات کہ یہ فلا نے کا بیٹا ہو اور وہ مر گیا ہو اگر اوسے قسم کھائی تو دعویٰ مدعی ساقط ہو گیا اور اگر نکول کیا یا مدعی نے اپنا نسب اور موت مورث کو گواہوں سے ثابت کیا تو اب مدعی سے گواہ طلب ہو گئے اثبات مال پر اگر اسے گواہ قائم کیے تو دعویٰ اس کا ثابت ہو گیا اب مدعی علیہ پر حکم کر دیا جاوے گا اوس مال کا اور اگر گواہوں سے عاجز ہو تو مدعی علیہ سے بطور قطع اور تیسرے کے قسم لیجاوے گی اگر اوسے قسم کر لی تو میراث پر ورنہ اگر نکول کیا تو مال کا دوسرے حکم کر دیا جاوے گا لکن ایسی جامعہ فیصلہ نہیں ملے گی اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میراث میراث کا نام ذکر کرنا ضرور نہیں اور اگر چنانچہ ابھی ہو نہ کیا دعویٰ کیا تو داد کا نام بیان کرنا ضرور ہے اگر ایک شخص نے اپنا دین ثابت کر لیا تو وہ دین سب داریوں کے حصے سے لیا جاوے گا اور اگر کسی وارث کے اقرار سے ثابت کیا تو جس وارث نے اقرار کیا ہو اسی کے حصے سے میراث ملے گی یا جو دین کا قدر اس کے حصے کے کفافی لفظ الحائز و حواشیہ مسالہ شمارت یعنی مقبول نہیں ہو مثال اسکی یہ کہ دعویٰ گواہ لایا اس میں کہ مدعی علیہ نے فلان تاج فلان روز اسٹور دیوید مجھ سے قرض لیے تھے تو مدعی علیہ گواہ لایا اس میں کہ میں اوس تاج کو اس جگہ تھا ہی نہیں بلکہ دوسری جگہ تھا تو یہ شہادت مقبول نہ ہوگی اس واسطے کہ اوس جگہ نہ تھا یعنی جو باقی ظامورت اور یعنی دونوں کے اور قول ہوا کہ میں دوسری جگہ تھا یعنی جو باقی ظامورت کے اور اصل اسکی مدد کو میراث نہ تھا تو اور میں امام ابو یوسف سے کہ گواہی دی دو مردوں نے ایک شخص کے قول یا فعل پر تو لازم آجاوے گا کہ وہ قول یا فعل مدعی علیہ پر یا میراث کے بارہ ہو یا کتابت یا طلاق یا عتاق یا قبض یا قساص کسی مکان یا وقت یا صنعت میں تو اگر گواہ لایا یا مشہور مدعی میں مر کر وہ اس جگہ تھا اور سبب تو یہ شہادت مقبول نہ ہوگی لیکن محلی میں مذکور ہو کہ اگر نہ ہونا اس کا

دعویٰ میراث

حالات میں

متواتر ہو جاوے لوگوں کے نزدیک اور ماننے والوں سب لوگ کہ وہ اس وقت اس جگہ میں تھا اور دعویٰ اوس پر  
سمیع ہو گا اور حکم کر دیا جائیگا مدعی علیہ کی مراد درمہ کا اس واسطے کہ لازم آئی جو تکذیب اس پر کی تو ثابت ہو  
نالاہذا اور اوس میں شک نہیں ہو سکتا اسی طرح حال جو ہر تسمات کا جو قائم ہو اس امر پر کہ فلاں نے یہ قول سیر  
کیا یا یہ کام نہیں کیا تو یہ شہادت مقبول نہوگی ایسا ہی جو زاریہ میں کدانی المحدث کیس ماحصل تہاہ نے شہادت  
علی القیس دس مسائل کو مستثنیٰ کیا ہے کہ اوس میں شہادت بھی مقبول ہو جائے اور اسکے یہ صورت ہے کہ خاوند نے شہادت کے  
طلاق کو ایک امر مدعی پر معلق کیا اور تسمات اور سیر لاری تو یہ شہادت مقبول ہو جاوے گی اور یہ صورت ہے کہ شہادت  
شہادت ہی میرات کی اور یہ کہ ما کہ سوا اسکے اور کوئی وارث نہیں ہے تو یہ شہادت مقبول ہوگی اسی طرح شہادت بھی  
متواتر پر مقبول ہو جاتی صورتیں اگر دیکھا منظور میں تو استاء کو مطالعہ کر لے مسالہ ایک مدعی علیہ نے اقرار کیا ہے کہ  
یہ مدعی ہو اوس کے ادا کا ایک ہی مجلس میں نو مقبول ہو گا اور اگر مدعی علیہ اور مدعی علیہ دونوں کی مجلس مل گئی ہو تو  
کیا ادا دے دیں گا اور نام کیے گواہ اور اسیر تو یہ دعویٰ سمیع ہو گا بشرطیکہ دعویٰ ایسا کامل اقرار کرے ہو ورنہ  
ورنہ مائل ہو گا اور جو دعویٰ کرے ادا دے دیں گا بعد انکار دین کے تو مقبول ہو جاتا ہے بیا کہ اوپر گذر چکا دعویٰ

## ص کے بے تالافزار

**ف** اقرار کا تحت ہونا ترائی مجید سے ثابت ہے ہر ماہیہ اللہ تعالیٰ سے و اللہ لیل الکی علیہ تحقیق یا ہے کہ اقرار کرے  
وہ شخص مسیر حق ہو تو اگر اقرار تحت ہوتا تو اس حکم کے کچھ معنی ہوتے اور عایت سے فرمایا ہے صریحاً اللہ عنہ و آدم سلم نے  
قُلْ اَفْحَقُ وَ لَوْ كُنَّا مُسْحٰقًا یعنی تو بھٹیک اگر تلع ہو روایت کیا اوسکو ابن حسان نے سند صحیح ابو زریعہ اور حکم کیا حضرت  
نے ماعر پر جب کہ اسلے اقرار ملے اور احوال سے کیونکہ احوال کی امت تھامیہ لے کہ اقرار تحت جو معنی میں یہاں تک ثابت  
کیا انھوں نے حد و قدامت کو اقرار تفرقت تو بال بطلان اولیٰ ثبات ہو گا اور عقل سے اس واسطے کہ شخص مائل ابن  
یہ تھوٹا اقرار نہ کرے گا جس حیر میں اوسکی مضرت حال یا نقصان مال ہو ورنہ تو ترجیح ہوئی مابعد مدعی کو اوسکی ذات  
حق میں سب سے نہمت کے اور کمال زلایت کے خطاوی مع زیادہ **ص** اقرار کتہ میں خبر نہت کہ اس  
بات کی کہ تیر کا حق مجھ پر لازم ہے **ف** تو شخص اقرار کرے اوسکو مقرر کتہ ہیں اور جس حق کو اپنے اوپر ثبات کرے اسکو  
تھکہ کہ کتہ ہیں اور جس چیز کا اقرار کرے اوسکو مقرر کتہ ہیں **ص** حکم اقرار کا یہ ہے کہ مقرر ہو اسکے جان سے ظاہر ہوتا ہے  
یہ کہ اقرار اسامیہ مقرر کے ثبوت کا **ف** یعنی اقرار سے مقرر و رعایت یہ ہے کہ ایک حق لازم کہ ظاہر کرے یہ کہ ایک مقرر  
او سکما بخاد کرے جیسے استامی عقود ہوتی جو آئے اسی حکم پر تعریع کرتا ہے **ص** تو اگر کسی نے اقرار کیا کہ مسلمان کا خمر  
میرے پاس ہو تو صحیح ہے اور اگر اقرار اقرار اقرار ہو تو کیا لازم آتا ہے کہ اس نے تمنا کیا کہ خمر اس کے پاس ہو یا نہیں  
یہ صحیح نہیں اور جو کسی نے اقرار کیا طلاق اور عناق کا نیز دینی سے تو یہ اقرار صحیح نہوگا اور اگر اقرار اقرار ہو تو صحیح ہو جاتا  
اس واسطے کہ بربر دینی سے طلاق اور عناق واقع ہو جاتے ہیں **ف** یعنی میرے گواہ کی شخص اپنی زبانی کہ طلاق یا  
غلام کو تار و کر دیوے تو طلاق اور عناق نامی ہو جاوے گی جس کی بیان اس کا کتاب الاکراہ میں آوے گا در حتم و خبر میں

۱۴۰



اور مسائل بھی اس پر مبنی کیے ہیں اور میں سے یہ کہ اگر ایک شخص نے غیر کے مال کو دوسرے کے لیے اقرار کیا تو وہ مال اس  
 مقرر کے پاس آدھیا مقرر کو دیا جائیگا اور جو بیت کا اقرار زور بہ کی طرف سے بلا شہود و محجہ ہو آدھیا مقرر کے مقرر کا اقرار  
 رو کیا پھر قبول کیا تو محجہ نہیں ہوگا مگر جو عتدہ لازم میں سے نکلے و غیرہ و نہیں اقرار دہوگا اور بیت مقرر کے لیے اقرار مقرر کا  
 قبول کر لیا بعد اس کے رو کیا تو وہ ہوگا اگر مقرر نے ایک دفعہ اقرار کیا اور مقرر کے اس کو رو کر دیا بعد اس کے دوسری بار پھر  
 مقرر نے اقرار کیا اور مقرر نے تصدیق کی تو یہ دوسرا اقرار لازم ہوگا ایک شخص سے دوسرے سے برو عوی کیا محض یہ کہ  
 اقرار مدعی علیہ کے ایک شخص سے برو عوی سمجھو گا مگر جب مدعی یوں کہ کہ یہ تو میری ملک ہو اور مدعی علیہ نے اس کا  
 اقرار کیا تو میرے واسطے یوں کہ کہ میرا دسپرا تا جو واسطی ملے اور اسے اقرار بھی کیا جو برو عوی سمجھو گا اتفاق اس واسطے  
 کہ مدعی نے اقرار مدعی علیہ کو سبب وجہ ملک کا نہیں ٹھہرایا پھر اگر مدعی علیہ انکار کرے تو قبول مقرر کے اصل مال پر  
 لیا جائیگا اور اگر البتہ اگر مدعی نے برو عوی کیا مدعی علیہ پر ایک شخص کا اور مدعی علیہ نے انکار کیا اس پر کہ مدعی نے اقرار کیا  
 تھا اس بات کا کہ میرا حق مدعی علیہ کی طرف نہیں ہے تو یہ برو عوی مدعی علیہ کا سمجھو گا **ص** جس شخص نے اقرار یا قبول  
 نے مالیت میداری میں خوشی سے یا غلام یا فون یا کسی مافون یا مقننہ مافون نے ریختار **ص** اقرار کیا کسی  
 حق معلوم یا قبول کا تو محجہ ہوگا لیکن مقرر لازم ہوگا کہ اس کو قبول کو بیان کرے قیمت وار چیز سے پھر اگر مقرر اس سے زیادہ برو عوی کرے  
 اور زیادہ کرے تا خود سے قبول مقرر کا قسم سے قبول ہوگا **ف** حاصل کلام یہ ہے کہ جو حالت مقرر کی مانفیت اقرار ہے اور البتہ  
 جو حالت مقرر اس کے لیے مانع ہے تو نہیں صورت میں مقرر قبول ہوگا تو مقرر کر لیا جائیگا اس کے اظہار اور بیان پر اور جب مقرر مقرر قبول  
 ہوگا تو اقرار ہی محجہ ہوگا **ص** اگر مقرر نے یہ کہ انکار غلام کا میرے نہ ہے پر مال ہو تو ایک قسم سے کہ میں اس کی تصدیق نہ ہوگی اور  
 جو یہ کہ انکار غلام کا میرے اوپر پر مال ہو تو میرے اوپر چاندی میں مقدار نصاب کو تو سے **ف** یعنی میں نے مال اور دوسروں سے  
**ص** کم میں یا دوسروں میں جیسے درختوں سے کم میں اور سوا ان کے اور مالوں میں قیمت نصاب کو تو سے کہ میں تصدیق نہ ہوگی  
**ف** درختار میں ہو کہ اگر مقرر غفلت ہوگا تو نصاب ستر سے کہ میں تصدیق نہ ہوگی اور مقدار نصاب ستر سے کہ میں تصدیق  
 ہو جائیگی اور اس قول کی تفسیح بھی یہی ہے **ص** اور تین نصاب کو تو سے کہ میں تصدیق نہ ہوگی اگر مقرر نے یوں کہ انکار غلام کا  
 عظام یعنی مجھ پر پڑے سوال ہیں **ف** اور اگر اموال عظام کی تفسیر غیر مال کو تو یعنی کپڑوں وغیرہ سے کر لیا تو تین نصابوں  
 کی قیمت معتبر ہوگی درختار **ص** اور درہم کے اقرار میں تین درہم سے کم میں اور درہم کثیرہ کے اقرار میں دس درہم  
 کم میں تصدیق نہ ہوگی یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک نصاب سے کہ میں تصدیق نہ ہوگی اگر مقرر نے کہا  
 کہ میں نے گندہ درہم تو ایک درہم لازم آدھیا اور جو کہا کہ گندہ درہم تو گیارہ درہم لازم آدھیا اور جو کہا کہ گندہ درہم تو گیارہ درہم لازم آدھیا  
 کے ساتھ تو کیسے درہم لازم آدھیا اور جو کہا کہ گندہ درہم تو گیارہ درہم لازم آدھیا اور جو کہا کہ گندہ درہم تو گیارہ درہم لازم آدھیا  
 کیسے درہم لازم آدھیا اور جو کہا کہ گندہ درہم تو گیارہ درہم لازم آدھیا اور جو کہا کہ گندہ درہم تو گیارہ درہم لازم آدھیا  
 اصل میں ہا یہ میں مذکور ہیں اور وہ متعلق ہیں خاص میں عورت سے ہماری زبان میں اس کا کچھ کلام ہوگا **ص** اگر کہ  
 مجھ پر یا میری طرف فلا نے کا اس پر تو یہ قرض پر محمول ہوگا البتہ اگر امانت کا لفظ اس کے ساتھ کیا گیا تو امانت شمار کیا جائیگا

اور مسائل بھی اس پر مبنی کیے ہیں اور میں سے یہ کہ اگر ایک شخص نے غیر کے مال کو دوسرے کے لیے اقرار کیا تو وہ مال اس مقرر کے پاس آدھیا مقرر کو دیا جائیگا اور جو بیت کا اقرار زور بہ کی طرف سے بلا شہود و محجہ ہو آدھیا مقرر کے مقرر کا اقرار رو کیا پھر قبول کیا تو محجہ نہیں ہوگا مگر جو عتدہ لازم میں سے نکلے و غیرہ و نہیں اقرار دہوگا اور بیت مقرر کے لیے اقرار مقرر کا قبول کر لیا بعد اس کے رو کیا تو وہ ہوگا اگر مقرر نے ایک دفعہ اقرار کیا اور مقرر کے اس کو رو کر دیا بعد اس کے دوسری بار پھر مقرر نے اقرار کیا اور مقرر نے تصدیق کی تو یہ دوسرا اقرار لازم ہوگا ایک شخص سے دوسرے سے برو عوی کیا محض یہ کہ اقرار مدعی علیہ کے ایک شخص سے برو عوی سمجھو گا مگر جب مدعی یوں کہ کہ یہ تو میری ملک ہو اور مدعی علیہ نے اس کا اقرار کیا تو میرے واسطے یوں کہ کہ میرا دسپرا تا جو واسطی ملے اور اسے اقرار بھی کیا جو برو عوی سمجھو گا اتفاق اس واسطے کہ مدعی نے اقرار مدعی علیہ کو سبب وجہ ملک کا نہیں ٹھہرایا پھر اگر مدعی علیہ انکار کرے تو قبول مقرر کے اصل مال پر لیا جائیگا اور اگر البتہ اگر مدعی نے برو عوی کیا مدعی علیہ پر ایک شخص کا اور مدعی علیہ نے انکار کیا اس پر کہ مدعی نے اقرار کیا تھا اس بات کا کہ میرا حق مدعی علیہ کی طرف نہیں ہے تو یہ برو عوی مدعی علیہ کا سمجھو گا





[illegible]

## ص باب استئذان کے بیان میں

ف ایضاً افراد میں سے کچھ نکال لینے کے مابین میں **ص** جس میں کرا اقرار کیا ہوا تو میں سے کسی تندر کو مستثنیٰ کرنا بھی نکال ڈالا بھی ہو وغیرہ بلکہ یہ مستثنیٰ متصل ہووے افراد سے **ف** مثلاً کہنے کہ رید کے مجھ پر تو میں ہر دو میں ہر دو کو مستثنیٰ کرنا تو وہ کہہ کر مستثنیٰ کرنا اگر کیا تو یہ مستثنیٰ صحیح ہوگا **ص** اور بعد مستثنیٰ کے جو باقی رہ گیا وہ مقررہ لام آدمی کا **ف** مستثنیٰ اشغال دیگر کو میں انھیں ہر دو لام آدمی کے **ص** اور جو س کا مستثنیٰ کرے سے تو باطل ہر **ف** مثلاً کہنے کہ میرے اور میرے ہر دو میں ہر دو کو مستثنیٰ کرنا میں **ص** اور میرے ہر دو لام آدمی کے **ف** تو مثال مذکور میں ہر دو سے دیتے ہوئے **ص** جو ہر دو میں نہیں ہیں یا مثالی ہیں بلکہ ہر دو میں ہیں سے مستثنیٰ کرنا درست ہے تو تو اس مفرد کی قیمت کم کر کے باقی رہو دینا ہو گا اور ایک سو اور چھ سو اور چھ سو نو کو نکالنا درست نہیں ہے مثال اگر کہا کہ میرے اور ہر دو میں ہیں ایک بنا کر ایک فقیر کیوں کہ تو مستثنیٰ صحیح ہوگا واسطے جو مستثنیٰ فی الخلق کے اور ہر دو میں ہیں سے قیمت ایک دینا اور تو غیر تنجیرا کر کے باقی ہر دو میں دینا ہو گا اور جو کہا میرے اور ہر دو میں ہیں میں ایک ہر دو کو مستثنیٰ صحیح ہوگا نیز دیکھتے ہیں کہ اور لام مخیر کے نزدیک کسی صورت میں صحیح ہوگا اور دشنامی کے نزدیک سب صورتوں میں صحیح ہوگا جس شخص نے اقرار کیا ایک ترکہ دار اور اسکے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ ملا دیا تو اقرار باطل ہو گا ورنہ اگر کسی نے وارث کے اقرار میں مارت کا مستثنیٰ کیا تو صحیح ہوگا یعنی زمین اور مزارت اور اس کی ردو یوں مقررہ کی ہو جاوے گی اسلئے کہ بنا داخل ہر دو میں زمین و مزارت جو زمین و مزارت داخل ہو گا مستثنیٰ صحیح نہیں آئینہ اگر یوں کہے کہ مزارت میری ہے اور زمین میرا ہو تو حسیا کہیں گے دیسیا ہی ہو گا اور دشنامی کا لکھنا اور بنانے کے درخت مثل مزارت کے ہیں **ف** یعنی اگر کسی نے کہا کہ انا مستثنیٰ فلاں کی ہے ہر دو میں میں اس پر یہ مانع اس کا ہو کر درخت ٹھہرے کہ جو تو میں ہیں میرے ہیں نو یہ مستثنیٰ صحیح نہیں آئینہ اگر یوں کہیں گے کہ اس کو ٹھہری کا جھڈا اور اس کو وہ دیکھیں میرا ہے یا زمین اس مانع کی زد کی ہے اور درخت ٹھہرے کہ میرے ہیں تو دیسیا کہے دیسیا ہی ہو گا کہ انا فی الاماں **ص** را اگر کہا کہ اس شخص کے میرے اور ہر دو میں ہیں ایک غلام کی قیمت کے کہ ابھی تک میں نے اس غلام پر قبضہ نہیں کیا ہے اگر ایک غلام معین کو کو کر کیا ہے اس صورت میں مقررہ کے اگر وہ غلام مقرر کے ہوا دیکھا یا تب مقرر کو ہر دو میں دینا چاہیے اور اگر غلام معین کو کو کر دینا ہو گا اور اگر غلام معین کو کہہا ہو تو مقرر ہر دو میں واجب ہو گئے اور یہ قول ہے کہ اگر میں نے ابھی اس غلام پر قبضہ نہیں کیا تو معین ہو جاوے گا **ف** امام صاحب کے نزدیک برابر ہے کہ اس قول کو اس کلام کے ساتھ کہے کہ بعد ازاں کہیں کہ اس کے لٹکا کر قتل کا ایک تو غیر معین ہیں تو کو یا مسکر ہو اور جب رام کا اس واسطے کہ جمالت بیع مثل ہلاک بیع کے ہے تو قیومیت واجب کی یہ راجح ہو گیا افراد سے اور وہ سمجھ میں نہ آ رہا معین کے نزدیک اگر یہ قول جس افراد سے ملایا ہو تو اس صورت میں تصدیق کی کی جاوے گی کیونکہ یہ بیان تغیر ہے اور نہ تو دیکھ کر فی الاماں **ص** جس طرح مقررہ یوں کہہا کہ میرے اور ہر دو میں دینا یا ہر دو میں ہر دو قیمت تہر یا تہر سے **ف** یا جو سے کے مال کے یا آنا دیکھ قیمت کے یا تہر سے کے یا چون کے درختوں کے **ص** مقرر ہر دو میں لازم ہو گئے اور یہ اقوال لغو ہو جاوے گی **ف** امام صاحب کے نزدیک اگر وہ اس کو اقرار کرے ساتھ ہر دو میں

[illegible][illegible]



معمولی النسب ہو اور اس میں کمال کا شرف ہے جو سکتا ہو اور تصدیق کی دلیل اس کے لئے تو نسب اس لئے کہ نامت ہو جو اولیٰ کا مقرر  
 سے اگرچہ مقرر وقت اقرار کے بعد یعنی ہو اور وہ اولیٰ کا شریک ہو جو اولیٰ اور وارثوں کا میراث میں اور تصدیق اس کی اس وقت ہو  
 ہو کہ وہ اولیٰ کا شریک ہو اور جو شریک ہو سکتا ہو اور میراث میں ہو سکتا ہو اور شریک ہو سکتا ہو میراث میں اور تصدیق کی  
 بکیر حاجت نہیں ہے **ف** اشباہ میں کہ نامی بن احمد سوال کیے گئے ایک شخص سے کہ اگر کیا اور ترزیر جو کیا تو سوا وراثتوں تقسیم  
 کر لیا بعد تقسیم کے ایک شخص راہ اور اسے دعویٰ کیا کہ میت میراث تھا اور ثابت کیا اسے نسب کو نہ دیکھ کر فی سبب گواہوں  
 اس پر جو میراث کے اقرار کیا تھا اس کی فرزند کی کا اور قاضی نے حکم کر دیا اس کے ثبوت نسب کا اثر اس پر کہتے ہیں تو یہاں  
 اور کو ثابت کر کہ میت نے تیری ماں سے نکاح کیا تھا تو یہ قول درجہ کا واقع ہو سکتا ہے یا نہیں تو کمال علی بن ابی حمزہ کہ اگر قاضی  
 اس کے ثبوت نسب کا حکم کر چکا ہو تو نسب نے فرزند کی اس کی ثابت ہو گئی اب کیر حاجت زیادتی کی نہیں ہے و انتہی راہ اور میراث کا حکم  
 قیامت سے کہ اقرار بالولد عورت حرم سے اقرار بالانکاح ہے یا حفظ **ص** مرد با عورت اگر کسی کو اپنا نام بیان یا بیٹا یا بیوی کا نام دیا  
 مولیٰ یعنی آزاد کر نہ والا ابتداء سے اور وہ لوگ مقرر کی تصدیق کر میں تو اقرار صحیح ہو جو اولیٰ اور اسطرح شرط ہو تصدیق بزوج کی اور  
 عورت جب کسی کو بیٹا کہے تو ایک شرط اور جو یہ کہ ایک عورت گواہی دے اس پر کہ میراث کا اس عورت سے پیدا ہوا ہے اور مقرر  
 اگر اقرار کیا نسب حالت حیات میں اور مقرر نے اس کی تصدیق کی بعد موت مقرر کے تو صحیح ہے اگرچہ بیعت تصدیق کرے زوجہ کی حیات  
 کی بعد رہ جائے زوجہ کے اس کا اقرار یہ تو یہ تصدیق صحیح ہوگی امام صاحب نے فرمایا کہ اگر تصدیق صحیح ہو جائے گی اگر اقرار کرے  
 سولے شہد و اولاد کے دو صحیح سے کا بیسے کہ یہ میراث بھائی ہے یا عجمی **ف** دشمنان میں جو کہ اسی میں اعلان ہے اور اقرار کیا کہ میراث  
 بڑا ہوا یا عجمی **ص** تو یہ اقرار صحیح ہو گا اس واسطے کہ یہ اقرار کرنا نسب کا پیش نہیں ہے **ف** کیونکہ جو بیعت ہے یہ کہ یہ میراث بھائی  
 ہے تو ثابت کیا اس کا نسب اپنے باپ سے اور جب یہ کہ میراث بھائی ہے تو اولیٰ کا نسب کو اپنے دادا پر اور اقرار حاجت خاصہ ہے یعنی حجت  
 دلیل جو مقرر نہیں ہے تو اس کے کہنے سے دوسرے پر نسب کیسے ثابت ہو گا **ص** اور وارث ہو گا ایسا مقرر جب کوئی اور  
 وارث مقرر کا خود سے قریب ورنہ معید **ف** یعنی نکوئی مقرر کا ذوی الفرد میں جو یہ وصیعت سے نہ ذوی الارحام  
 اور اگر کوئی دوسرا وارث قریب یا بعد مقرر کا خود ہو گا تو ایسا مقرر محرم ہو گا میراث سے **ص** جس کا باپ میراث دہاگر  
 اقرار کرے کسی کے واسطے اپنا بھائی ہو گیا تو مقرر اس کے حصہ میراث میں شریک ہو جو اولیٰ کیلئے نسب اس کا ثابت ہو گا تو یہاں کے  
 عہد پر سرور پڑا آئے تھے اب یہ روایت خالدا اور درلیا جو ذکر کر گیا جنہوں سے خالدا نے یہ اقرار کیا کہ ہمارا باپ یعنی زید عہد سے محمد زید  
 قریب بھائی ہے یہ دھولیا چکا **ف** اور دوسرا بیٹا یعنی ولید اس سے سنگر جو اور خالدا نے یہ بیان گواہوں ثابت کیا **ص**  
 تو خالدا کہ کچھ لکھا اور پچاس روپہ عہد سے صرف ولید کو دلایا گیا **ف** بن قیس نے کہا اس طرح کہ والدہ اس کو معلوم نہیں  
 کہ اس کے باپے سرور یا سے نصف و مولیٰ لے اور یہ قسم بھائی کے حق کے لیے ہے اور جو خالدا نے کہتا ہو کہ باپ ہمارا سارا ذوی میراث چکا ہے  
 تب بھی ولید کو پچاس روپہ دلایا گیا لکھ لکھ لیکن یہاں قسم عہد کے حق کے لیے ہوگی تو اول صورت میں اگر ولید نے نہ لکھا  
 تو خالدا اس کے حصے میں شریک ہو جو اولیٰ اور ثانی صورت میں اگر ولید نے نہ لکھا دے تو عہد و بری الذمہ ہو جو اولیٰ کا طوائف

ع  
 درجہ کا توارک  
 سبب میں

# ص کتاب الصلہ





شفعہ کذا فی الاصل **ص** صلح منکوت ابراہیم میں اگر صلح کسی قدر اور کا نکلے تو مدعی اور مستفاد بدل صلح سے  
مدعی علیہ کو بھیج کر مستحق سے ضرورت کر لے وہ جو صلح علیہ کل یا بعض کسی اور کا نکلے تو صلح کی صورت میں کل مصالح اور  
دعویٰ اور بعض کی صورت میں بعض مصالح امداد دعویٰ مدعی علیہ پر بھیج کرے لگے **ف** اور بدل صلح ہفت ہجرت اسل  
تسبیہ کے طرف مدعی کے سبب قسم کی صلحوں میں مثل استحقاق کے جو درختا **ص** ریدے ایک گھر کا دعویٰ کیا ہو جو بعد  
اور اسکے کسی گھر کے ایک حصہ پر صلح کر لی تو یہ صلح صحیح نہ ہوگی اور سید اسکی صحت کا یہ جو کہ بدل صلح میں کوئی چیز اور برادر یا دوسرے  
ایک دم ایک گھر کا یہ ثوابی گھر کا عوض جو بادے یا ثانی گھر کے دعوے سے زیادہ و کو بری کر دے **ف** یہ صلح اس واسطے  
صحیح نہیں جو کہ ایک گھر کا گھر کا کل گھر کا عوض نہیں ہو سکتا جو حبث علیہ بدل صلح میں کہیں دم یا ایک چیز اور غیر یا وہ کر دیا تو یہ  
شیوہ کر دیا تو صلح اس قدر جس کی جو بادگی جو مدعی علیہ یا ثانی پر ہوا اور اگر مدعی نے بری کر دیا مدعی علیہ کو ثانی مکان کے دعوے سے  
تسبیہ صحیح جو بادگی اس واسطے کہ یہ ابراہیم دعویٰ اعیان سے اور ایسا ابراہیم جو اقبہ ارا اعیان سے درست نہیں جو اس واسطے  
کہ اگر کسی سنے برادریا پیش اور بھیج دے اس میں کو یا تا تو اسکو ملے لینا درست ہو لیکن قاضی کے نزدیک دسکا دعویٰ سمیع سہو کا اور درختا  
ان دونوں میں ظاہر ہوگا اس صورت میں کہ جب گھر مدعی علیہ کے قبضے میں ہوگا اور مدعی بری کرے اسکو دعویٰ سے اس  
گھر کے تو صحیح ہوگا یہ ابراہیم جو مدعی علیہ کے قبضے میں نہ ہو دے مثلاً ایک شخص گیا اور دے کہ جو گھر گیا اب ایک شخص دار ثلوث میں اپنے  
قبضے سے اور کیا تو یہ ابراہیم سہو کا گویا کہ ابراہیم ارا اعیان کے کذا فی الاصل بزیادہ اور صلح بعض میں بری تو صحیح ہے اور مدعی علیہ ہی الذمہ  
ہو گیا یا ثانی جو حق قضاوند زیادہ تو اس واسطے اگر مدعی یا ثانی بدین چا دے تو اسکو ملے لینا درست ہے **ص** صلح جو مصالح کے  
دعوے اور نہ صلح کے دعوے سے **ف** دعویٰ منقعت کی صورت یہ جو کہ ایک شخص دعویٰ کیا اور نہ برادر یا اس کو کا گئے مورت  
نے وصیت کی تھی اس بات کی کہ یہ غلام میری خدمت کیا کرے اور در نہ نے اسکا انکار کیا اور اس صورت کے نکلنے کی اس واسطے  
حاجت ہوئی کہ اگر ستا جو دعویٰ کرے ایک میں کے کر ایہ میں لینے کا اور مالک دسکا انکار کرے پھر دونوں صلح کر لین تو یہ صلح جائز  
نہوگی کذا فی الاصل لیکن بحر الرائق میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ صلح مستاجر کی موجر کے ساتھ جب نہ منکر ہو جائے کا یا مدت کا یا  
اجرت کا درست ہو طحاوی و شامی **ص** اور صحیح صلح جنابیت نہیں اور ما دون النفس خواہ مرد ہو یا عورت **ف** اس واسطے  
کہ زنا یا امسباج نہ لے **ف** یعنی تلک من اخذہ شیئاً بالمرحوم **ف** والد اکلہ و بالمرحوم **ف** والدہ جکوعات  
کیا گیا اور اسکے بھائی کی طرف سے کہ یہ سوریہ جو دستور کی اور ادا کرنا ہر طرف اسکے ساتھ نہی کے کہ اس میں جس سے کہ نکلے ہوئی ہے  
صلح میں نہایہ **ص** اور غلامی کے دعوے سے اور یہ صلح آزادی ہوگی اور مال کے **ف** مثلاً زید نے دعویٰ کیا کہ پڑ  
کہ یہ غیر غلام جو اور عمر دے صلح کر لی پھر وہ زید زید سے تو گویا زید نے یہ زید زید کو تو آزاد کیا **ص** تو اگر مدعی علیہ لڑکر آزاد  
ہو جائے غلام ہو نہی کا تو یہ آزادی ہوگی مال پر وہ دونوں کے حق میں تو وہ لا نابت ہوگی دعویٰ کے لیے اور جو افرا نہ کرنا ہو تو مدعی کے  
حق میں آزادی ہوگی مال پر نہ مدعی علیہ کے مگر اس میں بلکہ اس کے گماں میں قطع نزع ہوگا تو وہ لا نابت نہوگی مگر اگر وہ نجات اور یہ غلام  
ہونے کے **ف** والا کہتے ہیں غلام کے ترکے کو اور یہ ان اسکا کتاب کو لا میں انشاء اللہ تعالیٰ آزاد کیا **ص** اور جو صلح  
غلام کے دعوے سے جب مدعی نکلی کا کا نہ ہو تو یہ صلح مثل صلح کے ہو جائیگی تو اگر آزاد کی صورت میں دونوں کے حق میں خطیہ

صلح برادر یا دوسرے



کا احسان ہو گا مدعی علیہ پر تو رجوع نہ کر لگایا مدعی علیہ پر کیونکہ سب اس کے صلح واقع ہوئی **ص** اور اگر فقہولی نے یوں  
 کہا کہ صلح کرنا ہوں میں تجھ سے ہزار روپہ اور ہزار روپہ دے تو سو قوف پر یہ صلح مدعی علیہ کی اجازت پر نہ کر اگر کچھ بھگتا  
 مدعی علیہ تو صلح جائز ہوگی اور مدعی علیہ کو ہزار روپہ دینا شرط ہے اور جو اجازت نہ لگتا تو صلح مطلق ہو جاوے گی جب مدعی اپنے  
 قرض میں سے جو مدعی علیہ پر ہوا اس کے نفع یا تلف یا ربح پر صلح کر لے تو یہ صلح بعض کا لینا اور بعض کا چھوڑ دینا شمار کیا  
 جاوے گی نہ فقہ معاوضہ **ف** اس واسطے کہ بعض قفل کا قرض نہیں ہو سکتا **ص** تو صحیح یہ صلح ہزار روپہ سے جو مال تھا  
 تھے تنقید پر یا ہزار میعاد ہی پر **ف** تو پہلی صورت میں تو شور و پا کا اسقاط ہوا اور دوسری صورت میں سب معاوضہ  
 ہونا اسقاط ہو گا نہ فی الاصل **ص** یا ہزار روپہ و زینت سے تنقید کرے روپوں پر **ف** اس واسطے کہ یہ اسقاط ہو  
 نو سو روپہ اور کچھ بے پن کا تو اس صورت میں صلح صحیح ہو جاوے گی اور بدل صلح پر قبضہ کرنا شرط نہیں گذانی الاصل **ص**  
 اور صلح درہم سے میعاد ہی دینا روپہ درست نہیں **ف** اس واسطے کہ یہ صلح معاوضہ پر تو بیع صرف ہو جاوے گی اور یوں  
 قبضہ کرنا دینا روپہ پر قبل جدائی متعاقدین کے ضرور ہو گا نہ فی الاصل **ص** اس طرح صلح ہزار روپہ میعاد ہی سے یا سنو  
 روپہ نقد پر درست نہیں **ف** اس واسطے کہ نقد ہونا بعض بانسوں کے ہو گیا اور یہ وصف مال نہیں ہو گا نہ فی الاصل  
**ص** اس طرح صدیا درنگ کے ہزار روپہ سے یا سنو روپہ سفید رنگ پر جاوے نہیں **ف** اس واسطے کہ یہ معاوضہ ہوا  
 ہزار سیار روپہ کا یا سنو روپہ سے ساتھ نہ یا توئی وصف کے گذانی الاصل اور معاوضہ تین میں سے ایک کا اعتبار اسقاط پر ہے  
 سب صورتوں میں رہا لازم آوے گا تا جلد و کلیہ اسکا درختنا زمین پر موقوف ہو کہ احسان اگر دائیں کی طرف سے یا باجاوے سے تو  
 اسقاط حق ہو اور اگر دائیں اور زمینوں دونوں کی طرف سے یا باجاوے سے تو وہ معاوضہ ہو چھوٹا معاوضہ شہر اور معاوضہ  
 کا حکم زمین جاری ہو گا تو اگر سیاح یا سیاح کا شہر ثابت ہو گا تو معاوضہ خاص ہو گا اور زمین تو صحیح ہو گا نہ فی الاصل **ص**  
 اگر زمین کے چار ہزار روپہ سے تو زمین سے یہ کہا کہ کل تو جنگو یا سنو اور اگر سے تو تو باقی سے بری الذمہ ہو اور ضرور اسے اسقاط قبول  
 کیا اور کل کے روز یا سنو اور اگر سے تو عمر و باقی سے بری الذمہ ہو جاوے گا اور اگر بانسوں کو کل کے دن ادا نہ کیا تو سارا زمین  
 چھوٹ کر ہلاک **ف** یعنی ہزار روپہ پر پورے اس پر واجب ہو جاوے گی اور زمین خلاف ابو یوسف کا ہر دائیں  
 سب کے مذکورین اصل کتاب اور بدلے میں **ص** اور جو ادا کرے کا وقت بیان نہیں کیا **ف** یعنی زیر سے  
 صرف اتنا ہی کہا کہ بانسوں کو جنگو ادا کر دے تو تو باقی سے بری الذمہ ہو **ص** تو زید کا دین پورا نہ کچھ لوٹے **ف**  
 یعنی اگر عمر دے اس صورت میں کل کے روز یا سنو روپہ ادا نہ کیے تو ہزار عمر و پورے تو جنگو بلکہ بانسوں پر رہے **ص** اور اگر زمین  
 صلح کر لی عمر دے اپنے نصف قرض سے اس شرط پر کہ اگر عمر و اس کو کل نفع قرضہ ادا کر دے تو وہ باقی سے بری الذمہ ہو اور جو  
 کل نفع قرضہ ادا کرے تو کل دین عمر و پر ہو تو اس صورت میں اگر عمر و قبول کرے اور کل کے روز نفع قرضہ ادا کر دے  
 تو باقی سے بری الذمہ ہو جاوے گا ورنہ پورا دین عمر و پر رہے گا بالاجماع اور اگر زمین سے عمر و کو نفع قرضہ سے بری الذمہ کر دیا  
 اس شرط پر کہ کل تو مجھے نفع ادا کر دے تو عمر و نفع دین سے بری الذمہ ہو گیا خواہ باقی ادا کر دے یا نہ ادا کر دے **ف**  
 بالاجماع امام اور صاحبین اور دلیل اس کی اصل میں مذکور ہے **ص** اور اگر زمین سے اگر عمر و پر شرط مطلق کیا جیسے یوں کہا اگر



جسے سعادت گرد یا آگودہ مردوں نے عقد مسلم کیا مگر ایک گزینہ گیموں کے اور دونوں کا اس انداز سے جو وہ چاہتا اور ہر ایک سے  
پچاس پچاس پانچ اپنے حصے کے دے چکا ایک ربا سلم نے اپنے نصف کر کے باقی میں پچاس روپے سلم الیہ سے صلح کر لی باور  
وہ رہا اپنے لئے تو یہ صلح جائز نہ ہوگی امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہوگی جسے  
وداعہ میں نے ملکر ایک غلام خریدنا جو ایک نے اوشین سے اٹھا کر لیا **ف** اور طریقوں کی دلیل اصل میں ملے ہوئے

### فصل پنجم تجارت کے میان میں

تجارت کہتے ہیں اسکو کہ سب وارث اتفاق کر کے ایک وارث کو میراث سے خارج کر دیں کچھ مال معین میں کر کے اسی مال سے  
خارج کر دیا وارثوں نے ایک وارث کو ترک کر کے اور وہ ترکہ کا سبب چاہا عقار کچھ مال دیگر یا ترکہ سونا چاندی اور انھوں نے چاہا  
دی یا ترکہ چاندی چاندی سونا یا ترکہ چاندی سونا دونوں میں اور انھوں نے دونوں دے تو یہ تجارت میں نہیں ہے  
مردوں میں برابر ہر کہ بدل قلیل ہو جائے جس کو محال منہس کی طرف پھیر کر **ف** یعنی سونے کو چاندی کا جو صحیح قرار  
اور چاندی کو سونے کا تا بیاب کے شے سے احتراز ہو دے کذا فی الاصل لیکن اس تجارت میں جہاں سبب اولہ بطریق عقد صرف کے  
ہو تو وہ ان قبضہ کرنا ظریفین کا شرط صحیح کی تاکہ سود لازم نہ آوے درمختار **ص** اور جب ترکہ سنوئی کا دوسرا ترکہ فی القصد  
اور اسباب دونوں ہوں اور وارث مذکور کو صرف روپے یا صرف اشرفیاں دیگر خارج کر دیں تو یہ تجارت درست نہ ہوگا جب تک  
کہ بدل دس مقدار سے زیادہ نہ ہو جو وارث مذکور کو اسی منہس کے حصے سے یونچے **ف** مثلاً وارث مذکور کے میراث میں  
دس ہزار روپے کے سبب ہو چکا تھا تو صحیح تجارت میں ضرور ہر کہ وارث دس ہزار سے زیادہ روپے لے کر دس ہزار میں  
کے ہو جائیں اور ان کو دس حصہ اسباب کے ہو دے ورنہ سود ہو جائیگا ایسے کہ یہ صلح نہیں جائز بطریق ہر اسے کیونکہ اگر اعیان  
سے ہو اور برات اعیان سے جائز نہیں کذا فی الاصل **ص** اور صلح باطل ہے اگر ایک وارث ترکہ سے خارج کیا  
جاوے اور حال آنکہ سبب ترکہ دیوں میں متوفی کے اوپر لگے گون کے اس شرط پر کہ وہ دیوں باقی وارثوں کے ہوں  
کیونکہ یہ مالک کرنا جو دین کا دیوں کے سوا اور کسی شخص کو اور یہ باطل ہے **ف** جب وارث خارج دے دیوں کو باقی  
وارثوں کے لیے چھوڑا تو اسے اپنے حصہ کا دیوں سے باقی وارثوں کو مالک کیا اور حال آنکہ تکلیف دین کی سوا دیوں  
کے اور کسی شخص کو باطل ہے **ص** مگر اس صلح کے صحیح ہونے کے کئی حیلے ہیں ایک حیلہ یہ ہے کہ وارث شرط کرے اس بات  
کی کہ یہ صلح اپنے حصہ دین سے قرضہ اردن کو بری الذمہ کرے اور صلح کرے اعیان ترکہ سے اوپر مال کے اور اس حیلے میں  
باقی وارثوں کا فائدہ یہ ہے کہ وارث صلح کا حق باقی تمام دیوں پر اور یہ نہیں کہ اسکا حصہ دین عقیدہ دین کا ہو گیا دوسرا  
حیلہ یہ ہے کہ باقی وارث صلح کا حصہ دین سے اپنے مال میں سے نقد واکرین بطریق احسان کے اوکلی جائے اور صلح اپنے حصہ  
دین کا حوالہ کرے دیوں پر یعنی وارثوں کو اپنا حصہ دلاوے دیوں سے اور اس حیلے میں ضرور باقی وارث کا گویا کہ وارثوں  
کو تہہ دینا ہے اور ان کا حق دین ہوا تیسٹر حیلہ اور وہ سب حیلوں میں بہتر ہے جو یہ ہے کہ باقی وارث صلح کو قرض دیوں سے نقد واکرے  
حصے کے دین سے اور صلح کر لیں **ص** کے سوا اور ترکہ سے اور صلح حوالے کر دے وارثوں کو اپنے قرض کا قرضہ اردن پر مثلاً  
قرض کرے کہ حصہ صلح کا دین میں سود رہے اور باقی ترکہ کے میں سے بھی سود رہے اور وارث صلح کرے دین جو دین رہے

تجارت کہتے ہیں اسکو کہ سب وارث اتفاق کر کے ایک وارث کو میراث سے خارج کر دیں کچھ مال معین میں کر کے اسی مال سے خارج کر دیا وارثوں نے ایک وارث کو ترک کر کے اور وہ ترکہ کا سبب چاہا عقار کچھ مال دیگر یا ترکہ سونا چاندی اور انھوں نے چاہا دی یا ترکہ چاندی چاندی سونا یا ترکہ چاندی سونا دونوں میں اور انھوں نے دونوں دے تو یہ تجارت میں نہیں ہے مردوں میں برابر ہر کہ بدل قلیل ہو جائے جس کو محال منہس کی طرف پھیر کر یعنی سونے کو چاندی کا جو صحیح قرار اور چاندی کو سونے کا تا بیاب کے شے سے احتراز ہو دے کذا فی الاصل لیکن اس تجارت میں جہاں سبب اولہ بطریق عقد صرف کے ہو تو وہ ان قبضہ کرنا ظریفین کا شرط صحیح کی تاکہ سود لازم نہ آوے درمختار اور جب ترکہ سنوئی کا دوسرا ترکہ فی القصد اور اسباب دونوں ہوں اور وارث مذکور کو صرف روپے یا صرف اشرفیاں دیگر خارج کر دیں تو یہ تجارت درست نہ ہوگا جب تک کہ بدل دس مقدار سے زیادہ نہ ہو جو وارث مذکور کو اسی منہس کے حصے سے یونچے مثلاً وارث مذکور کے میراث میں دس ہزار روپے کے سبب ہو چکا تھا تو صحیح تجارت میں ضرور ہر کہ وارث دس ہزار سے زیادہ روپے لے کر دس ہزار میں کے ہو جائیں اور ان کو دس حصہ اسباب کے ہو دے ورنہ سود ہو جائیگا ایسے کہ یہ صلح نہیں جائز بطریق ہر اسے کیونکہ اگر اعیان سے ہو اور برات اعیان سے جائز نہیں کذا فی الاصل اور صلح باطل ہے اگر ایک وارث ترکہ سے خارج کیا جاوے اور حال آنکہ سبب ترکہ دیوں میں متوفی کے اوپر لگے گون کے اس شرط پر کہ وہ دیوں باقی وارثوں کے ہوں کیونکہ یہ مالک کرنا جو دین کا دیوں کے سوا اور کسی شخص کو اور یہ باطل ہے جب وارث خارج دے دیوں کو باقی وارثوں کے لیے چھوڑا تو اسے اپنے حصہ کا دیوں سے باقی وارثوں کو مالک کیا اور حال آنکہ تکلیف دین کی سوا دیوں کے اور کسی شخص کو باطل ہے مگر اس صلح کے صحیح ہونے کے کئی حیلے ہیں ایک حیلہ یہ ہے کہ وارث شرط کرے اس بات کی کہ یہ صلح اپنے حصہ دین سے قرضہ اردن کو بری الذمہ کرے اور صلح کرے اعیان ترکہ سے اوپر مال کے اور اس حیلے میں باقی وارثوں کا فائدہ یہ ہے کہ وارث صلح کا حق باقی تمام دیوں پر اور یہ نہیں کہ اسکا حصہ دین عقیدہ دین کا ہو گیا دوسرا حیلہ یہ ہے کہ باقی وارث صلح کا حصہ دین سے اپنے مال میں سے نقد واکرین بطریق احسان کے اوکلی جائے اور صلح اپنے حصہ دین کا حوالہ کرے دیوں پر یعنی وارثوں کو اپنا حصہ دلاوے دیوں سے اور اس حیلے میں ضرور باقی وارث کا گویا کہ وارثوں کو تہہ دینا ہے اور ان کا حق دین ہوا تیسٹر حیلہ اور وہ سب حیلوں میں بہتر ہے جو یہ ہے کہ باقی وارث صلح کو قرض دیوں سے نقد واکرے حصے کے دین سے اور صلح کر لیں کے سوا اور ترکہ سے اور صلح حوالے کر دے وارثوں کو اپنے قرض کا قرضہ اردن پر مثلاً قرض کرے کہ حصہ صلح کا دین میں سود رہے اور باقی ترکہ کے میں سے بھی سود رہے اور وارث صلح کرے دین جو دین رہے

تو ضرور چہ اگر کہ بدل صلح زیادہ ہو سو سے مثلاً ایک سو دس دہم چون تو سو دس دہم تو دوا بش او سکون بطور قرض کے  
 دیوں اور وہ اول تو کہ او تار دیو سے قرضداروں پر اور وزارت اور تروائی قبول کر لیں پھر صلح کر لیں جس  
 سو اور تیزوں سے دس دہم پر اگر اس قدر تہماتی کر کے کا بدل ہو سکتے ہوں اور سو دہم سکتے ہوں تو کچھ اور تہماتی کر کے  
 مثلاً ایک چھری زیادہ کرو گئے تاکہ دس بدلے میں دس کے اور چھری باقی کے بدل میں ہر ماہ **ف** یہ صلح کر لیں  
 اس واسطے ہو کہ بدلہ اولی میں مصالح کا ضرر و ابراد کر کے سے اور حیلہ تائید میں لفتہ اور نہ کا جیسا کہ برا خطا دی **ص**  
 جس کے کہ اعیان معلوم ہوں اور جس میں صلح صحیح ہوئے میں کیل اور سوزوں پر اختلاف ہو مستلج کا **ف** اور محنت  
 صلح پر و غمنا و لیلیٰ و فوں کی اصل کتاب میں مذکور ہیں **ص** اور اگر کر کے غیر کیل اور اور غیر ذی مہول الاما  
 فقیدہ در نہ کے پاس ہو تو صلح صحیح ہو قول امین اور باطل ہر صلح اور تقسیم کر دین اور کر کے سے پہلے اگر وہ دین محظ  
 ہو کر کے کو اور جو محظ ہو تب بھی صلح کی جاوے قبل اسے دین کے اور اگر صلح ہوئی تو فتنہات کے کہ کہ صلح ہو جائیگی  
**ف** ایسی دین غیر محظ میں نہ محظ میں **ص** لیکن بقدر دس ہر کر روک لیا جاوے گا کافی کی قسمت کر دی  
 جاوے گی اور اسے استحسان کے اور قیاس پر جو کو کل کر کر دیا جاوے مگر جو کہ اس میں ضرر تھا اور نہ کا اسلئے استحسان کر دیا کر کے کا  
 بقدر بزرگانی ہر سالہ مہر یا مہمت صلح کے یہ مہمت عوی شرط یا شرط نہیں تو مہمت لوگ کہتے ہیں کہ مہمت عوی شرط یا شرط نہیں تو  
 صلح نہیں اس واسطے کہ مہمت سے اگر عوی کیا ایک حق مہول کا مکان میں اور عوی علیہ صلح کر لی تو یہ صلح جائز ہو جیسا کہ گذرا  
 یہاں لکھتے ہیں الا تحقیق میں اور شک میں عوی مہول کے صلح نہیں ہر دوسرے میں ہر سب مسائل جو جائز کر کے ہر جا سے قول کی اللہ اعلم

## ص کے بیٹا المضارۃ

مضاربت شرع میں عبارت ہے اور اس عقد شرکت سے نفع میں کمال ایک کا ہو اور محنت دوسرے کی **ف** تو جو محنت  
 کرنا ہو اور سکون مضارب کہتے ہیں اور جس کا مال جو اسے رب المال کہتے ہیں جو اس کا مالیت ہو شرع سے کوئی عملی اسے ملیدہ الہ  
 و سلم جو ہوئے اور لوگ معاملہ کرتے رہے اور حضرت نے نفع نہ کیا اور اس سے اور جو کا بھی اور صلح کر کے رہے اور  
 کسی اسے اور کا انکار نہیں کیا ہوا یہ **ص** اور مضارب کے احکام چند طرح ہیں میں تو مضارب قبل عمل کے امانت دیوے  
 ہو **ف** تو بلا کطل سے مضارب پر تادان نہیں آتا **ص** اور وقت عمل کے تو کیل جو **ف** یہ جب  
 تو کیل ہوئی تو جو عمدہ مضارب کو لاحق ہو گا وہ رب المال پر جو کہ کافی **ص** اور جب نفع ہو تو نہ تو نہ  
 جو اور جو مخالفت کرے مضارب رب المال کی **ف** مثلاً مضارب نے دو قمر کر کیا جس سے رب المال نے  
 او سکون منع کیا تھا **ص** تو نا صاب ہو اور در صورت شرط کر دینے سب نفع کے واسطے مالک کے بصاعت جو اور ضرورت  
 شرط کر دینے سب نفع کے واسطے مضارب کے قرض ہو اور امارہ فاسد ہو اگر عقد مضارب فاسد ہو جاوے تو اب اسکو  
 میں مضارب کے واسطے نفع نہیں بلکہ اس کے لیے اس کی محنت کی ضروری ہو طری خواہ تجارت میں نفع ہو یا نہ ہو یا نہ ہو  
 لیکن زیادہ بیکار ہو ضروری مقدار شرط سے بکلاف محمد **ف** اور یا یہ شرط کے اعتبار فاسد کا یہی حکم جو کہ  
 اس کی حاجت سے مثل شرط سے زیادہ نہیں ہوتی **ص** اور مضارب فاسد میں بھی باکالت مال سے تاوان

نہیں جیسے مضاربیت صحیح میں صحیح نہیں ہر مضاربیت مگر اصل میں نہیں شرکت صحیح ہوتی ہر **ف** یعنی راس المال  
 دراجہ یا دنا میر سو یا چاندی ہوتا ہے کہ کتاب البتہ کہیں گے **ص** اس طرح ضرر ہو کہ رب المال اس مال کو عدا  
 کے سپرد کر دے **ف** اس واسطے کہ اصل مضارب کی جانب سے ہو آویزہ دیوں مسلم کامل کے مستغیر ہو گا اگر رب المال  
 بھی اس مال میں یا بقصد رکھے تو مضاربیت فاسد ہوگی طحاوی **ص** اور ربح سابع ہو دونوں میں **ف** یعنی  
 شکار کا نصف یا تیس تھانویا چار چوتھا وغیرہ **ص** تو مضاربیت فاسد ہوگی اگر ایک کے لیے نفع کے حصے سے  
 زیادہ مثلاً دس روپے مقرر ہوئے **ف** حاشا چاہیے کہ جو شرط نفع کی شرکت کو قطع کر دیوے مائع کو مجبور کر دیوے  
 تو مضاربیت فاسد ہوگی اور سوا اسکے اور شرط فاسدہ سے مضاربیت فاسد ہوگی بلکہ وہ شرط خود باطل ہو جاوے گی جسے  
 ٹوٹے کا شرط کرنا مضارب پر کذا فی الاصل **ص** جب فقد مضاربیت مطابق واقع ہووے **ف** یعنی کسی مکان  
 اور زمان اور نصرت خاص سے مفید ہو کذا فی الاصل **ص** تو مضارب کو اختیار ہو کہ مفید یا غیر مفید بیچے مگر  
 اتنی مدت جو جبکا تاجر میں دستور ہو تو خریدے اور وکیل کرے ساتھ بیچ و شر کے اور سفر کرے **ف** اور امام  
 ابو یوسف کے نزدیک و مکر سفر کرنا درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر مال رب المال نے اپنے تہ میں دیا ہو تو وہ  
 سفر درست نہیں اور اگر شہر میں یا تو سفر جائز ہو کذا فی الاصل لیکن صحیح یہ ہو کہ دونوں صورت میں مضارب کو سفر کرنا کذا فی الدر المختار  
**ص** اور مال کو بقا قدر دیوے اگر کہ رب المال ہی کو دیوے اور نہ شر کے نزدیک بل مال کو دینے سے مضاربیت فاسد ہوگی اور امام  
 رحمہ اللہ کے نزدیک کہے یا اگر دیوے اور کہ لے کر دیوے یا اگر ایسے سے اور الذبول کرے یعنی اور تہ گاہ پر البتہ مضارب کو میں یہ ہو چکا کہ اس  
 مال کو بطور مضاربیت کسی دیکر کو مال کے مالک کے ان سے یا جس میں مالک نے کہ دیا ہو کہ تو اپنی اس کے موافق عمل کر دے کہ  
 قرض ہو یا قرض لیوے **ف** یعنی مضارب کو قرض لینے اور لینے کا بھی اختیار نہیں ہو چکی اگر کہ رب المال نے قرض معاہدے  
 کہ دیا ہو کہ تو اپنی اس کے موافق عمل کرنا البتہ اگر مالک نے قرض سے ان دونوں کی اجازت دیدی ہو تو درست ہو اگر قرض  
 سے مالک نے کہ دیا تھا کہ تو اپنی اس کے موافق کرنا اور اسے کہے خریدے اور اپنے پاس سے اس کو سکویانی سے و تحلو ایام  
 لا دلا تو مضارب متطیع اور متبرع ہو گا یعنی مالک سے و تحلو ایام اور لدائی کی ضروری جو اپنے پاس سے بیچ کی ہو  
 نہیں لے سکتا کیونکہ وہ ادھار کرے گا مالک نہیں جو اور اگر ادھار کچھ دن کو مضارب نے اپنے پاس سے دام دیکر نہ دیا  
 تو مسجد رنگ و سین بڑھا جو اس میں بل مال کا شریک ہو جاوے گا جیسے اپنا مال اس میں ملا دیوے **ف** اور یہ رنگ اور  
 غلط مال مالک کے اس قول میں کہ تو اپنی اس کے موافق کام کر و اعل ہو جاوے گی بظاہر و تحلو ایام کے کہ اس میں کوئی  
 چیز نہیں تو اگر نشاء یعنی کاپ کر و تحلو ایام ہو گا تو وہ رنگ کے مانند ہو اور سرخ رنگ کی قید اس واسطے لگائی کہ سیاہ  
 رنگ اس قول میں مالک کے نزدیک امام صاحب کے داخل ہو گا اس واسطے کہ سیاہی نقصان جو نزدیک امام صاحب کے  
 لیکن سیاہی کے سوا اور رنگ مثل سرخی کے ہیں کذا فی الاصل مع زیادہ من الدر المختار **ص** تو مضارب بترخ  
 رنگ سے اپنے مال کے ملا دینے سے در صورت مالک کے یہ کہ دینے کے کہ تو اپنی اس کے موافق عمل کرنا من  
 ہو گا تو جب یہ کہ لے لیا تو مضارب رنگ کے دام کل لے لیا اور کچھ کے داموں میں نفع میں شریک ہو گا **ف**

و مضاربیت صحیح میں صحیح نہیں ہر مضاربیت مگر اصل میں نہیں شرکت صحیح ہوتی ہر ف یعنی راس المال دراجہ یا دنا میر سو یا چاندی ہوتا ہے کہ کتاب البتہ کہیں گے ص اس طرح ضرر ہو کہ رب المال اس مال کو عدا کے سپرد کر دے ف اس واسطے کہ اصل مضارب کی جانب سے ہو آویزہ دیوں مسلم کامل کے مستغیر ہو گا اگر رب المال بھی اس مال میں یا بقصد رکھے تو مضاربیت فاسد ہوگی طحاوی ص اور ربح سابع ہو دونوں میں ف یعنی شکار کا نصف یا تیس تھانویا چار چوتھا وغیرہ ص تو مضاربیت فاسد ہوگی اگر ایک کے لیے نفع کے حصے سے زیادہ مثلاً دس روپے مقرر ہوئے ف حاشا چاہیے کہ جو شرط نفع کی شرکت کو قطع کر دیوے مائع کو مجبور کر دیوے تو مضاربیت فاسد ہوگی اور سوا اسکے اور شرط فاسدہ سے مضاربیت فاسد ہوگی بلکہ وہ شرط خود باطل ہو جاوے گی جسے ٹوٹے کا شرط کرنا مضارب پر کذا فی الاصل ص جب فقد مضاربیت مطابق واقع ہووے ف یعنی کسی مکان اور زمان اور نصرت خاص سے مفید ہو کذا فی الاصل ص تو مضارب کو اختیار ہو کہ مفید یا غیر مفید بیچے مگر اتنی مدت جو جبکا تاجر میں دستور ہو تو خریدے اور وکیل کرے ساتھ بیچ و شر کے اور سفر کرے ف اور امام ابو یوسف کے نزدیک و مکر سفر کرنا درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر مال رب المال نے اپنے تہ میں دیا ہو تو وہ سفر درست نہیں اور اگر شہر میں یا تو سفر جائز ہو کذا فی الاصل لیکن صحیح یہ ہو کہ دونوں صورت میں مضارب کو سفر کرنا کذا فی الدر المختار ص اور مال کو بقا قدر دیوے اگر کہ رب المال ہی کو دیوے اور نہ شر کے نزدیک بل مال کو دینے سے مضاربیت فاسد ہوگی اور امام رحمہ اللہ کے نزدیک کہے یا اگر دیوے اور کہ لے کر دیوے یا اگر ایسے سے اور الذبول کرے یعنی اور تہ گاہ پر البتہ مضارب کو میں یہ ہو چکا کہ اس مال کو بطور مضاربیت کسی دیکر کو مال کے مالک کے ان سے یا جس میں مالک نے کہ دیا ہو کہ تو اپنی اس کے موافق عمل کر دے کہ قرض ہو یا قرض لیوے ف یعنی مضارب کو قرض لینے اور لینے کا بھی اختیار نہیں ہو چکی اگر کہ رب المال نے قرض معاہدے کہ دیا ہو کہ تو اپنی اس کے موافق عمل کرنا البتہ اگر مالک نے قرض سے ان دونوں کی اجازت دیدی ہو تو درست ہو اگر قرض سے مالک نے کہ دیا تھا کہ تو اپنی اس کے موافق کرنا اور اسے کہے خریدے اور اپنے پاس سے اس کو سکویانی سے و تحلو ایام لا دلا تو مضارب متطیع اور متبرع ہو گا یعنی مالک سے و تحلو ایام اور لدائی کی ضروری جو اپنے پاس سے بیچ کی ہو نہیں لے سکتا کیونکہ وہ ادھار کرے گا مالک نہیں جو اور اگر ادھار کچھ دن کو مضارب نے اپنے پاس سے دام دیکر نہ دیا تو مسجد رنگ و سین بڑھا جو اس میں بل مال کا شریک ہو جاوے گا جیسے اپنا مال اس میں ملا دیوے ف اور یہ رنگ اور غلط مال مالک کے اس قول میں کہ تو اپنی اس کے موافق کام کر و اعل ہو جاوے گی بظاہر و تحلو ایام کے کہ اس میں کوئی چیز نہیں تو اگر نشاء یعنی کاپ کر و تحلو ایام ہو گا تو وہ رنگ کے مانند ہو اور سرخ رنگ کی قید اس واسطے لگائی کہ سیاہ رنگ اس قول میں مالک کے نزدیک امام صاحب کے داخل ہو گا اس واسطے کہ سیاہی نقصان جو نزدیک امام صاحب کے لیکن سیاہی کے سوا اور رنگ مثل سرخی کے ہیں کذا فی الاصل مع زیادہ من الدر المختار ص تو مضارب بترخ رنگ سے اپنے مال کے ملا دینے سے در صورت مالک کے یہ کہ دینے کے کہ تو اپنی اس کے موافق عمل کرنا من ہو گا تو جب یہ کہ لے لیا تو مضارب رنگ کے دام کل لے لیا اور کچھ کے داموں میں نفع میں شریک ہو گا ف











گھر والوں کے اور لوگوں سے کوئی تو بھی اور صورت ہلاک سماں دیکھا البتہ اگر آگ لگنے باوجود جانے کے خوف سے ایسے بڑی یا دوسرے کشتی دانے کو دیدیجئے اور وہ تلف ہو جاوے تو ضمانت نہ ہوگا **ف** اگرچہ تو ان معذرات کا بغیر گواہوں کے سوکا ہوا یہ **ص** تو اگر صاحب مال نے امانت اپنی طلب کی یا روزنہ یا باوجود درت نہی یا انکار کیا اگرچہ بعد اوستے قرار بھی کیا یا نہ کیا یعنی جب انکار کیا امانت کا بروقت طلب مال کے تو ضمانت ہو جاوے گی یا اگرچہ انکار کرے یا کرے اور جو سوا مالک کے اور کسی سے انکار کیا تو ضمانت نہ ہوگی کیونکہ یہ بھی حفاظت مال کا طریقہ ہے اور اگر متوقع نے مرتے وقت بیان نہ کیا امانت کو جب بھی ضمانت ہوگا یا متوقع نے اس امانت کو اپنے مال میں باسطح ملا دیا کہ تیرہ شعبہ جو کہ جتنی ضمانت ہوگا **ف** مثلاً امانت گیموں تھے اور اسے اپنے گیموں میں ملا دیا اور اگر ضمانت جس میں ملا دیا جیسے جو کو گیموں میں تو مالک کا حق جاتا رہیگا اور مال اتفاق ضمان لازم آدیکھا اسی طرح اگر اسی جس میں ملاوے بریک امام صاحب کے اور اسی طرح تردیک یا بوجہ سے کہ اگرچہ امانت کو اسی جس میں ملاوے امانت سے ملاوے قائل تھے ہوگا اگرچہ واجب اقل میں ملاوے کیونکہ اس صورت میں حق مالک کا نہ جاوے گا بلکہ شرکت ثابت ہوگی اور محکمہ کے بریک ہر مال میں شرکت ہوگی حواء اقل میں ملاوے یا اکثر میں کذا فی الاصل **ص** یا متوقع نے امانت بن ریاضتی کی باسطح کیا و اسکے کپڑے کو مٹایا امانت کے مال پر نہ ہوا یا امانت کے رویوں میں سے کچھ غریب کیے پھر اوستے اوسین شریک کر دیے یا جس گھر میں مالک نے حفاظت مال کا حکم کیا تھا متوقع نے اسے سوا دوسرے گھر میں حفاظت کی تو ان سب صورتوں میں متوقع ضمانت ہوگا اور اگر وہ امانت متوقع کے مال میں جو درجہ مال لگتی تو دونوں اوسین شریک ہو جاوے گئے اور اگر متوقع نے امانت میں ریاضتی کی پھر اوس ریاضتی کو دور کر دیا تو ضمانت بھی زائل ہو جاوے گا **ف** جیسے امانت کو جس گھر میں متوقع نے کما تھا نہ رکھا بلکہ دوسرے گھر میں رکھا بعد اوستے پھر اوس گھر میں رکھ دیا تو ضمانت زائل ہو جاوے گا اگر وہ پہلا مکان ایسا تھا کہ جو اوسین رعیت رہتی تو ہلاک ہو جاتی اور ضمان لازم ہوتا اور امام متقاضی کے تردیک زائل نہ ہوگا کذا فی الاصل **ص** اگر دوسرے کیوں نے اپنا مال ایک شخص کے پاس امانت رکھا اب ایک شریک آیا تو متوقع کو یہ نہیں پہونچتا کہ وہ مال حصہ حوالے کرے بغیر دوسرے کے آئے ہوئے **ف** جب یہ ودیعت سوا کیمل اور موزوں کے اور کوئی چیز جو تو یہ حکم اتفاقی ہے اور اگر کیمل و موزوں ہووے تو یہی حکم جزو یک امام اظہر کے عرفان صاحبیں کے اس واسطے کہ متوقع کو ولایت تقسیم مال کی نہیں ہے کذا فی الاصل **ص** جب ایک پیر امانت رکھی دو مردوں کے پاس تو اگر وہ شوقا بل قسمت نہیں ہے تو ہر ایک ان کا حفاظت کر سکتا ہے دوسرے کے اذن سے اور جو قابل تقسیم ہے تو ہر ایک کو چاہیے کہ اس کے درجے کے ایک ایک حصے کی حفاظت کرے **ف** اور صاحب کے نزدیک بیان بھی ہر ایک ایسا حصہ دوسرے کو دے سکتا ہے کذا فی الاصل **ص** باوجود اسکے اگر ایک متوقع نے نصف حصہ اپنا دوسرے کو دیدیا اور وہ امانت قائل تقسیم ہو تو یہ دینے والا نصف کا ضمانت ہوگا نہ حق اہل

ہو چل مال پر کیونکہ متوجع المتوجع خاص نہیں ہوتا امام صاحب کے نزدیک اگر متوجع نے منع کر دیا متوجع کو کہ اس  
 امانت کو اپنے گھر والوں کے سپرد نہ کرنا اور اسے دیا تو اس شخص کو کہ اگر اس کو مدتی تو کچھ اسکا جرح نہ تھا تو  
 خاص نہ ہوگا اور اگر اس کو مدتی کہ جسکے بغیر ویسے پارہ نہ تھا جیسے امانت جانور تھا اور اپنے غلام کے سپرد کیا یا وہ  
 چیز میں تحین جسکی عورتیں حفاظت کرتی ہیں اور اپنی بیوی کو دین تو خاص نہ ہوگا جیسے اگر ایک داریسی اعاط  
 میں کئی کوٹھریاں ہیں اور متوجع نے ایک کوٹھری خاص میں رکھنے کو کہا تھا اور اسے دوسری کوٹھری میں رکھا  
 تو خاص نہ ہوگا کیونکہ ایک دار کی سب کوٹھریاں حفاظت میں برابر ہیں بخلاف دار کے اسلئے کہ دو دروازے حفاظت  
 میں متفاوت ہوتے ہیں **ف** پس جب دار بدل دیگا تو خاص نہ ہوگا **ص** مگر جب دوسری کوٹھری  
 میں جس میں اسے مال رکھا کوئی غفل ظاہر ہوگا تو خاص نہ ہوگا **ف** جیسے اسکا دروازہ بودا ہو دوسرے یا  
 دیوار ٹوٹی ہو دوسرے **ص** اور اگر متوجع نے امانت کسی اور پاس رکھائی تو ضمان صرف اول پر لازم آئیگا  
**ف** امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک مالک کو اختیار ہے چاہے تاوان اسکا متوجع سے کیوں  
 خواہ متوجع المتوجع سے لیکن اگر متوجع المتوجع سے لیا تو وہ متوجع سے پھیر لیا لہذا فی الاصل **ص** اور اگر غا  
 نے شتر منسوب کو کسی کے پاس امانت رکھا بعد اسکے وہ شتر اس شخص کے پاس سے تلف ہوگئی تو مالک کو اختیار ہے  
 چاہے تاوان اسکا فاسد سے لیوے اور چاہے متوجع الفاسد سے اور یہ بالاتفاق ہے **ف** یعنی اس شخص  
 سے جسکے پاس فاسد فاسد نے امانت رکھا تھا سو اگر تاوان لیوے متوجع سے تو وہ فاسد پر رجوع کر لے لے  
 در مختار **ص** عمرو کے پاس ہزار روپے ہیں زید نے دعویٰ کیا کہ یہ میری امانت ہیں اور کہنے دعوئی  
 کیا کہ یہ میری امانت ہیں اور کسی کے پاس گواہ نہیں ہیں اور مردوں کے دعوے سے منکر ہو تو قاضی عمرو کو تلف  
 دلا دیگا ہر ایک کے لیے جدا جدا اور جسکے حلف سے چاہے شروع کرے اور جو جھگڑا کرے تو قمرہ ڈال لیوے  
 تو اگر ایک کے حلف سے عمرو نے ٹکول کیا دوسرے کے لیے حلف دلاوے اگر اسکے لیے بھی ٹکول کرے تو ہزار روپوں  
 ٹھہرے گا اور ہزار روپے اور لازم آئیگا **ف** دلیل اسکی مع اور تفصیل کے اصل کتاب میں مذکور ہو فقط

## ص کے کتاب العارۃ

یہ کتاب ہے عاریت کے احکام کے بیان میں یعنی ناکی ہوئی چیز کے دینے کے بیان میں عاریت کی خوبی قرآن اور  
 حدیث اور اجماع سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ لے لے **وَلَا تَسْتَوِي** یعنی منع کرتے ہیں ماعون کو ماعون اس  
 چیز سے عبارت ہے جسکی عاریت دینے کی لوگوں میں عادت جاری ہو پھر جب عاریت نہ دینا مذموم ٹھہرے تو عاریت  
 دینا خوب ہو اور ہلے میں ہے کہ عاریت جائز ہے اس واسطے کہ یہ ایک قسم کا احسان ہے اور حضرت علی علیہ السلام  
 وسلم نے کئی زمر میں عاریت کی تحقیر صفواں سے غزوہ جنین میں روایت کیا اسکو اللہ اور دینے اور بخاری میں  
 ثابت ہے کہ آنحضرت علی علیہ السلام نے ابو طلحہ کا گھوڑا جسکا سندوب نام تھا بطور عاریت لیا تھا **ص** عبارت  
 کہتے ہیں نفع کے مالک کر دینے کو بغیر عرصہ کے جتنا چاہیے کہ تملیکات یا قسم میں ایک تملیک میں ہر شخص تو یہ بیچ



مستعبر اور مستاجر کو اختیار ہو تو اگر اول آب سواری کی جواب دوسرے کو سوار نہیں کر سکتا اور اگر وہ بھلا دلوں  
 سوار ہو سکیں سکتا **ص** اور اگر مستعیر اور مستاجر کے انتفاع کو مطلق رکھا وقت میں اور قسم میں تو مستعیر اور  
 مستاجر کو اختیار ہے کہ جس وقت چاہے سطر کا پانچ ہے نفع لیوے اور اگر تمسید کر دیا تو اگر مستعیر اور مستاجر کے  
 اس کے مثل یا بہتر دوسرا نفع لیا تو غیر اور اگر اس سے بڑا نفع لیا تو ضامن ہو گا اور اسی طرح اگر تمسید کیا جاوے  
 کو ایک قسم یا قدر کے ساتھ پس اگر مستاجر نے موافق اس کے کیا یا مثل یا بہتر کیا تو ضامن ہو گا اور اگر مستاجر نے  
 کیا تو ضامن ہو گا اگر ایک شخص نے ایک جانور کرایہ کو یا بطور عاریت کے لیا بعد فراغت کے اس جانور کو  
 مالک کے اصل میں چھوڑ دیا یا اپنے غلام یا اس نوکر کے ساتھ جسکو تنخواہ یا مہواری یا سالانہ مٹی ہو بھی یا یا  
 مالک کے غلام کے چہرہ خواہ وہ غلام اس جانور پر مقرر ہو یا نہ ہو یا اسی کے نوکر کے چہرہ خواہ وہ کرایہ چھوڑ جانور  
 مالک کو ملے کے اول ہلاک ہو گیا تو ضامن ہو گا **ف** اور جو نوکر و زبیر ملازم ہو تو اس کے ہمراہ بھیجے سے  
 ضامن ہو گا اس سے معلوم ہوا کہ مستعیر امانت رکھنے کا مالک سے حق ہے اگر غلام و کادو اس پر مقرر ہو گا تو  
 اس کو تسلیم ضامن ہو گا لکن فی الاصل **ص** جیسے مستعیر سے معاملہ کو یہ بات ہے اور درمیان قیمت ہو معیر کے گھر میں سے اس  
 چہرہ ہلاک ہو جائے مالک کو پہنچنے سے پہلے تو اس میں ہو گا اور اگر نہ ہو تو مالیت میں ہو جیسے جو اہل و غیرہ تو گھر میں سے  
 آنے سے بری الیہ ہو گا لکن ضامن مالک کو دینا چاہیے اسی طرح امانت اور معصوم کو اگر مالک کے گھر پر سے اس کا تو ضامن ہو گا  
**ف** یعنی اگر درخت ہلاک بلکہ امانت اور معصوم کو ضامن مالک کو دینا ضروری لکن فی الاصل **ص** اور عاریت یا ساریہ  
 اشرفی اور کیل اور موزون اور معدود کا قرض میں داخل ہے **ف** اس لئے کہ ان اشبات نفع حاصل ہوتا  
 ہو سکتا ہوں استمالک میں کے الا اس صورت میں جب انتفاع کو معین کر دیوے جیسے روپیہ مالک و حرم اور  
 کرنیکے لیے یا دکان کی آرائش کے لیے تو عاریت ہو گا اور ناکدہ قرض ہونے کا یہ ہے کہ اگر زمین یا مالک جاوے  
 مستعیر اس قبل نفع لینے کے تو ضامن اور سپر لازم آوے لکن فی الاصل **ص** صحیح ہے عاریت دینا زمین کا وہ  
 مکان بنانے اور درخت ہونے کے اور معیر کو پہنچا ہے کہ جس وقت چاہے عاریت سے رجوع کرے اور مستعیر  
 کا کرے واسطے کہ خود نے مکان اور درخت کے اور درخت اور مکان کا جو نقصان ہو گا تو مستعیر اس کا ضامن  
 ہو گا اگر عاریت کے وقت معیر نے کوئی وقت بیان نہ کیا ہو دے اور اگر وقت مقرر کر دیا ہو اور قبل وقت کے  
 اس کے کھودنے کا حکم کرے تو بعد در قیمت اس درخت یا مکان کے کھودنے سے گھٹ جاوے گی اور اس کے کو  
 تاوان دینا ہو گا اور اگر وہ کہہ کہ معیر قبل وقت کے عاریت میں رجوع کرے **ف** کہو کہ مدہ غلامی ہے  
 اور وہ حرام ہے **ص** اور اگر زمین کھیتی ہونے کے لیے عاریت دی تو معیر کو زمین پر جو خاک قبل کھیت  
 کٹنے کے زمیں اپنی لے لیوے خواہ عاریت کی مدت مقرر کی ہو یا نہ کی ہو **ف** اس واسطے کہ کھیتی کی اختیا  
 ایک مدت معلوم تک جو اس حکم میں رعایت طرفین کی ہے بخلاف درخت یا مکان کے کہ اس کی کچھ نہایت نہیں  
 ہو لکن فی الاصل **ص** مستعیر اور مستاجر اور غصب کی رو کی اجرت مستعیر اور مستاجر اور غاصب پر واجب ہے

مستعیر اور مستاجر کو اختیار ہے کہ جس وقت چاہے سطر کا پانچ ہے نفع لیوے اور اگر تمسید کر دیا تو اگر مستعیر اور مستاجر کے اس کے مثل یا بہتر دوسرا نفع لیا تو غیر اور اگر اس سے بڑا نفع لیا تو ضامن ہو گا اور اسی طرح اگر تمسید کیا جاوے کو ایک قسم یا قدر کے ساتھ پس اگر مستاجر نے موافق اس کے کیا یا مثل یا بہتر کیا تو ضامن ہو گا اور اگر مستاجر نے کیا تو ضامن ہو گا اگر ایک شخص نے ایک جانور کرایہ کو یا بطور عاریت کے لیا بعد فراغت کے اس جانور کو مالک کے اصل میں چھوڑ دیا یا اپنے غلام یا اس نوکر کے ساتھ جسکو تنخواہ یا مہواری یا سالانہ مٹی ہو بھی یا یا مالک کے غلام کے چہرہ خواہ وہ غلام اس جانور پر مقرر ہو یا نہ ہو یا اسی کے نوکر کے چہرہ خواہ وہ کرایہ چھوڑ جانور مالک کو ملے کے اول ہلاک ہو گیا تو ضامن ہو گا اور جو نوکر و زبیر ملازم ہو تو اس کے ہمراہ بھیجے سے ضامن ہو گا اس سے معلوم ہوا کہ مستعیر امانت رکھنے کا مالک سے حق ہے اگر غلام و کادو اس پر مقرر ہو گا تو اس کو تسلیم ضامن ہو گا لکن فی الاصل ص جیسے مستعیر سے معاملہ کو یہ بات ہے اور درمیان قیمت ہو معیر کے گھر میں سے اس چہرہ ہلاک ہو جائے مالک کو پہنچنے سے پہلے تو اس میں ہو گا اور اگر نہ ہو تو مالیت میں ہو جیسے جو اہل و غیرہ تو گھر میں سے آنے سے بری الیہ ہو گا لکن ضامن مالک کو دینا چاہیے اسی طرح امانت اور معصوم کو اگر مالک کے گھر پر سے اس کا تو ضامن ہو گا یعنی اگر درخت ہلاک بلکہ امانت اور معصوم کو ضامن مالک کو دینا ضروری لکن فی الاصل ص اور عاریت یا ساریہ اشرفی اور کیل اور موزون اور معدود کا قرض میں داخل ہے ف اس لئے کہ ان اشبات نفع حاصل ہوتا ہو سکتا ہوں استمالک میں کے الا اس صورت میں جب انتفاع کو معین کر دیوے جیسے روپیہ مالک و حرم اور کرنیکے لیے یا دکان کی آرائش کے لیے تو عاریت ہو گا اور ناکدہ قرض ہونے کا یہ ہے کہ اگر زمین یا مالک جاوے مستعیر اس قبل نفع لینے کے تو ضامن اور سپر لازم آوے لکن فی الاصل ص صحیح ہے عاریت دینا زمین کا وہ مکان بنانے اور درخت ہونے کے اور معیر کو پہنچا ہے کہ جس وقت چاہے عاریت سے رجوع کرے اور مستعیر کا کرے واسطے کہ خود نے مکان اور درخت کے اور درخت اور مکان کا جو نقصان ہو گا تو مستعیر اس کا ضامن ہو گا اگر عاریت کے وقت معیر نے کوئی وقت بیان نہ کیا ہو دے اور اگر وقت مقرر کر دیا ہو اور قبل وقت کے اس کے کھودنے کا حکم کرے تو بعد در قیمت اس درخت یا مکان کے کھودنے سے گھٹ جاوے گی اور اس کے کو تاوان دینا ہو گا اور اگر وہ کہہ کہ معیر قبل وقت کے عاریت میں رجوع کرے ف کہو کہ مدہ غلامی ہے اور وہ حرام ہے ص اور اگر زمین کھیتی ہونے کے لیے عاریت دی تو معیر کو زمین پر جو خاک قبل کھیت کٹنے کے زمیں اپنی لے لیوے خواہ عاریت کی مدت مقرر کی ہو یا نہ کی ہو ف اس واسطے کہ کھیتی کی اختیا ایک مدت معلوم تک جو اس حکم میں رعایت طرفین کی ہے بخلاف درخت یا مکان کے کہ اس کی کچھ نہایت نہیں ہو لکن فی الاصل ص مستعیر اور مستاجر اور غصب کی رو کی اجرت مستعیر اور مستاجر اور غاصب پر واجب ہے





پس ماریت ہو گا یا یوں کہ مشکلی حبیۃ اسوائے کہ ہشہ مال ہو گا سکنی سے جب بھی ماریت ہو گا اصطلاح محلی  
 مشکلی اور مشکلی صدقۃ اور صدقۃ حبیۃ اور عاریۃ حبیۃ میں بھی ماریت ہو گا **ف** محلی مشکلی کے معنی  
 دیبا میں نے ٹکویہ گھر دیکھ کر اور دوسے سکونت کے اور مشکلی صدقۃ یعنی گھر میرا تیرے لیے جو بطریق سکنی کے  
 مال آنکھ وہ سکنی صدقہ ہے اور صدقۃ حبیۃ یعنی گھر میرا تیرے لیے صدقہ ہے جو بطریق ماریت کے عاریۃ حبیۃ یعنی  
 گھر میرا تیرے لیے جو بطریق ماریت کے مال آنکھ وہی ماریت ہے جو یعنی حبیۃ مسافع مراد جو یہ حبیۃ میں گذانی الاصل  
 اور تمام ہوتی ہے جو بہ قبض کامل سے **ف** اسوائے کہ ہر ایسے جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں  
 جائز ہوتی ہے جو بہ مگر قبض کے ساتھ کما ذیل سے نہ خرچ ہر ایسے کہ یہ حدیث عریب ہے القبتہ روایت کیا اسکو عبد الرزاق  
 نے قول سے ابراہیم بنی کے اور مراد اس سے یہ ہے کہ بدوین قبض کے ملک جو بہ لہ کی ثابت نہیں ہوتی اسوائے کہ  
 جو از بدوین قبض کے بھی ہو جائے ہر **ص** مراد قبض کامل سے یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو جو بہ لہ جو بہ لہ قبضہ  
 کرے تو مقول میں قبض کامل وہ جو اور اسکے مناسب ہو اور غیر مقول میں جو اور اسکے مناسب ہو دوسے کو گھر کی خرید و  
 قبضہ کرنا گھر پر قبضہ ہو گا اور جو چیز بالحق قسمت ہو اور میں قبض کامل بعد قسمت کے ہو گا اور جو بالحق قسمت نہیں تو کل  
 قبضہ کرنے سے جو بہ لہ پر بھی قبضہ ہو جائے گا ایسے صحیح ہے اگر قبضہ کیا جو بہ لہ نے مجلس حبیۃ میں بلا اذن واجب کے  
 اور اگر بعد مجلس حبیۃ کے قبضہ کیا تو باذن واجب ضرور ہے صحیح ہے کہ اس مسئلہ کا جو قابل قسمت نہیں **ف** متاع  
 اوس شخص کو کہتے ہیں کہ شریکوں میں مشترک ہو دوسے اور اسکی قسمت منوئی ہو دوسے **ص** اور مراد یہ ہے کہ جب تقسیم  
 کیا جاوے تو قابل منفعت نہ ہے جیسے کچھ یا قدام یا قیوم یا مکان **ف** کہ بعد تقسیم کے قابل انتفاع کے نہیں رہتا تو اگر  
 ایسے متاع کو واجب لہ ہے کیا جو بہ لہ کو اور جو بہ لہ نے اوپر قبضہ کر لیا تو قبل از تقسیم بھی پر تمام ہو جاتی ہے **ص**  
 اور میں صحیح ہوتی ہے جو اوس متاع کی جو قابل تقسیم ہو تو تقسیم کی جائے تو منفعت اوسکی باقی رہے اور شافعی کے نزدیک  
 صحیح ہے اور دلیل دونوں کی اصل میں مذکور ہے **ف** یعنی قبل تقسیم کے اگر جو بہ لہ اوپر قبضہ کر لے **ص**  
 اگر جو بہ لہ اپنے شریک ہی کو بہ کرے یا انہی کو جاتا جاسیے کہ مفید ہے وہ شیوع ہے جو مقداروں جو بہ لہ کے جو بہ لہ کے  
 طاری ہو جاوے جیسے ایک شخص نے ایک مکان حبیۃ کیا پھر اوسکے بعض غیر میں رجوع کیا یا بعض غیر میں کسی  
 کا نظارہ خلاف رہن کے کہ وہ ان شیوع طاری بھی مفید ہے تو اگر واجب لہ اوسکی تقسیم کی پھر بہ لہ کیا جو بہ لہ کو  
 تو بہ صحیح ہے جو **ف** یعنی پہلے اوسے نفع متاع حبیۃ کیا پھر تقسیم کر کے تسلیم کر دیا تو وہ بہ صحیح ہو جائے گی اسوائے  
 کہ تمامی حبیۃ قبض سے ہے اور وقت قبض کے شیوع نہ گذانی الاصل **ص** اگر حبیۃ کیا لیوں کے اندر کہ تمام اتناوں کے  
 اندر تیل نہیں جائز ہے اگر گھوڑوں پسیرا تو اید یوسے یا تلون میں سے تیل نکال کر دیوے یا اصطلاح بہرہ و غن کی دور  
 میں جائز نہیں **ف** اگر وہ دور میں سے گھی نکال کر دیوے اسوائے کہ یہ چیزیں معدوم نہیں وقت حبیۃ کے نو  
 اکی حبیۃ کسی طرح جائز ہوگی برخلاف متاع کے گذانی الاصل **ص** اور بہ دور وہ کی شخص میں اداؤں کی مکرری بی بی بی  
 برادر کھیت اور ختوں کی زمین میں اور کھجور کی درخت میں مثل متاع کے **ف** یعنی اگر ان چیزوں کو بعد حبیۃ

حد اکثر کے دیجنا تو یہ صحیح ہو گا لیکن مسئلہ متاع کے درجہ میں **ص** ہبہ اور سب چیز کی ہر وہ جو ہر آدمی کے پاس جو  
**ف** اگر تہ نظر عیب یا امامت ہو دے درمیان **ص** بغیر قبضہ حدید کے تمام ہر وہ جو ہر آدمی کے پاس جو  
 ہو ہبہ نہ کہ ضرورت میں کہ اس میں دوسری مرتبہ قبضہ حدید کرے **ص** اگر بپ **ف** یا جسکو ولایت ہو  
 پتہ پر بھی جو معیر کی پرورش کرتا ہو تو کھائی اور چا بھی اس میں داخل ہیں **ص** یا ہبہ بشرطیکہ معیر اور کے پاس  
 میں ہو دے درمیان **ص** ایسے ہر نہ دانا مال کو کوئی تہ ہبہ کرے تو ہبہ صرف ایجاب سے تمام ہو گا لیکن  
 اس میں متول کی حاجت ہو نہ قصص کی **ف** اس واسطے کہ دلی یا قصہ مثل قبضہ ہو ہبہ نہ کہ تہار کتاب یا عتبت  
**ص** اگر اسی سے کوئی چیز ہبہ کی ایک بابا بے کو تو ہبہ تمام ہو گا لیکن خود اس میں معیر کے قبضہ سے اگر وہ مائل ہو  
**ف** یعنی تحصیل مال کو سمجھتا ہو دے درمیان **ص** یا اس کے باپ کے حصے سے یا اس کے دادا کے قبضہ  
 سے یا باب اور دادا کے حصے کے قبضہ سے یا مان کے قبضہ کرنے سے اگر وہ معیر ہاں کے پاس ہو دے **ف**  
 یعنی اسی کے پاس پرورش یا ہبہ اور اگر اس کی پرورش میں ہو دے تو اس کا قبضہ کافی ہو گا **ص** یا اس  
 کے قبضہ کرنے سے اگر وہ اسی اور اس معیر کی پرورش کرتا ہو اور وہ اس کا اسی کے پاس ہو اور اگر ایک تہ ہبہ کی معیر  
 کے لیے اور اس کی طرف سے اس کے حامد سے ہو ہبہ پر قبضہ کیا تو درست ہو بشرطیکہ بعد زفاف کے ہو **ف**  
 اور قبل زفاف کے صحیح نہیں درمیان زفاف سے مراد روح کا باہر روح کے گھر میں بعد نکاح کے **ص** دو آدمیوں  
 سے اگر ایک ایک شخص کو ہبہ کیا تو صحیح ہو اس واسطے کہ کل گھر ایک شخص کے پاس آیا تو شیعہ نہیں ہو اور اس کا اولیائے  
 ایک شخص یا گھر دو آدمیوں کو ہبہ کرے تو صحیح نہیں زمین نزدیک امام صاحب کے اور صاحب کے نزدیک صحیح ہو **ف**  
 اس واسطے کہ تلبیک متحد ہو تو شیعہ باقی نہیں رہا جیسے ایک غیر گروہ کی دو شخصوں پاس اور امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ  
 ہر ایک کو نصف گھر ہبہ کیا تو شیعہ ثابت ہو اجماعاً رہیں گے کہ وہاں ہر ایک کے دین کے بدلے میں کل تہ ہبہ  
 رہے گی کہانی الاصل **ص** سے دس درم تصدق کیے یا ہبہ کیے دو تو ان کو دل کو تو درست نہیں اور دو فقیران  
 کو اگر تصدق یا ہبہ کیے تو درست ہو **ف** اور صاحب کے نزدیک اول صورت میں بھی درست ہو جیسے مکان  
 کی ہبہ میں دو شخصوں کو دلیل امام صاحب کی یہ ہے کہ تو ان کو دل کو جب ہبہ یا تصدق کیا تو ہو ہبہ نہ دو شخص ہو گئے  
 اور وہ موجب ہر شیعہ ہو کہ اگر صحیح ہو صدقہ و غنیوں پر اس لیے کہ مراد صدقہ سے ہبہ ہو جائے اور ہبہ جائز ہے ہر حالت تصدق  
 اور ہبہ کے دو فقیروں پر کیونکہ وہ دراصل حد کو دینا ہو اور خدا واحد ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نے صدقہ پرتا ہو  
 اول کہ میں خدا سے تعالیٰ کے فضل اس کے بڑے کف میں فقیر کے کہانی الاصل اور یہ حدیث اس واسطے مجھے نہیں ملی اور اس واسطے

### ص باب ہبہ کر کے پھیلنے کے بیان میں

ہبہ کر کے پھیلنا درست ہے ہمارے نزدیک اس واسطے کہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے ہبہ کر کے والا زیادہ  
 خدا پر جو ہو ہبہ کا ہبہ نہ لایا دے اور کا **ف** روایت کیا اس کو ابن ماسہ کے ابو ہریرہ سے اور  
 روایت کیا اس کو ماکر نے اور صحیح کہا ابن عمر سے **ص** اور امام شافعی نے نزدیک روح کرنا ہبہ میں درست نہیں

مگر جو باپ اپنے بیٹے کو مہر کرے اسے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ر جمع کرے مہر کرے والا اپنی  
 جہیز میں مگر باپ اوس چیز میں جو مہر کرے ایسی اولاد کو **ف** روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد  
 اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور صحیح کیا اور مسکو ترمذی سے اور  
 ابن حبان اور عاکم سے **ص** ہم کہتے ہیں کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دو سروں کو مہر اور انہیں کہ جو  
 کس البتہ مہر کو کہ وہ وقت احتیاج کے اپنی اولاد کے مال کا مالک ہو جاتا ہے **ف** یعنی یہ ممانعت محدودیت  
 سافعی میں مروی ہے جو محمول ہے اور میر کر است ر جمع کے اور شک نہیں ایسے کہ میرا مہر سے ہمارے نزدیک یا  
 مکروہ تحریمی ہے جو بقول اح یا مکروہ تنزیہی ہے جو بقول مصعب اسے کہ دمایا رسول اللہ علیہ السلام نے میرے والا  
 اپنی جہیز میں جیسے گنا کہ تو کرتا ہے میرا جو ایسی ہی کی طرف روایت کیا اور مسکو بخاری مسلم نے ابن عباس سے دریافت کیا  
 وطلحادی لیکن ر جمع کے سات مواع میں جو جمع حترقہ میں مجتمع ہیں سات امرانہ میں ر جمع فی البیکہ المسمی  
 نے تسہیل ضبط کے واسطے اول مواع کی طرف اشارہ ان سات چیزوں میں کرنا یہ بھی اس عبارت کے یہ ہیں  
 کہ انہوں نے بھی کرنا والا اور مسکو فرقہ یعنی طعن جو تو گویا انہوں کو مہر بھی کے ساتھ مستاہت دی کہ ان فی الطحاوی  
**ص** منع کرتی ہے جو ر جمع کرنے سے یہ روایتی تو دائل سے مراد زیادت ہے **ف** حرفض شو موہوب میں جو کہ  
 اور اوسکے سبب سے قیمت شو موہوب کی بڑھ جاوے اور **ص** متعل جو دے شو موہوب سے **ف**  
 یعنی ہذا ہونا اوس زیادت کا شو موہوب سے ممکن ہووے زیادت کی پیدا اس واسطے لگائی کہ نقصان شو موہوب  
 بجا نہ ہو مالم ہو نا لوٹدی کا اور کاٹ ڈالنا کہ بے کالانہ ر جمع میں اور نفس شو موہوب کی قید سے وہ زیادت نکل  
 گئی جو صرف نرخ میں ہووے مثلاً بعد مہر کے شو موہوب کا بیٹھ جادے تو یہ زیادتی مانع ر جمع میں زیادت  
 قیمت کی قید سے وہ زیادتی نکل گئی جو نقصان قیمت کی موجب ہے جیسے طول فاشحی علام لوٹدی کے قاست کا  
 کہ یہ بھی مانع ر جمع نہیں **ص** جیسے عمارت سانا اور درخت کا جانا **ف** کہ ایک شخص نے خالی زمین میں جو کی  
 بعد اوسکے شو موہوب لے کر زمین عمارت بنائی یا درخت جمائے جس سے زمین کی قیمت بڑھ گئی تو اب وہاں کو  
 ر جمع جائز نہ ہو گا قتادای عالمگیری میں کافی سے منقول ہے کہ اگر خالی زمین میں جو کی شو موہوب لے کر ایک کنارے پر  
 کھڑو جائے یا عمارت بنائی اور یہ عمارت بنانا اور کھجور جانا زمین کی زیادت ٹھہری تو وہاں کو مہر پھر لینا جائز  
 میں نکل نہیں میں بعض نہیں میں اور اگر یہ زیادت میں محدود ہو یا نقصان میں شمار ہو تو مانع ر جمع نہیں تو  
 اگر دکان سامیت چھوٹی بناوے تو یہ ہرگز زیادت نہ ہوگی تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں اور اگر زمین عظیم یعنی طویل اور  
 سریش ہو تو عمارت مذکورہ تمام زمین کی زیادت ہوگی بلکہ اوسکے ایک قطعہ کی زیادت ٹھہری تو وہاں کو مہر کو وہ  
 قطعہ چھوڑ کے دوسرے قطعہ میں ر جمع جائز نہ ہو گا انہی غایۃ الاوطار **ص** اور فرہی یعنی مٹا ہوا جانور جو تو  
**ف** اور اسی طرح جو بصورتی آور و درخت اور رنگ اور شوب بڑا کہ بڑے پر یعنی وہ وہ طواری جس سے قیمت  
 بڑھ جاوے اور جو ان ہونا صغیر کا اور شتابہرے کا اور دیکھنا اندرے کا اور مسلمان ہونا غلام کا اور ساجو ہونا اسکا

اور معاف ہو مانا جاوے گا اور تعلیم قرآن کی یا کتابت کی یا قرات کی اور لکھنے اعراب مصحف کی اور نقل متاع  
 ایک شہر سے دوسرے شہر کو جہاں اس کی قیمت زیادہ ہو جاوے اور مختار **ص** نہ وہ زیادتی جو خدا ہو دے  
 شیخ و خوب سے **ف** کہ وہ مانع رجوع نہیں **ص** میں سے بچے ہو یا تو موہوب کا **ف** اور بھیل رحمت  
 کا تو اس صورت میں واجب اصل تھو کہ جو بھی لیوے نہ زیادت کو در مختار **ص** اور میں سے مراد جو مانا داہب کا  
 یا موہوب کا **ف** بعد قبضہ کے کہ پھر اختیار رجوع کا باقی نہیں رہتا اور جو قبل تسلیم کے کوئی مرگیا تو عقد جبہ  
 باطل ہو جاوے گا در مختار **ص** اور میں سے مراد عرض ہے جو جبہ کے بدلے میں موہوب لے لے واجب کو یا جو  
 مستطیع اس عوض کی امانت طرف بہ کے کی ہو **ف** مثلاً موہوب لے لے واجب سے کہا کہ لے اپنے میرے  
 عوض یا اور کا بدلہ یا اپنے بہ کا مقابل لے یا ماخذ اس کلام کے اور کوئی لفظ بولا جس سے واجب کو معلوم ہو جاوے  
 کہ اس کے بہ کا عوض ہو اور واجب لے اس پر نقد کیا تو اس حق رجوع ساقط ہو جاوے گا اس واسطے کہ بہ بالعموم  
 اکتفا مرجع ہے **ص** اور اگر کوئی شخص اجنبی موہوب لے کی طرف سے واجب کو عوض اس کے بہ کا دیوے نہ لکھ  
 کہ لے تو اجنبی بہ کا عوض اور واجب اس کو لے لیوے تو بھی حق رجوع ساقط ہو جاوے گا اور اگر عوض بہ کی امانت  
 طرف بہ کے نہ کی **ف** یعنی کوئی ایسا لفظ نہ کہا جس سے واجب کو معلوم ہو جاوے کہ یہ میری بہ کا عوض ہے **ص**  
 تو ہر ایک واجب اور موہوب لے اپنی اپنی چیز کو بھیج سکتا ہے اور غصے سے مراد ہے جو کہ وہ شرموہوب ملک سے مرہوب  
 کی خارج ہو جاوے **ف** مثلاً موہوب لے اس تھو کہ فروخت کر ڈالے یا کسی اور کو بہ کر دے تو اگر موہوب لے  
 اپنے موہوب لے سے بعد بہ کے اس تھو کہ بھیج لیوے تو واجب اول بھی بھیج سکتا ہے اس سے اسی طرح اگر موہوب لے  
 نے نہ لے شرموہوب فروخت کر ڈالی تو نصف ماقی میں واجب رجوع کر سکتا ہے در مختار **ص** اور زرے مجملہ  
 سے مراد زوجیت جو وقت بہ کے **ف** یعنی جس وقت بہ پہلی چراو سوقت واجب اور موہوب لے میں علانہ زوجیت  
 ہو یا سنا علانہ جو رو کو کوئی شرم بہ کرے یا حور و فاد کو اور وقت بہ کی قید اس واسطے لگائی کہ **ص** اگر بہ کیا  
 ایک عورت کو اور بعد بہ کے اس سے نکاح کیا تو رجوع کر سکتا ہے **ف** اس لیے کہ وقت بہ کے رجوعیت بھی **ص**  
 اور اگر بہ کیا اپنی زوجہ کو اور بعد بہ کے اس عورت کو جدا کر دیا تو بھی لے یا شرموہوب کا جائز نہیں **ف** اس لیے کہ وقت  
 بہ کے علانہ زوجیت موجود تھا یہی دو صورتیں ہیں اگر حور و فاد کو بہ کرے ان میں بھی حکم **ص** اور حق  
 سے مراد ذات مجربیت ہے **ف** یعنی ایسی قربت جس سے فلاح حرام ہو جاوے تو اگر فقط قرابہ جو نسبت منو  
 میں سے جی یا مال یا مائوں کی اولاد یا محرمیت جو قرابت منو میں سے محرم مناعی تو رجوع بہ جائز ہے **ص** اور ما سے  
 مراد پاک ہونا شرموہوب کا ہر **ف** ہلاک سے ملت ہو جانا اس شرم کی ذات کا یا اس کے فادہ منافع کا مراد ہر  
 باقی رہنے ملک موہوب لے کے تو خروج عن الملك کے کہنے کے بعد یہ مانع زائد ہو گا **ص** اگر عوض دینے کے بعد  
 آدھا موہوب کسی اور کا نکلا تو موہوب لے نصف عوض اپنا بھیج لیوے اور اگر عوض میں آدھا کسی اور کا نکلا تو  
 یہ نہیں کر سکتا کہ آدھا موہوب و اس سے لیوے ملکہ خواہ وہ آدھا عوض جو اس کے یا س ماقی ہو موہوب لے کو بھیج کر دے

کل موہوب واجب ہے یا دوسرے عوام پر وصاعت کرے **ف** اور امام نو فہر کے نزدیک اس صورت میں آدمی موہوب بھیج سکتا ہے باعتبار عوض کے اور دلیل ہماری اصل میں مذکور ہے **ص** اگر موہوب لمبے آدھے موہوب کا عوض دیا تو واجب نفعت موہوب جس کا عوض نہیں ہو چکا ہے سکتا ہے اور جو موہوب نے نفع موہوب کو فروخت کر ڈالا تو واجب نفع باقی میں رجع کر سکتا ہے اسی طرح واجب کو اختیار ہے کہ نصف موہوب بھیجے لیوے اگر وہ موہوب لمبے آدھ میں سے کچھ بھی فروخت نہ کیا ہو دے **ف** اس واسطے کہ اس صورت میں واجب کو کل بھیجے گا اختیار ہے جو تو نفع کو بطریق اولیٰ بھیجے سکتا **ص** اور صحیح میں رجع یعنی عید کا بھیج لینا اگر دونوں کی رضامندی یا قاضی کے حکم سے **ف** اسلئے کہ رجع فی العید میں اشتقاق ہے مجتہدین کا تو بعید رضامندی واجب اور موہوب لمبے یا حکم قاضی کے رجع صحیح ہوگا **ص** پس اگر موہوب کو آزاد کر دیا موہوب لمبے بعد رجع واجب کے قبل حکم قاضی کے تو یہ آزادی صحیح ہو جائیگی اور اگر موہوب لمبے نے موہوب کو روک رکھا واجب سے بعد رجع کے لیکر ابھی قاضی نے حکم نہیں کیا تھا رجع کا اور موہوب تلف ہو گیا موہوب لمبے کے پاس تو موہوب رضاس ہوگا اس طرح اگر تلف ہو گیا موہوب لمبے کے پاس بعد حکم قاضی کے بھی اس واسطے کہ قبضہ موہوب لمبے کا قبضہ ضمان نہیں ہے البتہ جب بعد حکم قاضی کے موہوب لمبے کو روک رکھے یعنی مادی صحت طلب واجب مدبر سے تو تاواں اس پر لازم ہوگا بشرطیکہ قادر ہو تسلیم **ص** اور عید میں جب رجع قضا سے قاضی سے ہو جائے یا ہر تراضی طرفین تو یہ صحیح ہوگا اصل میں یہ کہ جب عید موہوب لمبے کی طرف سے واسطے واجب کے اس واسطے قبضہ واجب کا رجع میں شرط نہیں **ف** اور اگر موہوب لمبے واجب کو جسہ کرے قبل قضا یا رضاعت کے اور وہ قبول کرے تو بالک موگا مدون قبض کے اور جسہ نہیں کرے گا تو بضرر رجع کے ہوگا قضا یا رضاعت اور موہوب لمبے کو اس میں رجع کرنا جائز ہوگا لکن فی الحظا و فی حق اللیاق **ص** اور صحیح ہر رجع شیعہ میں **ف** یعنی ہر شیعہ میں اگر صحیح میں لیکر رجع فی العید شیعہ میں درست ہے اسلئے کہ رجع شیعہ جو اصل عید کا نہ ہر تانی صورت اس کی یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک گھر و شخصوں کو عید کیا ایک شخص میں رجع کرے **ص** اگر موہوب موہوب لمبے کے تلف ہو گیا بعد اس کے معلوم ہوا کہ وہ موہوب ایک شخص کا تھا اور موہوب لمبے اس کا ضمان مالک کو دیا تو موہوب لمبے واجب سے وہ تاواں بھر نہیں سکتا اس واسطے کہ عید اس کا عید ہے معاوضے کا تو اس میں سلامت موہوب کا استحقاق نہیں ہے نہ کرنا عوام لینے کی شرط ہے **ف** اسکو عربی میں عید بشرط العوض کہتے ہیں مثلاً میں کہتا ہوں کہ اس عید کرنا ہوں بلکہ یہ سلام اس شرط کہ اس کے بدلے مجھ کو غلام عید کرے اور شرط جو اس میں کہ عوام میں جو دے اور اگر عوض قبول ہوگا تو یہ عید ہوگا انہما **ص** ابتدا میں عید جو تو شرط ہوگا کہ واجب اور موہوب دونوں قابض ہو جائیں بدین پر مجلس عقد میں اور باطل ہوگا شیعہ سے **ف** جب موہوب قابل قیمت کے ہو دے **ص** اور انہما میں یہ بھیجے جس پر عید کرنا ہو سبب عید کے اور حیا را رویت کے اور ثابت ہوگا تو میں غنی شیعہ کو یہ کہ نزدیک نام نہر اور شافعی کے نزدیک یہ بھیجے جو ابتدا اور ابتدا دونوں میں **ف** اور طحاوی اور حنفی کے نزدیک یہ بھیجے جو ابتدا

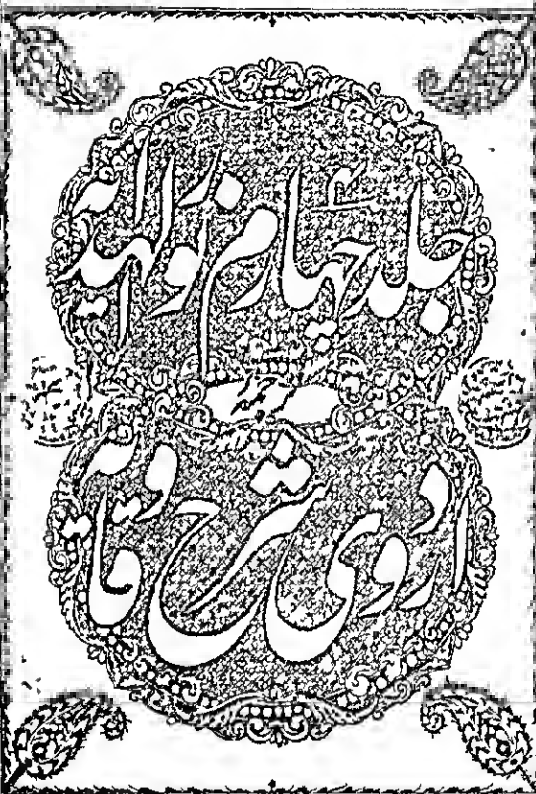
مسنے حاملہ لوٹدی کہ وہ کیا لغیر اوسکے حمل کے یا اس شرط پر کہ وہ لوٹدی وہ واجب کو بھیج دیوے یا جو ہوت لہ اوسکو آزاد  
 کر دیوے یا ایام ولد مراد سے یا ایک گھر میں کیا یا صدقہ دیا اس شرط پر کہ تھوڑا مہینے سے لے کر بھیج دینا یا تھوڑے کا  
 عرصہ دیا تو اس سب میں موقوفوں میں بھیج ہو اور اصل صورت میں حمل کا استنسا اور باقی صورتوں میں شرط مطلقہ ہو  
 اگر اوسنے آزاد کر دیا اوس لوٹدی کے حمل کو اور بھیج دینا یا لوٹدی کو تو جائز ہے **ف** اس واسطے کہ حمل واجب کی  
 ملک رہا تو حب اوسکی ماں کو یہ کہ کیا تو گویا لوٹدی کو یہ کہ کیا مستنسا سے حمل اور ایسا یہ بھیج جو یہ بھی ہائے ہو گا  
**ص** اور اگر حمل کو بدر کیا پھر اوسکی ماں کو یہ کہ کیا تو مسدہ ما جائز ہے گا اسلئے کہ حمل باقی رہا ملک واجب میں پس  
 سو کا استنسا اسے جس شخص سے اسے قید و مدار سے نہ کہ جب کل ہو تو وہ قریب سے یا قریب سے قریب سے قریب سے  
**ف** یا کہ کہ لے کر آؤں قریب اور اگر دے تو باقی آؤں یا تو اس سے بری الذمہ ہو یا یہ **ص** تو یہ قول  
 مطلق ہے **ف** اس واسطے کہ امر اسے دس کی تعلیق صحیح شرط پر باطل ہو کہ باقی الاصل **ص** در سب ہی ہوتی  
 اور وہ معمر لہ کا ہو گا اوسکی زندگی تک اور بعد اس کے اوسکے وارثوں کا ہو گا اگر عمر ہی کہتے ہیں ایک شخص کو اپنا  
 گھر دیا اوسکی مدت العمر تک اس شرط پر کہ جب معمر لہ مراد سے نووہ گھر بھیج واجب کا ہو گا و لگا تو یہ بھیج ہو گا  
 اور وہ واجب کی شرط یہ ہے العمر تک کی مطلق ہو گا و لگا بلکہ وہ گھر معمر لہ کا تمام حالت حیات ملک ہو گا اور بعد اوسکی  
 موت کے اوسکے وارثوں کا ہو گا **ف** صحیح مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 میرے کہ رہو اپنے پاس اپنے مال اور نہ تباہ کرو اوسکو سو بیشک جسے کہا عمری سودہ اور کاہر جسکو دیا گیا مسنہ او  
 مرے اوسکے اور اوسکے وارثوں کا اور ابوداؤد اور مسانی کی روایت میں ہے کہ جو عمری دی گئی تو وہ معمر لہ  
 کے وارثوں کی ہو گا **طیغ اللہام** **ص** اور باطل ہے یہ کہ باقی دیوے یہ کہ اگر میں مراد سے تیرے تو یہ تیرے  
 تیری ہو اور جو تو مراد سے تو بھیج دے پھر میری ہو جاوے گی **ف** رقبی مستحق ہے رقبہ سے جسکے سنی انتظار سے  
 ہیں گویا ہر ایک اون دونوں میں سے دوسرے کی موت کا انتظار کرنا ہو اور یہ مطلق ہے نزدیک طرفین کے  
 اور نزدیک ابو یوسف کے صحیح ہے اور شرط باطل ہے اسلئے کہ قول اوسکا خاذی فی حق سقنی کے یہ معنی ہیں کہ یہ  
 گھر میرا ہے لیے ہو اور میں منتظر ہوں تیری موت کا تو بھیج آؤں وہ گھر میری طرف سے صحیح ہو گا یہ قول اور  
 باطل ہوگی شرط مثل عمری کے تو اختلاف کی بنا عیسٰی عمری یہ ہوئی کہ باقی الاصل **ص** صدقہ کا حکم یہ کہ  
 سا کہ صحیح نہیں ہوتا لغیر قبضہ کے اور نہ اوس مستحق میں جو قابل تمسک ہو مثلاً تصدق کیا ایک شخص کو عمل القسمہ کے  
 نصف کو تو صحیح نہیں اللہ اگر ایک شہر و فقیر کو تو تصدق کرے تو درست ہے اور صدقہ میں رجب درست  
 نہیں ہے **ف** کیونکہ صدقہ کا عرصہ ثواب ہے اور وہ تصدق کو حاصل ہو گیا بر طاعت ہے کہ لہذا فی الاصل  
**مسائل ملحوظہ** اگر قرض خواہ نے خود کہا کہ نام میرا تھک میں بطور عاریت ہے اور یہ قرضہ اصل میں دوسرے  
 شخص کا ہے تو اس کا اقرار صحیح ہو گا اور معمر لہ اوس دیں کو لے سکتا ہے ایسا ہی حکم ہے اگر کوئی کہہ کہ میرا قرضہ جو خان  
 شخص پر ہے وہ فلاں کا ہے تو وہ شخصوں سے باہم صلہ کر لی اس امر پر کہ غلطی میں دقت مرکار میں ایک شخص کا



۱۲۱		پیر کر کے میر لیسے کے یاں میں		۱۶۶		مسائل شرف ہسے کے یاں میں	
۱۲۰		۱۱۳		۱۱۲		۱۱۱	
۱۱۹		۱۱۸		۱۱۷		۱۱۶	
۱۱۸		۱۱۷		۱۱۶		۱۱۵	
۱۱۷		۱۱۶		۱۱۵		۱۱۴	
۱۱۶		۱۱۵		۱۱۴		۱۱۳	
۱۱۵		۱۱۴		۱۱۳		۱۱۲	
۱۱۴		۱۱۳		۱۱۲		۱۱۱	
۱۱۳		۱۱۲		۱۱۱		۱۱۰	
۱۱۲		۱۱۱		۱۱۰		۱۰۹	
۱۱۱		۱۱۰		۱۰۹		۱۰۸	
۱۱۰		۱۰۹		۱۰۸		۱۰۷	
۱۰۹		۱۰۸		۱۰۷		۱۰۶	
۱۰۸		۱۰۷		۱۰۶		۱۰۵	
۱۰۷		۱۰۶		۱۰۵		۱۰۴	
۱۰۶		۱۰۵		۱۰۴		۱۰۳	
۱۰۵		۱۰۴		۱۰۳		۱۰۲	
۱۰۴		۱۰۳		۱۰۲		۱۰۱	
۱۰۳		۱۰۲		۱۰۱		۱۰۰	
۱۰۲		۱۰۱		۱۰۰		۹۹	
۱۰۱		۱۰۰		۹۹		۹۸	
۱۰۰		۹۹		۹۸		۹۷	
۹۹		۹۸		۹۷		۹۶	
۹۸		۹۷		۹۶		۹۵	
۹۷		۹۶		۹۵		۹۴	
۹۶		۹۵		۹۴		۹۳	
۹۵		۹۴		۹۳		۹۲	
۹۴		۹۳		۹۲		۹۱	
۹۳		۹۲		۹۱		۹۰	
۹۲		۹۱		۹۰		۸۹	
۹۱		۹۰		۸۹		۸۸	
۹۰		۸۹		۸۸		۸۷	
۸۹		۸۸		۸۷		۸۶	
۸۸		۸۷		۸۶		۸۵	
۸۷		۸۶		۸۵		۸۴	
۸۶		۸۵		۸۴		۸۳	
۸۵		۸۴		۸۳		۸۲	
۸۴		۸۳		۸۲		۸۱	
۸۳		۸۲		۸۱		۸۰	
۸۲		۸۱		۸۰		۷۹	
۸۱		۸۰		۷۹		۷۸	
۸۰		۷۹		۷۸		۷۷	
۷۹		۷۸		۷۷		۷۶	
۷۸		۷۷		۷۶		۷۵	
۷۷		۷۶		۷۵		۷۴	
۷۶		۷۵		۷۴		۷۳	
۷۵		۷۴		۷۳		۷۲	
۷۴		۷۳		۷۲		۷۱	
۷۳		۷۲		۷۱		۷۰	
۷۲		۷۱		۷۰		۶۹	
۷۱		۷۰		۶۹		۶۸	
۷۰		۶۹		۶۸		۶۷	
۶۹		۶۸		۶۷		۶۶	
۶۸		۶۷		۶۶		۶۵	
۶۷		۶۶		۶۵		۶۴	
۶۶		۶۵		۶۴		۶۳	
۶۵		۶۴		۶۳		۶۲	
۶۴		۶۳		۶۲		۶۱	
۶۳		۶۲		۶۱		۶۰	
۶۲		۶۱		۶۰		۵۹	
۶۱		۶۰		۵۹		۵۸	
۶۰		۵۹		۵۸		۵۷	
۵۹		۵۸		۵۷		۵۶	
۵۸		۵۷		۵۶		۵۵	
۵۷		۵۶		۵۵		۵۴	
۵۶		۵۵		۵۴		۵۳	
۵۵		۵۴		۵۳		۵۲	
۵۴		۵۳		۵۲		۵۱	
۵۳		۵۲		۵۱		۵۰	
۵۲		۵۱		۵۰		۴۹	
۵۱		۵۰		۴۹		۴۸	
۵۰		۴۹		۴۸		۴۷	
۴۹		۴۸		۴۷		۴۶	
۴۸		۴۷		۴۶		۴۵	
۴۷		۴۶		۴۵		۴۴	
۴۶		۴۵		۴۴		۴۳	
۴۵		۴۴		۴۳		۴۲	
۴۴		۴۳		۴۲		۴۱	
۴۳		۴۲		۴۱		۴۰	
۴۲		۴۱		۴۰		۳۹	
۴۱		۴۰		۳۹		۳۸	
۴۰		۳۹		۳۸		۳۷	
۳۹		۳۸		۳۷		۳۶	
۳۸		۳۷		۳۶		۳۵	
۳۷		۳۶		۳۵		۳۴	
۳۶		۳۵		۳۴		۳۳	
۳۵		۳۴		۳۳		۳۲	
۳۴		۳۳		۳۲		۳۱	
۳۳		۳۲		۳۱		۳۰	
۳۲		۳۱		۳۰		۲۹	
۳۱		۳۰		۲۹		۲۸	
۳۰		۲۹		۲۸		۲۷	
۲۹		۲۸		۲۷		۲۶	
۲۸		۲۷		۲۶		۲۵	
۲۷		۲۶		۲۵		۲۴	
۲۶		۲۵		۲۴		۲۳	
۲۵		۲۴		۲۳		۲۲	
۲۴		۲۳		۲۲		۲۱	
۲۳		۲۲		۲۱		۲۰	
۲۲		۲۱		۲۰		۱۹	
۲۱		۲۰		۱۹		۱۸	
۲۰		۱۹		۱۸		۱۷	
۱۹		۱۸		۱۷		۱۶	
۱۸		۱۷		۱۶		۱۵	
۱۷		۱۶		۱۵		۱۴	
۱۶		۱۵		۱۴		۱۳	
۱۵		۱۴		۱۳		۱۲	
۱۴		۱۳		۱۲		۱۱	
۱۳		۱۲		۱۱		۱۰	
۱۲		۱۱		۱۰		۹	
۱۱		۱۰		۹		۸	
۱۰		۹		۸		۷	
۹		۸		۷		۶	
۸		۷		۶		۵	
۷		۶		۵		۴	
۶		۵		۴		۳	
۵		۴		۳		۲	
۴		۳		۲		۱	
۳		۲		۱		۰	
۲		۱		۰			
۱		۰					
۰							



بسم الله الرحمن الرحيم



الروى شرح







مکرمین نمود و سے جیسے بر جہاد دے والا یا مال یا کثیر یا پختہ و والا جو صرف کچھ دھو اور کاب خیر و اسپر کوسے توان کو  
 سرکار کو رکھنا واسطے مزدوری لینے کے نہیں ہو بخلاف تو اگر ان لوگوں سے خیر کو رکھنا اور تک بودگی اختیار  
 دینے مثل خاص کے درخت خاص البتہ جو سلام بجائے ہوئے کو لیکر آوے وہ اپنی مزدوری کے لیے اس غلام  
 روک سکتا ہوتا اگرچہ اس کے کام کا اثر غلام میں کچھ پایا نہیں جاوے اسلئے کہ غلام اس میں شل ہاں کھاؤ لاف دار  
 سے نہ گیا اور سکھ جا کر مالک کے ہاتھ میں بوجھ کر فروخت کیا اور نہ فرستے نزدیک اجیر کو جس میں نہیں برابر ہو سکے گا  
 اثر اس میں نہیں ہو سکتا یا انوکھ لکائی الاصل ص اگر مالک اس نے اجیر سے قید اس بات کی نہ لکائی کہ یکم تم اپنے ساتھ  
 کرنا تو اس کو اختیار ہو کہ خدا آپ کرے یا کسی اور سے کام لے واسطے اور اگر قید لکادی جیسے کہ اس کچھ لکھنے کے ساتھ سے یا کو  
 اجیر کو دوسرے سے کام لینا درست نہیں کہ گویا کہ اس کو غیر عورت سے دوسرے پادار دینا جائز ہو شرطاً اور بابت شرط سے نہ  
 اصل ایک شخص نے ٹھیکہ دیا اس بات کا کہ زمین کو مل رہا مال کرے اور کاف شایعہ سے جا کر اسے زمین کی اس میں  
 اہل اعمال اس کے مرگے تختہ و تختہ چھاتی تھے اور کو لیکر آواستودت میں اجیر کو اجرت حساب سے ملنی تھیں عموماً کہ  
 خط و پاک کو لیکر اجیر کو پونہ چار سے اجرت عموماً کہ لیکر لیا تو سبب مر جائے کہ کچھ وہ خط میں زمین کا اس استودت میں  
 عموماً کہ اجرت نہ لینی ہی حکم ہو اگرچہ کما لیا ہو کسی کے پونہ چار سے لے لے اور اس کے مر جائے کہ سبب روکھا یا نہ لے  
 اس پھر لکھو کہ اجرت کچھ نہ لینی شایعہ زمین کے اور نزدیک عموماً کہ خط میں اس کو اجرت جائیگی لیکن اس میں نصف  
 پورنی اجرت کی اور اس کے میں کچھ نہ لیا بلکہ اتفاق اسلئے کہ بال ہونگیا عمل اس کا سبب دے کہ کدانی الاصل شرط دی ہو کہ  
 بر حکم جب ہو کہ مالک نے خط لیا اور اجاب لکھو ورن کو کھا ہو کہ اسلئے کہ اگر جواب لاند کو نہ لکھو خط لکھو پونہ چار سے  
 لازم ہو گی چاہے شرح مجمع میں تصریح ہو اور امام عموماً کہ جامع صغیر میں خط لکھا اور جواب لاند کو نہ لکھو پونہ چار سے  
 صبیح ہو کہ لکھ کر یا دکان کا اگرچہ ذکر کرے اس کام کا پادار میں کہ کاف اس واسطے کہ کل متعارفان و دون میں سکنت ہو  
 تو مطلق منصرف ہو کا طرف متعارف کدانی الاصل ص اور کہ لکھ دار کو جائز ہو کہ اس کان یا مکان میں جو کام چاہے کرے  
 وہ کام جس سے عمارت مست ہو جائیگی جو عین عمارت وغیرہ اور لوہاری اور آباستوئی کہ ان کا موافق عمارت میں  
 نقصان پہنچا جو تہ وہ ان ضامندی مالک کے ان چیزوں کی شرط ہو جائے عموماً کہ دین یہ کام درست نہیں اسلئے مستاجر کو  
 اختیار ہو کہ جب مکان یا دکان کو لکھو سے تو آپ سے یا کو کسی کو رکھے لیکن لوہار و ہونہ و غیرہ جن سے عمارت میں  
 نقصان پہنچا جو تہ نہ دیکھو وخت ص اگر زمین کو لکھو اسلئے عمارت بنانے کے یا درخت برتنے کے تو درست ہو پھر جب  
 مدت اجارہ تمام ہو جاوے تو مستاجر کو لازم ہو کہ عمارت اور درخت اپنا و کھیرے زمین خالی مالک کو تسلیم کرے اگرچہ کہ  
 مالک نے اس کا اس عمارت اور درخت کی قیمت دینے پر جو بعد کھد جائے کے ہوتی جو راضی ہو جاوے تو جبراً و مقتضاً  
 قیمت مستاجر کو کہ عمارت اور درخت بھی لے سکتا ہو اگر کھو دینے سے عمارت کے اور درخت کے مالک کی زمین کا  
 نقصان ہو تا ہوا اور اجاب اس کا نقصان نہ ہوتا ہو تو مستاجر کی رضامندی سے لے سکتا ہو یا مالک زمین کا راضی ہو جاوے  
 اس بات پر کہ عمارت اور درخت اپنا ہماری زمین پر رہے تو زمین مالک کی رہیگی اور عمارت اور درخت مستاجر

یہاں تک کہ اگر زمین کو لکھو اسلئے عمارت بنانے کے یا درخت برتنے کے تو درست ہو پھر جب مدت اجارہ تمام ہو جاوے تو مستاجر کو لازم ہو کہ عمارت اور درخت اپنا و کھیرے زمین خالی مالک کو تسلیم کرے اگرچہ کہ مالک نے اس کا اس عمارت اور درخت کی قیمت دینے پر جو بعد کھد جائے کے ہوتی جو راضی ہو جاوے تو جبراً و مقتضاً قیمت مستاجر کو کہ عمارت اور درخت بھی لے سکتا ہو اگر کھو دینے سے عمارت کے اور درخت کے مالک کی زمین کا نقصان ہو تا ہوا اور اجاب اس کا نقصان نہ ہوتا ہو تو مستاجر کی رضامندی سے لے سکتا ہو یا مالک زمین کا راضی ہو جاوے اس بات پر کہ عمارت اور درخت اپنا ہماری زمین پر رہے تو زمین مالک کی رہیگی اور عمارت اور درخت مستاجر



ضمان ہو گا انی الاصل قصداً بشرطہ سے کہ اگر کو جانور اس مقام میں نہ ملے گا کہ ہو گیا ہو یا نہیں جو اس بات کا کہ انکی ہلاکت میں  
 اس مقام سے آگے جائے کہ داخل نہیں ہو تو فتویٰ ہو گا ضمان نہ لے کر اور اگر ہلاک ہوا ہے سب سے کہ اس کا یقین نہیں ہو کہ  
 احتمال ہو کہ آگے جائے کہ اس کی ہلاکت میں داخل ہو تو فتویٰ ضمان آگے پر ہو اتنی مختصر اصل اگر ایک گدھا کرایا  
 حسین بن گنا ہوا تھا اور مستاجر سے اس کا زین اتار کے پالان او سر باندھا اور بوجھ لادادیم وہ تلف ہو گیا تو ضمان  
 لازم آگیا ہو یا نہیں کہ اس طرح کا پالان ایسے گدھے پر باندھا جاتا ہو یا نہ باندھا جاتا ہو اور اگر مستاجر نے اس میں  
 اتار کر دوسرا زین او سر گنا تو کیٹنا چاہیے اگر وہ زین جس کو مستاجر نے گنا پر ایسا ہو کہ اس قسم کا زین ایسے  
 گدھے پر نہیں لگا جاتا ہو تو ضمان ہو گا اور اگر لگا جاتا ہو تو ضمان ہو گا اگر جب سے بھی میں زیادہ ہو سیکرین سے تو قدر  
 زیادتی و زین ضمان ہو گا یہ ہلکا صاحب کا ہو اور صاحبین کے نزدیک پالان میں بھی یہی حکم ہے اگر ایک میں چلایا  
 اس قسم کا ہو وے کہ ایسا پالان ایسے گدھے پر لاداجاتا ہو تو ضمان نہیں ہو مگر جب زین میں زیادہ ہو زین سے  
 کذا فی الاصل اصل اگر ایک شخص کو وجہ بھانے کے لیے احرت پر مقرر کیا اور خال سے اسباب لیکر دوسرے احالتیا کیا  
 جس کو ملک سے مقرر کر دیا تھا بلکہ دوسرے راستے سے گیا اور ورنہ راستوں میں فرق تھا تھا مثلاً دیکھا کہ راستہ  
 مقرر کیا ہوا امن اور محفوظ تھا اور نیز درکار راستہ نرحون و خطر یا دشوار گذار تھا اصلی یا مقرر دوسرے راستے گیا تو میں  
 لوگ آمد و رفت میں نہ کرتے تھے یا مالک نے خشکی کے راستے سے لے کر کو تھا اور حال دریا کے رستے کیا اور مال و  
 اسات تلف ہو گیا تو مال خاص ہو گا کف اور جو ورنہ راستوں میں کچھ فرق نہ ہو وے تو ضمان ہو گا یہ ایہ  
 ص اور اگر ایسا حال سے اسباب مالک کا منتزل مقصود مال پہنچا دیا تو مالک کو اجرت دینا پڑے گی اور کو ب صورت  
 واسطے حصول مقصود کے جس شخص نے زمین کرایہ گی گیون بونے کے لیے اور بھراوسین رطبہ لگایا تو جو کچھ نقصان  
 رہیں کارطبہ لگائے سے ہو گا وہ مستاجر کو دینا پڑے گا اور اجرت نہیں دیگا ایسے کہ وہ خلاف کسے سے نہ سمجھ گیا  
 اور خاص پر صرف تاوان جو جس شخص سے درزی کو ایک کپڑا دیا کرتا سینے کے لیے اور اسے قیاسی آئی تو مالک  
 اختیار ہی خواہ اپنے کپڑے کی قیمت درزی سے لے لے یا فائے لیوے درزی کو اجرت ملے لیکن اجرت  
 اجرمسی سے زیادہ نہ ہوے ف یعنی جس قدر کرتے کی سیلائی مقرر ہوئی تھی اس سے کم یا برابر اگر اجرت ملے گا  
 ہو تو اجرت ملے دیوے اگر اجرت ملے گا اگر سمسے زیادہ ہو تو زیادہ نہ دے گا کیونکہ یہ اجارہ فائدہ نہ گیا اور اجارہ  
 فائدہ میں ہا کر نزدیک جیسی بیادنی نہیں ہوتی مسائل طحیحہ رنگرنگ کو ایک کپڑا دیکر سرخ رنگنے کو کہا اور  
 اسے زر رنگا تو مالک کو اختیار ہو چاہے زر رنگیں لے لیوے اور رنگرنگ کو اتنا دیوے جتنی قیمت مفید  
 پڑے کی دردی سے زیادہ ہو گی اور رنگرنگ کے واسطے احرت نہیں اور جیسے اپنے سفید کپڑے کے لیے دیوے  
 اس طرح اگر رنگرنگ نے بہت ناقص رنگا تو سفید کپڑے کی قیمت کا ضمان دیگا درزی سے کہ مالک قیاسی قطع کر چکا  
 ملو یا در عرض مارا زمین مسقدر ہو کہ مسودہ کم ہوا مقدار میں سے سوا اگر بقدر اونگی یا اس کے اند کم ہو تو ضمان

یہ بھی صحیح و درستی  
 کے لئے مشق کرنی  
 چاہیے

مسئلہ اس کے  
 اور درستی اس کے  
 احالت سے  
 ہوا تو مالک کو  
 اجرت ملے گی

قطع کر دیکر دم کی مرعدی پر اور اس کو بی دسے سو درزی سے قطع کیا پھر ہوا کہ نہ کپڑے تیرے نہیں کھانے کا نہیں اور یہ  
 آدمی لازم ہو گا اس واسطے کہ اسے نھو کا دیا سارباں اور زمین ان میں یہاں تک کہ مال تلف ہو گیا چوری یا مار سے اگر  
 وہاں جو رہی اور بات کثرت ہو کر آتی ہو تو مہاس ہو گا اگر ایک شخص سے ملے مارا زمین سے دوسرے کا تو کال بیج دیا  
 بغیر تفریح و راحت کے بعد اس کے اجرت طلب کی تو عرف کا اعتبار ہو گا یعنی اگر اجرت لینے کا دستور ہو گا تو اجرت مثل واجب  
 ہوگی جس میں ظاہر اور ایتہ میں کھر اگر تھوڑا اگر جاوے تو کرایہ سا قسط میں ہوتا اور جس کے روپ کا مقدار مہاسم کر دے  
 سا قسط کر دیا جائے گا اگر ایک ماہ کے کرایہ دار کو حکم کیا عمارت ساسے کا اور کر لے میں مجرا کر لینے کا تو عمارت میں دس دن آٹھ  
 کیا اور مقدار صرف میں اختلاف کیا تو صاحب خانہ کا قول مقبول ہو گا اور گواہ کر دے اور اس کے سماعی ہو گئے طلاق ہی نہ رہتا

### ص باب اجارہ فاسدہ کے بیان میں

اجارہ فاسدہ جو جائیداد میں شرط سے منع نامد ہوئی تو فاسد یعنی اوس شرط سے کہ مخالف ہو عقد کے مثلاً یہ کہ اگر  
 مکان مالک عمارت و مہاسم بھی جو مہاسم سے جب بھی کرایہ سا قسط نہو گا یا تنہائی کا یا جائیداد جو صاحب بھی اجرت لازم ہوگی اجارہ  
 وہی شرط فاسدہ کہتے ہیں جس کو قیسے اجارہ اجرت یا مدت یا عمل کی حالت اور فاسدہ کہتا ہے اجارہ کو شیخ مسلح یعنی عہدیت  
 اجارہ مودعہ جو دوسے ایسے طور کو کہتے ہیں کہ کرایہ دہے غیر تیرے کہ کون تیرے طار یعنی عہدیت اجارہ کو ماسق  
 ہو گیا ہونے سے قیسے اجارہ دیا کہ کھر کھر نہیں میں فسخ کر دے اور دوسرے کوں سے اپنی کل جیر کو اجارہ دیا پھر ایک تیرے کہ گیا  
 اگر اجارہ دیا شیخ متاع کو اور قبل اہل کو سے حاکم کے اور کون تیرے کیا اور تسلیم کیا یا سحر کو تو مہاسم ہو گا کہ بعد انکال حاکم کے  
 اجارہ فاسدہ کا حکم ہے کہ جب مستاجر اس سے شفقت حاصل کر لے تو اسے تو اجرت مثل واجب ہوگی اور مزیداد ہوگی اجرت  
 مسمی سے اگر اجرت کا تسمیہ اور تعین ہو اہو اور عمارت کچھ بھول ہوئے قیسے ایک کیر مال ایک چار یا یہ اجرت کا کہ کچھ بھول  
 اور دسے یا اجرت عمارت پر مہاسم ہو دسے تو اجرت مثل واجب ہوگی جہاں تک ہو چھے آثار فاسدہ حد بھر اجارہ فاسدہ  
 اجارہ فاسدہ وہ جو اجارہ دیا یعنی اہل مال کی سترغ ہو کر اور فساد کسی شرط یا دوسرے کے تحت ہو گیا ہو کر اجارہ فاسدہ  
 جو اصل سے سترغ نہو دسے قیسے اجارہ دیا بعض مردار اور جس کے یا ثت تراشی یا تصویر سازی کے لیے تو اجارہ فاسدہ  
 میں مطلق اجرت واجب نہیں اگر یہ مستاجر شفقت حاصل کر لے تو طحاوی در مختار میں صاحب اور اس اجارہ فاسدہ  
 میں اجرت مثل واجب ہوئی ہو اور نہ زیادہ ہوگی اجرت مسمی سے ف ہمارے نزدیک اور زکراوی سنی ہمارے نزدیک  
 جہاں تک یہ سیمہ اجرت مثل واجب ہوگی جیسے عہد مہاسم قیمت بیع کی جہاں تک یہ سیمہ واجب ہوتی ہو دلیل ہائی  
 یہ کہ کرنا غییر متقوم زمین کی نفسہا بلکہ متقوم ہو جائے تو بی سبب عقد کے اور عقد میں خود متاقدین سے زیادہ لیا کو اح  
 سیمی سے سا قسط کر دیا ہو کر یا اہل ص ایک مکان کران دیا ہو جیسے کہ کرایہ اساتو قسط ایک میں مل اجارہ صحیح ہو گا  
 اور باقی مدت میں مہاسم ہو گا بسبب بھول ہونے مدت کے یہی معلوم ہیں کہ بیع جیسے یا دس در مختار صاحب  
 اور جس میں سے اول میں ایک ساعت بھی سحر ہو گیا تو اوس میں بھی اجارہ صحیح ہو گا ف یہ مہاسم یعنی شیخ کا کہ  
 کہ جب جائیداد دیکھا جائے تو ہر ایک کو حق مسج ہو میں جب تصور ازانہ بھی دوسرے جیسے کہ گذرا تو اوس میں جیسے میں کچھ

اجارہ فاسدہ  
 عہدیت  
 اجارہ فاسدہ  
 عہدیت  
 اجارہ فاسدہ  
 عہدیت



عقد اجارہ لازم ہو جاوے گا اور ظاہر روایت میں ہر ایک کو حق فتح پہنچتا ہے چارہاں اس پر بھی کچھ کی تمام کمال وسط  
 کو فقہ رویت چاند کی ان کے اعتبار کو سے من حج ہو کثافی بالاصل صں گردیکہ سب مہینوں کا کٹھا ذکر کردو کو سب  
 میں صبح ہو جاوے گا شلا یون کہد کو کہہ گئے تھے چھ مہینے تک اجارہ دیا ہے مہینے پر اتنا کر ایسا تہیج اگر سال بھر تک  
 اجارہ دیا کسی طرح یعنی یون کے کہ یہ گھر میں بکھوسال بھر اجارہ دیا ہے مہینے میں اتنا کر ایسا صں اگرچہ ہر مہینے کے  
 کر ایہ کا ذکر سے ف یعنی سال بھر کا کر ایہ ذکر دینے سے دوسرے مہینے کا کر ایہ بیان کر سے تو صبح ہو گا اور اس سال  
 کے کر ایہ کو ہر مہینے پر تقسیم کر لیں گے در مختار صں اور ابتداء سے مدت اجارہ دو ہر جرت کر مہینے شلا یہ کہد  
 ہو کہ کا اجارہ شروع ہو گا غزہ ماہ رجب یا غزہ ماہ رمضان سے صں اور اگر ابتداء سے مدت مذکور ہو تو وقت عقد  
 اجارہ وہی اول مدت ہو سو اگر اجارہ منعقد ہو اہوا و سوت جب چاند دیکھا گیا تو مہینوں کا شمار چاند ہو گا اگرچہ  
 اگر اجارہ ہوا ہوا تھا سے مہینے میں ف مثلاً دسویں آٹھویں چہ و عوین مہینوں وغیرہ صں تو امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک مہینوں کا شمار دونوں سے ہو گا یعنی جب تیس دن ور سے ہو کر تیسے تو ایک مہینا ہو جاوے گا اور صاحب  
 نزدیک پہلا مہینا دنوں سے ہو کر ایہا ہو گا اور باقی چار چار ہنگام پس اگر بیچ کی دسویں تاریخ سال بھر کا اجارہ  
 ہو تو امام صاحب کے نزدیک سال پورا ہو گا دونوں کے شمار سے ہر مہینا تیس دن کا تو ایک سال تین سو ساٹھ دن  
 کا ہو گا اور صاحب کے نزدیک اگر تیس دن کا ہو تو سال تمام ہو گا دوسرے سال کے ذبیحہ کی دسویں تاریخ  
 اور اگر ذبیحہ اوتیس دن کا ہو گا تو سال تمام ہو گا ذبیحہ کی گیارہویں تاریخ کہ اگر حق یہ ہو کہ تمام ہو گا سال سو دن بچہ  
 کرد و فون صورتوں میں کیا تو سنے سنا ہو کہ ایک سال میں دو عید الفی ہو دیں ف ہمارے عرف کے موافق  
 وہب صاحبین کا اولی بالاصل ہے صں اور جائز ہو جرت و بنا حام کی اور حجام کی ف در مختار میں وجہ اجرت  
 تمام کے جواز کی یہ مرقوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت کے حام میں فشریف لیکے تھے لیکن ابھی  
 میں لکھا ہو کہ دخول عام حضرت کے حدیث موضوع ہو اس صورت میں اولی یہ ہو کہ استدلال کیا جاوے کہ ان سے اس  
 جمالت مدت سے ناجائز اس واسطے کہ ہو کہ اس پر اجماع ہو مسلمین کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو  
 مسلمان بنایا جنہو اللہ تم کے نزدیک بھی بنایا ہو اور جو مسلمان بن جائیں وہ اللہ تم کے نزدیک بھی ہو کہنا ذیلی سے  
 صحیح ہا یہ میں کہ یہ حدیث غریب ہو مرفوعا البتہ روایت کیا اور کوا احمد نے موقوفاً ابن مسعود سے اور اسطرح روایت  
 کیا اور کوا بزار اور طبرانی اور علی بن سعید بن جبہ ابن مسعود میں اور حجام کی اجرت کے جواز کی دلیل یہ ہو کہ روایت کی  
 بخاری سے ابن عباس سے کہ کہہ تھے کہ ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور دی تھیں لگے لگے والے کو  
 اجرت اور اسکی ہر ہر روزی اسکی حرام تو نہ دیتے آپ دسکو اور وہ جو مردی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے کہ فرمایا آپ نے حرام ہو کمالی حجام کی اور خبیث ہو کسب حجام کا روایت کیا اور کوا مسلم نے رافع بن خدیج سے سہوہ  
 حدیث منسوخ یہ یا محمول ہو اور کہ اہم تشریح کے اللہ اعلم صں اور مست ہو اجارہ لینا انا کا لیکل جو مہینے ف  
 بسبب ان لوگوں کے بحالت باقی حیوان کے یعنی تیرنوشی کے واسطے گاسے یا کرمی کو اجارہ لینا یا اجارہ دینا یا بیچ

جہالت کے سبب سے صلی علیہ وسلم نے ان کو ذکر رکھا اور اس کے کھائے اور کپڑے پہنائے اور اس کے نزدیک ہر صلی علیہ وسلم کے نزدیک جائز نہیں اور جو قبول ہوئے اجرت کے اور بھی موافق تھیں اس کے اور امام صاحب سے کہیں یہ جہالت موجب سزا عت نہیں ہوتی کیونکہ آثار خود رک اور پوسٹاک کی کسالت کی عادت ہے بچے کی محبت اور شفقت سے وفاق و اجماع کبریٰ میں ہو کہ ان کے ذکر رکھنے میں دودھ پلانے کی مدت میں کہنا اجماع شرط ہو دلیل اس کے جہالتی صاحب بطریق اولیٰ نہ تو کیا گیا ہو چنانچہ اگر حضرت کھانا کھاؤں گے انھوں نے کھانا کھاؤں گے یعنی اگر دودھ پلاؤں گے کھانا کھاؤں گے تو وہ تم اجرت ان کی دوسرے یہ کہ عمل و آداب اس امر پر جاری تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور حضرت نے اس کو قبول کیا اور ثابت رکھا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ جو کہ اپنی زوجہ سے دہلی کرے لیکن نہ ساجر کے گھر میں وفاق واسطے کہ گھر ملک ہو مساجر کی تو دفعہ منع کر سکتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاندان کو منع کیا ہے جو پچھا ہو اگر اس کا کھانچا ظاہر ہو تو گوئی میں یا اور یہ گواہ ہو وینا یہ حق کی حیثیت کیلئے اور اگر کھانچا کا تبوت صرف ان کے اقرار سے ہو دوسرے تو دفعہ اجارہ نہیں کر سکتا کیونکہ صرف ان دونوں کا قول مستاجر کو مال حق میں قبول نہیں کیا اور سختی اس پر بھی دوسرے دفعہ کر سکتے ہیں خدا جابر کہ اگر ان کا بیار ہو جاوے یا حاملہ ہو جاوے وفاق واسطے کہ دودھ عورت ہر لیسہ اور حاملہ کا لڑکے کو ضرر کرتا ہے کھانا فی الاصل استعمال ہے جائز ہے فی حق اگر اس کی زنا کاری اور فسق و فجور ظاہر ہو جاوے یا لڑکا اس کے دودھ کو ذکر کر داتا ہو یا دودھ چور ہو یا لڑکا اس کی حیثیت موسومہ میں نہ لیتا ہو یا دودھ اور کا دنیا ہو یا اس کا سرچے کو مضرب ہو تو اس کا منع مستاجر کو ہو پچھا ہے جو سنا پڑے یا نہ پڑے یا ان کا غائب ہونا اور جو مضرب ہو اس کا منع جائز نہیں اور اس قدر اجازت سے ششینی ہو گا نماز کے اوقات کے مانند کہ ان فی الظلماء وی اور کفر کے سبب منع اجارہ جائز نہیں واسطے کہ کفر اس کا مضرب نہیں کہنا اور اگر بچے کا یا یا مر جاوے یا تو اجارہ نہ ہو لڑکا آگے لڑکا یا ان کی ان میں سے مر جاوے تو اجارہ منع ہو جاوے یا دودھ مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم ہو بچے کو اور اس کے کپڑوں کا دھونا اور اس کا کھانا طیار کرنا اور اس کے بدن میں تیل لگانا نہ ان چیزوں کی قیمت کہ ان چیزوں کی قیمت اور اس کے دودھ پلانے کی اجرت بچے کے باپ پر ہو وفاق اگر بچے کا مال ہو کر مرداوسی کے مال سے ہو یا وگی شل فقہ کے درختا رخصت سو اگر ان سے بچے کو بکری یا دودھ پلا یا یا دودھ کھانا کھلا کر رکھا اور در تاجا کر کی گذر گئی تو اجرت نہ پاوے گی وفاق برصان دوس صورت کہ ان سے اپنی لونبوتی یا اور ایک عورت کو نوکر رکھ کے دودھ پلاوے کہ اس صورت میں ان کو اجرت ملے گی اگرچہ خود ان کے دودھ پلانے کی شرط ہو گئی ہو کہ تو غیر سے دودھ پلاوے دینے میں منہج اجرت ہو گی بر قول شیخ اور ما وجہ یہ ہے کہ اجرت واجب ہو گی درختا رطحا وی صلی اللہ علیہ وسلم میں صحیح ہو اجارہ لینا افان کے واسطے وفاق واسطے کہ روایت کیا ابو داؤد سے عثمان بن ابی العاص سے کھا کہ کہامیچے یا رسول اللہ کہ دیکھ مجھ کو امام اپنی قوم کا فرمایا آپ نے تو راہ راہ دیکھا کہ اور رکھ تو راہ راہ مؤذنی جو نہ لیسے اذال پر اجرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے واسطے اور قرآن اور فقہ کی تعلیم کے واسطے وفاق اور مثل فقہ اور علم و دینیہ میں اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذکر رکھا اور اس کے کھائے اور کپڑے پہنائے اور اس کے نزدیک ہر صلی علیہ وسلم کے نزدیک جائز نہیں اور جو قبول ہوئے اجرت کے اور بھی موافق تھیں اس کے اور امام صاحب سے کہیں یہ جہالت موجب سزا عت نہیں ہوتی کیونکہ آثار خود رک اور پوسٹاک کی کسالت کی عادت ہے بچے کی محبت اور شفقت سے وفاق و اجماع کبریٰ میں ہو کہ ان کے ذکر رکھنے میں دودھ پلانے کی مدت میں کہنا اجماع شرط ہو دلیل اس کے جہالتی صاحب بطریق اولیٰ نہ تو کیا گیا ہو چنانچہ اگر حضرت کھانا کھاؤں گے انھوں نے کھانا کھاؤں گے یعنی اگر دودھ پلاؤں گے کھانا کھاؤں گے تو وہ تم اجرت ان کی دوسرے یہ کہ عمل و آداب اس امر پر جاری تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور حضرت نے اس کو قبول کیا اور ثابت رکھا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ جو کہ اپنی زوجہ سے دہلی کرے لیکن نہ ساجر کے گھر میں وفاق واسطے کہ گھر ملک ہو مساجر کی تو دفعہ منع کر سکتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاندان کو منع کیا ہے جو پچھا ہو اگر اس کا کھانچا ظاہر ہو تو گوئی میں یا اور یہ گواہ ہو وینا یہ حق کی حیثیت کیلئے اور اگر کھانچا کا تبوت صرف ان کے اقرار سے ہو دوسرے تو دفعہ اجارہ نہیں کر سکتا کیونکہ صرف ان دونوں کا قول مستاجر کو مال حق میں قبول نہیں کیا اور سختی اس پر بھی دوسرے دفعہ کر سکتے ہیں خدا جابر کہ اگر ان کا بیار ہو جاوے یا حاملہ ہو جاوے وفاق واسطے کہ دودھ عورت ہر لیسہ اور حاملہ کا لڑکے کو ضرر کرتا ہے کھانا فی الاصل استعمال ہے جائز ہے فی حق اگر اس کی زنا کاری اور فسق و فجور ظاہر ہو جاوے یا لڑکا اس کے دودھ کو ذکر کر داتا ہو یا دودھ چور ہو یا لڑکا اس کی حیثیت موسومہ میں نہ لیتا ہو یا دودھ اور کا دنیا ہو یا اس کا سرچے کو مضرب ہو تو اس کا منع مستاجر کو ہو پچھا ہے جو سنا پڑے یا نہ پڑے یا ان کا غائب ہونا اور جو مضرب ہو اس کا منع جائز نہیں واسطے کہ کفر اس کا مضرب نہیں کہنا اور اگر بچے کا یا یا مر جاوے یا تو اجارہ نہ ہو لڑکا آگے لڑکا یا ان کی ان میں سے مر جاوے تو اجارہ منع ہو جاوے یا دودھ مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم ہو بچے کو اور اس کے کپڑوں کا دھونا اور اس کا کھانا طیار کرنا اور اس کے بدن میں تیل لگانا نہ ان چیزوں کی قیمت کہ ان چیزوں کی قیمت اور اس کے دودھ پلانے کی اجرت بچے کے باپ پر ہو وفاق اگر بچے کا مال ہو کر مرداوسی کے مال سے ہو یا وگی شل فقہ کے درختا رخصت سو اگر ان سے بچے کو بکری یا دودھ پلا یا یا دودھ کھانا کھلا کر رکھا اور در تاجا کر کی گذر گئی تو اجرت نہ پاوے گی وفاق برصان دوس صورت کہ ان سے اپنی لونبوتی یا اور ایک عورت کو نوکر رکھ کے دودھ پلاوے کہ اس صورت میں ان کو اجرت ملے گی اگرچہ خود ان کے دودھ پلانے کی شرط ہو گئی ہو کہ تو غیر سے دودھ پلاوے دینے میں منہج اجرت ہو گی بر قول شیخ اور ما وجہ یہ ہے کہ اجرت واجب ہو گی درختا رطحا وی صلی اللہ علیہ وسلم میں صحیح ہو اجارہ لینا افان کے واسطے وفاق واسطے کہ روایت کیا ابو داؤد سے عثمان بن ابی العاص سے کھا کہ کہامیچے یا رسول اللہ کہ دیکھ مجھ کو امام اپنی قوم کا فرمایا آپ نے تو راہ راہ دیکھا کہ اور رکھ تو راہ راہ مؤذنی جو نہ لیسے اذال پر اجرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے واسطے اور قرآن اور فقہ کی تعلیم کے واسطے وفاق اور مثل فقہ اور علم و دینیہ میں اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بڑھو تم قرآن کو اور نہ روئی لکھا تو اسکی روایت کیا اور مسکو امام احمد نے مسند میں لکھا اسکایہ جو کہ جمیع علماء اور اہل طاعت  
کے لیے اجارہ درست نہیں ہو درخت خاص اور آجکل زمانے میں فتویٰ اسپر جو کہ تعلیم قرآن اور تفرقہ  
اور امامت اور اذان درخت خاص کے لیے اجرت لینا درست ہو کہ کیونکہ قاعدہ ہزارے نزدیک یہ ہو  
کہ اجارہ طاعات اور معاصی پر درست نہیں ہو لیکن جب سستی ہوگی دین میں تو اب فتویٰ لیا جاتا ہے اساجت  
اجارہ تعلیم قرآن اور تفرقہ کے لیے اس غنم سے کہ مراد اچھیرین حوا اور ضائع ہونے والی کدانی اصل میں تانوں  
موافق قول مفتی بہ کے ایک حدیث بھی موجود ہے جو مسکور روایت کیا بخاری میں ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیادہ لائیں اودن چیزوں میں کہ اگر لیا تھے احرام کتاب اللہ کی ہو واللہ اعلم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
زمانہ حال جن چیزوں کی اجرت لینا درست ٹھہرا تو مستاجر پر جبر ہو گا اوس اجرت کہ دینے پر جو اسے قبول کی ہو اور  
و صورت نہ دینے کے اس کے عوض میں مجبوس ہو گا اور بھی جبر ہو گا اوس شے کی کہ دینے پر جو اسے قبول کی ہو اور  
بہر وقت عربی میں اور مسکو ملوہ کہتے ہیں ملوہ ایک دیہ ہے جو مسکونوں کو دیا جاتا ہے بعض سورتوں کے تخریج پر جو چنانچہ سورت مبارک  
اور فتح آسمانیہ کا نام ملوہ واسطے ہوا کہ اکثر ملوہ دیا کرتے ہیں اور یہ امتدادی اہل ماوراء النہر کی کدانی اصل میں  
اور نہیں جائز ہو اجارہ و مشاع کا اگر اپنے شریک سے لیا یعنی جب ایک ہی شریک ہو اور جو دین شریک ہو اور ایک شریک  
اجارہ دینا درست نہ ہو گا درخت اور زمین امام صاحب کے ہو اور صاحبین کے نزدیک اجارہ مشاع کا درست ہے شریک  
اور غیر شریک کدانی اصل میں لیکن مفتی بہ قول امام صاحب کا اور اوس پر اعتماد کیا اور اب شریح و مفسرین  
طحاوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت لینا نہ جائز قرار دیا ہے اور صاحبین کے نزدیک اس واسطے کہ حدیث ثریب  
میں ہے کہ فرمایا حضرت نے حرام ہے اجرت لینا نہ کی کدوالی کی مادہ پر یہ حدیث دلیہ میں ہے کہ اس لفظ سے خبر  
ہو اکتہ روایت کیا بخاری میں ہے ابن عمر سے کہ منہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کی کدوالی سے اور چنانچہ  
نہیں جائز ہوا اجرت لینا اگر دوزخ اور باجہ اور تمام آلات لہو و لعب بجانے کے لیے اس واسطے کہ یہ شب  
معاصی میں داخل ہیں اور معاصی پر اجرت لینا ناجائز ہو اور بیان انکی حرمت کا ات اللہ اعلم ان کے آگے خاص اگر ایک شخص  
نے دوسرے کو شہوت دیا طرح پر کہ اگر میں دوسرے اور آدھا کپڑا بھائی کی خردوری میں لے لیو سے یا ایک گدھا  
غلہ اٹھاسے کے لیے کرایہ کو لیا جو عرض کچھنے کے اوس میں سے یا ایک بل اجارہ لیا واسطے آٹا پیسنے کے جو چن  
کچھ تھوڑے رائے کے اوس رائے میں سے تو یہ اجارہ فاسد ہو ف قاعدہ کلیہ اسکایہ کہ جب اجرت نہ دے ہوگی جو اجیر  
کے عمل سے پیدا ہوتی ہو تو وہ اجارہ فاسد ہو گا اور تیسری صورت کا نام فقیر تھان جو یعنی آٹا پیسنے والے کا جو کوئی  
آٹے میں سے دوسرے اور منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے نہ روایت کیا اور مسکور اور مفتی ج نے  
ابو سعید خدری سے کہ اودا والد دوسری صورت معمول ہے اور یہ صورت نالائشہ کے کدانی اصل میں زیادہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تینوں کو مقرر کیا تاکہ اسقدر رائے کی روئی لکھا دوسرے آج کے روز معوض ایک رحمہ مفت تو یہ اجارہ فاسد ہو گا  
امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے درست ہے و صاحبین میں کہتے ہیں کہ مستاجر نے فتوہ علیہ لکھا کہ اگر پڑا رویت

ذکر مختصر تحصیل کے لیے ہوا نام اعظم یہ کہتے ہیں کہ مستاجر نے جمع کر دیا عمل اور وقت میں اور عمل کے معقود علیہ جو زمین  
 مستاجر کو نفع ہو اور وقت کے بیان کرنے میں صرف قلیل نفس معقود علیہ ہوتا ہے اور وقت میں اور تو زمین نفع ہو جس کو  
 تو آئندہ موجب سنا رعت ہو گا اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ معقود علیہ دونوں زمین تیار روئی چکا یا کرے سا کر دے ایک یا کئی  
 نہ ہے اس لیے کہ یہ ممکن نہیں ہے عاقل بیان تک کہ اگر زمین کہا کہ روئی چکا ہو پورے آج کے دن میں تو امام سے مراد ہی ہے  
 صحیح ہو جاوے گا اس واسطے کہ زمین کے کٹنے سے استغراق جائز ہا کذا فی الاصل ص یا زمین اجارہ لی اس شرط پر کہ  
 مستاجر اس کو دوبارہ جوئے ف تو اگر مراد یہ ہے کہ مستاجر زمین پھیرنے وقت جوئے کر دے تو کچھ شک نہیں اس  
 اجارہ کے فساد میں اس لیے کہ یہ ایسی شرط ہے جس کو عقد اجارہ معتققی نہیں ہو اور اس میں نفع ہوا و التعاقدین یعنی  
 موخر کا اور اگر مراد زمین ہو مگر وہ زمین ایسی ہو کہ بدوں دوبارہ جوئے کے محبت نہیں ہو تو عقد فاسد ہو گا اس واسطے  
 کہ اس صورت میں یہ شرط ایسی ہوگی جس کو عقد معتققی ہو اور جو بدوں دوبارہ کے جوئے کے کہتے ہو حاتی ہو تو اگر  
 ان اس دوبارہ جوئے کا بعد ختم ہوا ملے عقد اجارہ کا کافی رہیگا تو اجارہ فاسد ہو گا اس واسطے کہ اس میں منفعت  
 ہو مالک زمین کی اور حاتی رہیگا تو اجارہ جائز ہو گا کذا فی الاصل ص یا اس زمین کی نہیں کھو و دے  
 ف مراد ہوں سے یہاں بڑی نہیں ہیں نہ حیوانی جیوئی نا لیان اس واسطے کہ منفعت بڑی نہیں ہوں گی بعد  
 مدت اجارہ بھی ماتی رہیگا کذا فی الاصل ص یا اس میں پاس مال و دیگر اس واسطے کہ اس کی منفعت بھی بعد عقد کے  
 باقی رہیگا کذا فی الاصل ص یا ایک زمین اجارہ کے راعت کے لیے اس اجرت پر کہ موجب مستاجر کی زمین میں راعت کرے  
 اور اس میں جس کے ردیک درست ہو اور چارہ کر دیک یا کسٹ کا اجارہ دے جس نوع سے چنا چہ اجارہ دے کسکی کا کسکی سے اور کر کو بکا  
 رکوبے فاسد ہو کذا فی الرطبی ص یہ سب قسمیں اجارہ کی فاسد ہیں ہاں اگر زمین اجارہ لی اس شرط پر کہ مستاجر کو جوئے  
 اور جوئے کو جوئے اور کو جوئے درست ہو ف کیونکہ یہ شرط موافق عقد کے ہے ص اگر زمین اجارہ لی اور یہ بیان نہیں کیا کہ  
 اس میں راعت کرے یا کس چیز کی راعت کرے یا کس طرح اجارہ فاسد ہو گا اگر جوئے سے قسم نگی ہو اور عوام کر دیا ہو  
 مثلاً یہ کہد یا ہو کہ جس چیز کی چاہے راعت کرے تو جائز ہو گا رخلان مکان کے کہ اس کا اجارہ مطلق سکونت مجبول  
 ہو گا اگرچہ نہ کہے اگر زمین اجارہ لی اور بیان نہ کیا راعت وغیرہ کو اور اجارہ فاسد ہو ا بعد اس کے مستاجر نے  
 اس میں راعت کی اور مدت گذر گئی تو اجارہ صحیح ہو جاوے گا اگرچہ کے نزدیک صحیح ہو گا اگر ایک اونٹ مصر  
 ایک کر لیا کہ لیا اور جوئے بیان نہ کیا کہ کتنا ہو چہ او سیر ہو جو موافق عادت کے لاوا اور اونٹ نہ کر گیا تو مستاجر پر اوان  
 نہیں ہو ف اس واسطے کہ اجارہ فاسد ہو تو وہ اونٹ مستاجر کے پاس امانت رہے گا جیسا کہ اجارہ صحیح میں امانت  
 ہو ف اور امانت کا ضمانت قہری سے ہوتا ہو اور مستاجر نے جب بوجھ بقدر متعارف لاوا تو اس سے  
 قہری نہیں کی بھر صاں کی کیا وجہ ہو ص اور اگر اس اونٹ نے بوجھ مصر تک پہنچا دیا تو اونٹ فاسد کر  
 اجرت مقرر ہو گیا تو اگر موخر اور مستاجر میں قتل جیسی کرے کے فساد اجارہ زمین کی صورت میں بغیر ذکر راعت  
 کے ص یا جوئے کو جوئے کے فاجارہ مستاجر کی صورت میں ص قنسی عقد اجارہ کو فسخ کر دے تو فساد کو واسطے

عقد جاریہ سنہ ۱۲۰۶ھ  
 ۱۳  
 اعداد و اسناد و کتب

ص باب اجیر یعنی مزدور مشترک کے بیان میں

اجیر مشترک وہ ہے جو مستحق ہوا جرت کا بعد عمل کے قف برابر ہو کہ چند حصوں کا کام کرتا ہو جیسے دھند میں کچھ بڑا  
 دھوبی وغیرہ یا ایک شخص کا کام کرے بلاتین وقت یا تین وقت لیکن بلا تخصیص سب کے کام کے درجہ  
 ص تو وہ عامہ ملانی کا کام کر سکتا ہے اسی لیے نام اس کا اجیر مشترک ہوا جیسا درجہ ملانی کے قف و مقابل  
 اسکے اجیر خاص اور اجیر واحد جس کے بیان کے آگے آتا ہے ص اجیر مشترک پر تاوان لازم نہ ہو گا اس میں کیا جو اسکے پاس  
 کف ہوا جو اگرچہ اس میں تاوان نہیں ہے لیکن شرط ہو گئی ہو اسی پر فتویٰ ہو قف ہی قول مروی ہے حضرت عمر اور علی نے  
 ص ایسے کہ مال اجیر مشترک کا اس امانت پر درانات کا ضمان نہیں ہوتا اگر لہذا ہے اور صاحبین کے نزدیک اجیر مشترک ضمان کا  
 مگر اس صورت میں کہ وہ مال سے سبب ہلاک ہو جائے جس کا بچاؤ ممکن نہیں جیسے خود مر جاوے یا آتش کی عظیم  
 ہو کہ ان اگر وہ مال چوری ہو جائے اور اجیر مشترک نے اس کی حفاظت میں کمی نہ کی ہو جب بھی ضمان ہو گا نزدیک صاحب  
 کے مثل اس دولت کے جو بعوض اجرت کے ہو کہ اس میں حفاظت مال کی موج پر لازم ہوتی ہو اور اجیر  
 یہ کہنے میں کہ اجرت مقابلہ عمل میں ہو نہ حفاظت کے بدلے میں تو مثل اس دولت ہوئی جو بلا اجرت ہو کہ لیکن اگر  
 شرط کی ضمان کی تو بعض مستخرج کے نزدیک یہ ہو کہ ضمان ہو گا نزدیک مال مام اعظم کے اور نزدیک بعضوں کے  
 ضمان نہ ہو گا اور وقایہ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے ایسے کہ شرط ضمان کی دولت میں باطل ہو لیکن ممکن ہے کہ کہا جائے  
 کہ جب ضمان کی شرط کر لی تو اجرت بقابلہ عمل اور حفاظت دونوں کے ہو گئی تو اس صورت میں اس دولت کے حکم  
 میں جو بلا اجرت ہو نو کہ یہ حضرات اصل کتاب کا اور زبانی میں ہو کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے ایسے کہ  
 اہل حنفیہ وغیرہ اور خائفیہ کے ہیں اور تاوان کے لازم آنے سے لوگوں کے مال محفوظ رہیں گے اور سزاؤں سے  
 سبقت قیمت پر صلح کر لیں کہ فتویٰ دیا ہو غایۃ الاوطار ص البتہ اس مال کا تاوان لازم ہو گا جو تلف ہو گیا ہو کہ  
 محل سے جیسے دھوبی کے گھٹنے سے کپڑا پھٹ جاوے یا ترزور کے پھسلنے یا جس رسی سے بوجھ کو باندھا ہو وہ  
 اس کے ٹوٹنے سے مال ضائع ہو جائے یا علاج کے ناکام ہونے سے ڈوب جاوے اور مال غرق ہو جاوے قف یہ مذہب  
 ہمارا ہے اور زفری و شافعی کے نزدیک ضمان نہ ہو گا ایسے کہ عمل اس کا مالک کے اذن سے ہو جو آب پاشا یہ ہو کہ مال کا  
 اذن عمل صلح کو کچھ اندازے عمل کو جس سے نقصان ہو وہ صدر الشریعہ کہتے ہیں کہ مراد عمل سے تلف ہو جانے کی  
 یہ ہو کہ عمل اس کا سجاد ہو گیا اور قدر سے جو موافق عادت کے ہو جیسے جام میں آنا جو یاد مل جہین مقدار معلوم محتاجین  
 کا کافی الاصل اور در مختار میں حمایت منقول ہے کہ ضمان دونوں صورتوں میں ہو خواہ اتحاد ہو قدر متعاقب یا دونوں  
 جام کے اور غیر میں ہو کہ کشتی کے غرق ہونے سے تاوان لازم ہوتا اور وقت پر جو جب کہ اسباب کا مالک اس کا  
 ذکیل کشتی میں موجود ہو کہ تاوان لازم ہو گا اصل اور جو اس ناکہ کے ڈوبنے سے یاری کے ذریعے سے  
 کوئی آدمی تلف ہو جاوے تو اس کا تاوان لازم ہو گا اور تاوان نہیں جام یعنی بچنے لگنے والے پر اور سلوڑی  
 پر اور آدمیوں کی قصد کھولنے والے پر جو مکان متعارف سے تجاوز نہیں کر گیا قف پھر اگر مکان متعارف

۱۱۱  
 درجہ ملانی کا کام کرتا ہو جیسے دھند میں کچھ بڑا  
 دھوبی وغیرہ یا ایک شخص کا کام کرے بلاتین وقت یا تین وقت لیکن بلا تخصیص سب کے کام کے درجہ  
 ص تو وہ عامہ ملانی کا کام کر سکتا ہے اسی لیے نام اس کا اجیر مشترک ہوا جیسا درجہ ملانی کے قف و مقابل  
 اسکے اجیر خاص اور اجیر واحد جس کے بیان کے آگے آتا ہے ص اجیر مشترک پر تاوان لازم نہ ہو گا اس میں کیا جو اسکے پاس  
 کف ہوا جو اگرچہ اس میں تاوان نہیں ہے لیکن شرط ہو گئی ہو اسی پر فتویٰ ہو قف ہی قول مروی ہے حضرت عمر اور علی نے  
 ص ایسے کہ مال اجیر مشترک کا اس امانت پر درانات کا ضمان نہیں ہوتا اگر لہذا ہے اور صاحبین کے نزدیک اجیر مشترک ضمان کا  
 مگر اس صورت میں کہ وہ مال سے سبب ہلاک ہو جائے جس کا بچاؤ ممکن نہیں جیسے خود مر جاوے یا آتش کی عظیم  
 ہو کہ ان اگر وہ مال چوری ہو جائے اور اجیر مشترک نے اس کی حفاظت میں کمی نہ کی ہو جب بھی ضمان ہو گا نزدیک صاحب  
 کے مثل اس دولت کے جو بعوض اجرت کے ہو کہ اس میں حفاظت مال کی موج پر لازم ہوتی ہو اور اجیر  
 یہ کہنے میں کہ اجرت مقابلہ عمل میں ہو نہ حفاظت کے بدلے میں تو مثل اس دولت ہوئی جو بلا اجرت ہو کہ لیکن اگر  
 شرط کی ضمان کی تو بعض مستخرج کے نزدیک یہ ہو کہ ضمان ہو گا نزدیک مال مام اعظم کے اور نزدیک بعضوں کے  
 ضمان نہ ہو گا اور وقایہ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے ایسے کہ شرط ضمان کی دولت میں باطل ہو لیکن ممکن ہے کہ کہا جائے  
 کہ جب ضمان کی شرط کر لی تو اجرت بقابلہ عمل اور حفاظت دونوں کے ہو گئی تو اس صورت میں اس دولت کے حکم  
 میں جو بلا اجرت ہو نو کہ یہ حضرات اصل کتاب کا اور زبانی میں ہو کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے ایسے کہ  
 اہل حنفیہ وغیرہ اور خائفیہ کے ہیں اور تاوان کے لازم آنے سے لوگوں کے مال محفوظ رہیں گے اور سزاؤں سے  
 سبقت قیمت پر صلح کر لیں کہ فتویٰ دیا ہو غایۃ الاوطار ص البتہ اس مال کا تاوان لازم ہو گا جو تلف ہو گیا ہو کہ  
 محل سے جیسے دھوبی کے گھٹنے سے کپڑا پھٹ جاوے یا ترزور کے پھسلنے یا جس رسی سے بوجھ کو باندھا ہو وہ  
 اس کے ٹوٹنے سے مال ضائع ہو جائے یا علاج کے ناکام ہونے سے ڈوب جاوے اور مال غرق ہو جاوے قف یہ مذہب  
 ہمارا ہے اور زفری و شافعی کے نزدیک ضمان نہ ہو گا ایسے کہ عمل اس کا مالک کے اذن سے ہو جو آب پاشا یہ ہو کہ مال کا  
 اذن عمل صلح کو کچھ اندازے عمل کو جس سے نقصان ہو وہ صدر الشریعہ کہتے ہیں کہ مراد عمل سے تلف ہو جانے کی  
 یہ ہو کہ عمل اس کا سجاد ہو گیا اور قدر سے جو موافق عادت کے ہو جیسے جام میں آنا جو یاد مل جہین مقدار معلوم محتاجین  
 کا کافی الاصل اور در مختار میں حمایت منقول ہے کہ ضمان دونوں صورتوں میں ہو خواہ اتحاد ہو قدر متعاقب یا دونوں  
 جام کے اور غیر میں ہو کہ کشتی کے غرق ہونے سے تاوان لازم ہوتا اور وقت پر جو جب کہ اسباب کا مالک اس کا  
 ذکیل کشتی میں موجود ہو کہ تاوان لازم ہو گا اصل اور جو اس ناکہ کے ڈوبنے سے یاری کے ذریعے سے  
 کوئی آدمی تلف ہو جاوے تو اس کا تاوان لازم ہو گا اور تاوان نہیں جام یعنی بچنے لگنے والے پر اور سلوڑی  
 پر اور آدمیوں کی قصد کھولنے والے پر جو مکان متعارف سے تجاوز نہیں کر گیا قف پھر اگر مکان متعارف



مثل سسی سے زیادہ ہمیں یہاں تہوار و حجاب کا اوکو کر سون سیاتو بھی اجرت مثل ملک ایک نصف مرم سے زیادہ ہو سکتی کذا  
 فی الاصل ص جس غلام کو کو کر رکھا خدمت کے لیے تو مستاجر او کو اس سے ساتھ سفر میں لیا نہیں مگر اگر چاہے پلٹے پھر کوئی  
 ف اس واسطے کہ سفر کی مستحق زیادہ ہوتی ہو جس طرح اس ایک نام مجھ سے ف خنداؤن یعنی دو غلام جس کو مولیٰ نے اجازت  
 علی کی نرمی ہو کہ ص اپنے تئیں مردوری میں لگایا اور مستاجر او کو فروزوری دینی بعد معلوم ہوا کہ وہ غلام مجھ سے تھا  
 مستاجر فروزوری یہ نہیں مگر اس واسطے کہ فساد اجارہ بسبب عایت حق مولیٰ ہو اور بعد مرگ کے با جا رہے ہیں و تصانیف  
 اس لیے کہ فساد بکثرت عایت حق مولیٰ کے تھا اور اب مولیٰ کے حق کی عایت اسی میں ہو کہ اجا جمع ہو گیا جاو اور اجرت جب ہو کر گذر  
 فی الاصل ص غاصب ایک عبد مجر غصب کیا اور اس عبد مجر سے اپنے تئیں فروزوری لگا یا اور غاصب نے دوری اس کی لیکر لیا  
 تو وقت غلام بچھرنے کے تاوان فروزوری کا غاصب نہ دینا ہو گا اہم عظم کے نزدیک اس لیے کہ غلام اپنے نفس کا مجر نہیں ہوتا پس  
 اس طرح اپنی کمائی کا تو نو کیا جہاں مقوم اور صاحبین خود کہ نہ بنا ہو گا اس لیے کہ وہ مال مولیٰ کا ہو تو جمع ہو غلام کو اپنی فروزوری  
 لے لینا غاصب سے بچھرنے کا اور اس کے لینا اگر وہ فروزوری کے لیے غاصب کے پاس موجود ہوں اور یہ اتفاق ہو اس واسطے کہ  
 بعد مرگ علی کے اعتبار کیا جائی وادون ہونا اور اس کا جیسا کہ گذرا اگر کہ یہ غلام کو کو کر رکھا دو مینے نہ کیا کی شے جا رہی ہو یہ بڑا ایک  
 مینے باج رو یہ نہ تو صحیح ہو بیٹے جیسے میں جا رہی اور دوسرے میں بیٹے واجب ہو اگر ایک غلام میں ہوا اور مستاجر اخلاف کیا  
 اس طرح پر کہ مستاجر یہ کہتا ہو کہ یہ غلام اولیٰ متا جا رہی میں تھا کہ گیا تھا یا مر نہیں ہو گیا تھا اور وجہ یہ کہتا ہو کہ نہیں ملکا آخر  
 م میں الیہ تھا کہ گیا تھا یا مر نہیں ہو گیا تھا تو حال کو حکم بنا دینے کا ہے یعنی وقت سنا دعوت کے کیجی اٹھا دیا کہ اگر فی الواقع  
 غلام بجا گیا ہو یا جا رہی تو مستاجر کا قول قسم مقہر ہو گا اور جو وقت سنا دعوت کے بجا ہوا یا جا رہی نہ ہو تو قول ہو گا کہ قسم  
 مقہر ہو گا بسمانہ ظہیر ہو چکی کہ پانی کے سنا کہ کی جب مالک کے پاس پانی جاری تھا دعوت اجارہ میں اور مستاجر اس کا بکار  
 کرے تو مال حکم بنا دینے کیلئے جس کا قول مقبول ہو گا قسم سے مقبول ہو گا خاص اگر مالک میں اور اجارہ میں اخلاف ہوا علی میں  
 مثلاً مالک یہ کہتا ہو کہ مینے تجھے قبایہ سے کو کہا تھا یہ سچ نہ کہنے کو کہا تھا اور تو کہہ رہا یا یہ رو رہی اور اجارہ یہ کہتا ہو کہ تو نے  
 کہا تھا دینا ہی مینے کیا تو قول مالک کا قسم سے مقبول ہو گا اسی طرح اگر مالک یہ کہتا ہو کہ تو نے یہ کام مجھے مفت  
 کر دیا ہے اور اجارہ میں سے اجرت کے لیا ہو تب بھی ان کا قسم سے مقبول ہو گا اس واسطے کہ مالک نے یہ سچ نہ کہنے کو کہا تھا  
 ام ابو یہ کہتا ہو کہ مالک نے اجرت کے ساتھ ساتھ ہوا کہنے میں تو اجرت اجرت کی رو میں لینے کے نزدیک اگر دیکر  
 اس شے کے ساتھ ہو ہو دینی کام کرے میں مومن اجرت اور اس کا گذر اسی اجرت پر ہو تو کار کا قول مقبول ہو گا علی حال کی کہتا ہو  
 کے سبب اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کا قول مقبول ہو گا بلکہ مالک کا قول سچ ہو گا اور ام صاحب نے اس میں کیا ہر حال لائق حجت نہیں ہے  
 استحقاق جو کہ والد علم کذا فی الاصل اور اسی فتویٰ پر درخت اگر زمین اجارہ فی واسطے کھیتی کے اور کھیتی کسی آفت سے ضائع  
 ہو گئی تو مستاجر باج لازم آوے اگر خلاف خراج سلطان کے کہ در صورت تکف ہو جائے رعایت خراج ساقط ہو جائے کہ اگر فی الواقع

### ص باب ۱۵ اجارہ بجان میں

ف اجارہ کا منہج حاکم کے حکم یا رضامند یا ساتھ میں ہو سکتا ہے و مختار ص مستاجر سچ کر سکتا ہے اجارہ میں ہے

فت حاد و دہ سال ۱۳۰۰ ہجری قمریہ جہاں بے عقد جاریہ کے بعد قبضے کے کوئی حصہ یافت کے ساتھ جس کے سبب  
 مسست دوت ہو جاوے جسے لہر کا دیوال ہو جانا بیچنے کا یا زمین راعت کا یا پانی نہ ہونا یا اگر ناگل پانی نہ ہونا بلکہ کم  
 ہوگا تو مستاجر کو اجناس پر چلا جائے جو مسخ کر دینے کی زمین میں یا جس قدر زمین سیراب ہوگا اس کے حساب اجرت دینا  
 اگر عام اجارہ لیا ایک بستی میں پھر اس بستی کے لوگ سب ان سے کچھ کر گئے تو اجرت مستاجر سب کا حصہ ہوگی اور اگر بعض لوگ  
 گئے تو اجرت ساقط ہوگی ورنہ خاص یا اس منفعت میں عمل ہو جائے جسے غلام کا ہوا ہو یا اور غلاموں کی غیر  
 ملک جانی یا گھر کی ایک دیوار کا دار و درخت خاص تو اگر مستاجر بجا و صحت فعل کے اس سے نفع اٹھایا یا مہرے اور عین  
 کو زائل کر دیا تو اب مستاجر کو فی مسخ نہ بیگا اس طرح فتح اجارہ کا ہو سکتا ہو یا رشتہ دار و خیرا رشتہ دار یا اجناس  
 کے نزدیک خیار شرط سے اور عذر سے فتح اجارہ کا ہو گا خاص اور عذر عذر کا ہو سکتے ہیں کہ اگر مستاجر اجارہ پر کوئی  
 رکھے تو ایسا نقصان اس کا ہوتا ہے جو جہاں حاکم اس پر لازم نہیں ہوا تھا مثال دیکھو کہ ایک شخص نے اس کے سبب سے  
 اپنے دانت اوکیڑے کو ایک شخص کو اجیر مقرر کیا اور قبل اگلے شیشے کے روز اجارہ بافت کیونکہ اس صورت میں اگر  
 عقد جاریہ باقی رہے تو فتح سالم دانت کو اٹھانا پڑتا ہو اور یہ مستاجر لازم ہوا تھا کہ دانتی الاصل صلی نہ وہ کی  
 دعوت و لیدہ کے لیے باوری کو مقرر کیا پھر وجہ مرگئی یا اس سے خلع کر لیا کیونکہ اس صورت میں اگر عقد باقی رہا تو مستاجر  
 حاضر ہو کر دانت لیدہ کے لیے کیا یا کیا نہ لگا دانتی الاصل صلی یا مہر پر دین اس طرح لاق ہوا کہ دانت اس شخص کے لیے  
 جو اجیر ہے نہ ہی وہ قرض انہیں نہ سکتا ہر اس پر کہ وہ قرض سب لوگوں کو مسلام ہو کر یا گواہی دین کے بیان سے  
 یا مہر کے اقرار سے نہایت ہوا تو وہ دانت صلی ایک غلام خدمت کے لیے نوکر رکھا یا سہرے کے ایک کاموں کے لیے نوکر رکھا  
 پھر مستاجر کو سفر کرنا پڑا تو اس واسطے کہ اگر مطلق خدمت کے لیے نوکر رکھا جب بھی مراد وہی خدمت ہوگی چوتھین  
 ہوتی ہو تو اس صورت میں اگر غلام کے مال سے مستاجر کو سسر سے روکا اور کہا کہ عقد اجارہ پر قائم رہو تو مستاجر کو حق  
 مسخ ہو پختہ ہو اگر اگر خود مستاجر لے یا کہ غلام کو اپنے ساتھ سسر میں لے جا کر تو مالک کو فتح ہو پختہ ہو اور جو مالک غلام کے  
 لے جا کر اس کی بیگیا تو اب مستاجر کو فتح نہیں ہو پختہ کہ انی الاصل صلی یا دکان تجارت کے لیے لے لے کوئی پھر مستاجر  
 مفلس ہو گیا یا ایک نہ رہی لے ایک غلام نوکر رکھا سینے کے لیے پھر اس سے یہ کام چھوڑ دیا تو اب فقہائے کہا ہو کہ  
 مراد وہی ہے ورنہ نہ ہی ہو جو مال صرف کر کے سلائی کرنا ہو اور اس کا مال جاتا رہا کیونکہ یہ البتہ عذر ہو لیکن وہ روزی  
 جس کا مال سوا سوا کی اور قیمتی کے کوئی نہیں اور احقر پر وہ سلائی کرتا ہو تو وہ مراد نہیں ہو اس واسطے کہ عذر متفق نہیں  
 ہو کہ دانتی الاصل صلی یا ایک نہ ہو سسر کو جائیکے لیے کر لیا پھر حرم سفر کا جاتا رہا اور جو کر لیا دینے والے کا حرم  
 سفر کا جاتا رہا تو یہ عذر نہ ہو گا اس واسطے کہ اس کو ممکن ہو کہ جانور کے ساتھ اپنے شاگرد یا کسی اور مرد کو لے کر  
 ہر ایک صلی اس طرح جیسا ہے اگر غلام کو اجارہ لیا اس واسطے سلائی کے پھر سلائی ترک کی اور صراحتی کا ارادہ کیا  
 تو یہ مرد ہو گا اس لیے کہ ممکن ہو کہ ایک ہی دکان میں ایک طرف غلام یا کرے اور دوسری طرف پھرانی کرے  
 فت اور اگر مستاجر نے ایک گھر کر لیا کو لیا پھر مراد وہ سفر کا کیا ایک پیتے کے لیے دکان لی پھر وہ پیتہ چھوڑ دیا تو مستاجر

۱۷



در مختار ص ۱۷۱ طرح اگر مورث ایک چیز کو اپنے ملک میں یا بیچوہ چیز بیچ دے تو یہ عذر نہ ہوگا کہ بدولت یا بیچوہ چیز  
 الیہ او کی موقوف ہوگی مدت اجارہ گذرنے تک اور یہی قول مختار ہے لیکن مست جو کہ مسخ سے نہیں بیچوہ عذر مختار ص  
 اجارہ خود بیچوہ دفع ہو جائے ہواحد العائدین کی موت سے بیچوہ منے اپنی ذات کے لیے عذر اجارہ کیا ہوگا اور اگر غیر کے لیے عذر اجارہ  
 کی جیسے وہی تہیم کے لیے کرے یا باسداد الزام کے لیے ص ۱۷۱ کیل ہوگی کیل یا متولی وقت کے مرتبہ عذر بیچوہ ہوگا

### ص باب مسائل متفرقہ کے بیان میں

اگر زمین اجارہ یا عاریت کی طور پر مل جائے اور اس کے سبب دوسری زمین میں کوئی چیز چل گئی تو ملنے والے  
 برتاؤ ان زمین کا اگر چلائے وقت زور کی ہو تو وہ اور جوہر کی ہو تو تادان یا ہوگا کہ اس طرح اگر کوئی  
 شخص اور بیچا میں جان لکھے کہ اتحقاق رکھتا ہو کوئی چیز رکھے اور اس سے کوئی اور چیز مل جائے تو بیچوہ  
 ہوگا اور اگر وہ ان کے جان لکھے کہ اتحقاق نہ ہو جیسے دوسری ملک میں یا راہ میں تو ضمان ہوگا تو اگر راہ میں ملک  
 ڈال دی اور اس سے کچھ نقصان ہوا تو تادان دیکھا اور اس صورت میں کہ جو اس ملک کو اور اگر ملک بیچا واد  
 اس سے نقصان ہو تو ضمان ہوگا ہذا خلاصۃ الدرا المختار ص اگر درزی یا زنگریز ایک شخص کو اپنی دکان پر بیچا و  
 جو دکان دار کو بیٹنے یا رکنے کا کام لوگوں سے لیکر دیوے نقصان نصبتا جرت پر تو بیچوہ ص ۱۷۱ پر برابر ہو کہ دو دن  
 کا پیشیا ایک ہو یا مختلف در مختار ص جیسے ایک اونٹ کر ایہ بیوہ سے ایک مقام معین تک یہ بیان کرے کہ اگر ایک  
 محل ملا جاو گیا اور دو شخص سوار بندہ کے ف تو یہاں اگر چہ اونٹ غیر معین ہو اور کما د اور سوار دیکھے نہیں گئے  
 لیکن یہ اجارہ جائز ہو جو رجوع کے بوجھ متاد و معمول مراد ہوگا چنانچہ تک حاج کا کما منفیہ میں بھی متصور ہے لیکن  
 کما د اور بوجھ دیکھا دیا مال کو بہتر ہوگا کہ بکیر ہوگا اور شافعی کے نزدیک یا اجارہ درست نہیں بوجھ جہالت کے  
 ص ۱۷۱ اگر اونٹ کر ایہ لیا واسطے لادنے ایک مقدار معین کے تو شے سے بعد اس کے اوس قسم میں کچھ کھالیا تو اس کے بار  
 او قدر تو شہ اور بیچا سکتا ہو اگر ایک شخص نے دوسرے کا گھڑ غصب کیا اور مالک نے یہ کہا کہ تو میرے گھر کو خالی کر دے ورنہ  
 تجھے ہر جینے چھوڑتا کر ایہ لوگا اور غاصب نے یہ گھر خالی نہ کیا تو اوپر اور مقرر کر ایہ مال ہوگا جتنا مالک کے ہر بیچا واد  
 اوس صورت میں کہ غاصب ایک کی ملک کا منکر ہوگا اگر جب مالک بعد اس کے اپنی ملک پر گواہ قایم کرے یا مالک کی  
 ملک کا اقرار کرے ہوگا لیکن اگر ثبوت کے انکار کر دیکو ف کہ ان دونوں صورتوں میں غاصب پر کر ایہ سی لازم نہ ہوگا سلیس  
 کہ وہ اجا کر ایہ اسی نہیں ہوا ص ۱۷۱ صحیح ہو اجارہ اور مسخ اجارہ و مزارعت اور بیعہات اور وکالت اور کفالت اور  
 مضاربت اور قاضی کرنا اور امیر کرنا اور وصیت کرنا اور تزاد کرنا اور طلاق یا اور دفع کرنا انک مان آئندہ کی طرف نسبت  
 کر کے جیسے عمر میں کہے کہ میں یہ مکان تجھ کو کر ایہ یا عذر و ضمان سے ملتا سال تک بیع اور بیع کی اجازت در صورت کسی  
 اجنبی کے بیع کر نیکی اور مسخ کرنا بیع کا اور ضمانت اور شرکت اور بیعہ و نکاح اور وصیت بعد طلاق اور صلح مال سے اور  
 بر علی الذمہ کرنا دین کے ان امور کو زمانہ آئندہ کی طرف مضامین کرنا صحیح نہیں ہو مسابا ص ۱۷۱ ملحقہ تحریر شہادت اور تہ  
 فتوے پر اجرت لینا درست ہوگا کہ کتابت کی اجرت پر اس طرح کہ ہر حرف میں غلطی کی تو مالک کو اختیار ہے کہ

مسائل متفرقہ کے بیان میں  
 جلد چارم شیخ دہلوی





اور صاحب شمس کے روایت دو نوں میں سے کم ہوگا اور میں سے کسی کا حاصل ہو گا تو یہی اس کا نیکو اور درستی ہے اور اس کا دعویٰ کیا تو اس کا  
 نوٹ ہی اس کا دعویٰ کی ہوگی اور اس کا اختیار ہو کہ جو اسے عقد کتابت پر مبنی قرار دے اور بدل کتابت نہ کر کے بغیر اس کے اور ہو جائے یا نہ ہو  
 عاقل کے دعویٰ کے لئے کہ وہ جو اسے قرار دے اور اسے کتابت پر مبنی قرار دے تو اس کو ہونا چاہیے کہ عقد کتابت وصول کے لئے جو اسے قرار دے اگر کسی  
 ام ولد کو مکاتب سے یا تو وہ بعد میں کوئی کے مفت آئے اور جو اس کی اور جو بدل کتابت کیا اور مولیٰ منسلک اور وہ وقت میں اپنی  
 قیمت کے یا کسی بدل کتابت میں سے کسی کر گیا یا ہم عظیم کے نزدیک ہو اور لام اور یوسف کے نزدیک اقل ہو اور میں سے کسی کے اور اس کا  
 عقد کے نزدیک سے کسی کر لئے و میراج اقل ہو اور ثلث قیمت یا دو ثلث بدل سے اور اگر مولیٰ نے مکاتب سے ہزار روپیہ بدل کتابت سے  
 ٹھہر لیا اور اس کے ادنیٰ تر کے عوض میں یا کسی روپے نقد پر صلح کر لی تو درست ہو اگر کوئی بیار جسے پنجہ غلام کو دے دہر کے عوض میں ایک  
 میاں ایک مکاتب کیا اور بدل کتابت یعنی دو ہزار روپے قیمت سے کسی روپے یا کسی ہزار روپے پر لیا اور اس کے دہر کر گیا اور  
 وارثوں کے میاں منظور نہ کی تو غلام مذکور وہ مال بدل کتابت فی الحال اگر وہ اور باقی ایک تہائی اپنی میاں دے دے یا نہ دے اور اگر  
 یہ کر کے تو غلام اس جادف میں سے عقد کتابت کو لے کر دے تو اور تین سوا یکہ بدعت نہیں ہو اور جو اس کے نزدیک اختیار ہو خود اس کے ہاں  
 قیمت کی الحال بدعت ہو یا نہ ہو یا غلام کا بدل کتابت فی الحال اس کے بدل کتابت کی قیمت اس کی دہر کر گیا اور اس کے بدل کتابت سے غلام کو  
 اختیار ہو جائے تو وقت قیمت کے فی الحال بدعت ہو یا غلام جادف اگر ایک غلام کو مولیٰ سے لے کر تو اسے غلام کو مکاتب کرے اسے روپیوں پر  
 حوالہ دے گی کہ اگر اس پر ادراک و دل تو وہ آراء ہی یاد کیا اور مولیٰ نے اس کے سے مکاتب کر دیا تب اس آراء کو مستدرر و مولیٰ کو ادراک  
 تو وہ غلام آراء ہو جائے گا اور شخص اسے ہی نہ روپیہ سے غلام سے نہیں لے سکتا اور غلام کو اس کی جہیز بھی اور اس سے اسے سند کو قبول  
 کیا تو وہ مکاتب ہو جائے گا اگر ایک شخص دو غلاموں کو مکاتب کرے جن میں ایک حاضر اور ایک غائب ہو مثلاً غلام حاضر مولیٰ سے لے کر  
 کہ مکاتب کر لیا اور غلام کو اسے حاضر ہو کر دیا اور غلام حاضر قبول کیا تو اسے اولیٰ و ذہن سے کوئی  
 بدل کتابت اور اگر گناہوں کو لینا یا لیکنا اور دونوں آراء ہو جائے اور جو ادراک دے دے اس کا حصہ نہیں لے سکتا بلکہ اگر اسے دے  
 کے حصے میں متوجہ ہوگا اور بدل کتابت کا مواخذہ غلام عائد ہوگا اور قبول اس کا بھی لغو ہوگی اس کی مسائہ میراج میں اور  
 صورت اس کی یہ کہ ذہن سے جو ایک جہیز عاریت لے کر یا اس کو کر کے لے کر اسے قبول کیا اب عمر کو اس کے حضور اس کی حاجت یعنی اسے روپے دے کر  
 یا اسے تو کر کے یا جادف میں سے قبول لے کر وہ خود مولیٰ کو یا کسی لے کر یا اسے قبول کرے جو اس کے لے کر اسے قبول کرے یا جادف میں سے  
 طرف جو میں سے اس کے کوئی چیز جو اسے قبول کرے اور اگر گناہوں کو لینا یا لیکنا اور دونوں آراء ہو جائے اور جو ادراک دے دے اس کا حصہ نہیں لے سکتا

**ص باب غلام مشترک کے مکاتب کر شیکے بیان میں**

روا دے کہ ایک غلام میں شریک ہیں اور میں سے ایک مشترک ذہن سے جو دوا جارت یا کسی میر سے حصے کو ہزار روپے کے عوض میں مکاتب کے  
 بدل کتابت قبول کر لیا اور مشترک کتابت کیا اور بدل کتابت وصول کیا پھر وہ غلام اس سے عاجز ہو گیا تو جادف اسے خود کا ہر ذہن کا  
 ایک لے کر اسے مکاتب کر دیا اور غلام میں مشترک تھا اس کا ایک لے کر اسے مکاتب کر دیا اور اس کے دوسرے لے کر اسے مکاتب کر دیا اور اس کے دوسرے لے کر اسے مکاتب کر دیا  
 کہ میراج اقل مذہبی عاجز ہو گیا اور بدل کتابت سے تو نہ ہوئی نہ کسی لے کر اسے مکاتب کر دیا اور اس کے دوسرے لے کر اسے مکاتب کر دیا اور اس کے دوسرے لے کر اسے مکاتب کر دیا  
 یہ دوسرے لے کر اسے مکاتب کر دیا اور غلام کو ہر ذہن سے جو دوا جارت یا کسی میر سے حصے کو ہزار روپے کے عوض میں مکاتب کے

خبر سے اس کوئی شے صحیح نہیں کی بلکہ اس کو دیکھ کر دیا اب وہ کوئی عاجز ہو گیا تو بدبر کو اس کا حال ہو گیا اور وہ کوئی  
کوئی ام و لذت کی ہوئی اور وہ بھی زید کا ہو گا لیکن یہ نصف حق اور نصف قیمت کوئی کی عمر کو ادراک کیا اور اگر غیر وہ  
میں سے کہیں سے اس کو آزاد کر دیا اور آزاد کرنا مالدار پر اب وہ کوئی عاجز ہو گیا بلکہ کتابت سے تو آزاد کرنے والا اپنے  
شریک کو نصف قیمت کا تو ان کے کوئی شے سے وصول کر لیا ہے ایک غلام دو شخصوں میں مشترک تھا ایک اس کو دیکھا  
اور دوسرے نے اس کو آزاد کیا اور آزاد کرنے والا غنی ہوا اس کا وقتا ہوا یعنی پہلے ایک آزاد کیا پھر دوسرے اس کو بدبر  
کیا تو بدبر کو مال الاخذ اپنا حصہ بھی آزاد کر دیا کی غلام سے سنی کر لیا ہے دو فون صورتوں میں اور پہلی صورت میں صرف  
بھی اختیار کر کے شریک سے غلام لے لیا ہے اس مقام کی اصل میں طویل کیا ہے اس کو ترک کیا

**ص** باب مکاتیب کے لئے اور بدل کتابت کے عاجز ہوئے اور اس کے مال کے ہر ایک بیان میں

اگر مکاتیب ایک قسط کے بیٹے سے عاجز ہو جائے اور کہیں سے اس کو مال ملے تو ہر دو حاکم اس کے عجز کا تین دن تک  
علم نہ کرے **ف** اور جب تین دن بھی گزر جائیں اور وہ قسط ادا کرے تو اس کے عجز کا حکم کر دیوے کہ کافی الاصل

**ص** اور جو اس کو کہیں سے مال ملے وہ الاصل ہو تو حاکم اس کو اسی وقت عاجز کر دے **ف** یہ امام ابو حنیفہ اور  
عماد کا قول ہے اور ابو یوسف کے نزدیک حاکم مکاتیب کو عاجز کرے جب تک وہ سپرد قیودین و شرطین کہانی الاصل لیس اہم ہو

کی قول ہے حضرت علی کا کہ جب مکاتیب چارہ چارہ میں تو غلامی میں رو کیا جاوے کہ اس کی اس کو ابائی شیعہ نے  
مصحف میں ہم یہ کہتے ہیں کہ معارض ہوا اس کی وہ جو مروی ہے ابائی بن عمر سے کہ ایک مکاتیب کو عاجز ہو گیا ایک قسط ادا کرنے

سے تو رو گیا اس کو طرف غلامی کے ذکر کیا اس ترکو صاحب ہدایہ نے لیکن غیبی نے کہا غریب ہے **ص** اس عقدا کتابت  
حاکم فسخ کرے بطلب علی اگرچہ کتابت فسخ پر اجزی ہو وہ سے اور جو مکاتیب خود فسخ پر اجزی ہو تو مولیٰ بھی اس کو فسخ کر

ہو پھر جب عقد کتابت فسخ ہو گیا تو وہ مکاتیب بدستور سابق غلام سن جاوے گا اور جو مال اس پاس ہو گا وہ بدستور مولیٰ کا  
ہو جاوے گا تو اگر کتابت قبل اس سے بدل کتابت اس وقت کہ چھوڑ کر جس سے بدل کتابت ادا ہوئے اس کے مر جاوے تو عقد کتابت فسخ ہو گا اور

اگر کتابت کے میں سے بدل کتابت داکر کے اس کی آزاد کی کا حکم آخر حیات میں کر لیا اور جو کچھ مال ادا کرے بدل کتابت کے پھر بھی  
وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور وہ اولاد اس کی آزاد ہو جائی جو حالت کتابت میں پیدا ہوئی ہو یا اولاد کو خرید ہو یا اس کے ساتھ

مکاتیب کیا گیا ہو یا بغیر ہو یا کہ **ف** اور شافعی کے نزدیک موت مکاتیب اگرچہ مال چھوڑ کر مرے عقد کتابت فسخ ہو جائی  
دلیل ہمارے مذہب کی قول حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود کا ہے جو حکم پہنچے سے روایت کیا اور اہل شافعی کی قول زید

ابن ثابت کا ہے روایت کیا اس کو یہی ہے کہ کافی الاصل اور مال میں دلیل کوئی نہیں ہے تفصیل کے لئے **ص** اور جو مال  
چھوڑ کر مرے جو اولاد اس کی حالت کتابت میں پیدا ہوئی ہو وہ اس کے بدل کتابت کے مال میں کو بخشش کی اگرچہ

قبضہ میں کر دی تو اس کا اس کو حصہ ہے **پ** اگر کسی کا قبل اس کے حکم کیا جاوے گا اور بدل کتابت کے مال میں کو بخشش کرے تو اس کا  
اگر بدل کتابت نقد دید و تو آزاد ہو ورنہ غلام ہو جائی **ف** امام صاحب کے نزدیک اگر صاحبین کے ہر ایک کا بھی حق مثل اس کی اولاد

کے ہر جو حالت کتابت میں پیدا ہوئی ہو **ص** تو اگر مکاتیب مر جاوے اور ایک ترکو اس کا ہو تو صورت مجزہ سے اور مقدمہ













اگر مقرر نہ ہو اور اصل جو عورت کو دینا یا پھر بیوسے بیسورت جب جو کہ وہ بائع سے اپنی عورت سے وطنی  
 نہ کی ہو اور جو وطنی کر چکا ہو تو کچھ پھر نہیں سکتا **ف** ایسے کہ مہر اور بیوسے سے واجب ہو چکا تھا خاص پہلے  
 ساق میں قیمت سلام کی کر دیا اگر سے پھر بیوسے اور صحیح جو غدار اور عین اور غدار اور رحمت اور ایلا اور اور رجوع ایلا اسے  
 حالت اگر اہل عین اور جائزہ اسلام اگر اسے لیکن اگر وہ شخص پھر جائزہ اسلام سے تو قتل کیا جاوے گا **ف** یعنی  
 زبردستی سے اسلام لا کر پھر کافر ہو گیا تو اس کو قتل کرے گا کیسے جیسے اور مردین کو قتل کرے گا اس واسطے کہ اس کے  
 اسلام میں مشہد ہو کہ شاید اس نے دل سے قبول کیا ہو تو لیکن جبر کیا جاوے گا اسلام پر اسلام مع اگر اہل اس لیے  
 صحیح ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم کیا گیا میں اس بات کا کہ قاتل کروں تو کوں سے یہ بیان کیا کہ کہیں وہ لوگ  
 لا الہ الا اللہ یعنی نہیں جو کوئی اسے سوا احد ا روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے ابن عمر سے اور اصح بیٹہ کو اسی قدر  
 ساج و تبار نے بیان کیا لیکن پوری حدیث صحیحین میں یوں ہے کہ بکھلا اس بات کا حکم ہوا کہ قاتل کروں تو کوں سے یہ بیان  
 کہ وہ شہادت دین اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ اور قائم کرین ناز کو اور اگر یں نہ کوہ کو تو جب انھوں نے ان  
 کاموں کو کیا بھلا انھوں نے مجھے اپنے خون کو اور مالوں کو بکھربسب حق اسلام کے اور حساب دیکھا اللہ پر جو بستی اصل  
 صحیح نہیں حالت اگر اہل عین ساق کر دینا لینے مدیون کے دین کا **ف** تو اگر عورت سے اپنے شوہر کی تحوین ضرب سے  
 مہر معاف کر دیا تو یہ بہر صحیح ہوگا اگر شوہر قادر ہو ضرب پر اور اگر شوہر نے یہ نہ ساتھ طلاق دیدیے یا اور سری عورت کے  
 نکاح کرے کیسے کی تو یہ اگر اہل عین اس صورت میں پہلے مہر نازد ہوگا اس طرح اگر شوہر سے اپنی زبردستی لینے کو والدین کے  
 گھر جانے سے منع کیا لا بکرو وہ مہر نازد ہوگا اس کے کہ مہر نازد یا تو یہ مہر مال جو ایسے کہ وہ اس عورت کے مانند ہو جو  
 اگر اہل اور فرما **اصل** باہری کے نکاح کی خاطر ہو جائے تو اس کی زوجہ بائن ہوگی اور اگر نہ کر چکا نکاح کرادہ تو اس پر جہد نہ کی جائے  
 جب سلطان کو لڑا کرے تو حد ساقط ہو جاوے گی **ف** یفرق نام صاحب کے نزدیک بلکہ صاحب کے نزدیک مطلق حد نہ ہوگی یہاں پر چکا

ص کتاب الحج

حرکت میں تصرف قوی کے نفاذ کو رک **ف** یا **ف** تصرف قوی جذبان کے متعلق میں جیسے بیع اور شرا اور ہبہ وغیرہ  
 اور تصرف فعلی جو برخلاف اسکے جیسے قتل اطلاق مال تو جہر میں صرف تصرف قوی نافذ نہیں ہوتا نہ تصرفات نفسیہ جو  
 انشاء جواب میں چنانچہ اگر کسی نے کسی کا مال تلف کیا تو ضمان واجب ہوگا ایسا ہی بخون میں کفانی اطلاق **اصل** حج کے  
 سبب تین ہیں ایک صغیر دوسرے جنون تیسرے بربق یعنی ملکیت بطور غلامی اور لڑائی پہنے کی تو صحیح نہیں ہو طلاق  
 صبی اور بخون مغلوب العقل کا **ف** جنون مغلوب وہ جو جسکی عقل جاتی رہی ہو اس طرح پر کا دوسرے اطفال اور اطفال بطریقہ  
 عقلا نہ ہو سکیں مگر کبھی کبھی اور غیر مغلوب رہ جو جسکے کلمات محکم ہوں یعنی صحیح کلام اس کا بطور عقلا کے ہو دے اور کبھی  
 بطور خامی کے اور اس کو مشوہ بھی کہتے ہیں اس کا حکم اگر اہل کفانی اطلاق **اصل** عتاق اور نیک اور نیک اور نیک اور نیک  
 اور صحیح جو طلاق علام کا اور اقرار اس کا اپنی ذات پر اس کے مالک کے حق میں تو اگر غلام مجبور ہے کسی کے قرض کا اقرار کیا  
 اپنے اوپر تو اس کا مطالبہ بعد از ادائیگی کے اس سے کیا جاوے گا اور اگر نہ یا تصاص کا اقرار کیا تو حد نہ تصاص میں سیرنی اس کا قائم

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



سے اور ہشیار بنو سے تفرق کرنا اور دیون ہونے سے قرضی اور محبوس کر کے ناماں پر پالنے والے دین کے لیے تھے اور جاکے مال میں کوئی باشرقیان ہو ورنہ قرض بھی کوئی یا شرفیان ہو ورنہ قرضی جبراً مردیون قرض مدار کوئی اور اسکے مال سے جو قرض تفرقیان ہو ورنہ مال میں روپیہ و دیون یا قرض روپیہ و مال شرفیان تو کسی قاضی کو بھی مال خبر اور اسکے امر کے واسطے اور دین کے درست ہو اور اسباب اور مکان اور زمین اسکی قاضی نہ بیچے گا اور کوئی قید کرتے وہ خود مجبور ہو کر بیچے لیکن صاحبین کے نزدیک جب یہ نہ بیچے تو قاضی اور اسکا اسباب اور زمین وغیرہ بھی بیکر قرض موافق حصوں کے ادھر دیر سے اور صاحبین کے قول پر غرضی ہو درخصاں ایک شخص مفلس ہو گیا اور اس کے پاس وہ چیز جو ادھر سے خریدی لیکن مؤخرین نہیں ادا کی تو اسکا مال بے اور قرضخواہوں کے ساتھ مساوی ہوا یعنی وہ چیز بیکر سبکو حصہ دے اور اسکی قیمت جن سے دیا جاوے گا یہ ہونگا کہ پہلے بالغ اپنی زمین وصول کر لے بعد اسکے بچے تو وہ اور قرضخواہوں کے ساتھ دینا یعنی بیکر قاضی مشتری بیکر کر کے بالغ کو اختیار فرمادے گا اور بالغ اپنے بچے سے لے گا

### فصل چہارم بلوغ کے بایں

بلوغ اس کے کماہت ہوتا ہے استحلام سے یعنی جواب میں منی نکلتے سے اور عورت کو حاملہ کر دینے سے اور انزال سے اور انزال سے پہلے جب تک انزال ہوگا نہ استحلام ہوگا اور نہ عورت اس سے حاملہ ہوگی **صل** اور لڑکی کا بالغ استحلام سے اور جس سے اور حمل سے ثابت ہوتا ہے **ف** اور دوسرے زمانہ کا جمنا اور پستان کا اونچا ہونا ظاہر اطفالہ میں جہنمیں اور بلوغ پٹنی اور مونچھ اور نعل کے بال اور آواز کا بھاری ہونا معتبر نہیں بلوغ میں غیر انسانی اخطاوی **صل** پھر اگر کسی عورت کو عذر میں ان علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جاوے تو بلوغ کا حکم ہونگا جب تک کہ لڑکا انگارہ برس کا اور لڑکی گسترہ برس کی ہوگا اور صاحبین کے نزدیک جب کہ مومن پندرہ برس کے کہ مجاہدین **ف** صاحبی جب کہ گارن پندرہ برس کے یا دواہرین تو کوئی حکم بلوغ کا دیا جاوے گا اگرچہ یہ علامات ظاہر ہو دیں بھی بوقتوں میں ایسے کہ اگر کچھ میں عین بہت چھوٹی ہوگی میں درخصاں اور لڑکی نہ بلوغ کی فرزند کے لیے بارہ برس مرد خمر سے لینے فرس ہو تو اگر دونوں بلوغ کے ہوگا اور انھوں نے کہا کہ ہم بالغ ہو گئے تو قول اسکا مستحب ہوگا اور وہ دونوں مثل بالغ کے سمجھاوے **ف** جب ظاہر حال اولیٰ قول کی تائید کرتا ہو مثلاً بارہ برس سے لڑکا کم ہو گیا لڑکی نو برس سے کم ہو تو اب دعویٰ بلوغ معتبر ہوگا اور نہ خلاف میں ہو کہ خلاف قریر بلوغ کا یہ قول مقبول ہے کہ ہم بالغ ہو چکے جب وہ علامت بلوغ کی بیان کر دیوں بعدوں قسم کے

### فصل کتاب الماؤن

اذن کہتے ہیں حجر کے دور کر کے کو اوجھ کے ساتھ کر دینے کو **ف** جان تو کہ اصل انسان میں یہ ہو کہ مالک ہو تصرفات کا توجہ دہر غلامی عارض ہوئی اور مولی کا حق اس سے متعلق ہو گیا تو حق مولیٰ نے ملک تصرفات کو کو گیا اب جب مولیٰ نے اپنا حق ساقط کر دیا تو مانع زائل ہو گیا اور حج اس کا تار ہا تو بھی اذن ہے ہمارے نزدیک اور مانع کے نزدیک یہ اذن تو مکمل ہے اور نائب کرنا یہ کنافی الاصل **صل** توجہ مولیٰ نے غلام کو اذن دیا اب غلام جو تصرف کر گیا اپنی اہلیت سے کر گیا اپنی ذات کے لیے تو اسکی جوابی پر ہوگی یعنی جب غلام اذنوں نے کوئی چیز خریدی یا

بلوغ اس کے کماہت ہوتا ہے استحلام سے یعنی جواب میں منی نکلتے سے اور عورت کو حاملہ کر دینے سے اور انزال سے اور انزال سے پہلے جب تک انزال ہوگا نہ استحلام ہوگا اور نہ عورت اس سے حاملہ ہوگی **صل** اور لڑکی کا بالغ استحلام سے اور جس سے اور حمل سے ثابت ہوتا ہے **ف** اور دوسرے زمانہ کا جمنا اور پستان کا اونچا ہونا ظاہر اطفالہ میں جہنمیں اور بلوغ پٹنی اور مونچھ اور نعل کے بال اور آواز کا بھاری ہونا معتبر نہیں بلوغ میں غیر انسانی اخطاوی **صل** پھر اگر کسی عورت کو عذر میں ان علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جاوے تو بلوغ کا حکم ہونگا جب تک کہ لڑکا انگارہ برس کا اور لڑکی گسترہ برس کی ہوگا اور صاحبین کے نزدیک جب کہ مومن پندرہ برس کے کہ مجاہدین **ف** صاحبی جب کہ گارن پندرہ برس کے یا دواہرین تو کوئی حکم بلوغ کا دیا جاوے گا اگرچہ یہ علامات ظاہر ہو دیں بھی بوقتوں میں ایسے کہ اگر کچھ میں عین بہت چھوٹی ہوگی میں درخصاں اور لڑکی نہ بلوغ کی فرزند کے لیے بارہ برس مرد خمر سے لینے فرس ہو تو اگر دونوں بلوغ کے ہوگا اور انھوں نے کہا کہ ہم بالغ ہو گئے تو قول اسکا مستحب ہوگا اور وہ دونوں مثل بالغ کے سمجھاوے **ف** جب ظاہر حال اولیٰ قول کی تائید کرتا ہو مثلاً بارہ برس سے لڑکا کم ہو گیا لڑکی نو برس سے کم ہو تو اب دعویٰ بلوغ معتبر ہوگا اور نہ خلاف میں ہو کہ خلاف قریر بلوغ کا یہ قول مقبول ہے کہ ہم بالغ ہو چکے جب وہ علامت بلوغ کی بیان کر دیوں بعدوں قسم کے



قیاس یہ چاہتا تھا کہ جائز ہو بعد حقوق میں کے لیکل اس سواستلینا جائز ہو اگر مولیٰ اوس سے منع کیا جاوے تو احتمال ہے کہ وہ اسے  
غلام کو مجبور کرے تو ملک کی کار و بار نہ بند ہو جاوے اور دین بدلون کو نقصان ہو دو حصہ اور جس سے شرط ہے وہ فرض ہوا ہے کہ کو ملک  
اور عبادت و دن اگر بیجاگ جائے تو مجبور ہو جاوے اور نام شامی کے نزدیک مجبور ہوگا کیونکہ مالکان کو ناجائز اقب کا شیخ ہے اس واسطے کہ  
بیجاگن سامی ہاؤن کے نہیں اور ہمارے فیصل ہے کہ دلات جو کی قائم ہو اسلئے کہ مولیٰ اللہ اپنے حق کا غلام کو شرفین سے پہلے بڑائی ہوگا  
اور جب اسکو اذن جریح دیا تو اوس سے دلات جبروت ہو جاوے گی اور یا مولیٰ مر جاوے یا مولیٰ کو بیخون طلق ہو جاوے گا **ف** مگر جن سے  
ارادت ہے کہ جنون مطبق ہو وہ جو سال مجبور کیا یا زادہ اور جاس سے کم ہو کہ وہ مطبق نہیں کذا فی المطلقا وی صلی علیہ السلام اور اگر  
میں مرتد ہو کر جاوے یا مولیٰ اوس غلام کو مجبور کر دیکو اور غلام اور اکثر بازار والوں کو اسکی خبر ہو جاوے تو واسطہ دفع غلام کو و مولیٰ  
سے تو ان سب صورتوں میں وہ غلام مجبور ہو جاوے گا اور کوئی ہی مذکور کو گرام ولد بناوے اور مجبور ہو جاوے گی ہاں نزدیک لے کر نام  
کے نزدیک مولیٰ درجہ ہر ملک اور مجبور ہوگا لیکن مولیٰ کو لوڈی کی ذات کی قیمت اس کے فرض ہوا ہے ان کو دینا ہوگا **ف** ایسے ہی ہتھیار  
اور مذہبی صورتوں میں اگر کسی مذکورہ یا مذکورہ دین محیط ہو تو مولیٰ تاوان اور کا بقدر اسکی قیمت کے پگانہ زیادہ کا اسلئے کہ مولیٰ نے  
ان شرفا سے صرف کوئی ہی کی ذات کو رکھ لیا تو اسکی قیمت دینا ہوگی کذا فی المطلقا **ص** اگر غلام مجبور ہو گیا بعد اس کے اسے قتل  
کیا کہ جو مال سیر پاس ہو اور انٹایا عصاب ہی اپنے اور قرضے کا انرا کیا تو یہ اقرا جمع ہوگا **ف** امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ صاحبین  
تذریک شیخ ہوگا اس واسطے کہ صاحبین کے نزدیک جب تصبیح اقرا رافان ہو اور وہ جائد ہا اور نام صاحب تذریک قبضہ ہوا اور وہ باقی  
ہو کذا فی المطلقا **ص** اگر اوس غلام پرانے قرضہ منہر ہو گا وہی ذات و مال کو محیط ہو کہ تو مولیٰ اوس مال کا جادو اسکے پاس ہو  
بلکہ ہوگا **ف** امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک ملک ہوگا اس واسطے کہ ذات غلام کی ملک ہو مولیٰ کی تو اسکی  
کما لی بھی ملک ہوگی اور نام صاحب کہتے ہیں کہ ملک مولیٰ کی بطور خلافت غلام کی طرف منتابت ہوئی جب غلام منہر جانتے سے  
منازع ہو تیسے ملک ارش کی جب ثابت ہوتی ہو کہ مورث کے حواج ضرور دیکھتے ہر حال میں رہے اور اعلیٰ فیہ میں مال غلام کے  
دواج سے فارغ نہیں ہو کذا فی المطلقا **ص** تو ایسی صورت میں اگر مولیٰ اپنے غلام کے غلام کو آزاد کر دیا تو آزاد ہوگا **ف**  
ام صاحبین کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہو جاوے گا اور مولیٰ اسکی قیمت کا تاوان فرض ہوا ہے ان کو دیکھنا کذا فی المطلقا **ص**  
جو دین و اسکے مال و ذوات کو محیط ہوگا تو غلام کا غلام مولیٰ کے آزاد کرنے سے آزاد ہو جاوے گا اور عبادت و ذوات انچھو مولیٰ کے  
ہاتھ منہ بازار سے چیز فروخت کر سکتا ہو کہ کو اور مولیٰ اس کے ہاتھ کم کو بھی فروخت کر سکتا ہو **ف** یہ جب بھی ہو کہ غلام کی ات  
اور مال کو دین محیط ہوگا اسلئے کہ اس صورت میں مولیٰ اجنبی ہوا اسکے مال میں اور صاحبین کے نزدیک اگر کم قیمت ہوگی کے ہاتھ  
فروخت کرے تو بیع جائز ہوگی اور مولیٰ کو اختیار ہوگا عبادات اور نقصان سے قبل اسلئے کہ دفع ضرر غلام سے اسلئے جو سکتا ہو اور  
ام صاحبین کے نزدیک جائز نہیں سبب ہر ملک کذا فی المطلقا اور جو دین محیط ہو کہ تو بیع ہی جائز ہو **ص** اگر مولیٰ بے قیمت  
بازار آزاد کو کوئی چیز غلام کے ہاتھ بیچا جس صورت میں مولیٰ کو حکم ہوگا کہ بایزادہ کو کم کر دیکو یا بیع کو فسخ کرے تو اگر مولیٰ نے  
بیع کو غلام کے حوالے کیا قبل قیمت لینے کے تو اسمولیٰ کو قیمت مذکور **ف** اسلئے کہ مولیٰ نے جب چیز غلام کو دینا علی اور قیمت  
اسکی نہیں لی تو مولیٰ کا حق ذات سے بیع میں باطل ہو گیا اور دین غلام پر ہا اور مولیٰ کا دین غلام پر شرعاً باطل ہے اس صورت میں

قس مال ہوگی کمالی الاصل اصل اور مولی کا حق ہے کہ مع کو روک کئے ٹاسنے لینے جس کے اگرچہ عبد ازون میں نہ ہو جوہ  
 دین محیط ہو یا سو لیکن مولی اس کو آزاد کر سکتا ہے اسلئے کہ ملک اس کی غلام ہیں باقی جو اور بدو اور قیمت میں سے اس سلام کے جو کم  
 ہوگا اور قدر مولی کو نہ مان دینا ہوگا یعنی اگر دین کم ہوگا تو مولی دین اور اگر کیا اور بدو اس کی قیمت سے زیادہ ہوگا تو مولی ضر  
 قیمت پر بیگا کر خریدا ہوگا اسلئے کہ قرض خواہوں کا حق صرف غلام کی اس کے متعلق تھا اور مولی نے اس کو ملک کر دیا تو قیمت کا  
 تاوان نہ مانو گا کمالی الاصل اصل اور بدو اس کی قیمت سے زیادہ ہوگا وہ خداوندون کو اور اگر بنا کر بیگا کر ایک غلام جس پر یہ قیمت تھا  
 فروخت کیا گیا اور مشتری نے اس کو غائب کر دیا تو قرض خواہوں کو اس کے اختیار پر جو خداوند مع حاضر رکھتا تھا اس کی سہ لایون یا  
 مشتری یا مال سے اس کی قیمت یعنی بیغ مارا سکتا مال دین تو اگر وہ مال دینوں مال سے اور پھر بسبب سبب کہ غلام  
 بالغ کے پاس پھر آئے تو مال ام قیمت کے قرض خواہوں کو اور سنے دیے تھے پھر دیو سار قرض خواہوں کا حق پھر غلام سے  
 متعلق ہو جو بدو کا تو کر غلام کے مالک سے بیجا اور سنیے وقت مشتری کو اگرچہ تیار کر ب غلام بدوین جو تواب بھی قرض خواہوں کو ہو جیتا تھا  
 سچ کر رو دیوں اگر اس کی فرائض ہو تو اس کو یہ فرائض جو جو ہو چکی ہوں اور میں میں قیمت کے کچھ کی سو کو تو ب رو نہیں کر کھتے اور وہ کسی  
 ہو کر تو کی مٹا دیا گیا کہ بیع فسخ کیا اور جو مشتری مسکروں کا مال امر بالغ نائب ہو کہ تو قرض خواہ مشتری سے حصہ نہ  
 کر سکتے ہیں کے ز کے سلام از بدو سنے کے رو یک خصوصیت کے میں اگر ایک غلام شہر میں آیا اور اسے کہا کہ میں فلاں کا  
 غلام ہوئی اور اسے مجھ سے ان یا تو تجارت میں اور وہ خرید و فروخت کیا تا کہ وہ بدوین میں بیجا آباد گیا اس طرح جو اس سے ملک کیا کہ ان  
 وجہ سے لیکن اگر ایسا غلام قرض خواہ بدو کا لگا تو درہم سے کے لیے فروخت نہ کیا جاوے گا کہ جب مال اور کر کے اس کو اور اس کے  
 اسلئے کہ جب مالک مولی نے اس کو بدوین میں کیا اس کا تو بدوین اس سے حق میں ظاہر ہو اور مال کرنے والوں سے نقصان و ٹھٹھا  
 اسلئے کہ اسوں نے ظاہر حال پر پھر رو کیا اور مولی نے اس کو کوید کہ وہ کا نہیں دیکھا اگر مالک کا قیمت اگر عرض  
 نافع ہو وقت یعنی بیع کا صراوس میں ہو کہ وہ صلی مسلمان ہو دینا اور ہرہ قبول کرنا تو بیع بیجا بدوین کی ہے وقت اگر کو  
 صلی عقل کھتا ہو تو ہر کہ اس کے اسلام جسی مائل کا بیع ہو اور دشمنی کے نزدیک بیع نہیں لیل جاری ہے یہ کہ بہت صحیح اگر ام  
 حالت نامی میں مسلمان ہو اور حضرت علی اللہ علیہ السلام نے اس کو اسلام صحیح رکھا کہ ان الہام سے کہ اخراج کیا یا غریب سے  
 تاریخ میں عروہ کا اسلام اس حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابی بکر کھڑوس کے تھے اور کلا حاکم نے دست رک میں طبع ان اسحاق سے  
 کہ حضرت علی ایمان لائے اور آپ میں اس کے تھے اور کھائی دایت کیا ابن عباس سے کہ حضرت علی اللہ علیہ السلام نے دشمن سے  
 علی کے سیر کیا اور بدوین کے سر میں اس کی تھی اور کہ جب بیع صحیح ہو اور پھر بدوین کے کہ انہی سے کہ یہ حدیث نص ہے  
 یہ حضرت علی سے سات یا آٹھ برس کی عمر میں ایمان لائے اور بدوین ہی حضرت علی سے یہ شعر مستقلا کہ ایسا سلام  
 طو اور علامت مسلمانہ کے قول ہے یعنی سابق ہوا میں تم یہ طرف اسلام کے سب پر حلالہ کہ میں لوگا تھا کہ اس اسلام  
 کو نہیں پوچھا تھا اور بت کیا اس کو بیعت سے زور ضعیف کیا اس کو اور اس عساکر نے اس کو نہیں ص اور جو محض خدا  
 یعنی نقصان دینا پوچھا سنے والا ہو وے جیسے طلاق اور عتاق اور خدا اور بدو اور قرص وغیرہ ص  
 قو بار نہوگا اگر عروہ کی اجابت دیوے اور جس میں نفع اور ضرر دونوں کا احتمال ہو جیسے بیع اور شرع و عرفوں رہیگا





سائلوں کی تفریح مستقیم نہیں چاہیے کہ اثبات قبیلہ تاحی بیان فتود پر چھو ایک اور قید تعریف غصب میں لگا ہنر ہو جو کہ  
اس اہل کالے لینا بطور انعام ہو نہ کہ جو رسی چکچاؤ کدانی الاصل صل اور غم غصب کا یہ ہو کہ غاصب گنگا بدو کا ہو  
اگر اس کو معلوم ہو کہ شے منسوب غیر کا مال ہے جو کہ گنگا بدو کا ہو لیکن بتاوان نہ صورت ہاں میں اور وہ عین بصورت  
بتا ہر طرح واجب ہو مطلقا ہی متفق علیہ حدیث میں سعید بن زید سے مروی ہے کہ فرمایا انھنصر علی اللہ علیہ السلام نے جو شخص ایک  
بات بے خبر میں غم سے لے لیا کہ اتنا اللہ تعالیٰ سات طبقوں زمین کا اسکے گلے میں ملوک فرمائے گا اور بجا ہی کی روایت میں  
ہو کہ ساتوں زمین تک دھسا یا دیا گیا اور امام احمد نے یعلیٰ بن مرد سے روایت کی کہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ السلام کہ وہ مسلم  
لے جو زمین کسی کی تاحی قبیس لیا کہ اتور دینے حکم ہو گا کہ اس کی مٹی اور مٹھاؤ سے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے ایک  
بات بے خبر میں غم سے لے لی تو اللہ تعالیٰ اس کو چھ گھنٹہ دیا کہ اس کو کھولنے کی ساتویں زمین کے آخر تک بھر ملوک  
ڈالے گا اس کے گلے میں دن قیامت تک یہاں تک کہ لوگوں کا میلہ ہووے ان حدیثوں سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے جو  
کہ زمین بھی سات ہیں جیسے آسمان سات ہیں صل اور جب تک شے منسوب غاصب کے پاس قائم ہو تو اس کا پھر دینا  
لازم ہو اور در صورت تلف ہو جانے کے تاوان اس کا دینا واجب ہو ف ایسے کہ روایت کیا اور اود تردی منائی  
ابن ماجہ نے عمرو بن جذب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ پر لہانم ہو وہ چیز جو اس نے لے لی  
ہو وہاں تک کہ کعبہ پر نہ آوے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں جہاد کی کسی کو کہ لے لیر سے چیز پر نہ جہاد  
کی نہ ہنسی سے نہ غیر ہنسی سے اور جب تم میں سے کوئی اور سر سے کی لاشی لیر سے تو پھر لیر سے اس کو روایت کیا اس کو  
اور اود تردی سے اود روایت کی احمد اور ابوداؤد و نسائی نے عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو  
شخص اپنے اپنی چیز لیر سے کسی دوسرے کے پاس تو وہ حقدار ہے اور اس کا صل اود اوان مثل ہے ہو گا اگر وہ چیز متلی ہو جیسے وہ چیز  
جو وزن کر کے یا پیمانے میں بھر کے کبھی ہن یا شمار کر کے لیکن مقدار میں قریب قریب ہن یا جیسے اخروث وغیرہ  
اصل میں یہاں تفصیل و تحقیق ہے صل تو اگر مثل ہے تو جو خدمت کن ف ایسی حاکم کے تاکو قوت دینا صل  
اوی قیمت ہوگی دینا پڑگی ف اور امام محمد کے نزدیک جو قیمت اس شوکی بازار میں ملنے کے رو رو ہوگی دینا پڑگی اور امام  
ابو یوسف کے نزدیک جو قیمت مصب کے ون ہوگی دینا پڑگی خزانہ میں ہو کہ قول امام ابو سفید کا صحیح ہے اور بعض میں ہو کہ قول  
صحیح ہو اور نہایت میں ابو یوسف کے قول کو اختیار کیا کہ اور ذخیرۃ الفقہاء میں جو شخصے قول کو مفتی بہ لکھا جو مطلقا ہی رد لائل  
سبب اصل میں ہو کہ ہن صل اور جو چیز غیر متلی ہو جسے وہ چیز ہن جو شمار سے کبھی ہن لیر ایک دوسرے میں فرق کبھی ہن  
مثل جانور وغیرہ کے تو اس کی قیمت دن غصب ہوگی دینا پڑگی ف ایسے جو مثل مطلقا بد غیر جو جسے جیسے گیسو اور جو جسے  
ہوں یا لون کا تیل زیتون کے تیل کے ساتھ ملو ہو و اور مانند اسکے چنانچہ بخش تیل کے ساتھ مخلوط ہووے تو اس کی قیمت  
دینا ہوگی صل تو اگر غاصب کہے کہ تو منسوب میرے یا اس تلف ہو گئی تو حاکم اور اس کو قید کیسے یہاں تک کہ معلوم ہو جاوے  
یا نہ کہ اگر شے منسوب اسکے پاس ہو جو ہوئی تو ملہا کر تاف اور اس جس کی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ مقرر ہن راہی  
حاکم بنو قبیس صل پھر اوپر عرض نے کا حکم کہ نہ ف بخدا وہ عرض مثل ہو اگر شے منسوب متلی ہو کہ یا قیمت

در بیان حدیث



سنگوں کی گہری سے زیادہ اور جو سادی ہو تو درکنہ بیکر ٹرن اسکی ڈالا دیکھو تو قاعدہ نکالیں مقام کا یہ بیکر ضرر بخود کو دے  
 کرے لیکے واسطے ضرر خفیت کے پھر صاحب غیر خفیت نہ ان نقصان دہ سے لے لیکر درمناصل اگر غاصب نے سونا یا جاذبی غصب  
 اسکی آسرفی رویہ خواہے یا برتن بولے تو اسکا مالک ہوگا مالک یہ چیزیں مالک کو دلا دیا دینی اور غاصب کو کچھ نہ لیکے اگر ایک  
 شخص کی بکری لیکر اسکو کچ کر ڈالا تو مالک کو اختیار ہے کہ اس بکری کو غاصب کو دے اور اپنے مالک سے یا کوئی بی بی کو  
 اور اس کے نقصان کا تادان بھی غاصب سے بھرے یہی حکم ہے اگر غاصب کی مرست کو مستعد بھیا ڈالے کہ کچھ منفعت فوت ہو جاوے  
 اور کچھ باقی رہے اور جو ایسا بھیا کچر باطل لغا دیکھائے کہ قابل ہے تو کل قیمت کا تادان غاصب سے لیا جاوے گا اور جو بہت کم بھیا ہے  
 کہ منفعت سب باقی رہے تو صرف نقصان کا تادان اس سے لیا جاوے گا اور جس شخص سے دوسری کی زمین میں عمارت بنائی یا درخت کھڑے  
 و غیر ذلک مالک کے اختیار میں ہو اسکو حکم ہوگا کہ اپنی عمارت یا درخت اور کھیر لکھو اور زمین مالک کو سپرد کر دے کہ اگر  
 قیمت زمین کی عمارت اور درخت زیادہ ہو تو دوسری زمین کا قولی ہو اور مٹا ہر الودیع میں ہر طرح اور کھیر لے کا حکم ہو اسلئے کہ فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو درخت ظالم کو کچھ حق روایت کیا اسکو دلاو اور سے سعید بن جبہ صاحب اصل ان کے اور  
 درخت یا عمارت کا اور کھیر مالک کی زمین کو ضرر پہونچا دینا اس سے زمین سے تھن جاتی ہو تو مالک کو پہونچتا ہے کہ غاصب کو  
 قیمت اس عمارت اور درخت کی دیکر وہ بھی لے لیدے تو اس میں من کی قیمت بغیر درخت اور عمارت کے پہلے لگا کر بعد درخت اور عمارت  
 ساتھ بھی لگا دینا جس طرح اور دوسری قیمت پہلی قیمت پر لڑے ہوگی مالک غاصب کو لگا دے اور دوسری قیمت حوالہ کی جاوے گی  
 تو وہیں درخت یا عمارت کی قیمت لگائی جاوے گی جو اوکھیرنے والی درخت یا عمارت کی ہوگی یعنی اوکھیرتی ہوئی عمارت اور درخت زمین سے  
 ہو سکی اجرت اور کھیر لے کی جگہ کر کے باقی کو قیمت اس درخت یا عمارت کی قرار دیں گے مثلاً قیمت زمین کی صورت یہ  
 حق اور قیمت اس درخت کی گو وہ اوکھیرا ہو یا نہ تو اس سے یہ حق بھی آوے گا اوکھیرنے والی کی مزدوری ایک دینہ ہو تو نو دینہ قیمت  
 درخت کی لگائی جاوے گی تو اب زمین سے شجر ایک سو نو دینہ کی ہوگی تو مالک نو دینہ کا تادان غاصب کو دے گا اور درخت بھی  
 لے لیکے گا دینی اصل اصل اگر غاصب نے کھیر لے کر کو خرچ کر لیا اور درنگا یا ستہ کو غصب کر کے اسکو کھلی میں ملا یا تو مالک  
 اختیار ہو خواہ غاصب سفید کھیرے کی قیمت اور ستو کی مثل ستو کے کیوسے یا اوسے کھیرے اور ستو کو لیکر غاصب کو بکوالی  
 اور دیکھی کے ام دیدیگا اور اگر غاصب اس کھیرے کو سیاہ رنگو یا تو مالک کو اختیار ہو خواہ سفید کھیرے کی قیمت کیوسے  
 یا وہی سیاہ کھیرے کیوسے اور غاصب کو کچھ نہ دیوے اس واسطے کہ سیاہ رنگنے سے کچھ کھیرے کی قیمت نہیں بھٹکتی لکن نقص  
 ہو جاتا ہو لام بوضیفہ کے نزدیک لے رہا حسین نے نزدیک سیاہی کا حکم بھی منج کا ہو مسما علی طحیہ اگر دینہ غصب کے  
 غاصب نے لکھا دے تو مالک حق اس کے میں میں اکل ہوگا اگر جاذبی سونا غصب کرے اس کے نو دینہ یا آسرفی بنائے تو مالک اسکو  
 لے لیکے اور غاصب کو کچھ نہ لیکے مالک کو اختیار ہو کہ تادان شیخ کا غاصب کیوسے یا غاصب غاصب سے یا کچھ اول سے اور کچھ ثانی سے  
 اگر ایک شخص نے اپنے واسطے قبر کھود دی یا دوسرے دوسرے شخص سے مرده کا راتو وہ تین صورتوں میں ہوگا مرده زمین قبر کھودے دے  
 لگی ملک کو ہو تو اسکو مرده کا راتو زمین کا برابر کر دینا جائز ہو اور اگر زمین مباح ہو تو اسکو قبر کھودنے کی اجرت ملے گی اور  
 اگر دفن کی ہو تو اسی طرح اسکی اجرت ثابت ہو دوسرے کے مال میں تصرف جائز نہیں مگر چند مسائل میں ایک مالک اگر

مقدمہ میں مذکور  
 مقام کے مطابق  
 ۴۸

ایسے والد کے مال میں ان کا حصہ ہے والد کے مال میں بقدر حاجت مندری جیسے طعام یا دوا وغیرہ قسماً سے منوع کو درست ہو کہ منوع بالکسر کے مال میں سدا سے والدین منسلک اور بقدر حاجت بلا اذن منوع بالکسر کے والد جب تاحضی کا حکم حاصل کرنا وہاں ممکن ہو جو حقے حالت مسافرت میں اگر ایک شخص مر جائے تو باقی رفقا کو اس کا سب بچہ اور اس کی خیمہ و کھنچیں کرنا اور باقی رفیق کو دینا درست ہو اور ان پر ان نہین جو کو فی الدراختا و اہل خانہ

حصہ فصل مسائل متفرقہ متعلقہ غصہ کے بیان میں

[illegible]

مجلسه اول در روز شنبه ۱۳۰۲



نہیں اور نہ راجح ہر شام کے قولین کرود پو جو بلکہ ان دن کا نوین منصف خا کرستے ہیں اور کی شہادت قبلین میں خا کرستے ہیں

## ص کتاب الشفعة

شفعة متفق ہے لغت میں جسکے معنی ملائے کے ہیں اور اصطلاح شریع میں شفعة عبارت ہے مالک سے اس سے عقاربہ  
جبراً اور پر مشتمل کے بعض مثل قیمت مشتری کے **ف** یعنی حق ادا کر مشتری نے دیا ہو اسی مالک کو جبراً اور سے  
عقاربہ لینا **ص** اور وجہ ہر ماہی شفعة بعد بیع کے یعنی ثابت ہو جاتا ہو اور مضبوط ہو جاتا ہو گو کہ اگر سے **ف** اس واسطے کہ  
حق شفعة کا اصل گواہ کر کے مسترزل ہو اسلئے کہ اگر وہ طلب میں تاخیر کرے گا تو شفعة باطل ہوگا تو جہاں سے گواہ کر دے شفعة مضبوط  
ہو گیا کہانی **الاول** **ص** اور شفیع اوس غنا کا مالک ہو جاتا ہو مشتری کی رضامندی یا قاضی کے حکم سے اور شفیع واجب  
ہوتا ہو بقدر تفسیخ کی قدر کے **ف** یعنی اگر دو تین آدمی ایک سفار کے شفیع ہوں تو وہ عقاربہ علی السو بیع  
تقسیم ہوگا بقدر ہر ایک شتا ایک زمین میں تین آدمی شریک ہیں ایک شفعت کا اور شراکت کا تیسرا سہر کی اب صاحبان شفعت  
اپنا صحیح اور دونوں ترک کر کے شفعة طلب کیا تو نصف شفعت عقاربہ کا دونوں کو دیا جائیگا اور شفیع کے نزدیک اس نصف عقاربہ  
میں سے دو حصے صاحب ہات کو اور ایک حصہ صاحب سس کو ملیگا کہانی **الاول** **ص** شفعت والوں میں شریک کو ہونا چاہیے  
بیع میں شریک ہر شریک جو حق بیع میں شریک ہو کر شتا اپنی کے حصے میں یا راد میں شریک ہو کر راد میں اپنی کے  
حصہ اور رادہ وہ ہیں جو حق بیع میں شتا اپنی کا حصہ اوس چھوٹی نہر کا جس میں شتا ان میں ملین اور رادہ وہ ہیں جو حق بیع میں  
**ف** اور جو اپنی کا حصہ یا رادہ سام ہو تو شفعت ثابت ہوگا و مختار **ص** پھر تیسرا یہ کہ جو مالک اپنا مالک اور رادہ مالک کے مالک  
کا دوسرا کو ہے میں **ف** اور اگر اس کا رادہ مالک اسی کو ہے میں ہی اور وہ کو چہ غیر مالک ہو تو وہ شریک ہی حق بیع میں  
نہ جاوے تو بیک شریک فی البیع موجود ہو شفعت شریک فی حق البیع اور جاوے نہ ملیگا پھر اگر وہ شفعت نہ لیا تو شریک فی  
حق البیع کو ملیگا اور جاوے نہ لیا تو پھر اگر شریک فی حق البیع بھی شفعت نہ لیا تو جاوے نہ لیا تو پھر اگر شریک فی حق البیع  
یا مکان عقاربہ سے ملحق اور متصل ہو اور جو اداں دونوں کو سچ میں طریق مالک ہو جو تو اس کو حق شفعت ثابت ہوگا کہ اگر تریب  
تفسیخ کی اور اس حقائق امام اعظم کے نزدیک ہو اور بشا فعی اور مالک کے نزدیک ہمسایہ کو حق شفعت نہیں ہے ہی جاری  
دلیل ہے اسے احادیث میں پہلی حدیث ابراہیم کی روایت کیا اس کو بخاری نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہمسایہ زیادہ حداد ہو اپنے شفعت کا دوسری حدیث انس بن مالک کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ زیادہ  
حق رکھتا ہو روایت کیا اس کو نسائی نے اور صحیح کیا اس کو ابن حبان نے تیسری حدیث جابر کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہمسایہ زیادہ حداد ہو اپنے ہمسایہ کے شفعت کا احتقار کیا جاوے گا اگر وہ غالب ہو رادہ اور دونوں  
کی ایک روایت کیا اس کو امام احمد اور چاروں عالموں نے اور راوی اسکے سب معتبر ہیں ان احادیث سے استیحا  
ہمسایہ کا واسطے شفعت کے ثابت ہوا اب تریب تو روایت کی صاحب ہا یہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے شریک زیادہ حداد ہو غلط سے اور غلط زیادہ حداد ہو شفیع سے شریک سحر اور شریک فی النفس البیع ہو اور غلط سے  
فی حق البیع اور شفیع سے ہمسایہ کہا کہ ایسی نے خراج میں کہ یہ حدیث غریبی ہو اور کہا ابھی نہ می لے کہ یہ حدیث غیر مسلموں کو

۱۸۴  
معدہ ہرست و کتب  
۱۸۴





بہت ہے ایک ایسے مکر کے تو کرم کو خریدار کو دیکھ کر مجھے وہ پوسے اور اس طلب طلب کی ایک اور طلب جس وقت کہ میں  
اور اس طلب میں تاخیر کر نیسے شفعہ باطل نہیں ہوتا اور کیا اہم عہدے کے ایک مہینہ کا اگر طلب خدمت کرے تو اسکا  
شفعہ باطل ہو جائے گا اور اسی رفتاری سے **ف** اور ظاہر روایت یہ ہے کہ شفعہ باطل ہوگا اس طلب کی تاخیر سے  
جب تک شفعہ زباں سے اسی شفعہ ماقط کرے اور یہی معنی ہے ہوا دہی ظاہر مذہب ہو اور جب فتویٰ ظاہر از  
اور غیر ظاہر مذہب پر جو سے تو ظاہر روایت مقدم ہو کر ان فی الطحاوی **صلی** اور جس وقت قاضی کے یا اس شفعہ  
طلب کرے تو قاضی ختم **ف** یعنی مدعی علیہ مستری **صلی** سے سوال کرے کہ شفعہ اس مقام کا مالک ہو جسکی سے  
دعویٰ شفعہ دوسرے عقار کا اگر **ف** اور ذرا بھی سے کہا مالک شفعہ کا سوال کرنا بعد طلب شفعہ کے غیر مناسب ہو لہذا قاضی حنی  
اول سوال کرے قبل مدعی علیہ کی طلب کے کہ کوئی شہر کس محل میں ہے اور اسکے حدود کیا ہیں اس واسطے کہ وہ حنی کا دعویٰ  
کیا تو وہ معلوم چاہیے اسلیئے کہ دعویٰ قبول صحیح نہیں ہے پھر جواب دیاں کرے تو سوال کرے کہ مشتری گھر کا قابض ہے یا نہیں  
اس واسطے کہ قابض مشتری پر دعویٰ صحیح نہیں جب تک بالغ حاضر نہ ہو پھر جواب دیکو بیان کرے تو شفعہ کے سبب اسکی خدمت  
سوال کرے اس واسطے کہ لوگ اس میں مختلف ہوتے ہیں شاید کہ وہ سبب غیر صالح کی وجہ سے دعویٰ کرنا ہو کہ او اور شخص جس کے سے  
مخرب ہو تو پھر جب سبب صالح کا بیان کرے اور مخرب نہ ہو تو اس سے سوال کرے کہ تمکو علیٰ علم کتب ہوا اور قرض کیا کیا تھا جسکا  
مٹا اسلیئے کہ شفعہ باطل ہو جائے جو طول زمان اور احراز یعنی طلب دل اور مالی کے ترک کرے سے تو اس کا ظاہر ہونا بھی ضروری ہے  
پھر جواب دیکو بیان کرے کہ وہ طلب بقرہ سے سوال کرے کہ کوئی کہ طلب کی اگر اسکے باطن تہاد ہو اور جسکی باطن شرما واقع ہو اور قرض  
سے غیر سے یا نہیں پھر جب کہ شفعہ یہ سبب کچھ بیان کر دیئے کہ کسی شرط کو فوت نہ ہو تو دیکو اسے تو دعویٰ دیکو اور یہ کہ تو اب  
مدعی علیہ کی طرف قاضی متوجہ ہو کہ اور اس گھر کی مالک کا سوال کرے جسکی مالک سبب شفعہ کو استحقاق سے مدعی باطل الطحاوی  
**صلی** تو جب مدعی علیہ قرار کرے اس عقار کے ملوک ہا یکا واسطے شفعہ کے یا اسکا کرے قسم کھائے سے اسے علم پر یا شفعہ  
گواہ نہ کرے یا نہیں مالک پر نسبت عشار نہ کرے کہ تو اب قاضی اس سے سوال کرے کہ قرض و سراعہ خرید کیا ہے یا نہیں اگر  
افرا کرے خرید کیا ہو کہ اس قسم کھائے سے حاصل یہی اسٹ **ف** جانا جائیے کہ جہاں پر ثبوت شفعہ کا متفق علیہ ہو جیسے  
شفعہ غلط ہو ان قسم حاصل دیکو دیکو مثلاً مدعی علیہ کو یہ کہنا ہو گا کہ واثق اس شفعہ کا استحقاق سند مجھ پر نہیں ہوا اور  
جہاں مختلف فیہ ہو جیسے شفعہ ہوا تو وہاں قسم سب پر دیکو دیکو اسطرح پر کہ واثق سے اس عقار کو ہمیں خرید اسلیئے کہ اگر  
حاصل یہاں بھی قسم دیکو اسے نوا سکوا گھاسی ہو کہ شافعی کے مذہب پر قسم لکھا ہو سے اور اسکا ذکر کرنا بالادعیٰ بڑ  
گزر چکا کہ لامی الاصل **صلی** یا شفعہ گواہ نام کرے مدعی علیہ کی خریدی ہو قاضی شفعہ کا حنی شفعہ کے لیے ۲ بت  
کر دے **ف** یہ جب ہو کہ مدعی علیہ شفعہ کی طلب شفعہ کا منکر نہ دے اور جو منکر ہو سے اور شفعہ باطن اسکی ثبوت  
اور طلب اشہاد کے گواہ نندوں کو قرض مدعی علیہ کا قسم سے مقبول ہوگا ورنہ **صلی** اگرچہ شفعہ وقت اس کے قسم  
میں نہ لایا ہو تو جب شفعہ کا شفعہ قاضی حکم ثابت کر دے تو اب شفعہ کو منکر حاضر کرنا ضرور ہوگا اور مدعی علیہ کو عقار  
کا مالک کھانا وصول نہیں ہو پتا ہو تو اگر شفعہ سے اس اثبات میں تاخیر کی تو حنی شفعہ باطل ہوگا اور جو بالغ سے بعد عقار







تساے قاضی بعد بیع کے مر جاوے اور جو بعد حکم قاضی کے مر جاوے قبل ادا کرنے میں کے مال ادا کر کے  
 میں کے تو وہ کہ شفعہ لے گا کذا فی الاصل **صل** اگر شتری مر جاوے تو شفعہ ساقط ہو گا **ف** بلکہ او کے رشتے  
 شفعہ طلب کیا جاوے گا **صل** اگر شفعہ قبل اس بات کے کہ قاضی شفعہ کا حکم کرے اور چلدا کو اپنی بی بی لے سکے  
 سبب سے او سکواستحقاق شفعہ کا حاصل ہو تب بھی شفعہ اوسکا باطل ہو جاوے گا **ف** الالباب کو بیع بشرط خاصہ کرے یا بعد حکم  
 قاضی کے بیچے **صل** اگر شفعہ کو خبر ہو کہ کسی مکان پر خریدتا ہے اور اسے شفعہ چھوڑ دیا بعد اس کے معلوم ہوا کہ عورت خرید  
 یا شفعہ کو پہلے معلوم ہوا کہ مکان ہزار روپیہ کو فروخت ہوا تو اسے شفعہ چھوڑ دیا پھر بیگناہ کہ ہزار سے کم کرچکا ایسی جہت کی طرف  
 یا بعد دی ستارہ کے بدلے میں بیکہ قیمت اوسکی ہزار یا زیادہ ہو تو شفعہ کو پھر دعوی شفعہ پہنچے گا اور جو بیگناہ کہ اس کے بدلے  
 میں بیکہ قیمت ہزار روپیہ یا زیادہ ہو تو شفعہ پہنچے گا **ف** اس واسطے کہ کیلی روزی اشیاء دیا بھی شفعہ کو آسان ہوتا ہو  
 بہ نسبت زر نقد کے اور اسباب میں اگر اوسکی قیمت ہزار روپیہ ہو تو شفعہ کو ہزار روپیہ یا ہوا کہ ہزار روپیہ پر وہ شفعہ چھوڑ چکا ہو  
 اور اگر زیادہ ہو تو بطریق اولی شفعہ نہ گا کذا فی الاصل **صل** اگر چند شخصوں ایک مکان ایک شخص سے لیا تو شفعہ  
 شفعہ کا حصہ لے سکتا ہے اور جو چند شخصوں سے اپنا مکان ایک کے اکٹھا چاہو تو شفعہ ایک مانع کا حصہ میں لے سکتا  
 اگر ایک شخص نے اپنی زمین میں سے نصف زمین بیچ لی پھر اوسکو تقسیم کیا ایسی ایسا نصف جدا کیا اور شتری کا نصف ملے  
 کیا تو شفعہ اوس نصف سے کرے سکتا ہے مسائل طحہ ابراہیم عام سے شفعہ ساقط ہو جاتا ہے تھا نہ دانا نہ اگر شفعہ شفعہ  
 کو نہ جاتا ہو اگر دارمیدہ کی بیکہ کا بھی دعوی ہو اور شفعہ کا بھی تو یوں دعوی کرے کہ میں اس گھر کی ملک کا دعوی  
 کرتا ہوں اگر یہ گھر مجھے پہنچا تو ہتر ہتر ہر ہر میں شفعہ کے دعوی پر یوں جس لڑکے کا کوئی ولی نہیں ہو تو اوسکا  
 شفعہ باطل ہو گا اگر قاضی آدمی کی طرف سے کوئی کار برداز مقرر کرے تو وہ شفعہ کو طلب کرے در مختار

**صل کتاب القسمة**

قسمت کہتے ہیں ایک حصہ شائع یعنی پھیلے ہوئے **صل** کو جدا کر دینا اور زمین کو دینا **ف** اور قسمت کا سبب  
 طلب کرنا ہے سب شرکاء کا یا بعض کا نصف کو اپنی ملک سے تو اگر شرکیوں کی طلب نہ پائی جاوے تو قسمت کو تصحیح  
 نہیں اور شرط قسمت یہ ہے کہ نصف فوت ہو جاوے تو دیوار اور حمام اور امانا اسے قسمت شیعہ کا بنو گے در مختار **صل**  
 جو چیز میں ہو تو اوسکی قسمت میں افراد یعنی بیچے کا جدا کر لینا غالب ہے اور جو غیر شائع ہو تو اس میں بلکہ غالب ہر **ف**  
 مثلی جیسے گھوڑ چانول کچھ وغیرہ میں افراد اسلئے غالب ہو کہ اوسکے اجزاء اور ابعاض میں تفاوت نہیں اس واسطے کہ  
 مثلاً گھوڑ اور بچہ میں سے جو ایک شریک لیتا ہو وہ اوسکی مثل ہو ظاہر اور باطن میں جو دوسرا شریک لیتا ہو وہ غیر مثلی میں  
 جیسے حیوانات اور اسباب اور زمین میں مبادلہ غالب ہوا اسلئے کہ اوں میں تفاوت بہت ہوتا ہے جو چاہے ایک گھوڑ  
 سو درم کا اور دوسرا ہزار درم کا تو اوسکو عین حق قرار دینا ممکن نہیں ہو کہ نہ کہ دونوں حصوں میں باقیین ہائے  
 اور مساواة نہیں ہے **صل** تو ہر شریک حصہ پنا دوسرے شریک کی غیبت میں مثلی میں لے سکتا ہے نہ غیر مثلی میں  
**ف** اسلئے کہ مثلی میں تفاوت نہیں ہے برخلاف غیر مثلی کے در مختار **صل** اگرچہ غیر مثلی کی قسمت پر بھی جبر کیا جاوے

متن سخن جنس میں گفتار یہ جواب ہر ایک سوال کا کہ مبادی غائب ہو غیر متعلق میں بحر کیا وجہ ہو کہ متحدہ ایک جنس خبر متعلق میں بحر کیا جائے جو قسمت پر باوجود اس بات کے کہ مبادی لایزال ہے نہیں کیا جائے حاصل جواب کا یہ ہو کہ اگرچہ یہ مبادی ہو کہ ایک جنس معنی افراد کے پائے جاتے ہیں اور شریک نہ ہوتا ہے کہ ایسے حصے سے نفع اور نفع دہا سے اس وجہ سے اس میں جبر جاری ہو ادا اور اسکے کبھی مبادی نہیں بھی جبر دہا جو جب اس سے حیرت و حقیقت ہو دے جسے اولے دین میں کہ کافی الاصل صحت اور قسمت کرے یہ مبادی اور جو حیثیت المال سے اجرت دیا جائے ہوتا کہ لوگوں کے مال بغیر اجرت سے سیکم کر دیا کرے اور یہ دہا جو اجرت پر کر کیا جائے کہ سب بھی صحیح ہو اور اجرت سب شرکین پر بار ہوگی **ف** امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ صاحبین نزدیک جس کا حصہ بار اور دہا زیادہ اجرت دیوے اور جس کا کم ہو وہ کم دیوے کیونکہ اجرت محنت ہو ملک کی امام صاحب کہتے ہیں کہ اجرت جو حصہ میسر کر دے کے ہو ایک حصہ کو دوسرے حصے سے اور اس میں تفاوت نہیں قلیل در کثیر میں بلکہ کبھی قلیل در مشکل ہوتا ہے اور کثیر میں آسان اور کبھی آسان اور مشکل ہوتا ہے تو ادا کا اعتبار یہاں سب شرکین پر اجرت بار ہوگی باعتبار اصل میسر کے کافی الاصل اور اجرت ناپنے اور تولنے اور پٹنے اور چرٹنے اور لٹنے والے کی اور یہی فطرت کرنے والے کی باتفاق امام اور صاحبین کے بقدر حصول کے ہوگی اور مختار **ص** واجب ہو کہ قاسم عادل ہو اور قسمت کو خوب جانتا ہو **و** اور عادل ثابت دار ہو اور مختار **ص** اور حاکم یہ ہو کہ قسمت کے لیے خاص ایک شخص کو مقرر کرنے کی اس طرح ہو کہ وہی شخص اجرت لیکر تقسیم کر لیا کرے کیونکہ وہ اجرت گران لیا اور لوگوں کو ہر وہ مجبوری کے دینا ہوگی **ص** اور یہ کہ اجرت قسمت کی سب قاسموں میں مشترک ہو کر اسے **ف** مبادی وہ دہا میں اتفاق کر کے احوت گران لیکے **ص** قسمت صحیح اور شرکین کی رضامندی کے مجربا وہ میں کوئی شریک ضعیف نہ ہو **و** ایمنوں جو کچھ کوئی نامی نہیں ہو کہ کوئی شریک نامی ہو جو جس کی طرف سے کوئی کر لیں نہیں ہو کہ اس صورتوں میں قسمت لازم نہ ہوگی اور مختار **ص** ہو کہ او وقت اجازت کا تاحی کی **ف** یا یا باجسی کی بعد بائع کے مبادی کے ولی کی اور مختار **ص** صحیح ہو **ف** یہ جب ہو کہ شرکا وارث ہوں اور جو ستمی ہوں تو قسمت باطل ہو اگرچہ ان اختصاص کی اجازت ہو جاوے جب تک وہ یہی مانے ہو کہ یا او سے ولی اجازت نہ دیوے یا غالب حاضر ہو و در مختار **ص** اور قسمت کیا جاوے وہ مال منقول جسکی میراث کا شرکا دعویٰ کرتے ہیں یا او کی شرکا کا اطلاق ملک کا اتنی طرح غیر منقول اگر او کی شرکا ملک کا دعویٰ کرتے ہوں اور جو اسکی میراث کا دعویٰ کرتے ہوں تو وہ تقسیم نہ کیا جاوے اگر امام صاحب کے نزدیک یہاں تک کہ گواہ لا دین موت پر ضرورت کی اور ورثہ کی تعداد دو اور صاحبین کے نزدیک تقسیم کر دیا جاوے گا مثل اور صورتوں کے اور قسمت ہوگی اگر دو شخصوں نے دعویٰ کیا کہ عمارا ونکے قبضے میں ہے چنانکہ وہ اپنی کثرت گواہ لا دین باتفاق امام اور صاحبین کے اگر دو عمارت ایک شخص کے تاحی پاس لے لے اور انھوں نے موت کی موت پر اور ورثہ کے شمار پر گواہ عالم کے اور ملک عمارا ون دووں کے قبضے میں ہو اور منجز ورثہ کی کثرت مانع ہو یا غالب ہو تو عمارا کو تقسیم کر کے تاحی ایک شخص کو مقرر کر دیا جو غلط غائب حصے پر قبضہ کر لےوے اور جو ملک عمارت حاضر ہو اور اسے گواہ عالم کے موت صورت پر اور شمار پر شرکی یا کئی شخصوں نے ایک چیز ملکر خریدی اب ایک خلیہ غائب ہو اور باقی شریک حاضر ہیں یا کئی بعض عمارا یوس مثل ابلع یا غائب قبضے میں ہو تو قسمت کی جاوے گی

قسمت کیا جائے ایک شریک کی طلب سے اگر ہر شریک اپنے حصے سے نفع اٹھائے اور ایک کا حصہ بادر ہو  
اور دوسرے کا اس قدر قلیل ہو کہ وہ اس سے نفع نہیں اٹھاسکتا تو زیادہ حصے والا اگر قسمت طلب کرے تو قسمت ہوگی تو  
حصہ قلیل والے کی طلب سے قسمت نہ کی جاوے گی **ف** ایسے کہ صاحب حصہ قلیل کو قسمت میں کچھ نفع نہیں دے وہ نقصان  
یہ نہ جانے والا جو طلب قسمت میں اور بعض دن سے برعکس کہا جو یعنی صاحب کثیر کے چاہنے سے قسمت ہوگی کیونکہ صاحب کثیر صرف  
نقصان چاہتا ہے صاحب قلیل کا اور صاحب قلیل اگر چاہے تو قسمت کی جاوے گی ایسے کہ دو حصے نقصان پر ایسا ہی ہوتا ہو  
لے کہا کہ ہر ایک کی طلب سے قسمت کیا جائے گا فی الاصل اگرچہ تارین ہو کہ اسی قول پر فتویٰ ہے جو فقہان ان خانہ فیصل اگر  
قسمت کرنے سے سب شریکوں کو ضرر ہو جائے تو قسمت ہوگی جب تک سب شریک طلبتہ کرین فقہیم کی اور قسمت کی جائے اور ان  
اسباب اور عرض کی جتنی جنس متحد ہو وقت ملا صرف کبریاں جو دین یا زبٹ ہو دین یا اور کوئی اسباب یا قسم کا جو دے  
**ف** ایسا ہوا مشترک دو جنس کے ہون **ف** یا ایک جنس کے جسے کبریاں اور اوٹ یا اور اسباب مختلف جنس کے حصے یا  
غلام لڑائی ہوں یا جو اہلرت ہوں یا حمام ہوں یا کنواں یا کئی یا کتا میں **ف** اختصاصی قسمت نہیں کر سکتا  
یہ کہ جب سب شریک راضی ہو جائیں تقسیم ہوں اور صاحبین کے نزدیک رقیق اور چہرہ ہر ایک بعض شریک کی طلب سے بھی  
تقسیم کر لے جائے جیسے اوٹ وغیرہ امام صاحب کہتے ہیں کہ آدمی آدمی میں بہت تفاوت فاحش ہوتا ہے تو مثل اجناس  
مختلفہ کے ہوسے اور جو اہل زمین بعضوں کے نزدیک اگر جنس مختلف ہو تو قسمت ہوگی کہ فی الاصل ہم کہتے ہیں کہ جو اہل  
اگرچہ متحد انجنس ہوں جب بھی ایک کی قیمت دوسرے سے درجہ تفاوت اور کم و بیش ہوتی ہو تو مساوی قیمت  
اوس میں ممکن ہیں اور جو اہل افتاد آدمی میں ہو کہ کتا میں تقسیم نہ کی جاوے گی وارثوں میں لیکن ہر وارث اوس سے  
نفع حاصل کرے باری باری اور قسمت کتا ہوں کی اور لڑکے کے شمار سے ہوگی اسی طرح جلد جلد اگر ایک کتاب کئی  
جلد میں ہو دوسے اور اگر دو شریک باہم راضی ہو جائیں اس بات پر کہ کتا ہوں کی قیمت میں کیا جائے اور ہر شریک کچھ  
کتا میں ہو سے قیمت کے حساب سے تو جائز ہو ورنہ جائز نہیں درختار **ف** کئی گھر مشترک ہیں یا ایک گھر اور زمین مشترک  
ہو یا ایک گھر اور ایک کان مشترک ہو تو ہر ایک کی قسمت جدا جدا ہوگی **ف** یعنی ہر ہونگا کہ ایک شریک کو گھر دیا جاوے اور  
دوسرے کو زمین یا دوکان یا دوسرا گھر دیا جاوے بلکہ ہر ایک میں علیحدہ علیحدہ قیمت کیا جائے اگر سب گھر ایک شہر میں  
ہو دین امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک قسمت متحد ہوگی اگر وہ سب گھر ایک شہر میں ہیں اور جو شہر دو  
میں ہیں تو بالافتاق قسمت ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ کیا جائے گی کہ فی الاصل **ف** اور قسمت کرنے والا شو مقصوم کا تقسیم  
کھینچنے **ف** قاضی کے دیکھانے کے لیے درختار **ف** اور مقصوم کو قسمت کے حصول پر قلیل اور تسویر کرے **ف**  
اس طرح ہر کوئی اصل سهام کو دیکھ کر اس کے بیچ مقصوم کے حصے کو دیکھ کر سہاٹ ٹٹ ہو تو مقصوم کے تین حصے کرے  
اور جو سدس ہو تو چھ حصے کرے علی ہذا القیاس **ف** اور گروں سے اس کو چوبیس کرے اور عمارت کی قیمت  
مقرر کرے اور ہر حصے کی آمد کی راہ اور بیانیہ ہر ایک کو دیکھ کر اور حصوں کا نام پہلے دوسرے سے پہلے کہ ہر ایک  
تو جب کا نام پہلے نکالے اور یکو پہلا حصہ دیوے اور جب کا نام دوسری بار میں نکالے اس کو دوسرا حصہ دیوے **ف** ایسا ہی تمام

اس کا خدو چہ گزرد کہ کونکر عدول قلم سے ہر ذوق فی ذلک کو شہد علی حشر عام کے سادے اور کمان اور سائبانوں کے حسین گردن سے اب یوں آدھارت کی قیمت لگا لیوت اور جس جاب سے جاب قیمت شریعت کرے تو اگر جاب نہ ملے  
 حشر شروع کرے تو اول حصے کا نام پہلا حصہ رکھے پھر اس کے متصل دوسرا حصہ پھر تیسرا حصہ سطح جنت سے پہلے پہلے  
 بعد اس کے شریعت کے نام فرمادے کہ اگر چہ پہلے پہلے جاب کا نام رکھے اور اس کو ابتدائی جاب سے جو حصے پہنچتے ہوں پہلے  
 پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو خواہ جسے چاہے ہوں یا کم و بیش انتہی کو فی الاصل حصے اور فقہاء و دیگر ائمہ کی  
 قسمت میں داخل کیے جاویں گے گزشتہ کمالی رضامندی سے **ف** تو اگر زمین میں عمارت بھی ہو تو اس کی قسمت قیمت سے ہوگی  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ سے مروی ہو کہ زمین برابر برابر تقسیم کر کے جسے حصے میں عمارت آئے وہ اس  
 کو مافی قیمت عمارت کے روئے پھر دوسرے حصہ برابر برابر جو اسے تو ضرورت کے سبب روئے داخل کیے جاویں گے قیمت میں  
 امام محمد سے مروی ہو کہ جسے حصے میں عمارت ہو وہ دوسرے شریک کو کچھ زمین تالیس کر دیوے تو اگر اس سے بھی برابر  
 تو کچھ روئے دیکھو اس لیے کہ ضرورت اس بقدر زمین ہو کہ کافی **اصل** اگر گھر کی یا زمین کی قسمت ہو گئی یا ایک شریک کی  
 مہر یا باراد دوسرے شریک کے حصے میں سے ہو اور اس کی شرط قسمت کے وقت نہیں ہوئی تھی تو راہ اور مہر یا اس کی بدلہ لے گا  
 مگر ہونہر قیمت کو شریعت کے اس طرح تقسیم کرے کہ ہر ایک کے پانی پہنچے کی اوراد و رفت کی راہ برابر ہو اور ایک مکان اور ایک  
 کا شریک ہو اور ایک مکان پہنچے کا خاص ایک شریک کا ہو اور ایک کا شریک اور ایک کا مکان خاص دوسرے کا ہو اور ایک کا شریک  
 تو ان مکانات شریعت کی قیمت مقرر کر کے ملنا قیمت تقسیم کیے جائیں امام محمد کے نزدیک اور اسی پر مبنی جو شریعت اور  
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک گردن سے تاپ کر تقسیم کر دینے اس طرح ہر کو شریعت کے مکان سے ایک گز کے مقابل میں  
 دو گز اور ایک مکان سے دینے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بھی گردن سے تقسیم ہر گز لکیر اور اور نیچے کا کمان  
 برابر رہے گا کافی **اصل** اگر بعد سے ایک شریک نے لینے حصے لینے کا قرار کیا پھر کہنے لگا کہ کچھ زمین میرے  
 حصے کی دوسرے شریک پاس چلی گئی غلطی سے تو اس کی تفسیر میں ہو کہ اگر ہوں سے **ف** اس لیے کہ وہ جاہتا جو حق قسمت کا  
 تو نہ تصدیق کیا جاوے گا کہ اگر ہوں سوا وہ آہ میں ہو کہ دعویٰ اور اس کا مقبول نہ ہو ناچاہیہ بسبب تناقض کے اور موقوف اور  
 خفاؤ کا ماضی خان میں یہ بھی اس کی تائید ہو اور روایت متن کی دلیل ہو کہ اس شریک نے جو قسم کے فعلی اعطاء کر کے اپنے حق  
 یا عینا اقرار کر لیا پھر جو اسے خوب سوچا تو اس کے فعل کی غلطی ظاہر ہوئی سوا وہ اس قرار سے معاذہ نہ کیا جاوے گا کہ اس نے  
 ہر بے حق کے کذا فی الاصل میں کہتا ہوں کہ اگرچہ یہاں اس کے دعویٰ میں تناقض ہو لیکن تناقض محل خصا میں غلط ہو جیسا کہ  
 اشاہ والنظار اور اکثر کتب فقہ میں مصرح ہو **اصل** اگر دو شخص قاسم تھے تو ان کی شہادت احد الشریکین موجب ہو گا کہ اسے  
 حصہ اپنے کا مقبول ہو **ف** نہیں کہ نزدیک اور محمد اور شافعی کے نزدیک مقبول نہیں ہو اس لیے کہ یہ شہادت خود اپنے فعل پر  
 جو تمیز جو اسے یہ نہیں اپنے فعل پر شہادت میں ہو لکھا احد الشریکین کے اقرار پر اس بات کی کہ میں نے یا صاحب یا یا  
**اصل** اور ایک شریک سے یہ کہا کہ میں اپنے حصے پر قبضہ کیا پھر دوسرے شریک نے اس میں سے کچھ لے لیا تو اس شریک کو  
 حلف لادوے اور جو قبل اقرار استیفاء سے حق کے اوشے یہ کہ کہ جو اس قدر حصہ ہونی تھا اور دوسرے شریک سے اتنا دیا تو وہ دلو

الحکم فی حق جنت





حکام و مراد کے مطابق

صاف مزارعت کا لفظ موجود ہے **صل** اور اس واسطے کہ یہ عقد و حقیقت اجارہ لینا جو بعض کو اس چیز کو اجیر کے تحت  
 تکلفی جو توسل قنبر طمان کے ہوا اور وہ ممنوع ہوا اور صاحبین کے نزدیک صحیح ہوا اور سی رفتوی ہوا **صل** اس لیے کہ لوگ اس پر عمل  
 کرتے چلے آئے ہیں اور حاجت ہو اور اس کے مثل مضارب کے اور اس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساکر کا اٹھا  
 اہل غیر سے اور پشت خان کے خواہ بھیل ہوں یا این ہوں روایت کیا اس کو اور اودود ترزنی اس صاحب بخاری مسلم نے اربع کے  
 ہا لیے میں اس کا جواب دیا ہے کہ یہ معاملہ اہل خیبر کا مزارعت نہ تھا بلکہ تراج مقام سے کہ طور پر تھا اور وہ امام صاحب کے نزدیک  
 ہوا بخیر دلیل امام عظیم علی غایہ حدیث سے قوی ہوا اور اس لیے کہ ناذرب صاحبین ہذا حضور سارا احتیاج کے جو **صل** لیکن  
 مزارعت کے صحیح ہونے کے لیے کئی شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ زمین روئے کاٹل ہوئے دوسری شرط یہ ہے کہ عاقدین اہل بزرگ  
**صل** یعنی عامل ہوں تو مجنون اور غیر غیر عامل سے یہ عقد درست نہیں ہو لیکن مہی مائل ہر غلام اور کافر سے درست ہو  
 ملحوظی **صل** نیز تشری شرط یہ ہے کہ زمین مذکور ہو موافق دستور اور رعنا میں ہو کہ ہمارا زمین ذکر کرت سنت و  
 نہیں اور اسی رفتوی جو **صل** جو سختی شرط یہ ہے کہ زمین کے مالک کو زمین کر دینا **صل** یعنی بیع ہونے کے لیے کہ زمین  
 دیوے جسکی زمین ہو وہ دیوے یا جو محنت کرتا ہو وہ دیوے اسکی زمین ضرور ہوا اور بعضوں کے نزدیک موافق عرف کے  
 عمل ضرور ہو اور محتاج **صل** یا شخصین شرط یہ ہے کہ جو چیز بولی جاوے اسکی جنس مذکور ہو **صل** یعنی باجریا عوار یا گیوں  
**صل** چھٹی شرط یہ ہے کہ دو سر متفق کا حصہ مقرر ہو **صل** یعنی جس کا بیج نہیں ہوا اسکا حصہ مقرر کر دینا ضرور ہو  
**صل** ساتویں شرط یہ ہے کہ زمین محنت کرنے والے کے بالکل سپرد کر دی جاوے **صل** اور اگر صاحب میں کا عمل نہیں  
 شرط ہو یا دونوں کا عمل مشترک ہو تو عقد صحیح نہیں تجلیہ ہونے کے سبب اور تجلیہ یہ ہے کہ زمین کا مالک سکے  
 کہ میں نے زمین کو تسلیم کر دی کہ ان فی الطحاوی **صل** انھوں نے شرط یہ ہے کہ وہ غلبہ پیدا ہو کر دین میں دونوں کی شرکت ہو تو  
 مزارعت باطل ہوگی اگر احد العاقدین کے واسطے میں یا دوسرے غلبہ میں کر دیا گیا ہو **صل** یعنی مسئلہ کہ اگر دیا گیا ہو تو  
 دس میں غلبہ فلاں کو ملے گا لہذا اسکے نصف اضعف یا اٹلما تقسیم کر لینے کے مزارعت اس صورت میں باطل ہے بلکہ یہ کہ احتمال اور  
 کہ سو اس میں غلبہ کے اور کچھ پیدا ہو تو شرکت منقطع ہو جاوے گی پس ضرور ہو کہ جب عقد کے دونوں میں شرکت ہے  
**صل** یا ایک مقام خاص میں جو غلبہ نہ ہو ایک کے لیے حدیں کر دیا جاوے یا نقد رقم کے صاحب رقم پہلے بحال ہو یا نقد  
 خراج میں سے پہلے یا جاوے پھر باقی تقسیم ہووے **صل** ان سب صورتوں میں مزارعت باطل ہے اس لیے کہ شاید کسی  
 نام خاص میں غلبہ نہ ہو اور کہیں نہ ہو یا نہ رقم ہی کے پیدا ہو یا جب عقد خراج میں ہو اس وقت نہ ہو یا دوسرے یا دوسرے  
 میں شرکت نہ ہوگی اور اگر خراج مقامہ ہو یعنی جو نقد ثلث یا خمس خراج کے مونا ہو تو عقد مزارعت باطل نہ ہوگی جیسے  
 مشترک پہلے یہ ہے کہ شرط ہو تو اس لیے کہ اس میں شرکت منقطع نہیں ہوتی بلکہ جب عقد پیدا ہو گا وہ کتنا ہی قلیل ہو گا بلکہ  
 جس طرح خراج مقامہ میں ہو گا اگر کے ان فی بطور شرط کے تقسیم کر لینے کے ان فی الاصل **صل** یا جھوٹا لیا گیا ہو کہ وہ دوسرے  
**صل** اس لیے کہ شرکت اس صورت میں منقطع ہو جاتی ہے اور میں جو مقصود زراعت ہو یعنی لان کر ان فی الاصل **صل** یا نہ لفظ  
 ہو کہ اس کا صاحب رقم نہیں ہو **صل** اس لیے کہ یہ شرط فلاں جو مقصود عقد کے لیے کیا ہو جو سے کا

لے و سٹ  
اس کا مال عاقدین

مستحق وہی ہے جس کے حق میں اصل یا حصہ یا نصف ہو اور اگر ایک کا ہو تو اس مسئلے کے مقصود میں شرکت  
منقطع ہوجاتی ہے اصل اور اگر یہ شرط کی کہ دائرہ نصف یا نصف ہو اور حصہ ساتھ ملنے کو بیٹے یا حصہ سے کا بالکل کو بھی کیا  
تو درست ہے ورنہ اسلئے کہ اصل صورت میں شرط موافق مقتضایا حتم کے ہو کہ کو بیٹے یا حصہ یا حصہ کے ملک کی افزائش پر جب کا تخم ہو  
اور دوسری صورت میں مقصود یعنی ان میں شرکت حاصل ہو تو اس صورت میں کل بقدر صاحب تخم کو ملے گا اور بقیہ  
کے نزدیک مشترک رہیگا دانے کی متابعت سے کدانی الاصل حصہ اس طرح غرضت سے ہو کہ تخم اور زمین ایک کی  
ہو اور بیل اور محنت دوسرے کی یا زمین ایک کی اور بیل اور محنت اور تخم ایک کا یا محنت ایک کی اور بیل اور زمین اور تخم ایک کا  
اور بالکل اگر زمین اور بیل ایک کا ہو ورنہ اگر محنت اور تخم ایک کا ہو یا تخم اور بیل ایک کا ہو اور زمین اور محنت ایک کا ہو  
کی ہو یا زمین اور بیل ایک کا ہو ورنہ اگر تخم ایک کا ہو یا تخم ایک کا ہو ورنہ اگر زمین اور محنت ایک کی ہو یا  
فصل کل صورتیں یہاں سات ہیں جن میں سے تیس درست ہیں اور چار درست جیسا مذکور ہو اور تفصیل اور دلیل سبکی  
اصل میں مذکور ہے اصل جب عقد مزارعت صحیح ہو تو اس پر پیداوار موافق شرط کے تقسیم ہوگی اور جو کچھ پیداوار ہو تو محنت  
کرنے والے کو کچھ نہ ملے گا اور اگر چاہے مزارعت کے طور پر کرنے پر جب عقد مزارعت کا وہی چلنے سے انکا کمرے کے حساب  
تخم جبر ہو گا چھلانے کے پہلے فصل کا اور بعد چھلانے کے بعد سب سے جبر ہو گا اور مزارعت اصل اور جس صورت میں عقد مزارعت  
خاسد ہو جائے تو پیداوار سب کو ملے گی جس کا تخم ہو اور دوسرے کو اگر اسکی زمین ہو تو اگر یہ زمین کا اور اگر محنت ہو تو  
محنت کی اجرت ملے گی لیکن جب قدر شرط ہو اتنا اول سے زیادہ نہ ملے گا اور اگر محنت کے نزدیک جہاں تک پونے اجرت  
مثل ایک یا دو کی اگر قدر شرط سے بڑھ جائے فصل اور جو مزارعت خاسد ہو زمین کچھ پیداوار ہو تو اگر تخم حاصل کیطورت سے ہو  
تو زمین اور بیل کی اجرت اور سب کا ہوگی اور اگر تخم مالک زمین کا ہو ورنہ تو اجرت مثل حاصل کی دیا ہوگی اور مزارعت  
اصل اور اگر زمین کا مالک مزارعت کے جاری رکھنے سے بار سب اور حال اگر محنت کرنیوالا زمین کو کچھ کچھ کا جو تانے  
حکمر سے اسکو کچھ نہ ملے گا لیکن یہ یا تین یعنی یا بیادین یا اللہ او سکورا معنی کہ یا بیادین تو یہ فتویٰ دیا جائے کہ زمین کا مالک  
عالم کی اجرت مثل اور اگر وہ سبب اس کے خربیا رہنے کے کدانی الاصل حصہ اور بالکل ہوجاتی ہے مزارعت  
احدا المتعاقبین کے مرتبہ سے اور نسخ کی جاتی ہے اگر زمین کے سبب اس میں کی تیج ضرور ہو جاتا ہے جب کہ کہ کھیتی پیدا  
ہوئی ہو لیکن یا تہ واجب ہو کہ اگر عامل عمل کرچکا ہو تو اسکو راضی کیا جائے اور جو کھیتی کرچکی ہو اور راضی کرنے کا وقت نہ آیا ہو  
تو زمین کی تیج ہوگی اسلئے کہ مزارع کا حق اس سے متعلق ہو کدانی الاصل حصہ جو مدت مزارعت کی گذر گئی ہو کھیت پختہ نہ ہوا  
تو مزارع پر کھیت کے پختہ ہونے تک اجرت مثل زمین کی واجب ہو اور اگر اجرت اس کے دونوں پر ہوں مثلاً عقد حصہ ان کے  
جیسے اجرت کھیت کاٹنے اور اور اٹھانے اور رتنے اور غلے کو کھجھ سے ستر صاف کو نیک دو دونوں پر بقدر حصہ ان کے ہوگی  
اور جو اسکی شرط محنت کرنیوالے ہو تو مزارعت خاسد ہو جاوے گی اور اگر بویست ہو تو ایک صحیح ہو اور عامل کو یہ کام نہ ملے گا سبب  
درج کے تو حاصل میں مقام کا یہ کہ جو عمل قبل پختہ ہو کھیت کے ہو تو وہ عامل ہو جو بعد اس کے جو مدت و نون ہو موافق حصہ



اللہ تعالیٰ نے لکھا کہ کچھ عینی حرام ہیں اور چھائے سینہ اور دم بیان تک کہ کہا کہ جو قسمے ذکات کی اور کسی اور چیز سے مرد و عورت و بچہ کے لیے جو قابل فسخ کے ہیں اور اس سے پھیلنے اور پھیلنے کی ہر سوسلہ کا ایک نشان سے نیک نہیں ہو سکتے معلوم ہو گئی حرامت اس جادو کی جادو سے کہ کہہ گیا یا سینگ کا زخم کھا کر مر گیا اور جو کھڑا تہہ جادو سے قطع ہو گیا کن فی الاصل باختصار زیادہ **صل** ذکات و قسم کی ہر ایک ذکات ضروری وہ زخم ہونچا کسی مقام پر بدن سے جو تھوڑا ایک ذکات اختیار ہی وہ فوج کن اور درمیان خلق اور کتبہ کے ف کتبہ پیش لام اور عقیدہ یا عبارت پر پھر سے اور پھر موضع اور تو کا سے سے کہ انی الاصل مبنی سرسینہ جان سے سینہ شروع ہوا و وہاں سے لیکر جڑوں تک ذکات اختیار ہی کا مستام و کتبہ کی اس صاحب ہا رہنے یہ بیان کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوج درمیان میں کتبہ اور جبرون کے ہو کہ ازادی سے تھیں جن کے یہ حدیث غریب پر اس لفظ سے **صل** اور فوج کی اگرین جکا قطع فوج میں ضرور و جابرین پہلی مطلقہ یعنی زخرا جس سے سانس آتی جاتی ہو و دوسری قریشی بروزن یا تیز نام اس رنگ کا جو جس سے کھانا پانی جانا ہو تیسری اور چوتھی و دوسرے کہ اوں میں خون پھر تاہو اور اوں کو عربی میں و صین کہتے ہیں ف یہ دونوں رنگین دہنے نامین مطلقہ اور دوسری کے واقع ہیں **صل** تو جائز نہیں فوج فوق العقیدہ یعنی اوپر گردہ کے ف بعض کے نزدیک جائز ہے اسوئے کہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے ذکات درمیان میں لہو اور جبرون کے ہو کہ انی الاصل درختار میں اسی قول کو جمع رکھا ہے **صل** اور حلال ہو جاوے گا دیکھو کہ ان چاروں رنگوں میں سے تین رنگ بھی کجا و ف اسوئے کہ تین اکثر ہیں اور اکثر کو حکم کل کا ہو ہی قول ہو نام پر یہ کہ اور نام ابو جہلیہ کا اور نام محمد کے نزدیک ہر رنگ کا اکثر قطع ہوا ضرور ہے یہاں **صل** صحیح ہے ہر ایک دھار و تیز چیز سے جو ان چاروں رنگوں کو کاٹ دیکر اور خون بہا دیکر اکثر نکل کر یوست یا پتھر تیز دھار اور سو ف اسوئے کہ روایت کی بخاری و مسلم نے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو چیز سے خون کو اوندھ کر لیا جائے اور سپر نام اللہ تعالیٰ کا کو کھاوے اور مسکو وادانت اور خون کے لکھنا نہ تو ہدیٰ سزاوارکین ناخن و پھیران و عینوں کی بن اور روایت کی بخاری سے کہ ایک عورت نے زنج کیا کہ کسی کو پتھر سے تو پھیرا گیا حکم اور مسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آپ نے حکم کیا اور اسکے کھائے کا **صل** گردانت سے اور ناخون سے جب بدن میں جھے ہوسے ہوں ف لیکن اگر دانت اور ناخون جدا ہوں بدن سے تو ان سے فوج حلال ہو جائے نزدیک لیکن مردہ ہو اور شافعی کے نزدیک حرام ہے اور زنج مردہ ہو ایسے کہ رافع بن خدیج کی حدیث میں جواب ہے کہ وہی حضرت نے ہمتا کر دیا دانت اور ناخون کا اور فرمایا آپ نے کہ وہ چھ پران میں جنہوں کی اور جواب ہمارا وہی ہے مجھد و جہد ہے کہ یہی بطور کراہت کے ہے اور فوج دانت اور ناخون سے ہمارے نزدیک بھی کہ وہی وہی تشریح کہ مردہ اور دانت حدیث میں دانت اور ناخون سے وہی دانت اور ناخون میں جو انسان کین میں ہے جو ہوں ایسے کہ جنہوں کی یہی حالت تھی کہ ناخون بڑھا کر تھے اور اسی سے فوج لیا کرتے تھے کہ انی الاصل لہر جب ناخون دانت جدا ہو گیا تو یہ حکم اور مسکا مثل املاک کے ہو گیا آپ کیا اور فرق کی ہو تیسری یہ کہ روایت ابو داؤد اور نسائی میں موجود ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہا تو خون جس چیز سے چاہے تو اور دیکر تو نام اللہ تعالیٰ کا اور امین استغنا نہیں دانت اور ناخون کا تو یہ حدیث عام ہے

اور عام معارض و خاص کی واسطہ عظمیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر کر کے قبل عام کے ٹانے کے ف  
اسو اسٹے کہ روایت کی مسلم نے ثناء اوس اوس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تک اللہ تعالیٰ سے  
خبر نہ کیا احسان بر جریر و صوبہ قتل کر و تم تو اپنی طرح کرو اور جب دیکھو تو اپنی طرح کرو اور چاہیے کہ تیرے ایک تیر  
سے چھری اپنی کو اور آرام دوسے اپنے فیجے کو صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کوفتے پہننے ہوئے ہو کر ہی کو اور تیر کر رہا  
حاکم نے مستدرک میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کوفتے پہننے ہوئے ہو کر ہی کو اور تیر کر رہا  
یچھری کو تو فرمایا اب سے کہ تو نے جا ہا کر ہی کو کئی بار مارے کیوں خیر کر ہی چھری تو نے قبل ٹانے کے صلی اللہ  
اوس کا یا توں کر کے کھینچنا نہ کی طرف کر وہ ہو چو آتد طرح کر وہ ہو چو کرنا اوس کے پیچھے سے ف لیکن وہ ظلال ہو  
جاسے اور تافقی کے نزدیک اگر روں مکر کر کے کھینچنا ویرہ و ہر عباد جو قبل اوس کے مر جاوے تو حرام ہو  
اسو اسٹے کہ روں ویکے مکر گئی اور امام مالک اور احمد کے نزدیک ہر طرح سے حرام ہو صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر  
کہ چھری حرام مکرنگ ہو چو جاوے یا اوسکی کھال کھینچنا یا اسے کا ٹانہ قتل ٹھڈے اوسے کے ف کلیہ یہ کہ  
جس میں عدا پیدا تو تکلیف نسیا بلانہ ہو جو وہ ہر طرح سے حرام ہو اور ہر طرح سے حرام ہو کہ دیکھ کر ہی کو اور تیر کر رہا  
یا اہل کتاب میں سے ہو کوفت اسو اسٹے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ لے و طعنہ ائمہ الذوق اذ نکوا الذکات حبلی لکھو  
یعنی یہ ان لوگوں کا جو دیکھ لگے کتاب یعنی یہ وہ اور دشمناری حلال ہو واسطے بھڑا اسے اسو اسٹے کہ رد امام اللہ  
تعالیٰ کا لیتے ہیں وقت فرج کے کہانی الاصل اور اکا ہاں کتاب فرج کے وقت سولہ اسکے خبر یا جسی اسبج علیہ السلام  
کا نام لیوے تو فرج حرام ہو جاوے گا قیہ سلمان اگر فرج کے وقت سولہ اسکے کسی بی بی یا بی بی کا نام لیکے فرج کرے کہ نہ  
چا مایا ہینے کہ مراد نظام سے اس آیت میں فرج ہونا مانج وغیرہ اسلئے کہ اگر مانج مراد ہو تو قیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب کی  
یکارہ بولی تھانی ہو کہ نہ مانج وغیرہ نہ کر کے بھی ایسا درست ہو صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی یا بی بی کا نام لیکے فرج کرے کہ نہ  
امد کے نام اور دیکھ کہ کھتا ہووے تو درست ہو فرج یا جسی یا جسی کا یا عورت کا جو اسم اللہ اور فرج کو کھتا  
ہوں وقت اور جسی یا جسی ایسا جو کہ اسم اللہ کرنا اور دیکھ کر نا بھیجا ہو و خدا اس کا فرج درست نہیں ہو صلی  
اور درست ہو و جیہ کہ کھتا ہو اووے اور گئے کا ف اسلئے کہ کو لکھ اللہ تعالیٰ کے نام لینے سے معذور ہو  
تو وہ ناسی کے بوا صلی اللہ علیہ وسلم میں طلال ہو و جیہ پرست اور جو جسی کا ف اسو اسٹے کہ مسند عبد الرزاق  
میں حسن بن محمد بن علی سے روای کہ و یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جس شخص کی شان میں کہہ سکتا  
کرے والے ہوا ان کی عورتوں سے اور نہ کھاسے والے ہو و خیموں کے صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جو عدا اور قسدا  
وقت فرج کے کہ اسم اللہ کو ترک کرنا سے ف یہ ہمارے نزدیک ہو کہ اگر سلمان قسدا فرج کی وقت شیعہ ترک  
کرے تو فرج حرام ہو و جیہ اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و لا تاتوا اللہ علیہ السلام علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم  
نعم اوس جائز ہو جس پر غلبہ جاوے عدا کا نام اندر داتا کی مذہب سے اس سے کہ جو شخص قبول یا جو اسم اللہ  
کو وقت فرج کے تو قیہ عدا ہیست اور جو عدا ترک کرے تو وہ جالوہ نہ یا نہ و گدا و یا با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم













رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے بھل  
 لیکس یہ شرط ہو کہ کوئی شریک ساتوین حصے سے کم کا ہو ورنہ اگر کسی شریک کا حصہ ساتوین حصے سے کم  
 ہوگا تو کسی کی طرف سے قربانی درست ہوگی اور امام مالک کے نزدیک ایک گائے یا ایک اونٹ ایک گھروالوں  
 کی طرف سے درست ہو اگرچہ سات سے زیادہ ہوں لیکن گھروالوں کی طرف سے درست نہیں اگرچہ سات سے کم  
 ہوں لکن فی المصلحت چھ جب قربانی میں شرکت ہو ورنہ گوشت کو تول کر تقسیم کر میں نہ اکل سے مگر جب کہ  
 گوشت کے ساتھ باقیہ اکل ملائے جائے تو وزن کا برابر ہونا ضرور نہیں لیکن ہر جانب میں یکجہ گوشت  
 اور کچے پائے ہوں یا کچھ گوشت اور کچھ اکل ہو یا ایک جانب میں گوشت اور باقیہ ہوں اور دوسری جانب میں گوشت  
 اور کھال ہو اور اس صورت میں اکل سے تقسیم ایسے درست ہوئی کہ جس کو خانہ جس کی طرف پھیر دینگے کھا  
 فی المصلحت ایک گائے ایک شخص سے قربانی کے لیے خریدی پھر چھ آدمی اور ساتوین اور شریک ہونے تو جائز  
 ہے استحباب اور قیاساً نہیں جائز ہو اور یہی قول ہے زفر کا ایسے کہ اس سے قرآن الی اللہ خریدی جو بیس کیونکہ جانور  
 ہوگی حج اور کی وجہ استحسان یہ ہو کہ کبھی ایک شخص کو قربہ گائے مل جاتی ہو لیکن شریک و موقت نہیں ملے تو وہ خرید  
 لیتا ہو بعد اس کے شریک مل جاتے ہیں تو بسبب ضرورت کے جائز ہو اسی لیکن اگر قبل خرید کے شریک ہو جائے  
 تو بہتر ہے اور مروی ہے امام صاحب سے کہ شریک ہونا بعد خرید کے کرہ ہے لیکن اور قربانی واجب ہو چھٹا اور نویں  
 اور ساتوین کے نزدیک سنت ہے دلیل حدیث ام سلمہ کے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص شریک ہو کر قربان  
 یا ذبیحہ کا اور ادا کرے قربانی کا تو جیسے کہ اپنے مال اور نافرمان روک رکھے یعنی نہ کائے روایت کیا اسکو بائعت  
 ہے یہ جو کما اگر ادا کرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب نہیں ہو دلیل امام اعظم کی حدیث ہے ابو ہریرہؓ کی کہ فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کو مست ہو اور قربانی کرے تو نہ قرب ہو جائے لیکن کے روایت کیا اسکا صحابہ  
 اور ابن ماجہ اور صحیح کما اسکو حاکم نے کیونکہ اس قسم کی وعید سوا واجب کے تو کہ سنت کے ترک پر نہیں ہوتی اور حدیث  
 ام سلمہ کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص کا قصد ہو قربانی کا جو قصد ہو سہو کی یا غیہ کذا فی الہدایہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو  
 فطر واجب ہو اور وہ وہ شخص جو جسکے پاس جایا دالہ رخصت شرعی زیادہ حاجت اصلیہ سے ہو اگرچہ ایک سال  
 او سیر گزیدہ ہو اور اگرچہ وہ صاحب نامی ہو لیکن مطلقاً وہی میں ہو لکن ان سے آدمی غنی نہیں ہونا اگرچہ ایک لاکھ کے  
 دو تھے ہوں یا دو کتے میں طبیب اور مخیر اور اب کی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہ اپنے نابالغ لڑکے کی طرف سے نہ  
 تو بالغ لڑکے کی طرف سے نہ طرف اولیٰ واجب ہوگی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت ابن عباسؓ کی روایت میں امام اعظم  
 سے طفل نابالغ کی طرف سے بھی واجب ہو مثل صدقہ فطر کے لیکن فتویٰ غلابہ روایت ہے جو مطلقاً صلی اللہ علیہ وسلم نے طفل نابالغ  
 اگر ادا کرے ہو ورنہ تو اس کے مال میں سے اسکا باپ یا وصی قربانی کر دیوے نہ یہ مذہب صحیح کا ہے اور حدیث اور شافعی کے  
 نزدیک باپ یا رسکا لینے مال سے قربانی کرے نہ اس کے مال سے اور درختار میں اسی کو مست رکھا ہے کہ باپ کے مال میں  
 قربانی کرے صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں سے قربانی کی وجہ سے اس سے کھایا جو کھا ورنہ باقی گوشت بیکار رہے گا

حدیث جامعہ

اس چیز سے جسکے عین سے نفع اٹھا سکتے ہیں جیسے کپڑا اور موزہ وغیرہ **ف** لیکن اس چیز سے نہ بہلا جاوے جس کو کٹ کر کے نفع اٹھا سکتے ہیں مثل برتن کے یا جیسے روپیہ شریفی کو لٹا کر لالہ لالہ سے لالہ لالہ **ص** اگر قربانی فوج کی جاوے شہر میں تو اصل وقت اسکا بعد نماز عید کے ہو **ف** اور شافعی اور مالک کے نزدیک جب تک امام قربانی نہ کرے بعد نماز کے تو کسی کو قربانی کرنا درست نہیں جب رحمت یہ ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے فوج کیا قتل کیلئے کہ نہ اسنے فوج کیا اپنے نفس کے لیے اور جسنے فوج کیا بعد نماز کے تو بوری ہوئی عبادت اسکی اور پانی اسنے سنت مسلمانوں کی اور ایک روایت میں یہ کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے فوج کیا قبل نماز کے تو وہ اسکے بدلے میں دوسرا جانور فوج کرے اور جسے نہیں فوج کیا تو وہ فوج کرے حد اسکے نام پر روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے برابر ابن عازب اور جناب بن عبد اللہ سے اور بھی فرمایا حضرت نے کہ پہلے عبادت وادی اس روز نماز پھر قربانی روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے لکن فی الہدایۃ ان روایات سے معلوم ہوا کہ فوج قربانی کا قبل نماز عید کے جائز نہیں **ص** اور حدیث میں نو روایتیں اول وقت اسکا بدلولیغ فجر کے ہونے تک یعنی دسویں تاریخ تک اور آخر وقت اسکا قبل غروب آفتاب کے ہی یا چوبیس تاریخ تک **ف** اور معتبر زمین مکان فعل فوج کا ہو نہ مکان صاحب قربانی کا اور شافعی کے نزدیک تیر حویلی تاریخ کی شام تک جائز ہے لکن فی الال دلیل شافعی کی قول ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ سارا ایم شریفی فوج کے ان میں روایت کیا اسکو امام احمد نے مسند میں برابر ابن عباس سے صحیح میں جیسیر بن مطعم سے کہا صاحب ابیہ نے کہ دلیل ہماری یہ ہے جو مروی ہو حضرت عمر اور علیؓ اور ابن عباسؓ سے کہ ان میں ہوں نے ایم قربانی کے قرآن میں افضل ان میں ہیں پہلا روز یعنی سوموار تاریخ اور روایت کی کہ اسکا نہ ملو طاعت نفع سے انھوں نے اس عمر سے کہ کہا انھوں نے ایم قربانی کے بعد یوم النحر کے دو دن میں اور کہا کہ ایسا ہی پونچھا چکوا علی بن ابی طالب سے اور ظاہر یہ روایات کہ حدیث موقوف اس باب میں مثل مرفوع کے ہو اسلئے کہ یہ عمر غیر قیاسی ہے یہ دل شائع کے بیان کیے ہوئے معلوم نہیں اسکا اور ابن عمرؓ نہایت متیق ہیں طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حدیث مسئلہ شافعی منقطع ہو گیا ہمارے کہ یہ حدیث مروی ہے عبد الرحمن ابن ابی حنیفہ سے انھوں نے جیسیر بن مطعم سے حال کہ عبد الرحمن نے نہیں طاعات کی جیسیر بن مطعم سے دوسرے کہ اس حدیث میں لفظ فوج کا وارد ہے نہ صحیح کا **ص** لیکن اعتبار آخر روز کا ہو فقر اور غنا اور ولادت اور موت میں **ف** یعنی جب وہ غنی تھا اور روز قربانی کے پھر مفلس ہو گیا آخر روز میں تو اوپر قربانی واجب ہونگی اور جو اسکا اول ہوا تو واجب ہوگی اور اگر یہ بعد آخر روز میں تو اوپر قربانی واجب ہوگی اور جو اس میں مر جاوے گا تو اوپر واجب ہونگی لکن فی الال **ص** فوج کرمات کو کر دے ہو اگر کسیے قربانی تک کی اور ایم اس کے گز گئے اور اسنے کسی عین کرمی کے فوج کی تذکر کی یا وہ فقیر تھا اور قربانی خرید کر چکا تھا تو زندہ اسکو صدقہ کر دیا اور جو وہ غنی تھا اور اسنے مذہبین کی تھی تو قربانی کی قیمت تصدق کرے خواہ وہ جانور قربانی کا خرید چکا ہو یا نہ خرید چکا ہو اسکا صحیح ہو قربانی میں چھ مہینے کا ونبہ **ف** جسکو عربی میں منان کہتے ہیں اور وہ بکشتی دار ہوتا ہو بشرطیکہ تو مندی میں اس قدر ہو کہ سال بھر کی بھیجے کہ یوں میں پہچانا جائے دوسرے چھ مہینے کا ونبہ اسلئے درست ہے کہ روایت کی ایلہ او دوسری اس باجئے سے مجاشع سے کہ نبی صلی اللہ

۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



اور دوسروں کو بھی کھلاؤ **ف** خواہ دوسرے سختی ہوں یا فقیر اور فضل ہو کہ تمہاری گوشت خیرات کہنے میں  
 میں تائب اور دوستوں کی معافی کرے اور تمہاری اپنے واسطے اور تمہارے روایت کی ابو داؤد سے ہشتمی سے کہ  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھٹنے منع کیا تھا مگر کھانا گوشت قربانی کا تہائی سے زیادہ تو کھاؤ اور  
 جمع کو **ص** اور جبکہ چاہے مہرہ کہے اور سبب ہو کہ تمہاری گوشت خدائی راہ میں **ف** اس واسطے کہ احوال میں  
 قربانی میں ایک کھانا دوسرے رکھ چھوڑنا تیسرے تصدیق کرنا اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ **وَأَخْلَعُوا لُفْطَاجِ وَالْمُفْطَاجِ**  
 کھلاؤ قناعت کرنے والیکو اور سوال کرنے والے کو تو سارا گوشت ان تینوں طرح کا تقسیم ہو گیا **ص** اور جو  
 شخص حیالہ ابو تودہ تصدیق ترک کرے اسلئے عیال و دست کے لیے **ف** اس واسطے کہ ذوی القربی اگر محتاج ہوں  
 تو وہ مقدم ہیں مساکین پر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز صرف کرے و سکون دہی اسلئے نفی ہے  
 تو اس کے لیے صدقہ کھا جاوے روایت کیا اسکو ابو ہریرہ نے معاملہ میں جابر بن عبد اللہ سے اور روایت کی مسلم نے  
 ابی ہریرہ سے کہ زیادہ اجر والا وہ صدقہ ہے جو سکون تو صرف کرے اپنے اہل پر اور ایک روایت میں ہے کہ جب دہی اپنے  
 اہل پر کچھ خرچ کرے اس پر ثواب تو وہ اس کے لیے صدقہ کھا جاوے روایت کیا اسکو بخاری مسلم ترمذی نسائی ابی  
 مسعودی سے **ص** اگر خود بیچ کر ناجبلی جانا ہو تو اپنے بیچ کرے ورنہ دوسرے کو حکم کرے **ف** لیکن خود بھی بیچ کرے  
 حاضر رہے اگر ہو سکے اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی اپنے دست مبارک سے بیچ کی جیسا کہ  
 گذار اور روایت کی حاکم نے مسند میں بن عمر بن حارث بن جابر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے  
 کہ کھڑی ہو پس کھانے قربانی کو اسلئے کہ جب اس کے خون کا پہلا قطرہ نکلیگا تو تیرے سب گناہ معاف ہو جاوے گی **ص**  
 کہہ وہ کہ قربانی کو اہل کتاب سے بیچ کرے **ف** اور اگر اس سے بیچ کرے دیار دوست پر یا دیار جو کسی کا بیچ کرنا حرام ہو ورنہ  
**ص** اور قربانی کی کھال کو لٹھہ دیوے **ف** اس واسطے کہ حدیث علی بن عقیل سے کہ حکم کیا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
 تقسیم کروں میں کھالوں کو قربانی کی اور مساکین کے اور دونوں میں اجرت نقاب کی اور میں سے روایت کیا اسکو بخاری  
 مسلم ابو داؤد نسائی نے **ص** یا اسکی کوئی چیز مثل جھولی یا مورت یا پتین کے بنالیوے **ف** یا جھلی یا تہ  
 یا دسترخوان یا ڈول بنالیوے ورنہ **ص** یا کھال کو بدلے اس چیز سے جس سے فائدہ حاصل ہو سکے اسکو باقی  
 رکھ کے نادوس چیز سے جس سے فائدہ نہ آوے سکے بدول اتاف سے جیسے سرکہ کھانے پینے کی چیزیں پھر اگر کھال یا گوشت کو  
 قربانی کے بیچنے والے تو اس کے حق کو قصہ ق کرے **ف** اس واسطے کہ منہ عالم مقام شہن کے جو اور جو روایت کی حاکم  
 نے مسند میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کھال اپنی قربانی کی جیالی سوا دہی کی قربانی نہ ہوئی تو دوسرے  
 سے کراہت بیچ ہو لیکن بیچ کی جائز میں سوشہ نہیں ہوا اسلئے کہ ملک عالم ہوا و تدرت علی التسلیم حاصل ہوا **ص** اگر ہر شخص نے  
 غلطی کی راہ سے اپنے ساتھی کی بکری بیچ کر دالی تو دونوں کی قربانی بیچ ہو گئی اور کسی ناوان لازم نہ آوے گا **ف** لیکن اگر ایک  
 دوسرے سے معاف کر لے اگر گوشت اسکا کھا یا ہوا اور بعد اسکے پچانا ہوا **ص** اگر کسی نے ایک بکری غضب کر کے اسکی  
 قربانی کی تو صحیح ہو جاوے گی اور جو کسی کی بکری مانت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی تو جائز ہوئی اور تاقیت یوں دونوں پر تہی ہوا اگر غضب

ع  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰





اور کھڑی کا وہ ایک روایت میں اور دوسری روایت میں کھڑی کا وہ حلال ہے **ص** اور عیسا بن ابی نوح  
 نے فرمایا کہ اگر تم نے آوراہم ابو یوسف کے نزدیک حلال پر دوا کے لیے اور محمد کے نزدیک مطلقاً حلال پر  
 دلیل حدیث عربین کے ساتھ ان کو اونٹ کے پیشاب پینے کا حکم کیا بھار روایت کیا اسکو بخاری میں ہے اس سے  
 اعظم کی دلیل قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہ تم پیشاب سے آسوا کے کہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے روایت کیا کہ  
 حاکم نے ابو ہریرہؓ اور کہا کہ صحیح ہے اور شرط بخاری میں ہے کہ اور امین کوئی علت میں نہیں جاتا اور روایت کیا اسکو بخاری میں  
 ابن حاتم سے روا ہے کہ اسکا روایت نے انسؓ اور ابی بنی شاذانؓ اور ابی اللہ زبائیؓ ابو ہریرہؓ اور اس حدیث میں پیشاب  
 سلق پر شامل ہوا اور دن کے پیشاب کا بھی جبکہ گوشت حلال ہے جیسے اونٹ یا گائے وغیرہ اور جواب حدیث عربین  
 یہ ہے کہ حدیث جندہ سے اسلام میں تھی تو دوسرے کہ حضرت نے شفا دینی روایت کے پیشاب سے وحی سے پہلی تھی اور اب  
 یامر بن مہزیب نے **ص** اور کہ وہ جو چاندی سوئے کے برتن میں کھانا پینا اور میل لگانا اور خوشبو لگانا **ف** مرد اور جو ترسے  
 لے اسو اس کے کہ روایت کی مسلم نے نام مسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے باپ میں جو بیت چوچہ  
 سوئے کے برتن میں کھانا پینا ہے نیک نہیں بلکہ نیک کی نیک روایت کی صحیح سے میں حدیث سے کہ کما لایا اور ایک مجموعی سے  
 چاندی کے برتن میں سوکھنا کھنوں سے کہ فرمایا آنحضرت نے نکھا اور یہ جو برتنوں میں چاندی اور سوئے کے اور ہتھوڑ  
 حریر اور دیاج کو اور نہ کھانا دینی رکابیوں میں اسو اس کے کہ برتن کا فروں کے واسطے ہیں دنیا میں اور تھامے واسطے ہیں آخرت  
 میں پھر جب کھانا پینا منع ہوا تو ان برتنوں سے میل لگانا اور خوشبو لگانا بھی منع ہوا اسی طرح کہ وہ جو چاندی سوئے کے  
 جیسے سے کھانا پینا اور اسلامی سے سرسری لگانا اور جو استعمال اسکے مشابہ ہو جیسے چاندی سوئے کا سرسری اور رقم اور دوا  
 آئینہ اور سونے اور مسی اور آئینہ اور مسی اور جس چیز کا نام نہ دن کو حلال ہو مرد اور عورت کے لیے بشرطیکہ اسکا استعمال ہو  
 اپنے اپنے کاموں میں ابتداء اور جو ابتداء استعمال ہو جیسے کھانا سوئے کے برتن سے نکال کے دوسرے برتن میں کھاوے  
 یا تیل چاندی کی پالی سے ہاتھ میں ڈال کر سر پر لگائے تو کچھ مصلحت نہیں اور تمسائی وغیرہ سے چاندی سوئے کے خود  
 زہ اور دستاؤں کو جس میں ضرورت کے سب سے مستثنیٰ کیا ہے اور کہ وہ جو کھانا پینا یا تھامے اور تیل کے برتن میں اور  
 افضل مٹی کا برتن جو درخت **ص** اور حلال جو کھانا لگے اور شیشے اور بلور اور حقیق کے برتن میں **ف**  
 اور شائع کی نیک روایت میں بھی مکر وہ ہے اسلئے کہ یہ چیز میں بھی سوئے اور چاندی کے حکم میں ہیں تغاخر کی راہ سے  
 ہر جواب دیتے ہیں کہ شکر کن کی عادت تغاخر کی صرف سوئے اور چاندی سے تھی نہ ان چیزوں سے کہ ان کی اہلیہ  
**ص** اور حلال جو کھانا پینا اور برتن سے جب میں گوشت ہو چاندی اور سوئے کی اور اسلئے بیٹھا اسی کرسی یا تخت  
 یا زین پر جب کہ چاندی اور سوئے کی جگہ سے بچے **ف** یعنی بیٹے میں مونہ سے اور لینے میں ہاتھ سے اور بیٹھے میں  
 موضع جلوس سے چاندی سونا لگے اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ بھی مطلقاً مکروہ ہے اور جو کھانے کی روایت میں امام اعظم  
 کے شرک میں اور دوسری روایت میں ابو یوسف کے ساتھ ہیں کہ ان فی الاصل اور جس برتن میں چاندی سوئے کا  
 طمع ہو تو وہ بالاجماع درست ہے اور اگر چاندی سوئے کے خطے آئینے کے ہوں یا زینو صحت کا یا خبر لگانا یا زین

اور کھڑی کا وہ ایک روایت میں اور دوسری روایت میں کھڑی کا وہ حلال ہے اور عیسا بن ابی نوح نے فرمایا کہ اگر تم نے آوراہم ابو یوسف کے نزدیک حلال پر دوا کے لیے اور محمد کے نزدیک مطلقاً حلال پر دلیل حدیث عربین کے ساتھ ان کو اونٹ کے پیشاب پینے کا حکم کیا بھار روایت کیا اسکو بخاری میں ہے اس سے اعظم کی دلیل قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہ تم پیشاب سے آسوا کے کہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے روایت کیا کہ حاکم نے ابو ہریرہؓ اور کہا کہ صحیح ہے اور شرط بخاری میں ہے کہ اور امین کوئی علت میں نہیں جاتا اور روایت کیا اسکو بخاری میں ابن حاتم سے روا ہے کہ اسکا روایت نے انسؓ اور ابی بنی شاذانؓ اور ابی اللہ زبائیؓ ابو ہریرہؓ اور اس حدیث میں پیشاب سلق پر شامل ہوا اور دن کے پیشاب کا بھی جبکہ گوشت حلال ہے جیسے اونٹ یا گائے وغیرہ اور جواب حدیث عربین یہ ہے کہ حدیث جندہ سے اسلام میں تھی تو دوسرے کہ حضرت نے شفا دینی روایت کے پیشاب سے وحی سے پہلی تھی اور اب یامر بن مہزیب نے ص اور کہ وہ جو چاندی سوئے کے برتن میں کھانا پینا اور میل لگانا اور خوشبو لگانا ف مرد اور جو ترسے لے اسو اس کے کہ روایت کی مسلم نے نام مسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے باپ میں جو بیت چوچہ سوئے کے برتن میں کھانا پینا ہے نیک نہیں بلکہ نیک کی نیک روایت کی صحیح سے میں حدیث سے کہ کما لایا اور ایک مجموعی سے چاندی کے برتن میں سوکھنا کھنوں سے کہ فرمایا آنحضرت نے نکھا اور یہ جو برتنوں میں چاندی اور سوئے کے اور ہتھوڑ حریر اور دیاج کو اور نہ کھانا دینی رکابیوں میں اسو اس کے کہ برتن کا فروں کے واسطے ہیں دنیا میں اور تھامے واسطے ہیں آخرت میں پھر جب کھانا پینا منع ہوا تو ان برتنوں سے میل لگانا اور خوشبو لگانا بھی منع ہوا اسی طرح کہ وہ جو چاندی سوئے کے جیسے سے کھانا پینا اور اسلامی سے سرسری لگانا اور جو استعمال اسکے مشابہ ہو جیسے چاندی سوئے کا سرسری اور رقم اور دوا آئینہ اور سونے اور مسی اور آئینہ اور مسی اور جس چیز کا نام نہ دن کو حلال ہو مرد اور عورت کے لیے بشرطیکہ اسکا استعمال ہو اپنے اپنے کاموں میں ابتداء اور جو ابتداء استعمال ہو جیسے کھانا سوئے کے برتن سے نکال کے دوسرے برتن میں کھاوے یا تیل چاندی کی پالی سے ہاتھ میں ڈال کر سر پر لگائے تو کچھ مصلحت نہیں اور تمسائی وغیرہ سے چاندی سوئے کے خود زہ اور دستاؤں کو جس میں ضرورت کے سب سے مستثنیٰ کیا ہے اور کہ وہ جو کھانا پینا یا تھامے اور تیل کے برتن میں اور افضل مٹی کا برتن جو درخت ص اور حلال جو کھانا لگے اور شیشے اور بلور اور حقیق کے برتن میں ف اور شائع کی نیک روایت میں بھی مکر وہ ہے اسلئے کہ یہ چیز میں بھی سوئے اور چاندی کے حکم میں ہیں تغاخر کی راہ سے ہر جواب دیتے ہیں کہ شکر کن کی عادت تغاخر کی صرف سوئے اور چاندی سے تھی نہ ان چیزوں سے کہ ان کی اہلیہ ص اور حلال جو کھانا پینا اور برتن سے جب میں گوشت ہو چاندی اور سوئے کی اور اسلئے بیٹھا اسی کرسی یا تخت یا زین پر جب کہ چاندی اور سوئے کی جگہ سے بچے ف یعنی بیٹے میں مونہ سے اور لینے میں ہاتھ سے اور بیٹھے میں موضع جلوس سے چاندی سونا لگے اور امام ابو یوسف کے ساتھ ہیں کہ ان فی الاصل اور جس برتن میں چاندی سوئے کا طمع ہو تو وہ بالاجماع درست ہے اور اگر چاندی سوئے کے خطے آئینے کے ہوں یا زینو صحت کا یا خبر لگانا یا زین



کو میں اس وقت میں مبتلا تھا معلوم ہوا یہ امر کہ سب اہل و عیال حرام ہیں **حفت** اگر تین مستثنیٰ ہیں حدیث سے اگر مرد کیلئے اپنی عورت کے ساتھ و جس کے تقلم و تاویب لینے گھوڑے کی تیرت سے تیر اندازی روایت کیا اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں اور تیر اندازی کے حکم میں ابن سائر کا راجح ہے کہ محل جہد و قوب وغیرہ کی مشق کرنا

ص فصل لباس کے مروجہات کے بیان میں

[illegible]

۱۰۰

کرم کا نہایت اور عمران کا رنگ اور باقی سنگوں میں کچھ قحاح نہیں جو لکیریں خوش رنگ لکھنوں کے نزدیک کرم  
 سرسبز ہیں اور دیکھا جاتا ہے کہ کچھ سرخ رنگ میں آنکھوں میں بچاؤ اول اقبال کے ایک قول یہ کہ یہ رنگ مستحب ہو چکا  
 کہ مرعوظ ہو کر وہ بھی سینا ہو **وص** اور مرد کو زیور چاندی اور سونے کا پہننا حرام ہو **ف** مطلقاً حرام ہو غیر جوب  
 میں اسلئے کہ روایت کی ابو داؤد نے علی سے کہ حضرت علیؓ علیہ السلام نے پہنے ہاتھ میں سونا لیا اور انہیں ہاتھ  
 میں حریر اور کہا کہ یہ دونوں چیزیں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر اور روایت کی ترمذی نے انی موسیٰ سے مروی  
 کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا پہننا حریر اور سونے کا اور مردوں کے میری امت سے اور حلال کیا عورتوں پر اور ان میں  
 لے اس حدیث کو منقول کیا اقطاع سے اسلئے کہ اسکی اسناد میں ابو ہریرہ اور اسے ابو موسیٰ سے نہیں سنا اور اس حدیث کی  
 مسلمہ بن مخنف سے اسکی روایت کہ فرمایا حضرت نے سونا اور حریر حرام ہے اور مردوں کے میری امت سے  
 نہ عورتوں کے تو تمام احادیث میں صرف سونے کی حرمت مخصوص ہے اور چاندی کی سو قیاس کیا ہو حنفی نے اسکا سونے  
 پر اسلئے کہ چاندی کا حکم استعمال میں ہے اور کھانے کے بعدینہ مانند سونے کے ہو حسیا اور دیگر ذرا سوا لیا ہی پہنے میں ہو گا  
 بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ سونے کی حرمت تو کھانے اور پہنے میں مردوں کو مطلقاً ہے اور چاندی کی حرمت صرف  
 کھانے اور پہنے کے حق میں ہو لیکر چاندی میں ہنا مردوں کو تو درست ہے کہ لعل کی حدیث جو سہل بن سعد کی مروی ہے کہ فرمایا  
 حضرت علیؓ علیہ السلام نے جو شخص دست رکھے اس بات کو کہ اسکا لڑکا لکھن لگا کا پہنا یا جو تو وہ اپنے لڑکے کو لکھن ہو نہ لکھا  
 پہنا تو لکھن چاندی ہو نہ کھیلو تم اس سے جھجھ جاؤ تم اسکی اسناد میں عبدالرحمن بن یونس نے مسلم ضعیف ہے اور اسکے معنی میں جو  
 حوا جاب کیا اسکا اسناد کی قاعدہ سے مروی ہے کہ چاندی کو کھیلو تم اس سے کھیلنا کر اور اسکی اسناد میں انما یلینا ہا اور ابو داؤد نے  
 اس عباس سے متل اسکے روایت کی اور رجال اس کے نقایات جن دانندہ علم جیسے چاندی سونے حریر کا مردوں کو پہننا  
 حرام ہو ویسے ہی لڑکوں کو پہننا حرام ہو حنفی کے نزدیک اور بعض علماء کے نزدیک درست ہے جب تک لڑکا سات برس کا ہو نہ ہو  
 چھاپے کے آتا ہو **وص** اگر کوئی کھنڈ اور کمر بند اور تلوار کا زیور چاندی کا اور درست جو منجھ سونے کی واسطے بد کمرے سولے ملیے  
 کے اور حلال ہو عورتوں کو سب لکھن لکھن پہنے پتھر اور لوہے اور تیل کی **ف** یعنی علم ان چیزوں کا ہو اور جملہ چاندی  
 کا ہو اور کھنڈ پتھر کا جیسے حقیق وغیرہ تو درست ہے کہ انی الاصل ان چیزیں کھنڈی ہوتا اس واسطے منع ہے کہ حضرت علیؓ علیہ  
 السلام نے ایک شخص کو ٹھٹھی روپے کی دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیور لال نا کر کا ہو اور پیش کی دیکھ کر فرمایا کہ میں تجھ سے قول کی تو  
 یا تو ہوں روایت کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نے لسانی ہے **وص** اور کھنڈی پہننا بہتر ہو کر غنی اور سلطان کے لیے **ف**  
 یا جو کوئی مثال لے گا مارا و عمدہ دیکھا اس واسطے کہ ان لوگوں کا کھنڈی کی بہت ضرورت ہو اگر تی ہو بخلاف لوگوں کے  
 پر ایہ **وص** اور وایت کو سونے سے نہ بنائے بلکہ چاندی سے بنائے امام ابو حنیفہ کے نزدیک **ف** اور مجھ پر کے نزدیک  
 سونے سے بھی لا باس ہے جو سن او داؤد میں ہے کہ عمر بن سعد کی ناک حانی رہی اس کے سوا انھوں نے کیا ناک حانی  
 لکھی سو وہ بد بودار ہوئی تو حکم کیا اور کوئی علیؓ علیہ السلام نے اس بات کا کہ لکھن ایک ناک سونے کی پر ایہ **وص** لکھن کو  
 پہننا سونا اور حریر کر وہ **ف** اس واسطے کہ پہننا اسکا حرام ہے تو پہنا یا بھی حرام ہو گا اور بنائے والے اسکے اخذ ہونگے





اذا کرے جو شخص کسی عورت سے ارادہ نکاح کا کرے تو اسکو اس عورت کے موبہ کی طہارت دیکھنا درست ہے یہ قصداً دانست  
 یہ فقہائے شہوت **ف** ایسی کہ روایت کی تردید سے اور انسانی سے متغیر و بنی شہوت سے کہ جیسا بخل سے پیغام دیا ایک  
 عزت کو نکاح کا تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھ لے اسکو تا دم دوڑن میں اصلاح اور محبت سے **ص** اس طرح  
 لڑائی کو فرماتے وقت اور طبیب کو واسطے **ف** دیکھنا درست ہے باوجود شہوت کے بسبب احتیاج کے کہ اگر نکاح  
**ص** تو دیکھ طبیب موضع مرض کو بقدر ضرورت **ف** یہی حکم ہے احتیاج میں کہ غصہ کرنے والا اسقام غصہ کو دوسرے  
 مرد کے دیکھ سکتا ہے اور ایسا ہی حکم ہے والدی جنائی کا اور غصہ کرنے والے کا اور عظیم کا واسطے بغض پاف کرنے اور شہوت  
 کے ہمارے میں ہو کہ اگر کسی عورت کو اس مرض کا علاج بتا دیوے تو بہتر ہو لیکن جب مسئلے یا بدلیہ تو دیکھ **ص** عورت کو  
 عورت سے اسی قدر دیکھنا درست ہے جتنا مرد کو مرد سے **ف** یعنی زیر ناف سے زانو تک ضرور ہو کہ عورت دوسری عورت کو  
 نہ دیکھ لے تیس ہمارے زلے میں اکثر عورت میں جو دراج ہو کہ باہم لیا دوسرے کے سامنے نہاتے وقت یا اور اوقات میں  
 بالکل نکلی ہو جاتی ہیں بالکل حرام ہو اس کے شوہر کو ان امور سے منع کرنا ضروری **ص** اسی طرح عورت کو مرد سے  
 دیکھنا درست ہے اگر بے حوث ہو شہوت سے **ف** اور جو خون ہو یا تک ہو تو درست نہیں درختار **ص** اور خصی  
 اور مجبوب اور غنخت عورت اچھی کی طرف نظر کرے میں مثل مرد کے **ف** یعنی جیسے مرد کو نظر کرنا عورت میں چلیے  
 کی طہارت درست نہیں ہو دیسے ہی ان لوگوں کو بھی مامور است جو خصی وہ جس کے فٹے شکل لے اور مجبوب جس کا ذکر کیا گیا  
 اور غنخت وہ جو مرد کو لپٹے اور تاد کرے آن تو بن غنخت وہ بے عورت کو پر وہ کہنا چاہیے اسانے کہ حصی کو شہوت ہوئی  
 اور نایک کر سکتا ہے اور فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حصی کرنا مفید ہو تو نہ مباح کر گیا اس چیز کو جو حرام غبی سے لا اور مجبوب سخت  
 کر کے انزال کرنا ہی اور غنخت تو مرد کو فاسق لیکن طفل نابالغ تو البتہ مستثنیٰ ہو نفس کلام اللہ سے **ف** یہ فقہاء میں جو  
 کہ وہ مجبوب جس کی منی خشک ہو لیکن ہر تو عورت کو اس کے سامنے ہونا درست ہے لیکن جسے اسکو جائز رکھا تو قاتل تھا  
 اور قاتل ایانت سے اور طحاوی میں جو کہ غنخت نہ لے اور نہ لے کو بھی کہتے ہیں جسے الخضا اور زہاں میں جو تون کے ہند  
 تری ہو اور عورتوں کی اسکو مطلق خواہش ہو دوسرے تو بعض فقہائے نزدیک ایسے نامرد کا اختلاط عورتوں کے ساتھ  
 رخصت ہو لیکن صح قول ہے کہ اسکا بھی اختلاط جائز نہیں **ص** ابھی لڑائی سے عزل کرنا بے اسکی اجازت درست ہے  
 اور عورت حرم سے باجارت اس کے درست ہے **ف** عزل اسکو کہتے ہیں کہ طہی کرے تو جب قریب ہو لڑائی کے تو کمال  
 بوسے اور فرج میں انزال کرے مروی ہے ابو سعید خدری سے کہ ایک مرد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسے اور فرج میں  
 میں عزل کرنا ہون اس سے اور میں کر دے جاتا ہوں کہ حاملہ ہو وہ اور میں چاہتا ہوں جو چاہتے ہیں مرد اور عورت کے میں  
 کہ باہر انزال کرنا چاہیے تو گناہ ہے تو فرمایا اب نے چھوئے ہیں یہ وہ اگر چاہے اللہ بیدار کرے اسکو جسکے چہرے کی تجھے طاقت  
 نہیں روایت کیا اسکو حاملہ ہو وہ اور انسانی اور طحاوی نے اور لڑائی اسکے تقات ہیں اور روایت کی بخاری مسلم نے  
 جائز ہے کہ ہم عزل کرے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زلے میں اور قرآن اور تہاتھا تو اگر یہ منع ہوتا تو البتہ  
 قرآن اس سے منع کرتا اور ایک روایت میں ہے کہ عزل کی خبر پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سو نہ منع کیا آپ نے اور روایت

صحیح  
 روایت  
 بخاری

کی اس امر سے عجب نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا غزل سے عورت حرہ سے عیسا زن اوس کے

### فصل استبرک کے بیان میں

یہی لوڈی کے رحم کی بات طلب کرنا اٹھ کر ایک حیض تک انتظار کرے تا معلوم ہو جاوے کہ حاملہ عورت یا نہیں ہو  
جو شخص کسی لوڈی کا مالک ہووے خرید سے یا وصیت سے یا میراث سے اگرچہ وہ بوجہ یا کسی عورت سے خریدی گئی ہو  
باسلام سے یا اوس لوڈی کے رحم سے **ف** حوزی رحم ہو ورنہ وہ لوڈی اسی بابت نہ ہو گئی ہوگی تو خرید کیونکر  
ہو سکتی ہو مثال رحم غیر ذی رحم کی جیسے ابن واطی یا بن رضاعی **ص** یا صغیر کے مال سے تو مالک پر اوس لوڈی کی  
وطی اور دواعی و طمی **ف** یعنی بوسہ ساس وغیرہ **ص** حرام ہون کے بیان تک کہ اوس کے رحم کی صفائی محل سے  
معلوم ہو جاوے ایک حیض آنے سے اوس عورتون میں جو حاملہ نہ ہوں اور ایک مہینے سے اوس عورتون میں جنکو حیض  
نہیں آتا اور وضع محل سے حاملہ میں **ف** یعنی ایک حیض تک انتظار کرے اگر حیض آگیا تو معلوم ہو جاوے گا کہ یہ حاملہ نہیں  
ہو اور وہ نہیں آیا اور محل تنق ہو گیا تو وضع محل تک انتظار کرنا پڑے گا سیکے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص  
ابان لانا ہو اندر بچھلے دن پر تو جائے اوسکو کہ نہ بلاوے پانی غیر کے کھیت میں یعنی حاملہ عورتون سے دوسرے رجوع  
شکر سے اور نہیں طہال ہو ایسے شخص کو کہ حجام کرے اوس عورتوں سے جو قید ہو کر لائی گئی ہیں ان میں یہاں تک کہ  
استبرک کرے اور نکاح روایت کیا اوسکو ابو داؤد نے اور ترمذی سے روایع میں ثابت انصار اسی سے اوجھ کیا اوسکو  
ابن حبان نے اور حسن کہا اوسکو بزار نے اور روایت کیا احمد اور ابو داؤد و عاری سے ابو سعید خدری سے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن میں بدن عورتوں کے جو قید ہو کر آئی تھیں غزوہ اوطاس میں کہ یہ بتایا کی جاوین  
محل والیاں یہاں تک کہ جنین اور نہ وہ جنکو محل نہیں ہو یا نہ تک کہ ایک حیض را اوسکو الیہ سے اوجھ کیا اس حدیث کو  
حاکم نے اور اسکا ایک شاہد ہوا حسن عباس سے سن دارقطنی میں کہ کافی بلوغ المرأ **ص** اور استبرک میں جو شخص  
شمار کیا جاوے گا جس میں اسکا مالک ہو اور نہ وہ حیض جو حاصل ہو بعد تک کے قبل قحش کے اندر نہ وہ ولادت جو بعد  
تک قبل قبض کے ہووے اور واجب ہوگا استبرک اگر اسی مسترک لوڈی کا حصہ جو سکر شریک سے خریدیوے وقت  
لوٹ لے اوس لوڈی کے جو بھال گئی تھی یا بخر آئے اوس لوڈی کے جو منسوب تھی یا ستحہ یا مرنہ تھی اور اگر  
ساتھ کر نہ کا حیلہ امام ابو یوسف نے نزدیک ورثہ جو **ف** جب معلوم ہو جاوے گا کہ اول سے اس طہر میں اوس سے  
وطی نہیں کی ورنہ حیلہ کرے اسی کا فتویٰ ہو نہ **ص** اور امام محمد کے نزدیک نادرست ہو اور قول ابو یوسف  
پر عمل کرے اگر اوس کے بالغ کی وطی کرنا اوس طہر میں معلوم ہووے ورنہ قول محمد پر عمل کرے اور وہ حیلہ ہو اگر اوس کے  
سکاح میں عورت حرہ نہیں ہو تو اوس لوڈی سے نکاح کر کے اوسکو خریدیوے **ف** اس واسطے کہ نکاح میں استبرک ہو  
نہیں ہو اور اپنی زوجہ کو اگر خریدیوے تب بھی استبرک واجب نہیں لکنانی الاصل اور یہ قید لگائی کہ اگر اوس کے پاس عورت  
حرہ نہ ہو سوائے کہ عورت حرہ ہو لوڈی سے نکاح درست نہیں جیسا کہ گذرا **ص** اور جو اوس کے نکاح میں عورت  
حرہ ہو تو حیلہ یہ ہو کہ بالغ قبل خریدے شتر کی یا شتر کی بعد تر کے قبل قبض کے اوسکا نکاح ایسے شخص سے کرے







مسلمان یہ کہہ دے کہ فلاں شخص جس میں تمنا ہو اور کوئی دوسرا اس کا علم مقام اور اس کی شے دیکھتا ہے **ص** اس کا حق کسی کی **ف**  
بیت المال میں سے یہ اس واسطے کہ ان کا ہر حال سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ قضا عبادت ہو اور عبادت پر اجرت لینا درست نہیں مگر  
درست ہو اس واسطے کہ اگر وظیفہ اسے قضا کے مقرر ہو گا تو لوگ قضا کو اختیار کر گئے کہانی الاصل دوسرے کو وظیفہ خبر جس کی  
یعنی قاضی اپنے حوائج سے جو رکھتا رہتا ہو اس کا بدلہ اور تنہا کا **ص** اور ضرورت میں اور ام و لہ کا **ف** اور کا تہ و متعلقہ لیکن  
**ص** بغیر حرم کے **ف** اس واسطے کہ لڑکی اجانب کی نسبت ایسی جو جسے محرم درختی میں ہو کہ حکم نہ لے سانی میں محتاج  
لڑکی کو بغیر حرم کے سفر جائز نہیں سبب فساد و فحش کے **ص** اور صغیر کے واسطے خرید و فروخت کرنا ضروریات کا بجائے چھا  
مان کو اور اس کو جسے لاوارث لڑکا یا یا بشرطیکہ صغیر کوئی برادر میں ہو تو اس صغیر کا اجارہ دینا صرف ان کو **ف** باوجود  
اور ان کو نہیں درست ہو **ص** اور شہرہ انور جیسا اوس شخص کے ہاتھ جو اس کی شراب بناو گے **ف** اس واسطے کہ وصیت  
نفس شریعہ متعلق نہیں ہو بلکہ بدلو کے تغیر کے برخلاف سلاح کے کہ اولیٰ سچا اہل فتنہ کے ہاتھ درست نہیں کیونکہ نصیحت ان کی  
میں سے متعلق ہے کہانی الاصل اور ذمی کی شراب مزدوری لیکر اور **ف** یا امام صاحب کے نزدیک جو اور صاحبین کے نزدیک نہیں درست  
اور مزدوری حلال نہیں ہے کہانی الاصل **ص** اور بیعت میں گھر کو کو رہنا آتش فاشی کے لیے **ف** یا مسلمان کا عبادت کے  
واسطے **ص** یا کینسہ یا وہ کا اگر عاقل و بالغ کا شے کیواسطے یا شراب پیئے کیونکہ **ف** درست ہو امام اعظم کے نزدیک یا صاحبین کے  
نزدیک نہیں ہے بلکہ شہر میں بالاتفاق درست ہو اور بہرہ میں ہو کہ مراد وہ بیعت میان بیعت کہ نہ چھین کر لے گا تو ان کے لیے ذمی  
رہتے تھے **ص** اور جیسے ملک کے وہ تو نہیں تو ان کو ان کی قدرت و نگوئی و جاوگی اسلئے کہ کشائیں اسلام کی عمارت میں ہی تو ان کے  
پورا درست ہو گئے کے مکان کو ان کی عمارت حیث **ف** یعنی بنا اور عمارت زمین امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہیں کا  
کبھی اختیار درست ہو اور اسی پر فتویٰ ہو درختی تا دم کی دلیل ظاہر حدیث ہو جو روایت کی اس کی تفسیر سے منصف میں بھی ہے کہ اگر ان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہو حرمت دہی و سکونت تہہ نہیں حلال بیع اس کی زمین کی اور کہہ دینا اس کے گھر کو  
**ص** غلام کے باطن میں بڑی **ف** انسا **ف** اگر اس کے بھگاد جائے کا خود ہو کہ اور طوق لانا گئے میں کچھ ہو یا **ص** غلام کا وہ  
قبول کرنا اگر وہ تاجر ہو اور اوس کی دعوت قبول کرنا اور اس کے جانور کو عاریت لینا **ف** احتساب اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
قبول کرنا یا مسلمان کا جب غلام تھے روایت کیا اس کو جا کہے ہو وہ اور بعد ہر وہ کہانی الاصل لیکن حدیث کی کتاب میں مسلم و ترمذی  
اور حضرت شمس نے جب باہر بڑے کہ قبول کیا تھا تو وہ آزاد ہو چکی تھیں **ص** لیکن کہہ ہو کہ غلام تاجر کسی کو پر اندر ہو یا وہ  
اشرفی تھے کے طور پر **ف** اسلئے کہ ان چیزوں کی تجارت میں بجز ضرورت نہیں غلات و دعوت وغیرہ پر قبضے کے تجاروں کے  
لے اسے اس واسطے کے جاری کرنے کے لیے ان باتوں کی ضرورت ہوا کرتی ہو **ص** یا بھی کہ وہ جو خدمت لینا چھو **ف** اس واسطے  
کہ اس میں ترغیب ہو انسان کے خسی کرنے کی اور وہ ممنوع ہو **ص** اور کہ وہ ہر نقال کو ایک پیسہ قرض نہ لے کر کہ اس سے جو  
جاہنے کا چیز میں لینا جاوے گی یا ان تک کہ وہ یہ پورا ہو جاوے **ف** اس واسطے کہ اس قرض میں منفعت ہو اور اس قرض ممنوع  
ہو ان اگر اس بقال پاس لانا تو وہ یہ ہونے دیوے پھر اس کے بدلے میں چیزیں لینا جاوے تو درست ہو یا **ص** اور شرط  
یا جو سر کی **ف** اور اسی طرح بجز غیر وہاں سے نزدیک اور شافعی کے نزدیک مہل ہو کھیلنا شرط کا کیونکہ اس میں

یہ روایت ہے کہ اگر غلام کو بیع کر دے اور وہ بھاگ جائے تو بیعت باطل ہے



جائیں جن تک تو وہ بری ہوا اللہ سے اور اللہ ہی ہوا اوس سے اور مراد یہ ہے کہ غلہ خرید کر کے اوسکو رکھ چھوڑے اور فسخی نہ دے  
 ہاتھ نہ بیچے اس نظر سے کہ جب گران با قلعہ ہوگا تو بیچیں گے تو اصل یہ ہے کہ یہ روکا جائے تاکہ انکی شہر کو ضرر نہ ہو کہ وہ جو دارا یوسف  
 مروی ہو کہ اسکا ریکٹلے پر منحصر نہیں ہو بلکہ جس چیز کے روکنے سے عائد خالی ہو کہ ضرر ہو پختہ تو اوسکو اسکا رکھتے ہیں اور عمر سے  
 مروی ہو کہ کپڑے میں اسکا رکھتے ہیں اور مدت جس کی بعضوں کے نزدیک چالیس دن ہیں اور بعضوں کے نزدیک ایک ہفتہ  
 کیونکہ مدت دنیا کے احکام کے اعتبار سے ہے اور آخرت کی نظر سے گنگا بہو کا اگر یہ ضروری مدت بھی دیکھ کر اورو واجب ہو کہ جانی  
 ہو کہ کوئی حکم کرے کہ اپنے دامائل خیال کی قوت سے ماضی ہوا اوسکو بیٹھ لے تو اگر نہ پختہ تو اوسکو ضرر ہوگا اور صحیح ہے کہ اگر وہ  
 بیچے تو جانی خیر لڑا اوسکو بیچے لے کر فی البدیہہ والا اصل ص نہیں کر دے اوس نے کار لکھا جو انکی زمین میں جانی ہے  
 ہو کہ یہ یاد رکھو کہ شہر سے اوسکو لایا ہو کہ ف اور اوسو سے کے نزدیک یہ بھی کر دے جو اسلام میں کے نزدیک جو حلالی جادو سے  
 اکثر حکم مصر میں ہو کہ فی الاصل ص اور حاکم اپنی طرف سے کوئی نسخ مقرر نہ کرے کہ اوس سے کتنے اور پختہ ہونے پر  
 بکندہ پر چھوڑ دے ص مگر اوس صحت میں کہ غلہ فروش بہت قیمت بڑھایوں تو لوگوں کی اصلاح اور متواریہ سے منع نہ  
 مقرر کر دے ص اس واسطے کہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں اس میں ائمہ سے مروی ہے کہ لوگوں سے کہنا کہ رسول اللہ  
 نے فرمایا کہ اگر تم نے غلہ کو بیچ کر دینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے غلہ کو بیچ کر دینا لایا  
 اور کشت بیش کرنے والا ہو میں چاہتا ہوں کہ خدا سے ملوں مگر تم میں سے کوئی شخص مجھے دے گا کہ اس نے کسی غلام کی یا غریب کا کانا  
 ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور دارمی اور ہذا و ابوالیاسی موصلی نے اس میں سے حدیث میں اسکو روایت کیا کہ فی البدیہہ  
 مسائل محققہ تیسری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بالاستقلال اور مذہب ہے اور ساتھ لکھا کہ اللہ کہہ سکتا ہو تو آواز بلند کرنا تو کو اور  
 دما میں کر دے جو کہ تروان کا لایا ایشیاس اور دفع وحشت کے لیے درست ہے اور اوسکا اور انا یا مرغ لکھا حرام ہے کہ تو بار  
 اگر قیمت پر چڑھ کر عورت اس میں کو دیکھتا ہو یا دیکھ لے مار کے لوگوں کے فتنے سے تو پختہ ہو دے تو تخریر دیا جائے اور  
 نہایت سختی سے منع کیا جائے پھر اگر باز آئے تو تخریر دیا جائے اور کہ تو اس کے ذبح کر ڈالے ماویں کی تخریر خرید کر کے چھوڑ دے  
 درست ہے اور بعضوں کے نزدیک کر دے اوس واسطے کہ ضائع کرنا ہر مال کا گھوڑہ و دروڑ درست ہے اگر شرط یک طرفہ ہو اور حاکم  
 اگر دونوں جانب شرط ہو کہ جب تیسرے شخص بھی شریک ہو جاوے اور اسکا گھوڑا اس طرح کا ہو کہ اس کے آگے بڑھ جانے کا احتمال ہو  
 پھر اگر اوس تیسرے کا گھوڑا لگے بڑھ گیا تو وہ دونوں شخصوں سے مال مشروط ہے اور ان دونوں شخصوں میں جگہ بڑھ جاوے  
 دوسرے سے مال مشروط ہے اور جو وہ دونوں تیسرے سے بڑھ گئے تو کچھ نہیں گئے اور کشتی کرنا بقصد حصول قوت  
 اور ہذا جائز ہے اور قبضہ زہری کر دے جو قصص کا ہے اور احادیث دروغ کا ذکر کر دے جو آخون کثر استنباب ہونے کے  
 بعد مانگے کہ جب بہت بڑھ گئے ہوں اور عازمی کو ناخون اور موصیوں بڑھانا جائز نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ناخون کثر شروع کیے اپنے ہاتھ کی انشت شہادت اوس کی چھٹکیاں ایک بھر مائیں ہاتھ کی چھٹکیاں سے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے  
 تک اس سے زیادہ نہ دے اور نہ دانا ہر جمعہ میں افضل ہے اور نہ دھوین دن بھی موسے زیادہ نہ دے تا جائز ہو چالیس دن سے زیادہ نہ دے  
 کر دے جو دھوئی ایک مٹھی رکھنا مستحب ہے اوس سے جو بڑھنے اوسکو قطع کرے اگر نہ معلوم ہو تو چھوٹوں کو کہہ کر اسے یاد دلائے

مکہ مکرمہ کے مکاتیب  
 عبدلہ حامد مسیح دہلوی  
 ۷۷



ہر طرف سے اسکا حق ادا کرنا قول صحیح اور بر قول غیر صحیح عرم اسکا جالیس کو جو بڑھ کر اسکا اور صاحبین کے نزدیک بیز صبح کا حرم ساٹھ گز اور اگر جانب سے اور اگر سے سر اوگر شریعی ہو تو چھ بیس و خصل کا ہو تا جو اور بڑھ کر بقرہ چہرہ کے جب آئیں ایک دوسرے کا بیٹھا ملا ہو گا کہ فی الاصل دلیل امام صاحب کی حدیث جو عبادت بن مغل کی روایت کیا اسکا و ابن ماجہ سے کہ فرمایا کہ حضرت جلی اللہ علیہ آلو سلم نے جو شخص کو ان کھوٹے کو ادا سکوا جالیس گز ہو اسکا پانی پینا اسکا جائز و ان کے روایت کی امام احمد نے مسند میں ابو ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت نے جو عرم کو بن کا جالیس گز اسکا طرف سے اسکا واسطہ پانی پینے اوٹ اور بکرون کے **ص** اور حرم پینے کا پانچ گز جو ہر جانب سے **ف** اس واسطہ کہ ابو ہریرہ نے کتاب الخراج میں روایت کی کہ زہری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلو سلم نے جو عرم پینے کا پانچ گز بڑھ کر اسکا جالیس گز اور بیز صبح کا حرم ساٹھ گز کو کہ فی الاصل یعنی ترجیحات الہیہ یہی حدت دلیل جو صاحبین کی ہر طرح کے حرم میں زلیلی سے بجز ہر ہا میں اسکو نہ سرب کیا ہو **ص** تو اگر اندر حرم کے کوئی اور شخص کھانا کھ دے گا ارادہ کرے کہ کھا تو منع کیا جاوے گا نہ ہر حرم کے اگر حرم کی منہی پر ایک اور شخص نے کھانا کھو دیا تو اسکا حرم میں ہر جانب سے بڑھ کر پانچ گز بن کی جانب سے **ف** اسکے لئے وہ ملک پہلے کنوین واسے کہ **یو** **ص** اور اگر بڑھ کر فی الاصل یعنی بحری پانی کا زب سے بڑھ کر **ص** کا حرم بقدر اسکی اصلاح کے **یو** **ف** اندر کی مٹی کو لئے کے لیے یہ نہ ہا امام صاحب کا کہ اور ہندون نے کہا کہ جلیادس میں پانی نہ لکے تو وہ مثل نہر کے ہوا اسکا حرم نہیں ہوا اور پانی لکے تو حکم اسکا مثل جسے کے ہو یعنی پانچ گز اسکا حرم ہر گز کہ فی الاصل **ص** نہر کا حرم نہ لگا دوسرے زمین میں امام صاحب کے نزدیک گردیل سے اور صاحبین کے نزدیک پانی کے نہر کی حد میں لگی چلنے کے لیے اور مٹی ڈالنے کے لیے لے گا اور ایسی ہی زمین موات میں تو اگر زمین ایک شخص کے نہر کی اور دوسرے کی رہیں کے بیچ میں واقع ہو اور کسی کی اون دونوں میں سے اس میں بڑھ کر علامات مثلاً درخت یا مٹی نہیں ہو تو وہ میدان صاحب زمین کی ہوگی امام صاحب کے نزدیک اور جو کسی کی علامت اساد سپر ہو جو تو اسی صاحب علامت کی ہوگی اور ابو ہریرہ کے نزدیک حرم نہر کا بت ارضت ملین نہر کے ہر گز ہر جانب است اور محمد کے نزدیک ہر گز ہر جانب است بطن نہر کا ہر جانب سے **ف** اور مختار میں جو کہ قول ابو ہریرہ ہے فتویٰ علی حرم درخت کا جاد میں موات بن مٹے پانچ گز جو ہر جانب سے ایسا ہی دار ہو حدیث میں اخراج کیا اسکا اب ۱۰ اوڑھنے

فصل شراب کے مسائل میں
-----------------------

**ص** شراب اگر عمارت ہو پانی کے حصے سے **ف** یعنی پانی سے فائدہ حاصل کرنا ہی باری بحت پینے کے لیے یا جانوروں کے پلنے کے لیے درخت **ص** اور شفعہ کہتے ہیں آدمی یا چار یا بدن کے پانی پینے کو کہوں سے تو ہر شخص کو حق شفعہ ہو چتا ہو ہر پانی میں جو کسی برتن کے اندر رکھا گیا ہو **ف** اسلئے کہ جب پانی کسی برتن میں رکھا گیا تو وہ کھلے واسے کہ ملک ہو گیا اب کوئی شخص بے اجازت اسکو دسین سے نہیں فی سکتا اور جو پانی بھی گنگہ میں ہو جسے کو ان یا تالاب یا حوض یا چشمہ تو ہر شخص کو اس سے پینا یا جانوروں کو پلانا ہو چتا ہو **ص** اس باب میں قول ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلو سلم کا آدمی شرب پین زمین میں نہر میں ایک پانی دوسری گھائیں میں شری اگر روایت کیا اسکا اور اواد ابن ماجہ سے **ص** اس طرح ہر شخص کو پینا ہو کہ پینا یا نہر خلیفہ جسے وجہ او جو باندا اسکے نہر میں ہیں **ف** وجہ نام ہو نہر خدا کا اور انانندہ جگہ کے اور انما

عظام میں مثل گنگا جمنی کا گھر وہ غیر **صل** اپنی زمین کو پہنچایا اور زمین سے ایک ہزار سنی زمین کی طرف نکالے پیچھے کے لیے باجی کے لیے اگر عائد خلق کو لادس پتہ مضرت۔ یونہی اور غیر کی ہزار گاریزیا کو میں سے جائز نہیں کہ کہنے جاووں کو یا نی یاٹے اگر ہر کے حساب ہوئے کا خون ہو بسبب کثرت جانوروں کے یا اپنی زمین کو پہنچے یا رحت میں پانی ڈالے گا و سکی اجازت سے البتہ یہ ہو سکتا ہو کہ ٹکڑے میں پانی بھر کر اپنے گھر میں لگا کر دخت یا ہنرہ میں لے کے صحیح تر قول میں **ف** اور حصول کے نزدیک یہ بھی درست نہیں مگر ایک آؤن سے اور خانیہ اور جیز میں اسی قول کو صحیح کہا ہو طحاوی **صل** جو ہر کسی کی ملک میں جو اس کی کھدوانی میں مال میں سے دیکھا و کی اور اگر میت المال میں روپیہ نہ ہو دے فور عایا سے لی جاوے گی **ف** اور اگر وہ میں نوام آؤن سے جبراً لیا ہو جیسے تباری لشکر اسلام کو کھانے سے ختمی **صل** اور جو نہر ملک ہو تو نہر والوں سے لی جاوے گی نہر کے اوپر کی جانب سے نہ پانی پینے والوں سے **ف** یعنی جو اس بہر میں پانی بہتے ہیں اوسے کھدوائی نہ لیا و کی جائے کہ نہ نہر والے نہیں **صل** اور جس ترکیب کی زمین سے کھودے والے ٹرھ حادی کے تو اس پر پانی نہر کی کھدوائی لازم نہ آوے گی **ف** امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر صاحب کے نزدیک سب شرکین پر پوری نہر کی مال سے ایک کی کھدوائی مقرر کر کے حصہ ہر سب کی جاوے گی **صل** صحیح ہو دعویٰ شرب کا بغیر دعویٰ زمین کے **ف** یا عتسان ہر طرح کی گھی پانی کی باری کا کوئی مالک ہو یا نہ ہو اور نہ کبھی زمین میں پانی جاتی چاؤ شرب ہلے کے لیے بہتا ہو کہانی الاصل **صل** ایک جماعت سے شرب میں ہجرت کیا تو بقدر راضی ہر ایک کو تقسیم کر دینا اور اوپر کی جانب والا نہر دو کہ میں سکتا اگرچہ اوسکی زمین پر پرب نہیں ہوئی ہو بغیر دوسرے ہوئے مگر اور شرکاک رضائے مندی سے اور کوئی اس نہر میں سے دوسری نہر نکال نہیں سکتا یا اوپر کی گھڑی نہیں کر سکتا یا دو لائے ایل یا نہیں سکتا اگر شرکاک کی اجازت سے البتہ اگر چہ اپنی ہی ملک میں کھلے **ف** اس طرح سے کہ بطین نہر اور دونوں کھائے اوسکے ملکوں ہوں اور دوسرے شرکاک کو صرف پانی بہانے کا حق ہو دے کلا فی الاصل **صل** اور نہر اور پانی کو اوس سے ضرر نہ ہو پہنچے تو ہو سکتا ہو اسی طرح ہر کے موٹہ کو چڑا نہیں کر سکتا یا اگر نہر کا پانی بطور سوراخوں کے منقسم تھا اور وہ دونوں کے حساب سے ہائے تو یہ ہیں ہو سکتا یا اوس زمین میں پانی لیجاے جو ان کی باری مقرر تھی حق شرب مورت ہوتا ہو اور اوس سے نفع اوٹھایکے لیے وصیت بھی ہو سکتی ہو اور اوسکی بیع یا ہبہ یا ہبہ یا تصدق یا ہبہ یا بدل یا صلح نہیں ہو سکتی اگر ایک شخص نے اپنا ملکیت پانی سے بجا **ف** موافق عادت کے ورنہ حناں ہو گا و رفتا **صل** اور اوس سے دوسرے کی زمین میں تری ہو چکے نقصان ہو یا ڈوب گئی تو حناں نہ لگایا طرح اگر دوسرے کے شرب سے اپنی ملکیت پہنچی تو اوان مد بگا **ف** اس واسطے کہ شرب غیر مقوم ہو اور یہی قول ہو امام خاہر زادہ کا اور طرح صغیر زدوی میں ہو کہ حناں ہو گا کہانی الاصل در مختار میں ہو کہ فوسمی قول اول پر ہو استدلال

کتاب الاشرار

یہ کتاب ہے ترابوں کے احکام کے بیان میں حرام جو خمر اور وہ کچا پانی جو مکر کا جینے جو شرب سے اور جھاگ اور ٹھکانے اور تشہ کرنے کے لئے اگر قبیل ہو **ف** یا کتیرہ یعنی ایک قطرہ بھی اوسکا حرام ہو اسلئے کہ وہ کس میں ہو مثل بنشاب فرمایا اللہ تعالیٰ نے خمر کے حق میں انکہ ہر جس حق حکم اللہ تعالیٰ نے ہی وہ فید او شیطاں کا کام ہو اور لہذا ہر کسی



حرم میں بکثرت وارد ہوا ہے ابن عمر سے روایت کی جا کہ ابوہریرہ نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے طاعت کی خبر پوچھا اور اس کے پنے والے پوچھا اور اس کے چوتھے والے پوچھا اور اس کے چلنے والے پوچھا اور اس کے اٹھانے والے پوچھا اور اس کی قیمت کھانے والے پوچھا اور اس کے بائع پوچھا اور خریدار پوچھا اور روایت کی امام ابو یوسف اور انسائی اور دارقطنی نے ابن عمر سے کہ خبر حرام کو قلیل اور کثیر اور اس کا اور اور شراب بقدر سرکہ کے یہ نہ ہوا امام ابو یوسف کا ہے اور باقی امام کے نزدیک جو چیز عقل کو زائل کر دیوے اور نشہ لاوے وہ خمر ہو دلیل ان کی حدیث ہے ابویہ سے کہ ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر خمر کو اور روایت کی جاسم نے سوا بخاری کے ابوہریرہ سے کہ فرمایا حضرت نے خمر ان دو درختوں سے ہوتا ہے یعنی انگور اور کھجور سے صاحب ہادیہ نے دلیل امام کی یہ بیان کی ہے کہ خمر اتفاقاً اہل لغت لکھو گئے ہائی کو کہتے ہیں اور حدیث اول میں بھی بن میں نے طعن کیا ہے اور حدیث ثانی سے بیان مکمل منظور ہو نہ بیان معنی خمر اور ابیہ حدیث نے اسکو رد کیا ہے اس طرح کہ حدیث ابن عمر کو خارج کیا تھان اور ابیہ راویوں سے پس یہ اعلیٰ مراتب صحیح میں ہوئی اور طعن بھی ابن عمر کا اس حدیث میں ثابت نہیں ہے کہ زلیفی نے تصحیح ہادیہ میں کہ بیٹے اس طعن کو کسی کتاب حدیث میں نہیں دیکھا اور ابیہ لغت مختلف ہیں خمر کی حقیقت میں بعض نے خاص کیا ہے اگر کے ہائی سے اور بعض نے ہر مسکر کو عام کیا ہے اور اس موس میں فولی ثانی کو صرح کیا ہے اور دل ان کی صحت کے بہت ہیں اہل قول حضرت عمر کا ہر مسکر بزرگوار صحت صحاح کے کہ خمر بائع چیزوں سے ہوتا ہے انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور خمر وہ ہے جو زائل کرے اور دھانیہ بیٹے عقل کو روایت کیا اسکو بخاری نے اور ظاہر ہے کہ عمر کو صحابہ کرام عرب عرباء اور اہل علم بالسان تھے دوسری روایت کی بخاری نے انس کے کہ جو صحت خمر حرام ہو اسکو خمر انگور کا قلیل تھا اور کثیر کھجور کا تھا سیبستری روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے ابن عمر سے انھوں نے شہر بیٹے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے صبر ہوتا ہے اور جو سے خمر ہوتا ہے اور قر سے خمر ہوتا ہے اور انگور خشک سے خمر ہوتا ہے اور شہد سے خمر ہوتا ہے اور ان لوگوں میں سے جنھوں نے اطلاق کیا خمر کا غیر انگور عمر اور علی اور سعد اور ابن عمر اور ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عائشہ میں صحابہ سے اتنا بعید سے سعید بن مسیب و حسن اور سعید بن جبیر ہیں اور لوگ ہیں کہ اطلاق دئی گئے کہ جب قمار میں طبع ہو حدیث ابوہریرہ اور حدیث انھوں اور حدیث ابن عمر میں کہ جب خمر حرام ہو لہے میں تو ان خمر میں سے کوئی خمر وہاں نہ تھا روایت کیا اسکو بخاری نے اور صحابہ اسکی تفریق اور روایت میں مختلف ہو گئے چنانچہ عبد اللہ بن مسعود نے شخص سے کہ خمر کی ساتھ گھر کے اور اہل لغت نے بھی اختلاف کیا تو امر متفق علیہ تھے درمیان امام کے اسی قیدیہ کہ انگور کا خمر ہوا ہائی جب شدید ہو جاوے اور جو شہد جھاگ اسے لے لے تو وہ خمر ہی تو اسی کو اختیار کیا بیٹے اس لیے کہ اگر حرم کا عظیم ہے جیسے اگر طاعت کا یعنی حرم خمر کی تو ظہمی ہے اور منکر اسکی حرم کا کا فر ہو یہ خلاف اس کے جو اور شراب کی حرم کا منکر ہے جیسے اس لیے احتیاطاً حاضر ہوئی کہ خمر کے معنی مختلف تھے کہ جو چیز بکراہ متفق علیہ کہ خمر قرار دیا اور اس کے منکر حرم کو کا وہ قطعاً ہائی اور اسکا اور مسکرات بھی حرام ہیں لیکن حرم تو انکی ظنی ٹھہری ہائے علم بالغ اب اصل اور جھاگ ہوا شہد اور امام کے نزدیک رصاصین کمزور دیک جب شدید ہو گیا اور مسکر ہو گیا اب جھاگ اٹھانا ضرور مہین ہے پھر جسم کا عین



نزل کرتے ہو کہ زانی لائل اللہ ربہ صل اور نجاست کی غلطی ہو ف اور ایک روایت میں خیفہ ہوا یا اور حرام ہونا کا  
 امام صاحب نے نزدیک جب ہی جوقوت جو شکر سے اور شدہ ہوا اور جھاگ لاکو اور صاحبین کے نزدیک فقہات اسلام کا فی ہوش  
 شراب کے کثافی لائل صل لیکن جرئت کی غلطی ہو تو سکر اور سکر کا فروغ کو اور شرکی جرئت قطعی ہو تو سکر اور سکر کا فروغ کو اور شرکی  
 اور شلت لگور کا اگرچہ وہین شدت ہر جا و ف ایسی سیر کیا ہو جا و شلت لگور کا اور سکو گنتے میں کہ لگور کا اپنی لکیر کا یا کوا و ہانہ  
 کہ اسکی او تھائی تل جاتا اور ایک تھائی رد جا و پھر اور سکو پھر چھوڑ دین یہاں تک کہ وہین شدت ہو جا و اور جھاگ لائے گئے اسے  
 اگر وہین ابجد حلا سے کے پنا کر تیکے لے تو پھر اسبابی ڈاکر پھر کا وین اور اور سکو کھر چھوڑ دین یہاں تک کہ جرئت سے اور شدہ ہوا اور  
 جھاگ لائے گئے اور درست ہو یہ شلت امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور محمد و شافعی اور مالک کے نزدیک اکل حرام ہو گا  
 فی لائل اول و طلاق و تحقیق کسی کا نام ہو در نماز میں جو کہ دنیا شلت کا کبار جگہ سے ثابت ہو صل اس طرح میں کھر کا یا لگور شلت کا  
 جب تھوڑا سا پکا یا یا کوا اگرچہ وہین شدت ہو جا و لیکن ان نہیں کا اس مقدار تک یہاں درست ہو کہ نشہ کرے اور وہو واک قصد  
 شے پر بلکہ تو تیکے لے استعمال کرے ف اور زام صاحب کے نزدیک بھی حرام ہو دلیل امام اعظم کی حدیث ہوئی کہ کہ فرمایا حضرت نے  
 حرام کیا اللہ تعالیٰ نے عمر کو ہا کل اور اور سکر کا کو بقدر سکر روایت کیا اور سکو عقلی سے اور کہا کہ اسادین و سکی عبدالرحمن بن جمل نے  
 اور حدیث اور سکی طبر مغفوطہ طبر البتہ یا بن عباس سے متواتر روایت کی اور سکو ابو حنیفہ اور ابو یوسف نے جیسا گذر اور  
 روایت کیا لائل الی سے ملت کو شلت کی حضرت عمر سے تو حرام امام صاحب کے نزدیک صرف تو کاپا یا لہ و جس سے نشہ ہوا اور شدہ  
 اور شافعی اور مالک کے نزدیک یہ سب حرام ہیں تمیز و تکریر ان کا اسلئے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس چیز کا کثیر سکر  
 سوا و سکا قلیل بھی حرام ہو روایت کیا اور سکو احمد اور چاروں عالموں نے جاری ہے اور صحیح کیا اور سکو ابن حبان سے اور روایت  
 کی ابو داؤد اور ترمذی سے علی شے سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس چیز کا ایک فرق مسکو ہو و و سکا ایک  
 کنت بھر بھی حرام ہو اور بہت سے علما نے فرمایا کہ محمد سے قول یہاں لائے میں اسلئے کہ فاسق ان چیزوں کا استعمال  
 کرنے ہیں اسلئے سکر کے اور شدہ امام اعظم کہ حدیث میں نہیں تو نہیں اتد اعظم صل اس طرح درست ہو غلطیاں یعنی تھوڑا لگور  
 خشک ہو گا کہ تھوڑا لگور یا کوا اگرچہ وہین شدت ہو جا و لیکن ان نہیں کا اس مقدار تک یہاں درست ہو کہ نشہ کرے اور وہو واک قصد  
 ف دلیل علت کی اور حدیث ہی جسکو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا علی شے صدیقہ سے کہ ہم نے بھی بھر لائے بھی بھر لگور خشک بھگو  
 دیکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سو جو صبح کو ترک کرتے تھے تو آپ شام کو او سکو پیتے تھے اور جو شام کو ترک کرتے  
 تھے تو صبح کو او سکو پیتے تھے اور محمد بن اعسن کے کہ لائل ابن مرین بلان ابن عمر کا ابن زیاد کو غلطیاں روایت کیا ہی اور وہ جو حدیث  
 باور میں جسکو روایت کیا ایہ ستر سے ملالت کی منقول ہو تو محمول ہو و پرا تدا اسلام کے ہر ایک صل اس طرح درست ہو غلط  
 شدہ اور باخبر لگور یا کوا اگرچہ وہین شدت ہو جا و لیکن ان نہیں کا اس مقدار تک یہاں درست ہو کہ نشہ کرے اور وہو واک قصد  
 و ایک حدیث کی اگرچہ بہت ہو جا و اور محمد کے نزدیک یہ سب حرام ہیں مطلقاً اور یہی مفتی بیہو اور اسکے شے و لے کو کہ پڑی اگر  
 مست ہو جا و بقول ائمہ کثافی و مالک لائل اللہ ربہ صل اور درست ہو سکر کہ سنا عمر کا اگرچہ کوئی چیز اور وہین لگور یا کوا و رشید و نا  
 تو نہیں اور رشید و نا اور محمد بن اعسن قیام شے ہو سے برتنوں اور لگور ہی کے برتنوں میں ف اس واسطے کہ حدیث سے  
 میں لگور یا کوا

اور اگرچہ وہین شدت ہو جا و لیکن ان نہیں کا اس مقدار تک یہاں درست ہو کہ نشہ کرے اور وہو واک قصد  
 شے پر بلکہ تو تیکے لے استعمال کرے ف اور زام صاحب کے نزدیک بھی حرام ہو دلیل امام اعظم کی حدیث ہوئی کہ کہ فرمایا حضرت نے  
 حرام کیا اللہ تعالیٰ نے عمر کو ہا کل اور اور سکر کا کو بقدر سکر روایت کیا اور سکو عقلی سے اور کہا کہ اسادین و سکی عبدالرحمن بن جمل نے  
 اور حدیث اور سکی طبر مغفوطہ طبر البتہ یا بن عباس سے متواتر روایت کی اور سکو ابو حنیفہ اور ابو یوسف نے جیسا گذر اور  
 روایت کیا لائل الی سے ملت کو شلت کی حضرت عمر سے تو حرام امام صاحب کے نزدیک صرف تو کاپا یا لہ و جس سے نشہ ہوا اور شدہ  
 اور شافعی اور مالک کے نزدیک یہ سب حرام ہیں تمیز و تکریر ان کا اسلئے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس چیز کا کثیر سکر  
 سوا و سکا قلیل بھی حرام ہو روایت کیا اور سکو احمد اور چاروں عالموں نے جاری ہے اور صحیح کیا اور سکو ابن حبان سے اور روایت  
 کی ابو داؤد اور ترمذی سے علی شے سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس چیز کا ایک فرق مسکو ہو و و سکا ایک  
 کنت بھر بھی حرام ہو اور بہت سے علما نے فرمایا کہ محمد سے قول یہاں لائے میں اسلئے کہ فاسق ان چیزوں کا استعمال  
 کرنے ہیں اسلئے سکر کے اور شدہ امام اعظم کہ حدیث میں نہیں تو نہیں اتد اعظم صل اس طرح درست ہو غلطیاں یعنی تھوڑا لگور  
 خشک ہو گا کہ تھوڑا لگور یا کوا اگرچہ وہین شدت ہو جا و لیکن ان نہیں کا اس مقدار تک یہاں درست ہو کہ نشہ کرے اور وہو واک قصد  
 ف دلیل علت کی اور حدیث ہی جسکو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا علی شے صدیقہ سے کہ ہم نے بھی بھر لائے بھی بھر لگور خشک بھگو  
 دیکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سو جو صبح کو ترک کرتے تھے تو آپ شام کو او سکو پیتے تھے اور جو شام کو ترک کرتے  
 تھے تو صبح کو او سکو پیتے تھے اور محمد بن اعسن کے کہ لائل ابن مرین بلان ابن عمر کا ابن زیاد کو غلطیاں روایت کیا ہی اور وہ جو حدیث  
 باور میں جسکو روایت کیا ایہ ستر سے ملالت کی منقول ہو تو محمول ہو و پرا تدا اسلام کے ہر ایک صل اس طرح درست ہو غلط  
 شدہ اور باخبر لگور یا کوا اگرچہ وہین شدت ہو جا و لیکن ان نہیں کا اس مقدار تک یہاں درست ہو کہ نشہ کرے اور وہو واک قصد  
 و ایک حدیث کی اگرچہ بہت ہو جا و اور محمد کے نزدیک یہ سب حرام ہیں مطلقاً اور یہی مفتی بیہو اور اسکے شے و لے کو کہ پڑی اگر  
 مست ہو جا و بقول ائمہ کثافی و مالک لائل اللہ ربہ صل اور درست ہو سکر کہ سنا عمر کا اگرچہ کوئی چیز اور وہین لگور یا کوا و رشید و نا  
 تو نہیں اور رشید و نا اور محمد بن اعسن قیام شے ہو سے برتنوں اور لگور ہی کے برتنوں میں ف اس واسطے کہ حدیث سے  
 میں لگور یا کوا



حدیث عدی بن حاتم میں لفظ کلب کا وارد ہوا اور کلب اطلاق زمان عرب میں ہر دوسرے پر ہوتا ہو یا ان کے تیر سونگی  
برایں بشرطیکہ تعلیم یافتہ ہوں **فصل** ایسے کہ کلام اللہ میں وہاں تک کہ کسی قیدی ہو دوسرے یہ کہ الی تعلیم بخشی گئے ہوں  
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہم شکار کرتے ہیں اپنے لئے تعلیم اور غیر مسلم سے تو فرمایا ہے کہ جو شکار کرے اپنے  
کے معلم سے بسم اللہ مگر سوکھا اوسکا اور جو شکار کرے غیر معلم سے اور اوس جانور کو بیچ کر لے تو کھا اوسکو بی بی  
ذکات اوسکا شکار درست نہیں **تو** روایت کیا اوسکو بخاری سلم نے **صل** اوس کسی مقام پر شکار کرے کہ وہ مسلم کا رہنما **فصل**  
اسوائے کہ کلام اللہ میں جلیج کا لفظ وارد ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ جرات ضرور ہو اور یہی ظاہر روایت ہو اور اسی  
تو ہی بخاری ابو یوسف کے نزدیک جرات شرط نہیں **فصل** اڈرا و نکو مسلمان یا اہل کتاب بسم اللہ مگر چھوٹے  
**فصل** اسوائے کہ حدیث عدی میں بسم اللہ کہنے کا امر ہو اور اسی حدیث میں ہو کہ عدی نے کہا یا رسول اللہ میں اپنا کتا  
بسم اللہ مگر چھوڑتا ہوں اور اوسکے ساتھ اسکا در کتا آجاتا اوب میں نہیں جانتا کہ شکار کو کس کتے سے چڑا تب فرمایا  
ہے کہ نہ کھا اوسکو ایسے کہ قتل ہونے کے پر بسم اللہ کہی جو دوسرے کے پر تو اگر کتا چھوڑے والا تجھ سی جو یا مسلمان مگر  
عدا بسم اللہ ترک کر دیو سے تو درست نہیں **فصل** اڈرا و شکار ایک جانور ہو متعلق یعنی جو اپنے پیچھے پڑتا ہو  
یا ہون سے یا پرون سے اور وحشی ہو **فصل** ذکات اختیار ہی اوس میں ہونے کے توجہ جانور کو کون سے افس  
پر لگایا تو متعلق ہو لیکن متوجہ نہیں ہو چکا شکار حال میں چھٹس گیا یا کنوین میں مگر کیا یا شست کیا ہوا اسکو کسی  
متوجہ سے تو وہ متوجہ ہو لیکن غیر متعلق ہو گا فی الاصل تو ایسے جانور دن میں ذکات اختیار ہی یعنی بیچ کر کھانے کے  
لیے ضروری ہو صرف ارسال جانور اوندہ تم سے حلال ہونے کے **صل** اڈرا و س کلب تعلیم کے ساتھ دوسرا کلب جسکا شکار  
درست ہو **فصل** جیسے وہ کلب غیر مسلم ہو یا جو سی کا ہو یا شکار کے لیے چھوڑا نہ گیا ہو یا بسم اللہ عند ذلک کر کے چھوڑا  
گیا ہو گا فی الاصل **صل** شریک نہ ہو **فصل** البیبا اسی حدیث عدی بن حاتم کے جو اور گندی **صل** اڈرا و  
کلب تعلیم یافتہ مگر بعد ارسال کے **فصل** تاکہ اوسکا شکار کرنا ارسال کی طرح منسوب ہے تو اڈرا و کلب بعد ارسال کے  
آرام کے لیے پھر ہے یا کچھ کھائے گئے یا شیب کرے پھر شکار کرتے شکار درست نہیں ایسے کہ بیشکار ارسال سے نہوگا  
مگر اگر کلب نے بطور خود شکار کیا بخلاف اس کے کہ چھوڑا کر کے لیے چھوڑا اور وہ چھپے بال طریق حلقہ اور گھاس شکار  
کی کو میں نہ بطریق استرحا در آرام کے پھر شکار کو کر داکہ یہ درست ہو اور اگر کتا بھی ایسی عادت چیتے کی کرے تو بھی درست  
ہو درختار و طخاوی **صل** اسی کا تعلیم یافتہ ہو یا نہ ہو اگر میں بار شکار کرے اور اوس میں نہ کھائے اور بار تعلیم یافتہ ہو یا نہ ہو  
جب بکار نہ لے کر لے لے لے ایسی مضمون اڈرا و میں عباس سے کہنا یعنی نے تخریج میں کہہ کر غریب و غنیمت کہتا ہوں  
روایت کی نام محمد بن آمار میں سند صحیح ابن عباس سے کہ کہا انھوں نے جس جانور کو کرے تیرا کتا تو اگر معلم ہو تو کھا اوسکو  
اور جو وہ اوسین کھا لے تو نہ کھا اوسکو اور لیکن بآزار و تشاہین تو کھا اگرچہ وہ اوسین سے کھا لیوے ایسے کہ تعلیم  
اوسکی یہ ہو کہ بکار نہ لے جلا اوسے اور تو اوسکو ارمین سکنا کھا اچھوڑ دے کہا نام محمد بن کہ ہم اسی قول  
سے اخذ کرتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ **صل** تو اگر بار شکار میں سے کھا لیوے تو وہ شکار کھانا درست ہی





اور مکان اور مکمل مرہون نہیں ہوا سوا سطلہ کہ یہ اتصال خلقی نہیں ہو کہانی الاصل مع تفصیل **ص** تو اب پرانی نام  
 ہو گئی اور تخلیق میں نہیں ہوئے ہرگز کے **ف** تخلیق یہ ہو کہ رہن شو مرہون کو ایسے مقام میں کہ جو سے کہ مرہون اس کے  
 لینے پر تہ در ہوا کہ وہ ظاہر راویہ نہیں ہوا اور یوسف سے منقول ہو کہ شو منقول میں قبضہ ثابت نہیں ہوتا کہ نقل سے اس سطلہ کہ رہن  
 قبضہ جو جب ہو اس سطلہ ضمان کے لئے نہ ہو جب اس نام مالک کے نزدیک لازم ہوا جہاں رہن بدون قبضہ کے کہانی الاصل **ص**  
 تو جب شو مرہون مرہون کے قبضہ میں آگئی تو اب مرہون اس کا ضمان ہو گیا **ف** اور شافعی کے نزدیک مرہون پر بالکل ضمان نہیں  
 ہو بلکہ شو مرہون اس کے پاس رہا نہ ہو اور شو مرہون کے تلف ہوا جائے سے وہ حق ساقط ہوا گا اس سطلہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ السلام کہ وہ نہیں روٹی جاویں گے جسے اس کو شو مرہون رکھا اسی کے لیے میں منع اس کے اور اسی پر ہوا وان ہوا کہ روٹی  
 کیا اس کو این جان لئے صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے اور کہا ابو داؤد نے کہ حدیث کی جاویں رہن اس کی قدر  
 ہو کہ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور باقی کلام سعید بن المسیب کا ہو نقل کیا اس کو زہری نے اس لئے اور کہا کہ یہ صحیح ہو  
 اور روایت کیا اس کو شافعی نے مرسلہ سعید بن المسیب سے کہ شافعی نے کہ مسلم میں حدیث کے یہاں کہ تادان مرہون کا رہا نہ  
 ہو پر اور وہ اس کے ہلاک سے ساقط ہوا گا اور دلیل ہماری قول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اس سطلہ مرہون کے  
 جب اس کے پاس مرہون رکھو ہلاک ہو گیا کہ تیرا حق جاتا رہا یعنی میں ساقط ہو گیا روایت کیا اس کو ابو داؤد نے حوالہ میں  
 عطاء سے اور بھی روایت کیا ابو داؤد نے عمار میں اور زاعمی سے مرسلہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ مسلم نے رہن نبوض  
 اس چیز کے ہو جس میں مرہون ہو کہا ابن القطن نے کہ یہ حدیث مرسل صحیح ہو اور کمالا اسی نے ابو الراقی سے اس سطلہ  
 صحیح کہ کہا انھوں نے پایا میں نے اون فقہاء کو کہ جگہ قول کا اعتبار ہو اون میں سے سعید بن المسیب اور عروہ بن الزہیر  
 اور تادم میں کہ کہا ابن سعد نے رہن ابو حنبلہ اس چیز کے ہو جس میں رہن ہو یعنی جب مرہون ہلاک ہوا گا اور قیمت  
 دارہ کی پوشیدہ ہو اور رفع کرتے تھے اس کا ایک ثلث طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا صاحب دیہ سے کہ اجام  
**ص** صاحب دارہ میں نے مضمون ہوئے رہن کے کہ اختلاف کیا انھوں نے کیفیت ضمان میں تو قول شافعی کا  
**ف** اور اس جماع کے اور مراد اس حدیث سے یہ ہو کہ رہن مرہون روک نہیں سکتا اس طرح پر کہ رہا نہ ہو کہ وہ جو چاہے  
 مضمون کیا باسے اپنے سے جیسے طاؤس اور ابراہیم غنمی وغیرہم اللہ اور ذکر کیا مالک نے موطا میں اس حدیث کو مرسلہ  
 کہانی الاصل **ص** اور اگر مراد ہو کہ مرہون کا کہ تھویر اور کسی ہو کہ رہن ایک شو کو رہن کرے اور قیمت اس کی دین سے زیادہ ہو کہ  
 ہوا کہ مراد مالک کیا یا زیادہ کہ اس میں عباد و برادر کرے گا تو وہ چیز میری ہو جاویں یا رہا نہ ہو کہ یوسف کہ اگر میں دین  
 کن نہیں زیادہ جزا نہیں سزاوار ہو گا رہن لیکر آوے تو مرہون اس کو ملے گی پس اگر تلف ہو جاویں تو مرہون پر  
 درجہ اس کے سر کی جانب میں ہوا اگر ایک نہ **ص** میں سے **ف** یعنی اگر دین کم ہو گا اور قیمت زیادہ تو تادان دین سے  
 ہو گا اور مرہون کی جانب سے نہ ہو کہ مرہون برابر ہو نہ اگر دین سے جیسا بیان اس کا ہوتا ہو  
 سوال پر زیادہ دین ملے **ص** اگر مراد ہو کہ مرہون برابر دین تو دین ساقط ہو جاوے گا اور اگر قیمت مرہون کی زیادہ

اور اگر مراد ہو کہ مرہون برابر دین تو دین ساقط ہو جاوے گا اور اگر قیمت مرہون کی زیادہ



یہ اور دین کی ہر حق قدر دین سے زیادہ ہو وہ مرتب کے پاس اساتیر کے پاس میں ضامن اور مکار مرتب کو در صورت  
 ہلاک کیجئے دنیا ہو گا **ص** اور جو دین زیادہ ہو وہ مرتب کے پاس ہی تو بقدر قیمت دین ساقط ہو جاوے گا اور بقدر دین اسکی  
 قیمت برزائے جو اوتنا مرتب اس سے اور لیکھا **ف** مثلاً زید نے عمرو کے پاس ایک گھوڑا رکھ رکھا سوار وہ یہ رباب وہ  
 گھوڑا ہلاک ہو گیا تو اگر گھوڑے کی قیمت بھی سوار دین تھی تو رباب برابر دونوں حیثیت کا وٹیکہ نہ بڑھو عروت کچھ لیکھا  
 عمرو کچھ زید سے اور جو گھوڑے کی قیمت سو اور وہ یہ تھی تو بھی سو اور وہ یہ تو دین کے ساقط ہونے اور یہ کہیں نہ بڑھے گا  
 اساتیر تھے عمرو اس تو اسکا تاوان عمرو نہ لیکھا اور جو قیمت اسکی پچھرو وہ یہ تھی تو عمرو کہیں وہ یہ نہ بڑھے لیکھا اور پچھرو  
 ساقط ہو جاوے گا **ص** اور مرتب کو جائز ہو ایسا دین طلب کرنا کہ اس سے اور قید کرنا کہ اس کو اپنے دین کے بدلے  
 میں اور جو اس دین سے مرہون کا بعد فسخ ہو جائے عقدر ہیں کے یہاں تک کہ اپنا دین وصول کر لے یا عادت  
 کر دیوے اور نہیں جائز ہو مرتب کو نفع اٹھانا مرہون سے مثلاً غلام لونڈی مرہون سے خدمت لینا یا مکان مرہون  
 میں سکونت کرنا یا پارے مرہون کو بیٹا کرنا یا عمارت دینا **ف** اس واسطے کہ حدیث سعید بن اسیب میں کہ شہر میں  
 کے منافع راہن کے ہیں روایت کیا اسکو ابن حبان نے صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں کہ جب اسکی اجازت دیکھو  
 مرتب کو نفع اٹھانے کی تو درست ہے اور بعضوں سے کہنا کہ مرتب کو فائدہ دینا اجازت سے بھی راہن کی درست نہیں اسلئے  
 کہ یہ رباب و محار اور خطاوی میں ہے کہ قول اول مفتی ہے اور قول ثانی محمول ہے تقویٰ **ص** نیز اگر مرتب اس سے بڑھ  
 حاصل کیا تو وہ مندرجہ ہو گیا کہ اس میں باطل ہوگی اس قدر ہی سے اور جب مرتب اپنا دین طلب کرے تو اسکو شہر مرہون کے  
 حاضر کرنا حکم ہو گا **ف** اگر جب شہر مرہون کے حاضر کرنے میں قوت ہو و بوجہ ہو جو کہ کسی معتد یا اس کے لئے ہے  
 در محار **ص** پس اگر مرتب سے مرہون کو حاضر کر دیا تو اسکا پورا دین اسکو دیا جاوے گا پہلے پچھرو مرہون اس میں  
 دیکھا ہوگا اور اگر مرتب سے ایسا دین طلب کیا کسی اور شہر میں سوا اس شہر کے جہاں حد رہن ہو اٹھا تو اگر مرہون کے لئے دین  
 بار و راسی کی مستقت ہو تو مرہون کو حاضر کرنا پڑے گا ورنہ نہ لیکھا اور دین اسکو دینا ہوئے کے بغیر ضرر کرنے مرہون کے **ف**  
 اور قسطنطینی نے نقل کیا ذخیرہ سے کہ اگر مرتب مرہون کے حاضر کرنے پر قادر ہو جاوے جو وہ مرہون کے تو اسے حاضر کر لیکھا  
 حکم ہو گا لیکر اگر راہن دعویٰ تلف ہو جائے مرہون کا کرنا ہو گا تو مرتب سے حلت اس کے عدم تلف پر لے سکتا ہے اور اگر اسکا  
 بدل بہن با قسط کھرا ہو تو ہر قسط کے وقت مرہون کا حاضر کرنا بعضوں کے نزدیک ضروری اور بعضوں کے نزدیک اگر  
 راہن دعویٰ ہلاک مرہون کا کرنا ہی تو احسان ضروری ورنہ بے فائدہ ہے ورنہ پچھرو خطاوی **ص** اور مرتب کو حکم ہو گا احسان  
 رہن کا جب وہ دین طلب کرے اس صورت میں کہ اس سے مرہون کو کسی عدل کے پاس رکھا ہو و اسکی طرح حکم ہو گا احسان  
 نہیں کہ اس کا اگر مرتب سے شہر مرہون کو راہن کے حکم سے سید الا ہو گا جب تک کہ اس میں یا وصول نہ کرے اگر مرتب نے قسطن  
 قسطن کیا ہو گا اور جو قسطن جس کیلئے ہو گا تو اسکو احسان نہیں کا حکم ہو گا اسلئے مرتب کو حکم ہو گا کہ اس کو شہر مرہون نہ بھیجے دیوے  
 جب تک اپنا دین وصول نہ کر لے اسی طرح اگر راہن نے کچھ دین ادا کیا تو مرتب کو حکم ہو گا کہ بقدر اس کے اسباب مرہون  
 پچھرو دے جب تک کہ کوڑی کوڑی اپنا روپیہ نہ پالے اور مرتب کو یہ ضروری کہ حفاظت شہر مرہون کی آپ کرے یا اپنے

یہ اور دین کی ہر حق قدر دین سے زیادہ ہو وہ مرتب کے پاس اساتیر کے پاس میں ضامن اور مکار مرتب کو در صورت  
 ہلاک کیجئے دنیا ہو گا **ص** اور جو دین زیادہ ہو وہ مرتب کے پاس ہی تو بقدر قیمت دین ساقط ہو جاوے گا اور بقدر دین اسکی  
 قیمت برزائے جو اوتنا مرتب اس سے اور لیکھا **ف** مثلاً زید نے عمرو کے پاس ایک گھوڑا رکھ رکھا سوار وہ یہ رباب وہ  
 گھوڑا ہلاک ہو گیا تو اگر گھوڑے کی قیمت بھی سوار دین تھی تو رباب برابر دونوں حیثیت کا وٹیکہ نہ بڑھو عروت کچھ لیکھا  
 عمرو کچھ زید سے اور جو گھوڑے کی قیمت سو اور وہ یہ تھی تو بھی سو اور وہ یہ تو دین کے ساقط ہونے اور یہ کہیں نہ بڑھے گا  
 اساتیر تھے عمرو اس تو اسکا تاوان عمرو نہ لیکھا اور جو قیمت اسکی پچھرو وہ یہ تھی تو عمرو کہیں وہ یہ نہ بڑھے لیکھا اور پچھرو  
 ساقط ہو جاوے گا **ص** اور مرتب کو جائز ہو ایسا دین طلب کرنا کہ اس سے اور قید کرنا کہ اس کو اپنے دین کے بدلے  
 میں اور جو اس دین سے مرہون کا بعد فسخ ہو جائے عقدر ہیں کے یہاں تک کہ اپنا دین وصول کر لے یا عادت  
 کر دیوے اور نہیں جائز ہو مرتب کو نفع اٹھانا مرہون سے مثلاً غلام لونڈی مرہون سے خدمت لینا یا مکان مرہون  
 میں سکونت کرنا یا پارے مرہون کو بیٹا کرنا یا عمارت دینا **ف** اس واسطے کہ حدیث سعید بن اسیب میں کہ شہر میں  
 کے منافع راہن کے ہیں روایت کیا اسکو ابن حبان نے صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں کہ جب اسکی اجازت دیکھو  
 مرتب کو نفع اٹھانے کی تو درست ہے اور بعضوں سے کہنا کہ مرتب کو فائدہ دینا اجازت سے بھی راہن کی درست نہیں اسلئے  
 کہ یہ رباب و محار اور خطاوی میں ہے کہ قول اول مفتی ہے اور قول ثانی محمول ہے تقویٰ **ص** نیز اگر مرتب اس سے بڑھ  
 حاصل کیا تو وہ مندرجہ ہو گیا کہ اس میں باطل ہوگی اس قدر ہی سے اور جب مرتب اپنا دین طلب کرے تو اسکو شہر مرہون کے  
 حاضر کرنا حکم ہو گا **ف** اگر جب شہر مرہون کے حاضر کرنے میں قوت ہو و بوجہ ہو جو کہ کسی معتد یا اس کے لئے ہے  
 در محار **ص** پس اگر مرتب سے مرہون کو حاضر کر دیا تو اسکا پورا دین اسکو دیا جاوے گا پہلے پچھرو مرہون اس میں  
 دیکھا ہوگا اور اگر مرتب سے ایسا دین طلب کیا کسی اور شہر میں سوا اس شہر کے جہاں حد رہن ہو اٹھا تو اگر مرہون کے لئے دین  
 بار و راسی کی مستقت ہو تو مرہون کو حاضر کرنا پڑے گا ورنہ نہ لیکھا اور دین اسکو دینا ہوئے کے بغیر ضرر کرنے مرہون کے **ف**  
 اور قسطنطینی نے نقل کیا ذخیرہ سے کہ اگر مرتب مرہون کے حاضر کرنے پر قادر ہو جاوے جو وہ مرہون کے تو اسے حاضر کر لیکھا  
 حکم ہو گا لیکر اگر راہن دعویٰ تلف ہو جائے مرہون کا کرنا ہو گا تو مرتب سے حلت اس کے عدم تلف پر لے سکتا ہے اور اگر اسکا  
 بدل بہن با قسط کھرا ہو تو ہر قسط کے وقت مرہون کا حاضر کرنا بعضوں کے نزدیک ضروری اور بعضوں کے نزدیک اگر  
 راہن دعویٰ ہلاک مرہون کا کرنا ہی تو احسان ضروری ورنہ بے فائدہ ہے ورنہ پچھرو خطاوی **ص** اور مرتب کو حکم ہو گا احسان  
 رہن کا جب وہ دین طلب کرے اس صورت میں کہ اس سے مرہون کو کسی عدل کے پاس رکھا ہو و اسکی طرح حکم ہو گا احسان  
 نہیں کہ اس کا اگر مرتب سے شہر مرہون کو راہن کے حکم سے سید الا ہو گا جب تک کہ اس میں یا وصول نہ کرے اگر مرتب نے قسطن  
 قسطن کیا ہو گا اور جو قسطن جس کیلئے ہو گا تو اسکو احسان نہیں کا حکم ہو گا اسلئے مرتب کو حکم ہو گا کہ اس کو شہر مرہون نہ بھیجے دیوے  
 جب تک اپنا دین وصول نہ کر لے اسی طرح اگر راہن نے کچھ دین ادا کیا تو مرتب کو حکم ہو گا کہ بقدر اس کے اسباب مرہون  
 پچھرو دے جب تک کہ کوڑی کوڑی اپنا روپیہ نہ پالے اور مرتب کو یہ ضروری کہ حفاظت شہر مرہون کی آپ کرے یا اپنے



لیکن کیا حالت آج درست ہو کرانی لافیل ص اور رہن بوجھل وں میں کے جو مضنوں بغیر باو یعنی ہر چیز جس کا نام وان  
 مثل یا قیمت سے ہیں جو چیسے رہن بوجھل وں میں کے جو مال کے قبضے میں ہوں یعنی بائع سے مبیع کو بیجا لیکن  
 اور کو تسلیم نہیں کیا مشتری کو اب بائع مشتری کی شکایت کے لیے کوئی چیز بے میں مبیع کے کو کر دیکھ تو یہ رہن با جائز  
 ہو اس واسطے کہ اگر مبیع ہلاک ہو جائے تو بائع اور کا ضمان نہ لگائے مثل قیمت سے لیکن غن البتہ ساقط ہو جائیگا اور وہ بائع  
 حق کو کرانی لافیل ص اور رہن بوجھل وں میں کے جو مضنوں بغیر باو یعنی ہر چیز جس کا نام وان  
 پاس کوئی چیز بائی کر دیکھ تو یہ رہن بائع اور جمال ضمان ہو اور اصل فیصل کی شکایت کے لیے کوئی چیز جو پاس کر دیکھ  
 کرے تو درست ہو کرانی لافیل ص اور قصاص کے خواہ قصاصن النفس ہو یا دون النفس یعنی تیرہ قصاص وں میں  
 ہو تو وہ، سی کے پاس کوئی چیز بائی کر دیکھ تو اس لیے کہ قصاص نہیں ہو کے کا ص اور شفعہ کے ف است بائع  
 یا مشتری سے کوئی شے کر دیکھ تو سی شفعہ یا اس مکان کا شفعہ چھوڑے تو یہ رہن بائع یا اس لیے کہ شفعہ کا کوئی دین بائع وں میں  
 پر نہیں ہو ص اور بوجھل وں میں کے جو مال کے قبضے میں ہوں یعنی بائع سے مبیع کو بیجا لیکن  
 شرعاً منع ہیں اور ان کی اجرت کچھ لازم نہیں ہو ص اور غلام حالی یعنی جس سے کوئی قصور ہو یا ہو یا غلام مردوں کے لیے  
 میں ف اس واسطے کہ مولیٰ پر اور کا ضمان نہیں ہو کہ یہ کہ اگر وہ غلام ہلاک ہو جائے تو مولیٰ کو کچھ دینا نہ پڑے گا تو جب ان میں  
 میں رہن صحیح ہو تو ان میں مرہون کو مرہون سے لے سکتا ہے اور اگر قبل طلب اہل مرہون مرہون میں پاس تلف ہو جائے تو  
 مفت تلافی ہو جائیگا اس واسطے کہ مرہون بائع کے لیے کوئی حکم ضمان کا نہیں ہو تو باقی رہا بقضہ مرہون کا مالک کی اجازت سے  
 کرانی لافیل ص اور نہیں صحیح ہو رہن کھانا اور رہن لینا خر کا مسلمان کو اگرچہ ذمی رہن لیے تو اگر مسلمان نے خر خر کا  
 ذمی یا اس روہ خر کھانے ہو گیا تو ذمی پر کچھ تاوان نہیں ہو اور جو ذمی سے مسلمان پاس خر کھانا اور ذمی تلف ہو گیا تو مسلمان پچھانے  
 اور کا ف اس واسطے کہ خر ذمیوں کے حق میں مال مقوم ہو مسلمان کے حق میں کرانی لافیل ص اور صحیح ہو رہن عوض میں اور  
 عین کے جس کا ضمان مثل یا قیمت سے لازم آتا ہے جو عین میں منصوب یا بدل خلع کے یا بھر یا بدل صلح کے قتل عدوت سے  
 ف اس لیے کہ یہ چیزیں اگر بیسہا قائم ہوتی ہیں تو عین احب ہوتا ہے اور جو تلف ہو جاتی ہیں قتل یا قیمت یا عین ہوتی ہیں تو عین  
 میں صحیح ہو کرانی لافیل ص اس لیے کہ عین احب ہے اگرچہ عین موعود ہو ف یعنی مرہون اور کا وعدہ کرے شکار ایلے ایک  
 چیز بائی کر دیکھ تو عین بائع اور اس کو مستقر دیکھ کر حق فی ص تو اگر اس صورت میں ہوں ہلاک ہو جائے تو مرہون میں تو مرہون  
 حیت روئی کا دینے و سدہ کیا تھا وینا لازم آوے گا ف جب عین موعود مرہون کی قیمت کے برابر یا کم ہو تو اگرچہ کم ہو تو  
 قیمت بھی لازم آوے گی اور اس قید کا ذکر سن میں اس لیے نہیں کیا کہ ظاہر ہو ہی ہو کہ عین موعود قیمت مرہون سے زیادہ ہو گا اور جو بڑا  
 نادر یا نادر ہو تو حکم اور کا ساق ساق ہو جس سے ہی پر اعتماد کر کرانی لافیل ص اور بے میں اس مال اور مسلم فیکہ کے عقد مسلمین  
 اور ترک کے عقد صرف میں صحیح ہو تو جب اس مال یا حق صرف کے بے میں رہن کیا تو اگر مرہون تلف ہو گیا قبل جاریہ عقد تقدیر  
 کے تو عقد مسلم اور صرف تمام ہو گئے اور مرہون یا حق یا چکا اور جو تقدیرین چاہے ہو کے قبل اور اگر اس مال یا حق صرف اور مرہون  
 کے ہلاک ہونے کے تو صرف اور مسلم باطل ہو گئے ف اور جو مرہون بے میں مسلم فیکہ ہو یا حق یا چکا یا مسلم یا صحیح ہو تو جب عین

[illegible][illegible]



مشروط ہو تو اس کے موقوف کرنے سے باوجود اس کی موت سے وہ مکمل محض ہوگا بلکہ اگر مکمل ہو جائے تو  
 نکاح صحیح رہے گا اور اس کا اور شیا ویسی قائم مقام ہوئے ہوگا اور ابو یوسف کے نزدیک یہی اس کا صحیح کہہ سکتا ہے  
 فی الاصل مقرر ہے کہ مکمل یا علیٰ سبب سے تمام میں جبر کیا جائے گا اور بیع کے یعنی حاکم اور کوئی دیگر کی طرف سے بیع  
 تو مکمل ہوگا اور اگر بیع نکاح کے بعد عقد ہر کے مشروط ہوئی ہو تو اس کا بھی حکم یہی ہے **وص** تو اگر اس میں مکمل یا علیٰ  
 مکمل کو مقرر ہون کی بیع و نکاح کی نیت میں بھی درست ہے **وف** ایسے کہ مکمل کرنا اس کی حیات میں بھی بغیر موجودگی اور نکاح کے  
 بیع درست ہے **وص** اگر اس میں مرہون کے لیے کسی کو مقرر ہون کا بیع ہر دونوں کی رضامندی کے نہیں ہو سکتا اگر عدل  
 قضا کے عدل کی پوری ہو جائے اور اس میں غالب ہو تو مکمل پر جبر کیا جائے گا اور بیع صحیح مرہون کے اگر عدل و نکاح کے بعد ہر کے مشروط  
 ہو اور صحیح تو قول میں جیسے مکمل یا علیٰ سبب سے بوجہ مکمل ہو تو اسے حصہ سے جبر کیا جائے گا اگر شوہر مرہون کو  
 عدل سے پہلے لاٹو اور نکاح کر دے اس میں عدل کے پاس تلف ہو جائے تو مکمل ہوگا ایسا ہوگا جیسے شوہر مرہون  
 تلف ہو جائے سو اگر عدل نے زرع مرہون کا مرہون کو دید یا ب دہ شوہر مرہون مارا ہر کے اور کسی نکاح اور مرہون شری  
 پاس تلف ہو گیا ہو تو شخص مستحق کو اختیار ہے اگر وہ تادان اس سے لے لے قیمت مرہون کا اسے کہ وہ غالب ہو تو بیع اور قبضہ  
 مرہون کا میں پر دونوں صحیح ہو جائے گا سوا اس کے کہ مرہون کا مالک ہو گیا ہو جہاں اسے ضمان کے اور عدل تادان عدل سے لے لے  
 قیمت مرہون کا اسے کہ وہ عدل کو سبب بیع اور قبضہ کے تو عدل کو اختیار ہوگا یا اس سے ضمان کے قیمت مرہون کا تو بیع اور  
 قبضہ مرہون کا میں پر دونوں صحیح ہو جائے گا یا عدل مرہون سے پھر لے لے اور عدل تادان اس سے لے لے قیمت مرہون کا میں پر  
 وصول کر لے اور عدل مرہون شری پاس ہو جائے تو مستحق اپنی بیع اور اس سے لے لے قیمت مرہون کا میں پر وصول کر لے  
 پھر عدل کو اختیار ہے وہ عدل تادان اس سے لے لے قیمت مرہون کا میں پر وصول کر لے اور عدل مرہون شری پاس ہو جائے تو مستحق  
 اپنا دین پھر لے لے اور عدل تادان اس سے لے لے قیمت مرہون کا میں پر وصول کر لے اور عدل مرہون شری پاس ہو جائے تو مستحق  
 ہو تو عدل صرف مرہون پر رجوع کرے گا اور عدل تادان اس سے لے لے قیمت مرہون کا میں پر وصول کر لے اور عدل مرہون شری پاس ہو جائے تو مستحق  
 کو اس میں سے حکم سے بیجا اور عدل تادان اس سے لے لے قیمت مرہون کا میں پر وصول کر لے اور عدل مرہون شری پاس ہو جائے تو مستحق  
 عدل اس کا رجوع مرہون پر کرے گا کہ فی الاصل **ص** اگر مرہون تلف ہو گیا مرہون پاس بعد اس کے معلوم ہو کہ وہ سوا اس میں  
 کے اور کسی کا تھا اور اس شخص مستحق نے قیمت اس میں سے بھری تو مرہون ہلاک ہو جو بعض میں کے **ف** یعنی ہر  
 اس ضمان سے ہلاک ہو گیا اس شوہر مرہون کا اور مرہون سبب ہلاک مرہون کے گویا پناہ دین یا چکا **ص** اور جو  
 مستحق نے قیمت اس میں سے بھری تو مرہون تادان اس میں سے قیمت اور اس پناہ دین بھی وصول کر لے

### باب بیان میں تصرف و جنایت کے مرہون میں

اگر با اجازت مرہون تادان اس شوہر مرہون کو بیجا لاٹو بیع مرہون کی اجازت پناہ دین اس کا کرنے پر موقوف ہے اگر مرہون  
 اجازت دے بی تو قیمت مرہون کی رہے گی اس میں اس شوہر مرہون نے اجازت نہ دی بلکہ بیع کو نسخ کیا تو نسخ ہوگی صحیح تو قول  
 میں نہیں شری کو چاہیے کہ صبر کرے بیان یہ کہ مرہون چھوٹ جاوے یا اس امر کا رافعہ کرے قاضی تک تادو بیع کو نسخ

کرومیعے **ف** مانا پاپیہ کہ مرتن جب فتح کرے یہ راہیں کو تو ایک دروایت میں جہل و جاہلی ہو گئی تھی جو کہ فتح ہو کر فتح  
 ہوئی اس واسطے کہ حق اس کا محسوس نہ ہوں گا، اور بعد ازل نہیں ہوا، انتقاد اس عقد سے پہلے ہی ہونے لگا تھا، عقد خود قیود کا  
 قیلاصل **ص** اور صحیح ہے، راہن کو انرا ذکر دینا اور مبرک کر دینا اسام و لہجہ امر ہون کا تو اگرچہ اس مالدار ہوا اور توں کا یہ طریقہ  
 ہو تو مرتن یا دینا ہن سے لے لیتے، اگر دین مبادی ہو تو مرتن میں حق کی قیمت اہن سے لیکر مرتن کی ملکیت اور اس کو سوا دیک  
 کچھ جھوٹے اور جہاں میں غفلت ہو تو انرا ذکر کی صورت میں غلام سہی کرے کتر مال کے ادا کرے میں یعنی اگر قیمت کم ہو تو قیمت ادا کر  
 مشت کر کے اور جو دین کم ہو تو دین ادا کرے اگر جب مالک و دین والا ہو جاوے تو غلام اس سے بھر پئے اور تیرہ سوا سوا دیک کی سہی  
 کرے کل دین کا کرے میں اور مولیٰ پر رجوع نہیں کر سکتا اور اصل عاقبت کے ہو اگر راہن میں ہون کو تلف کر کے اور وہ مالدار ہو  
 توں اگر بلا مبادی ہو تو اسی وقت مرتن سے لیکر اور جو مبادی ہو تو اس کی قیمت لیکر رکھ جھوٹے لیکر اس کا دو شخص یعنی مرتن  
 تلف کر کے اور قیمت اس کی اس شخص سے وصول کر کے رکھ جھوٹے اور قیمت اہن کی دین کے وصول تک بیکار ہون کے اگر  
 مرتن سے مرتن کو عاریتاً دینے ہاں کو اور راہن پاس دے شو تلف ہو جاوے یا راہن یا مرتن ایک دوسرے کی اجازت سے کسی غیر  
 ثالث کو مرتن عاریتاً دینے اور اس کے نزدیک دے شو ہلاک ہو جاوے تو ضمان مرتن کو اس کا ساقط ہو جاوے گا **ف** یعنی اس کی ہلاک  
 سے دین مرتن کا ساقط ہو گا **ص** اور مستغیر کے پاس دے شو مفت تلف ہو گیا اور راہن یا مرتن سے ایک کو بوجہ بچاؤ کہ میرے ہتھ  
 سابقہ اس شو کو لیکر دین کر دینے تو اگر راہن سے شو مرتن کو خریدین کیا مرتن پر اور مرتن کو مرتن یا دے حقدار ہو اس شو مرتن  
 کا اور قرض خواہوں سے راہن کے تلف اس واسطے کہ حکم راہن کا یہ ہو کہ جب دین مرتن سے تو پئے قرضہ مرتن کا اس شو  
 کو بیکار دینے جدا سے جو کہ گداور قرض خواہوں کو راہن کے لیکر اور عاریت عقد غیر لازم ہے اور غیر منقولہ مال اس کا دلیل  
 میر مرتنوں ہونے کی نہیں کہیں تحقیق لہر میں مرتن ہوتا ہوا اور منقولہ تین ہوتا کذا فی الاصل **ص** اور اگر راہن  
 مرتن کو ان دینے مرتن کے استعمال کیا یا مرتن راہن سے مرتن کو عاریتاً کیوے اسے استعمال کے تو اگر مرتن کو  
 مل کے یا بدل کے ہلاک ہو جاوے تو مرتن اس کا خاص ہو گا **ف** مثل ہن کے **ص** اور جو حالت استعمال میں ہلاک ہو جاوے  
 تو خاص ہو گا **ف** اس واسطے کہ وہ ہلاک ہوا بشروطات واسطے قائم ہونے قبضہ عاریتہ درختہ **ص** صحیح ہو گیا  
 شو کا واسطے کر دینے کے تو مستغیر کو بوجہ شو کہ اس کو قبضہ بچاؤ کرے ہن کے استعارہ ظنی ہوا اگر میرے مستغیر کا ہوا  
 ہن کر نیکیو ساتھ مقدار دین کے جہن میں یہ یا مرتن میں یا شہر میں کے طور میں دین کے ساتھ مقید ہو گا اگر مستغیر کے ہن  
 کرے اور میں ہلاک ہو جاوے تو مولیٰ اسے اداں لےے گا اور عقد ہن میں دین میں مستغیر اور مرتن کے تمام ہو جاوے گا **ف** ایسے کہ  
 مستغیر کے ضمان سے اس شو کا مالک ہو گا **ص** اور میر مرتن سے اداں ہو تو مرتن یا دین اور جب قدر اداں ہو کر دینا  
 دو تو راہن سے بھر لےے اور جو مستغیر نے میر کے لئے کے خلاف نہ کیا اور وہ شو مرتن پاس تلف ہو گئی تو مرتن یا دین بچاؤ اگر  
 قیمت اس کی مثل میں کی ہو یا زیادہ ہو تو اور مستغیر بقدر اس دین کے جتنا اس نے مرتن سے پایا ہو میر کو بچاؤ قیمت اس  
 شو کی اور جو قیمت اس شو کی دین سے کم ہو وہ تو مرتن بقدر قیمت کے اپنا دین بچاؤ اور باقی راہن سے اور لیک  
**ف** یعنی جب مستغیر نے موافق کہنے میر کے عمل کیا اور شو مرتن میں مرتن پاس ہلاک ہو گئی تو اگر قیمت اس کی قیمت میں

اور زمین بھی دس دس تھے تو باہر میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 غنی اور دس دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 قیمت و سلی بندہ درم این لین بندہ کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 درم دس دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 دس دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 کو زمین کو باہر دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 دس دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 باہر دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 کے زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 ہر گز نہیں ہو سکتا کہ زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 اگر زمین کسی قسم کی جنایت تو زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 ہوگا اور جو زمین جنایت کرے زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 نے جنایت میں زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 کا زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 آمان یا اب میں زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 زمین کے اور دلیل اسکی اصل میں دیکھو کہ زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 حکم سے سورہ پیر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 غلام کو ایک ایسے غلام سے اور الا حکم کی قیمت سورہ پیر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 اس غلام کو کل دین ادا کر کے چھوڑا اور جو غلام مر ہوئے مقل خط کیا اور زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 نہ بھیجے گا تو اگر زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 معدون میں زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 کوئی وصی ہووے تو قاضی اور اسکی طرف سے ایک وصی مقرر کر دے و ف یہ جب ہو کہ اس میت کے ورثہ  
 کہا نہ نوین ورثہ ملک زمین ادن کے فوسے اور زمین میں صورت میں ان کے کدانی الاصل اور میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم

اور زمین بھی دس دس تھے تو باہر میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم

### فصل مسائل متفرقہ متعلقہ زمان کے بیان میں

ایک شخص نے شیر اور گور کو دیکھا کہ قیمت و سلی بندہ درم این لین بندہ کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 و دس دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم  
 مرگلی اور اسکی کھال دباغت کی گئی بعد دباغت کے اس کھال کی قیمت ایک دس دس تھے تھے بھی ترسے میں باہر پانچا اور ستیہ دس دس میر کو نشان چکا ہر ترسے میں زمین اور جو قیامت و سلی مید و درم











جیسے باپ اور بیٹے میں **ص** اصل کے مکاتب کے اور مدبر کے اور اپنے بیٹے کے غلام کے اور اوس غلام کے بھلے میں جس کے ایک حصے کا وہ مالک ہو اگر کوئی شخص غلام مرہون کو قتل کرے تو قاتل سے قصاص نہ لیا جائے گا جیسا کہ ہمیں اور مرتب جمع نویں **ف** اس واسطے کہ مرتب انک نہیں جو قصاص کا مالک ہو اور اگر مرتب قصاص لینے پر مستقل ہو تو مرتب کا حق دین میں باطل ہوتا ہے لہذا وجہ قصاص میں اجتماع عاقدین شرط ہوتا ہے مرتب اوسکی رضامندی سے ساقط ہو جائے گا فی الاصل **ص** اگر کوئی شخص مکاتب کو قتل کرے دیوہ اتنا مال چھوڑ جائے کہ بدل کتابت اوس سے ہوا اور اوس کے اور وارث بھی اوس کے ہوں اور مولیٰ بھی ہو تو قاتل سے قصاص نہ لیا جائے گا **ف** اس لیے کہ اختلاف کیا صحابہ نے ایسے مکاتب میں کہ وہ آزاد یا رقیق تو اگر آزاد یا رقیق تو مولیٰ اوس کا وارث ہے تو مولیٰ ہو تو صاحب حق مشتبہ ہو گیا پس قاتل سے قصاص نہ لیا جائے گا اگرچہ وارث اور مولیٰ دونوں مجتمع ہوں لکن فی الاصل **ص** اور جو سوا مولیٰ کے اور کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو لیکن مال مستقر نہ چھوئے جس سے بدل کتابت ادا ہو تو مولیٰ قصاص سے قتل سے لے سکتا ہے اور ساقط ہو جائے گا وہ قصاص جس کو کوئی شخص اپنے باپ پر روا تھا یا بیٹے **ف** اسبب حرمت ابوت کے کہ میں اسکی بہت ہیں مثلاً ایک شخص نے اپنی زوجہ کو قتل کیا اب قاتل کا بیٹا اوس نے وجہ کے طعن سے دلی قصاص ہوا تو وہ باپ سے قصاص نہیں لے سکتا یا ایک شخص نے اپنے سائے کو قتل کیا اور جو وارث شخص کی قتل استیفاء سے قصاص کے مرتکب ہو اوس کا بیٹا جو قاتل کے لفظ سے جو قاتل مقام ہوا اوس کا ایک شخص نے اپنی ساس کو قتل کیا اور زوجہ قاتل کی جو معتدہ کی بیٹی تھی قتل استیفاء سے قصاص کے مرتکب ہو اوس کا جو قاتل کے لفظ سے جو وارث ہوا قصاص کا لینے باپ پر ایک شخص نے اپنے حسرت کو قتل کر دیا اور اوس کا کوئی وارث نہ ہو تو زوجہ قاتل کے نہیں ہو لہذا اوس کے نہ وجہ قاتل قتل سکتا قصاص کے مرتکب ہو اوس کا لینے باپ پر وارث قصاص کا ہوا اتنا سب صورتوں میں قصاص ساقط ہوگا **ص** اور قصاص نہ لیا جائے گا اگر سب سے **ف** یعنی توار سے یا جو اسکے مثل ہو اگرچہ قاتل سے مقتول کو کسی اور طرح قتل کیا ہو مرنے والا تو تافنی کے نزدیک قاتل کو اوسکی طرح قتل کرے جس طرح اسے مقتول کو قتل کیا ہے اگر وہ اس فعل سے مرگیا نہ اور نہ قطع کجاویلی کر دیا اوسکی واسطے مسادات کے ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف یعنی نہ قتل کی روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا قود فی السیف و حیثہا الا بعدہ یعنی قتل نفس وغیرہ میں نہ قصاص نہیں مگر لوہے سے **ص** معتدہ یا غیر **ف** کے قریب کو اگر کسی نے مار دیا یا زخم معتدہ کے ہاتھ یا پاؤں یا کسی عضو کو کاٹے فلا تو باپ کو اوس معتدہ کے پوچھنا ہے کہ اوس کے قاتل یا قاتل سے قصاص کیوں نہ لیا **ف** معتدہ روایت برادر اوس سے زیادہ روایت سے کم برادر مختار **ص** اور معان نہیں لے سکتا اور کسی کو معتدہ کے صحت پہنچتی ہے اور کسی کا حکم مثل معتدہ کے ہوا تو تافنی مثل باپ کے بھی صحیح ہو **ف** تو اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو حاکم قصاص لے سکتا ہے اور جو صلح کر سکتا ہے وہ معتدہ مختار **ص** اگر مقتول کے چند وارث ہوں لیکن اوس میں سے نہ مانے اور بعض بالغ تو در تکبار کو پوچھنا ہے کہ قاتل بلوغ صغار کے قاتل سے قصاص لے لیوں

یہاں پر قاتل کے وارثوں میں سے کسی ایک کا نام لیا جائے گا جیسا کہ ہمیں اور مرتب جمع نویں **ف** اس واسطے کہ مرتب انک نہیں جو قصاص کا مالک ہو اور اگر مرتب قصاص لینے پر مستقل ہو تو مرتب کا حق دین میں باطل ہوتا ہے لہذا وجہ قصاص میں اجتماع عاقدین شرط ہوتا ہے مرتب اوسکی رضامندی سے ساقط ہو جائے گا فی الاصل **ص** اگر کوئی شخص مکاتب کو قتل کرے دیوہ اتنا مال چھوڑ جائے کہ بدل کتابت اوس سے ہوا اور اوس کے اور وارث بھی اوس کے ہوں اور مولیٰ بھی ہو تو قاتل سے قصاص نہ لیا جائے گا **ف** اس لیے کہ اختلاف کیا صحابہ نے ایسے مکاتب میں کہ وہ آزاد یا رقیق تو اگر آزاد یا رقیق تو مولیٰ اوس کا وارث ہے تو مولیٰ ہو تو صاحب حق مشتبہ ہو گیا پس قاتل سے قصاص نہ لیا جائے گا اگرچہ وارث اور مولیٰ دونوں مجتمع ہوں لکن فی الاصل **ص** اور جو سوا مولیٰ کے اور کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو لیکن مال مستقر نہ چھوئے جس سے بدل کتابت ادا ہو تو مولیٰ قصاص سے قتل سے لے سکتا ہے اور ساقط ہو جائے گا وہ قصاص جس کو کوئی شخص اپنے باپ پر روا تھا یا بیٹے **ف** اسبب حرمت ابوت کے کہ میں اسکی بہت ہیں مثلاً ایک شخص نے اپنی زوجہ کو قتل کیا اب قاتل کا بیٹا اوس نے وجہ کے طعن سے دلی قصاص ہوا تو وہ باپ سے قصاص نہیں لے سکتا یا ایک شخص نے اپنے سائے کو قتل کیا اور جو وارث شخص کی قتل استیفاء سے قصاص کے مرتکب ہو اوس کا بیٹا جو قاتل کے لفظ سے جو قاتل مقام ہوا اوس کا ایک شخص نے اپنی ساس کو قتل کیا اور زوجہ قاتل کی جو معتدہ کی بیٹی تھی قتل استیفاء سے قصاص کے مرتکب ہو اوس کا جو قاتل کے لفظ سے جو وارث ہوا قصاص کا لینے باپ پر ایک شخص نے اپنے حسرت کو قتل کر دیا اور اوس کا کوئی وارث نہ ہو تو زوجہ قاتل کے نہیں ہو لہذا اوس کے نہ وجہ قاتل قتل سکتا قصاص کے مرتکب ہو اوس کا لینے باپ پر وارث قصاص کا ہوا اتنا سب صورتوں میں قصاص ساقط ہوگا **ص** اور قصاص نہ لیا جائے گا اگر سب سے **ف** یعنی توار سے یا جو اسکے مثل ہو اگرچہ قاتل سے مقتول کو کسی اور طرح قتل کیا ہو مرنے والا تو تافنی کے نزدیک قاتل کو اوسکی طرح قتل کرے جس طرح اسے مقتول کو قتل کیا ہے اگر وہ اس فعل سے مرگیا نہ اور نہ قطع کجاویلی کر دیا اوسکی واسطے مسادات کے ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف یعنی نہ قتل کی روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا قود فی السیف و حیثہا الا بعدہ یعنی قتل نفس وغیرہ میں نہ قصاص نہیں مگر لوہے سے **ص** معتدہ یا غیر **ف** کے قریب کو اگر کسی نے مار دیا یا زخم معتدہ کے ہاتھ یا پاؤں یا کسی عضو کو کاٹے فلا تو باپ کو اوس معتدہ کے پوچھنا ہے کہ اوس کے قاتل یا قاتل سے قصاص کیوں نہ لیا **ف** معتدہ روایت برادر اوس سے زیادہ روایت سے کم برادر مختار **ص** اور معان نہیں لے سکتا اور کسی کو معتدہ کے صحت پہنچتی ہے اور کسی کا حکم مثل معتدہ کے ہوا تو تافنی مثل باپ کے بھی صحیح ہو **ف** تو اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو حاکم قصاص لے سکتا ہے اور جو صلح کر سکتا ہے وہ معتدہ مختار **ص** اگر مقتول کے چند وارث ہوں لیکن اوس میں سے نہ مانے اور بعض بالغ تو در تکبار کو پوچھنا ہے کہ قاتل بلوغ صغار کے قاتل سے قصاص لے لیوں

یہاں پر قاتل کے وارثوں میں سے کسی ایک کا نام لیا جائے گا جیسا کہ ہمیں اور مرتب جمع نویں **ف** اس واسطے کہ مرتب انک نہیں جو قصاص کا مالک ہو اور اگر مرتب قصاص لینے پر مستقل ہو تو مرتب کا حق دین میں باطل ہوتا ہے لہذا وجہ قصاص میں اجتماع عاقدین شرط ہوتا ہے مرتب اوسکی رضامندی سے ساقط ہو جائے گا فی الاصل **ص** اگر کوئی شخص مکاتب کو قتل کرے دیوہ اتنا مال چھوڑ جائے کہ بدل کتابت اوس سے ہوا اور اوس کے اور وارث بھی اوس کے ہوں اور مولیٰ بھی ہو تو قاتل سے قصاص نہ لیا جائے گا **ف** اس لیے کہ اختلاف کیا صحابہ نے ایسے مکاتب میں کہ وہ آزاد یا رقیق تو اگر آزاد یا رقیق تو مولیٰ اوس کا وارث ہے تو مولیٰ ہو تو صاحب حق مشتبہ ہو گیا پس قاتل سے قصاص نہ لیا جائے گا اگرچہ وارث اور مولیٰ دونوں مجتمع ہوں لکن فی الاصل **ص** اور جو سوا مولیٰ کے اور کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو لیکن مال مستقر نہ چھوئے جس سے بدل کتابت ادا ہو تو مولیٰ قصاص سے قتل سے لے سکتا ہے اور ساقط ہو جائے گا وہ قصاص جس کو کوئی شخص اپنے باپ پر روا تھا یا بیٹے **ف** اسبب حرمت ابوت کے کہ میں اسکی بہت ہیں مثلاً ایک شخص نے اپنی زوجہ کو قتل کیا اب قاتل کا بیٹا اوس نے وجہ کے طعن سے دلی قصاص ہوا تو وہ باپ سے قصاص نہیں لے سکتا یا ایک شخص نے اپنے سائے کو قتل کیا اور جو وارث شخص کی قتل استیفاء سے قصاص کے مرتکب ہو اوس کا بیٹا جو قاتل کے لفظ سے جو قاتل مقام ہوا اوس کا ایک شخص نے اپنی ساس کو قتل کیا اور زوجہ قاتل کی جو معتدہ کی بیٹی تھی قتل استیفاء سے قصاص کے مرتکب ہو اوس کا جو قاتل کے لفظ سے جو وارث ہوا قصاص کا لینے باپ پر ایک شخص نے اپنے حسرت کو قتل کر دیا اور اوس کا کوئی وارث نہ ہو تو زوجہ قاتل کے نہیں ہو لہذا اوس کے نہ وجہ قاتل قتل سکتا قصاص کے مرتکب ہو اوس کا لینے باپ پر وارث قصاص کا ہوا اتنا سب صورتوں میں قصاص ساقط ہوگا **ص** اور قصاص نہ لیا جائے گا اگر سب سے **ف** یعنی توار سے یا جو اسکے مثل ہو اگرچہ قاتل سے مقتول کو کسی اور طرح قتل کیا ہو مرنے والا تو تافنی کے نزدیک قاتل کو اوسکی طرح قتل کرے جس طرح اسے مقتول کو قتل کیا ہے اگر وہ اس فعل سے مرگیا نہ اور نہ قطع کجاویلی کر دیا اوسکی واسطے مسادات کے ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف یعنی نہ قتل کی روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا قود فی السیف و حیثہا الا بعدہ یعنی قتل نفس وغیرہ میں نہ قصاص نہیں مگر لوہے سے **ص** معتدہ یا غیر **ف** کے قریب کو اگر کسی نے مار دیا یا زخم معتدہ کے ہاتھ یا پاؤں یا کسی عضو کو کاٹے فلا تو باپ کو اوس معتدہ کے پوچھنا ہے کہ اوس کے قاتل یا قاتل سے قصاص کیوں نہ لیا **ف** معتدہ روایت برادر اوس سے زیادہ روایت سے کم برادر مختار **ص** اور معان نہیں لے سکتا اور کسی کو معتدہ کے صحت پہنچتی ہے اور کسی کا حکم مثل معتدہ کے ہوا تو تافنی مثل باپ کے بھی صحیح ہو **ف** تو اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو حاکم قصاص لے سکتا ہے اور جو صلح کر سکتا ہے وہ معتدہ مختار **ص** اگر مقتول کے چند وارث ہوں لیکن اوس میں سے نہ مانے اور بعض بالغ تو در تکبار کو پوچھنا ہے کہ قاتل بلوغ صغار کے قاتل سے قصاص لے لیوں



چور کا جب دروازے کے لیے ناکہ بند کر سارے کے دفع بردوں قتل کے قادر ہو یا کوئی اس کے مکان میں مسلح کسی کے  
 اور اس کو یقین ہو کہ میرے قتل کرنے کے لیے آیا ہو تو اس کا قتل حلال ہے کذا فی الاصل **ص** اگر ایک شخص نے زید پر  
 لائی مائے کے لیے اور ٹھانی شہر کے اندرون کے وقت اور زید سے اس شخص کو مار ڈالا تو زید قتل کیا جاوے گا  
 قصاص **ص** اس واسطے کہ لائی مائے سے فوراً آدمی نہیں مرنا دوسرے یہ کہ دن کے وقت فریادیں ہو چکی ہوں  
 شہر میں اور اس میں غلات ہو صاحبین کا کذا فی الاصل **ص** اگر زید نے عمر پر تلوار چھنی اور مار بھی دی لیکن عمرو مدین  
 بعد اس کے زید قتل کیا تب عمرو نے جاکر اس کو مار ڈالا تو عمرو قصاص قتل کیا جاوے گا **ص** اس لیے کہ جب زید نے تلوار  
 مار دی اور عمرو مقتول نہیں ہوا اور زید لوٹ گیا تو اس کی عصمت بچھڑا چھڑا کو قتل کر کے قتل کیا جاوے گا اور جو زید لوٹا  
 اور بچھڑا مائے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کا مار ڈالنا درست ہو کذا فی الاصل **ص** زیادہ **ص** اگر مجنون یا نابالغ نے کسی پر  
 تلوار اٹھائی مائے کے لیے اور اس شخص نے مجنون یا جہشی کو مار ڈالا تو اس پر دیت لازم آدگی اس کے بل میں جو کچھ قتل  
 نے مثلاً اڑتے اوپر حملہ کیا اور اس شخص نے اس جانور کو مار ڈالا تو اس کی قیمت دینا لازم آدگی **ص** اگر مجنون یا نابالغ نے  
 نزدیک نہ دیت لازم آدگی مجنون اور جہشی میں ہر قیمت جانور میں اس لیے کہ اسے قتل کیا دفع شر کے لیے اور اہمیت  
 کے نزدیک جب وہ ضمان مکمل دیا میں نہ دیت قتل جہشی و مجنون میں کذا فی الاصل اور دلیل ہماری اصل کتاب میں مذکور ہے  
 مسائل ملحوظہ اگر کوئی شخص کسی کو قتل کرے اور اس پر قتل عمد ثابت ہو جائے شہادت یا اقرار سے تو حاکم کو ضرر ہے کہ  
 حکم قصاص کا نہ دے جب تک کہ اس شرط میں مؤخر کر لے اس لیے کہ قاتل قاتل مائع ہو تو دوسری یہ کہ مقتول مسلمان نہ ہو  
 میسر ہے یہ کہ تمام ورثہ حاضر ہوں چوتھی یہ کہ سب ارث قصاص کے خواہان ہوں یا دار ایک ارث بھی نہایت کا خواہان  
 ہو جائے غنہ کر گیا یا صلح کر گیا کسی قدر مال پر تو قصاص ساقط ہو جائے گا یا جو میں یہ کہ ورثہ بالغ ہوں یا بعض نابالغ ہوں  
 بعض بالغ قصاص چاہتے ہوں اور جو سب نابالغ ہوں یا بعض بالغ اور بعض نابالغ اور ورثہ نابالغین عفو کرتے ہوں گے  
 یا کسی قدر رقم دیتے کم کے خواہان ہوں گے تو ورثہ نابالغین کے بالغ تک حکم قطعی ملوئی بکھ جتنی یہ کہ قاتل مقتول کے  
 اصول میں سے ہو جیسے باپ یا والد یا پرنایا یا مان داری نانی پرانی پر داوی وغیرہ ستائیں یہ کہ قاتل کے ساتھ کوئی  
 نابالغ یا مجنون قتل میں شریک ہووے ورنہ قاتل کے قے سے بھی قصاص ساقط ہو جائے گا چھویں یہ کہ قاتل کے ساتھ  
 مقتول کا باپ یا داد کوئی اس کے اصول میں سے شریک قتل ہووے ورنہ قاتل کے قے سے بھی قصاص ساقط  
 ہوگا دہویں یہ کہ قاتل کے ساتھ اور کوئی قاتل میں ایسا شخص شریک ہووے جس کا قتل نسب عمد یا خطا ہو ستویں یہ کہ مقتول  
 نے قاتل پر تلوار یا اور کسی ہتھیار یا آلہ سے قتل قتل کے حملہ کیا ہو کہ قاتل نے اپنے تلوار بھلنے کے لیے اس کو قتل کر ڈالا اور  
 قصاص ملے گا یا نہیں یہ کہ مقتول کوئی حرکت وقت قتل کے ایسی نہ کرنا ہو جس سے اس کا قتل مسلح ہو جائے جیسے مال قتل کرنا  
 ہوا یا ہوتا ہو یا اس کی جرد سے زنا کرنا ہو یا اس کے گھر میں بے اذن باوجود منع کے جبراً گھسنا یا ہوسے بارہویں  
 یہ کہ قاتل کسی وارث کے اصول میں سے ہووے چترہویں یہ کہ مقتول نے قاتل کو حکم نہ کیا ہو بلکہ قاتل کا ورثہ دیت واجب  
 ہوگی چودھویں یہ کہ وارث مقتول نے حکم نہ کیا ہو قاتل کو جو اسے قتل مقتول کے ورثہ دیت واجب ہوگی آٹھواں چودھویں

یہ کہ قاتل درہ مقتول میں سے کسی کا وارث نہ ہو جائے قاتل سنیق ہے قصاص کے مشروطین پہ مقتول قبل قتل قاتل کے  
ایسی حالت نزع میں ہو جو جس سے اور کسی زندگی کی امید نہ ہو ستر مقتولین یہ کہ قاتل تاسیر کرے اور اس کے طرفہ کی واسطے  
استیفاء قصاص کے مجنون ہو جاوے اور جو بعد موتی کے واسطے کرے مجنون ہو جاوے تو قصاص نافذ ہوگا ورنہ علم  
مسئلہ اگر کسی نے دوسرے کو ہر گھلا دیا تو قاتل شہید ہوگا کسی کی صورتیں میں پائی نہ کر نہ دیتے دے کو اس جینے کے  
زہر دے کا علم نہ ہو تو اس صورت میں ہر گھلا دے واسطے پر کچھ لازم نہ آوے گا دوسری یہ کہ اس کو علم ہو اس جینے کے زہر دے  
تو اگر قاتل نے مقتول کو زہر دیدیا کسی چیز میں ملا کر دیا اور اسے خود کھالیا تو قصاص بھی موتی لیکن قید رکھا جاوے گا اور اگر  
تغیر دیا گیا اور مدت قید کی امام کی دل کے مطابق مضمون پر اور جو بروستی نہ ہو اس کے حلق میں قاتل یا قوت واجب ہوگی قاتل  
ماخوذ پر کذا فی الدار المختار والا فتویٰ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کو پانی میں ڈوبے تو اگر پانی کم ہو جس سے غالباً نہیں مرنا اور نہ  
مکن ہو وہاں شیر کدوہ مر گیا تو یہ شہید ہو سب کے نزدیک اور اگر پانی زیادہ ہو تو اگر اس سے نجات ممکن ہو مقتول کو تیر کر  
جیسے اسکے ہاتھ پاؤں کھینچے اور وہ تیر بچا نہ جاوے اور اگر مر گیا تو بھی شہید ہو ورنہ عمر جو صاحبین کے نزدیک اور امام کے  
زادیک شہید ہو عالمگیری مسئلہ اگر کسی نے دوسرے کو جہر سے مین بند کر دیا اور وہ بھوک کے مارے ہاں مر گیا اور اس کے  
ہاتھ پاؤں بند کر دیا اور شیر کے مارے ہاں اور کوئی اور اس کے ڈال دیا اور اسے اس کو مار دیا یا اس کو سانپ یا بچہ یا کسی  
مردی کو مارا کہ ایک جہر سے مین بند کر دیا اور اس آدمی کو اسے قتل کیا تو ان سب صورتوں میں قصاص اور دیت نہیں ہو  
لیکن اس شخص پر تغیر واجب ہو اور جنس اور امحیات در مختار مسئلہ نادر اسے عالمگیری اور شامی سے معلوم ہوتا ہے  
کہ اگر کوئی شخص قتل کرے اس طرح پر کہ اس پر نہ قصاص آئے نہ دیت تو وہ اگر وارث ہوگا مقتول کا ترکہ پاوے گا ورنہ علم مسئلہ  
اگر زہر دے بکر کو ایک زخم مارا کہ اس سے زندگی بکری متصور نہ تھی بعد اس کے عروسے اس کو ایک زخم مارا تو قاتل بکر  
کا زہر بچھا جاوے گا جب بکر مرد و لون جراثیم آگے بھیجے ہوں اور جو ایک ساتھ دونوں نے زخم ہونے پائے تو دونوں قاتل  
ہیں اگرچہ ایک شخص دس زخم مارے اور دوسرا ایک ہی مارے کذا فی الخلاصہ مسئلہ اگر کسی کسی کو زندہ دھوکہ کر دیا  
اور وہ مر گیا تو دیت لیا جائے اسی پر فتویٰ ہے ورنہ قاتل کی جیاوے گا کذا فی التلخیص مسئلہ اگر کوئی کسی کے شہر میں ہتھیار چھپا  
اور صاحب خانہ نے سمجھا کہ دالے کی آنکھ بھڑوئی قضا میں ہوگا اگر صاحب خانہ اس کو بھڑوئے کے دفع نہیں کر سکا اور جو  
دفع کر سکا ہو تو قضا میں ہوگا ورنہ مسئلہ کہ کسی آدمی کے بے مین قتل کیے جاویں گے اگر ہر شخص مقتول کو جرات ملے  
ایک ساتھ اور جو آگے بھیجے مابین مجروح اور معلوم ہو کہ کسی کا زخم کاری قضا اور کسی کا زخم کاری نہ تھا تو سب قصاص لیا جاوے گا  
اس واسطے کہ اسپر اطلاع ہوتا معتذر اور جو معلوم ہو جاوے کہ کسی کا زخم کاری ہو اور کسی کا غیر کاری ہو تو دیکھا کہ قاتل مجتہد مقتول  
کے تو قصاص دس شخص ہوگا جس کا زخم کاری ہو ورنہ جن کو گون کا کاری نہیں ہوا ان پر تغیر و واجب کی اور جو کسی کا زخم  
کاری ہو لیکن مقتول سب زخموں سے مر جاوے تو کسی قصاص نہ لیا جائے لیکن دیت ان آدمی کو کذا فی الشامی اور جو لوگ قاتل میں شریک  
ہوویں لیکن تاشا میں ہوں یا قاتل کو در غایت ہوں یا قاتل کے مددگار ہوں یا مقتول کو روڈ ہوں تو ان پر تغیر ہو  
قصاص اور دیت میں ہر کذا فی الشامی مسئلہ صاحب کیزا جاوے اور اقرار کرے سحر کا تو قاتل کیا جائے

سماں مختار

سماں مختار



اور تو اس کا مقبول نہیں ہوا جو کوئی اس بات کا اقرار کرے کہ میں نے فلاں شخص کو دیا یا یعنی تیروں سے پاسورہ افعال علی  
قوات سے مار ڈالا تو اس پر کچھ لازم نہ آئے گا سیکے کہ یہ شخص جو بچہ اور مژدہ می ہو طرف علم عیب کے ستامی

## ص باب قصاص و لون النفس کے بیان میں

قصاص و لون النفس اسی حکم ہو جان رعایت و عفت کی ہو سکے تو اگر کسی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا جو طرے  
تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالینگا اسی جڑ سے **ف** اسیلے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَأَن تَجْزِيَهُ فُتُورًا** یعنی رخیوں میں  
قصاص لیا جاوے گا کذا فی المبدأ اور جو نصف ہڈی کاٹ ڈالی یا نصف ساعد تو قصاص ہونگا اس واسطے کہ یہاں حفظ  
ماثلت ممکن نہیں ہو کذا فی الأصل حاصل یہ ہے کہ جب عضو جوڑے کا اجاڑے تو قصاص لیا جاوے گا اور جوڑے کی کالی  
ہو تو واسعین قصاص ہونگا کیونکہ استعمال ہو کہ قاطع کی ہڈی زیادہ کٹ جاوے یا او سین کی قائل زیادہ پیرا ہو جاوے کذا  
فی الخطا و می **ص** اگرچہ قاطع کا ہاتھ ہڑ ہو کہ قطع کے ہاتھ سے ایسا ہی حکم ہو پاؤں میں اور ریشہ بینی میں **ف**  
ناک میں بانے کے کچھ حقدور گشت زرم ہو ورنہ نہ نبی کہلاتا ہوا اور عربی میں اس کو مارن کہتے ہیں تو ان میں قصاص  
ہوا اور بانے میں نہیں ہوا اس واسطے کہ وہاں حفظ ماثلت ممکن نہیں ہو کذا فی الأصل **ص** کان میں اور اس کو نیکو نہیں  
روشنی صورت جاتی رہی ہو اس واسطے کہ قاطع کا ہاتھ ہڑ ہو کہ قطع کے ہاتھ سے ایسا ہی حکم ہو پیرا ہو جاوے کذا  
اچکھ کے مقابل میں کہ مرئیر رکھا جاوے **ف** یہ حکم خلاف عثمانی میں طاعنی کی توجہ سے بحث و مذاکرہ کرام واقع ہوا  
روایت کی کہ عبد اللہ رفاق سے مستحسن میں حکم میں جینیہ سے کہ ایک مرد و دوسرے کے ہاتھ پیرا ہوا اس کی بیانی جاتی رہی ہوا  
اچکھ کا قلم تھی تو ہوا پڑے قصاص کا ارادہ کیا لیکن کیفیت اس کی معلوم نہ تھی تو طاعنی نے اسے اور پیرا لیا کہ اس کی اچکھ پر روئی رکھی  
ہوا پھر آفتاب کا سانس لیا اور اس کی اچکھ کے سامنے آئینہ رکھا کیا تو اس کی بیانی جاتی رہی ہوا اور اچکھ کا قلم تھی تو طاعنی نے  
**ص** ان اگر اچکھ طعن سے نکالی جاوے تو اس کا قصاص نہیں **ف** السبب معتذر ہو سادات **ص** ان قصاص  
ہوگا ہر اس زخم میں جس میں ثلثت ہو سکتی ہو جسے جراحت موصوفہ **ف** موصوفہ اس جراحت کو کہتے ہیں جس میں کمال اور  
گوشت قطع ہو کر ہڈی کھل جاوے **ص** اور ان میں قصاص ہو ہڈی میں مصادات **ف** اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
**وَالَّذِينَ يَلْقَوْنَ الزُّلْمَ** تو مانتا تو کھاڑا جاوے گا اگر اس نے اوکھڑا ہوا اور جو اس نے توڑ ڈالا تو اس کا دانت ریتا جاوے  
اور نہیں ہو قصاص و لون النفس میں اس میں عورت اور مرد کے اور غلام کے اور آزاد کے اور دو غلام ہوں ہوا اور ان میں  
جرح نصف ساعد سے کاٹا جاوے اور جالے میں جرحا ہو **ف** جانفہ وہ زخم ہو جو اندر میٹ کے پہنچ گیا سینے کی طرف سے  
یا شکم یا پشت کی طرف سے اس میں قصاص نہیں جب پچھا ہو جاوے اسلئے کہ سندرستی اس جرحا سے نادر ہو اور ظاہر ہو کہ اگر  
جرح سے قصاص لیوین جائے گا تو وہ مر جاوے گا پس جب جانفہ جرح کا اگر اچھا ہوا اور سرت لگیا اور مریج مر گیا تو قصاص  
لیا جاوے گا جرح سے یعنی قتل کیا جاوے گا اور جس میں مر تو انتظار کرنا چاہیہ اس کی صحت یا موت کا کذا فی الأصل **ص** ان  
نہیں قصاص ہو زبان میں اور ذکر میں کہ جب شنف کا کھاوے **ف** یہ ہلکے نزدیک ہی اسلئے کہ انقباض انہما طاعن و موزن  
جاری ہو پیرا رعایت ثلثت نہیں ہو کذا فی ادرام ابو یوسف سے روایت ہو کہ جو قطع جڑ سے ہو تو قصاص ملنا ہو کذا فی الأصل

ص اور آدمی اور مسلمان کے اعضا یا بدن یا راجہ کاٹے والے کا ہاتھ قتل ہو یا ایک دنگلی کو کسی جہاں سے ہوا یا سر اور سکہ بڑا ہو کر زخم  
 نام مر رہے ہو پچھلے اور بوجھ کے ہاتھ اور اونگھیاں سالم رہیں اور سر اور سکہ چھوٹا ہو کہ تمام سر کو پونچھا ہو بوجھ کو اختیار ہو خواہ  
 جان سے قصاص لیجے یا تاروان لیجے اور ساتھ ہو جائے تو قصاص قاتل کی موت سے اور شہرہ مقتول کے عفو سے اور اونکی  
 صلح کرنے سے مال پر خلیل ہو اختیار اور واجب ہو گا بدل صلح فی الفور یا قاتل کو اگر اور کسی عیادی یا افتدہ ہو یا قاتل نہ ہوئی ہو  
 اور مثل دیت کے مجمل ہو گا اور جایک دارش بھی عفو کر دیکھا یا صلح کر لیا تو قاتل کے ذمے سے قصاص ساتھ ہو جائیگا اور باقی  
 دارثین کے حسبیت ملے گا اگر ایک آزاد اور غلام ملے گا ایک شخص کو اگر آزاد العبادہ اسکے اوس شخص کے آزاد سے اور اوس غلام کے مولیٰ  
 نے ایک شخص کو حکم کیا کہ اس خون کے بدلے ہزار روپیہ پر صلح کرادیجئے اور اسے صلح کرادی تو مولیٰ کو اور اوس شخص کے آزاد کو  
 دونوں کو جان یا سر و بدن یا ہونے اور چند آدمی قتل کیے جاوینگے ایک کے بدلے ایک آدمی بیسے چند آدمیوں کے اور  
 شائع کے نزدیک قتل کیا جاوینگا اور واجب ہو گا مالیت باقی مقتولوں کے لیے اور جو اول مقتول معلوم نہ ہو تو  
 سب کے حوض قتل کیا جاوینگا اور تقسیم کیجاوے گی دیت سکوا اور جس نے کہا ہو کہ تو قتل لا جاوے جس کے نام قرعہ نکلے اوس کے بدلے قتل  
 کیا جاوے گا اگر اون مقتولوں کے دارثین میں سے ایک مقتول کے وارث نے اگر قصاص لیا تو باقی مقتولوں کو شہرہ کو  
 اب بچہ نہ ملے گا اگر دو شخصوں نے ملکر ایک کا ہاتھ کاٹا اگر تیس طرح پر کہ ایک چھری دو روٹوں کے لیکر اوس کے ہاتھ پر حملہ آدمی وار کے  
 سون میں اون دونوں کا ہاتھ نہ کاٹے جاوینگے بلکہ دیت اون دونوں سے دلائی جاوے گی اور امام شافعی کے نزدیک دونوں کے  
 ہاتھ کاٹے جاوینگے قتل نفس کے اور جایک شخص نے دو شخصوں کو کہلنے ہاتھ کاٹے تو اون دونوں کو پونچھا ہو کہ اگر سکا دیا  
 ہاتھ کاٹیں اور ایک ہاتھ لے کر دیت لیکر آدھوں کو دھوا جائے لیکن اگر دونوں مانتی حاضر ہوں اور جو پہلے ایک حاضر ہوا اور اسکے  
 ہاتھ کے عوض میں قتل کا ہاتھ کاٹا جاوے اور دوسرا اسے تو اس کو دیت ملے گی اور جو غلام قرار کرے قتل جہاں تو اس کو  
 قتل کرینگے اور جس شخص نے تیرا ایک مرد کو قتل کیا تو وہ تیرا اوس مرد کو ایک پارسل کے در کے لگ گیا اور دونوں کے تو اول  
 شخص کے بدلے میں قصاص لیا جاوینگا کیونکہ وہ قتل عہدہ اور دوسرے کے بدلے میں دیت کی اسلئے کہ وہ قتل خطا ہوئی ہے  
 یہ قتل واحد ہو لیکن افتدہ اثر سے متعدد ہو گیا زلیعی ص زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر اس کا ارڈالا تو اسکی آٹھ صورتیں  
 اسواسطے کہ قطع یا عدا یا خطا ہو اسی طرح قتل یا عدا یا خطا ہو پھر چاروں صورتوں میں عمر و ج میں تندرست ہوا ہو یا نینجہ کر دھونے  
 فعل عدا کیسے اس گزج میں عمر و اچھا ہو گیا تو قصاص دونوں فعلوں کا زید سے لیا جاوینگے یعنی پہلے قطع کا پھر قتل کا اور اگر صحت  
 مابین میں حاصل نہیں ہوئی تو بھی مابین کے نزدیک ہی حکم ہو کہ قطع دیکے بعد قتل ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قطع قتل ہوگا  
 نہ قطع تو پہلے قطع قتل کی جزا میں اعلیٰ ہو جاوے گی اور اگر قطع اور قتل دونوں خطا ہوں تو اگر درمیان میں صحت ہوگئی ہو تو قطع اور  
 قتل دونوں کی دیت واجب ہوگی یعنی نصف دیت قطع کی اور پوری دیت قتل کی اور اگر درمیان میں صحت نہ ہوئی ہو تو قطع قتل  
 دیت کافی ہوگی اور اگر قطع عہدہ اور قتل خطا ہو خواہ درمیان میں صحت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو تو ہاتھ کاٹا جاوے گا اور دیت نفس کی لینا  
 ہاں اور جو قطع خطا ہو یا قتل عہدہ خواہ صحت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو تو قطع کی دیت واجب ہوگی اور قتل کا قصاص لیا جاوے گا  
 زید نے عمرو کو قتل کر کے آرا سطر کر کے پہلے قتل سے اوس کو چکا ہوگا بعد دس ماہے اوس سے مر گیا تو ایک ہی دیت

لازم آئی کہ اس واسطے کہ وجہ چکا ہو گیا ہے کہ کوئی سے تو اس کا ازما معتبر نہ ہو اگر تعزیر کے حق میں البتہ معتبر ہو اور بیعت معتبر ہو  
 ہو تو قضا میں ہر ایک روز خرم جو بیکر کیا ہو اور اس کا نشان باقی رہا ہو کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مراد ابو یوسف کے نزدیک اس کے نزدیک  
 حکومت عدل پر جو عہد سے وایت ہو کہ طبیعت کی ہجرت اور دو ایوں کا شرف واجب ہو گا کہ فی النسل صواب ہو جائے کہ کوئی سے اگر  
 اس سے روز خرم ہو گیا اور اس کا نشان باقی رہا بعد اس کے دس کوئی سے اس سے مرگیا تو حکومت عدل اور دنیا فاش و مہلک و  
 ہوئے کہ اتفاق امام ابو حنین کے کہ فی النسل اور تخت اور حکومت عدل کا بیان لکھا اللہ تعالیٰ کتاب الایات میں لکھا ص  
 ایک شخص کا کوئی عہد کا لکھا ہو اسے معاف کر دیا پھر اس قلع کے سبب و مرگیا تو قلع کویت دینا پڑی کہ یہ سبب الیہ جو  
 کا پھر و سبب حنین کے نزدیک قلع کو کچھ دینا ہو گا اسلئے کہ عفو قلع سے عفو ہو سکے موجب اور وہ قلع ہرگز مرگیا کرے اور قلع ہو  
 اگر مرگیا کرے تمام صاحب یہ کہتے ہیں کہ مقتطع سے عفو کیا صرف قلع سے تو جب قلع مرگیا کرے لکھا معلوم ہوا کہ قلع تھا عظیم  
 پس مرگیا واجب ہو گیا اسلئے کہ قضا میں سبب شہر عفو کے ساتھ ہو گا کہ فی النسل صواب ہو جائے کہ عفو کو واجب ہے قلع سے  
 اور جو اس سے پیدا ہو تو وہ عفو ہو گا نفس پس قاتل کویت دینا ہو گی لیکن اگر یہ قلع خطا سے ہو تو ثلث ال سے معتبر ہو گا اور جو  
 عہد ہو قلع مال سے یہی حکم ہو گا اگر کسی عورت سے لیک مرگیا کا قلع خطا سے ہو تو ثلث ال سے معتبر ہو گا اور جو  
 یعنی ایسے کا قلع کے بدلے میں بھروسہ مرگیا تو مرد پر اس عورت کا مہر مثل واجب ہو گا اور اس کے ہاتھ کی دیت عورت کے مال  
 میں سے دیا جائے گی اگر اس سے عہد ہو گا اور اس کے مائلہ پر ہو گا خطا سے کا قلع اور جو نکاح کیا اس سے ہاتھ مراد جو اس سے  
 پیدا ہو یا جنابیت پر بھروسہ مرگیا تو عہد میں مہر مثل ہو گا اگر عورت پر لارم ہو گا سبب قتل کے اور خطا میں عورت کے مائلہ سے بقدر  
 عہد ساتھ ہو گا باقی اس لئے لے لے لے جو عہد میں سمجھا جاوے گا تو اگر ثلث ال سے باقی نکاح آئے تو قلع ساتھ ہو گا ورنہ بقدر ثلث  
 ساتھ ہو گا اگر نہیں لے عہد کا ہاتھ کا اور اس کے عوض میں یہ کا ہاتھ کا لیا اب زید مرگیا تو عہد بھی مارا جاوے گا اور جو عہد  
 مرگیا تو زید کویت نفس دینا ہو گی کہ جب یہ زید لے بغیر حکم حاکم خود عہد کا ہاتھ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک زید کو کچھ  
 عہد دینا ہو گا اسلئے کہ اسے اپنا حق وصول کیا اور مرگیا سے سمجھا ہو سکے اختیار میں نہیں ہو اسی واسطے اگر باپ اپنے بیٹے کو  
 یا عہد باپ کے ان سے لے لے کہ کو قلع کے لیے ضرب متا دے اور وہ مر جاوے تو وہ سپر خان نہیں ملے اگر عہد مران سے  
 زیادہ لے لے گا اور اس کا بدلہ ہو جاوے گا تو اس کو تمام دینا ہو گا مرگیا مرگیا اگر مقتول کے وارث نے قاتل کا  
 ہاتھ کا مارا پھر عفو کر دیا قتل سے تو اس کے کویت دینا پڑی کہ یہ صاحبین کے نزدیک زید مرگیا

**ص باب قتل کی کوہلی اور حالت قصاص کے اعتبار میں**

حق ہینا سے قصاص وارثوں کے لیے ثابت ہوتا جو حق ہینا وارثوں کے لیے حق حاصل ہوتا ہو اس بات کا  
 کہ قاتل سے قصاص لیوین اور یہ حق ثابت ہوتا ہو وارثوں کے لیے بوجہ فرائض اللہ کے وجہ وارث ترک کیا سنی ہو  
 اور سکوت حق بھی حاصل ہو اور جو ترکہ سے محروم ہو جو اس حق سے بھی محروم ہو مگر مقتول کا بیٹا اگر جو جو تو بھائی چھوڑے  
 نامون محروم ہوں گے اسی طرح باپ دادا چھوڑے جائیں تو غیر وارثان سے نانی محروم ہو گی علیٰ ہذا التیاس ص  
 ابتدا سے دیکھو میراث کے تو ایک عمارت دوسری طرف سے جسم نہیں ہو سکتا پس اگر مقتول کے دو بھائی تھے اور

سے ایک حاضر اور دو مجتہدوں سے لیا ہوں سے قتل عفا قتل پر ثابت کر دیا اب دوسرا معاملہ کیا تو گواہوں کی گواہی کا نام  
**ضرر وارث** امام صاحب کے نزدیک نہ صاحبین کے نزدیک **ص** اور جو قتل خطا ہوئے یا دعویٰ دین کا تو  
دوسرے بجائی کو اعادہ شہود کی شہادت کا بالاطلاع ضرور نہیں ہو پھر اگر قاتل سے وارث غائب ہے غفور گواہ قائم کر دے  
تو وارث حاضر اور کما خصم ہو جاوے گا اور قصاص ساقط ہوگا یہی حکم ہو اگر غلام بستر کی قتل کیا جاوے اور ایک شریک  
غائب ہوئے پس اگر قصاص کے دو وارثوں سے تیسرے وارث کے غفور گواہی دی تو شہادت اہل ہوگی لیکن شہادت  
اون دونوں کی طرف سے عفو قصاص ہوگی تو اگر قاتل سے ان دو وارثوں کی تصدیق کی تو یقین وارثوں کو ایک ایک  
ثلث دیت کا لیک اور اگر دونوں کی کذب کی تو ان دو وارثوں کو کچھ ملے گا اور تیسرے کو تیسرا حصہ دیت کا لیک اور جو  
اون کی تصدیق صرف تیسرے وارث سے کی اور قاتل سے کذب کی تو اسکو تہائی حصہ دیت کا لیک **ف** لیکن تیسرا  
حصہ اون دونوں وارثوں کو دیا جاوے گا استثناء اور مختار اور ایک چوتھی صورت ہو و سکو مصنف نے چھوڑ دیا وہ یہ ہو کہ  
قاتل سے اور تیسرے وارث سے دونوں نے تصدیق کی اون دونوں وارثوں کی تو اس صورت میں تیسرے وارث کو  
کچھ لنگ اور اون دونوں کو ایک ایک ثلث دیت کا لیک اور اصل کتاب میں اس کے دلائل تفصیل مذکور ہیں **ص** اگر اختلاف  
کیا قتل کے گواہوں نے زمان قتل میں یا مکان قتل میں یا قاتل میں یا ایک سے لے کر قاتل سے مقتول کو لایا ہے سے ملا اور  
دوسرے نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں کس نے تھپا رہا **ف** ایک گواہی دی معاہدہ قتل پر اور دوسرے نے اقرار قاتل پر  
**ضرر مختار** **ص** تو ان سب صورتوں میں شہادت لغو ہو جاوے گی اور جو شاہدوں نے قتل کی شہادت دی اور کہا کہ قاتل  
ہو کہ معلوم نہیں تو دست واجب ہوگی **ف** اور قیاس یہ ہو کہ کچھ واجب ہوا اس لیے کہ حکم قتل کا مختلف ہوا ہے اختلافات کہ  
وجہ احسان کی یہ ہو کہ گواہوں نے گواہی دی مطلق قتل کی اور مطلق محض نہیں ہو تو ثابت ہوگا اعلیٰ موجب اس کا اور و دیت  
ہو اور واجب ہوگی دیت الٰہی قاتل کے اس لیے کہ اصل قتل میں عہدہ اور عاقل نہیں بارادھتے ہیں عہدہ کا کذا فی الامل  
**ص** اگر قاتل مقتول کا دو شخصوں میں سے ہر ایک نے اقرار کیا اور دلی مقتول سے یہ کہا کہ تم دونوں نے اسکو مارا ہو  
تو دونوں قتل کے جاوے گے اور جو ایک شہادت گزری کہ زید کو عمر سے مارا ہو اور دوسری شہادت یہ گزری کہ زید کو  
خالد نے مارا ہو اور ولی نے یہ کہا کہ زید کو عمر وادور خالد دونوں نے مارا ہو تو دونوں شہادتیں لغو ہو جائیں گی **ف**  
اس واسطے کہ ولی کا قاتل کذب اور تفسیق ہو شہود کی یا مقرر کی اور وہ مطلق شہادت ہو **ص** اور اعتبار وجوب علم  
وجوب دیت وغیرہ میں حالت تیر اندازی کی یہ تیر گئے کا دھت ہو واجب ہوگی دھت جس شخص نے تیر مارا ایک مسلمان کو  
اور وہ قبل تیر گئے کے مرتد ہو گیا پھر تیر لگا اور قیمت غلام کی ہوئی کو جب تیر مارا غلام گئے اور وہ قبل تیر گئے کے آزاد  
ہو گیا اور بجز اوس محرم پر جسے تیر مارا حالت احرام میں اور قبل تیر گئے کے حلال ہو گیا اور نہ واجب ہوگی جزا اوس  
حلال پر جسے تیر مارا بعد اوس کے محرم ہو گیا قبل تیر گئے کے اور نہیں ضمان دیگا وہ شخص جس نے تیر مارا اسکو جسکے  
سنگسار کرنے کا قاضی حکم کر چکا تھا جب گواہ رحم کے قبل تیر ہو چنے کے اپنی شہادت سے بھر جاوے اور حلال ہو چکا کہ  
تیر مارا اسکو مسلمان نے پھر مجوسی ہو گیا قبل تیر ہو چنے کے نہ وہ شکار جب کہ تیر مارا مجوسی ہے پھر مسلمان ہو گیا قبل تیر گئے کے





کے پورے روایت کی نظر سے جسے ابن السیبہ مثل روایت ابو داؤد کے پیش روایت ابن السیبہ ہمارے منہ سے  
 اوس روایت ابن السیبہ جس سے انس کی شافعی تھے باوجود اسکے کہ روایت شافعی موقوف ہو اور یہ مرفوع  
 ہو اور روایت کیا بن ابی شیبہ سے مستند میں کئی آثار اس باب میں برابر انہی غشی اور ماضی اور زہری اور یقوب بن  
 سنیہ اور اسماعیل اور صالح اور عطاء اللہ جہا اور علقمہ رضی اللہ عنہم سے جن کا منقول ہے یہ کہ دیت ذمی کی مثل دیت سلمان  
 کے باوجود روایت کی حد الزرق لے ابن مسعود کہ کہا انھوں نے دیت ذمی کی مثل دیت سلمان کے باوجود زہری لکھا کہ دیت یہودی اور  
 نصرانی اور مجوسی اور ہر ذمی کی مثل دیت سلمان کے باوجود کہ ایسا ہی حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حملہ ابو بکر  
 اور عمر اور عثمان کے عہد میں یہاں تک کہ ریاست ہدیٰ معاویہ کی سوا انھوں نے یہ کہ دیت کا نصف بیت المال ہی تھا اور دیت  
 مقبول کو نصف دیا اور روایت کی حد الزرق لے دارقطنی اور یزیدی سے ابن عمر سے کہ ایک مسلمان مار ڈالا کوئی بھی کو خشت عثمان  
 میں سو حضرت عثمان نے نہیں قتل کیا اوس مسلمان کو لیکن دیت دوسرے مقرر کی مثل دیت سلمان کے اور روایت کی طرح اسی نے اسناد  
 حسن جعفر بن عبد اللہ بن الحکم سے کہ رفاتہ بن عمول یہودی قتل کیا کیا شام میں تو حضرت عمرؓ نے دیت اوسکی ہزار دینار مقرر  
 کی کہا شام مسلمان نے کہ نہ طحاوی کی اور شمر طسلم کے ہو سوا ابن مسعود کے اور وہ فقہ ہی روایت کی اوس سے حکم  
 نے مستدرک میں اور ابن حبان نے صحیح میں اور روایت کی حد الزرق لے بسند صحیح انس بن مالک سے کہ وہ حدیث  
 بیان کرتے تھے کہ ایک یہودی مارا لگا تو حکم کیا اوس میں حضرت عمرؓ نے ہزار درہم کا دیت کے اور روایت شافعی اور یہودی  
 کی ثابت حداد سے انھوں نے ابن السیبہ کے حکم کیا حضرت عمرؓ نے یہودی اور نصرانی کی دیت میں چار ہزار درہم کا  
 قابل القاتل کے نہیں ہو کئی وجہوں سے ایک تو اسوجہ سے جو چنے بیان کیا کہ اوس روایت کے خلاف صحیح ہوا عمرؓ سے  
 تو دوسری وجہ ذکر کیا اکل و ربا بن عیین نے کہ ابن السیبہ اپنی سنہ عمر سے تیسری ثابت احماد و جہول پر نہیں ہوا  
 جاتا اور اسی واسطے کہا ذہبی نے اپنے مختصر میں اور کون ہوا ثابت احماد اور ذکر کیا اوسکو حافظ ابن حجر نے تقریباً قین  
 کہ وہ ثابت مینا ہو ہرگز کوئی کافیت اوسکی ابو القاسم احماد ہو سہو ہوا بنی کفیت سے اور وہ صدوق ہو لیکن وہ حکم کرتا  
 ہو تو ضعیف کیا اوسکو بسبب علت و ہم کے چوتھی ابن السیبہ اوس کے خلاف اخراج کسا ابو داؤد نے اور طحاوی نے  
 اور جاسیل ابن السیبہ شافعیہ کے نزدیک بھی مقبول ہیں کہا احمد بن جبر طبری نے تہذیب میں کہ نہیں خلاف ہوا ہر  
 میں کہ کفار قتل مسلمان اور ذمی میں یکساں ہو لیس دیت بھی برابر ہو جائے اور رد کیا اوس شخص پر جسے وجہ کیا  
 کم کو دیت نہ اخلاصہ مافی ترح اسند لا ام صلی اللہ قتل نفس میں اور ناک اور ذکر او حشہ کا ہے میں پوری دیت ہو  
 اوس اسلئے کہ حدیث عربوں خرم میں ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اے میں جان دیت  
 ہو اور ناک میں جب پوری کے پوری دیت ہو اور ذکر میں پوری دیت ہو احماد روایت کیا اوسکو ابو داؤد نے و مال  
 میں اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن اکبار و در ابن حبان اور احمد نے اور اختلاف کیا اوسکی صحت میں صلی  
 اور جاسیل مارے کہ مضروب کی عقل اوس سے جاتی تھے تو ضارب پر پوری دیت ہو ف ابسند نے ہوا ہے  
 مشقت اور اک کے اور یہی مدار نفع ہو معاش اور معاویہ میں ہر صلی اسی طرح اگر مشروب کی قوت شامہ یا ذلک

اور

اور

اسامیہ یا جبرہ جاتی ہے تب بھی پوری دیت لازم ہوگی **ف** اسلئے کہ ہر ایک سے ایک منفعت جدا کا یہ مقصود ہے  
 اس بات کی شیبہ ہے منفعت میں روايت کی عوف اعرابی سے کہ ایک شخص سے پتھر اور دوسرے شخص کے لئے زمین  
 حضرت عمر بن الخطاب سے کہ مسفر وہ کے سمع اور عقل اور زبان اور ذکر جاتے ہے تو نہ قریب ہو سکتا تھا تو توں کے  
 تو حکم کیا حضرت عمر نے اوسین جاردیون کا ہائیہ میں اس کا قاعدہ ٹکڑیہ تحریر ہو کہ جب جس منفعت کی بالکل  
 فوت ہو جائے یا حال و حسن ظاہری جا رہے تو پوری دیت واجب ہوگی **ص** اگر زبان پوری نہ کٹے الی یا مقدر  
 کہ کو بائی اوس سے جاتی ہے یا اکثر حرف نکھنا تو توں ہوئے تو پوری دیت واجب ہوگی **ف** اس واسطے  
 کہ حدیث عمرو بن خرم میں کہ زبان میں پوری دیت ہو **ص** اگر دائرہ کسی کی مونڈ ڈالی اور پھر وہ نہ کھلی یا سر  
 بال مونڈ ڈالے اور پھر وہ نہ جے تو پوری دیت واجب ہوگی **ف** اور امام کا کہ اگر شافعی ہوئے نزدیک حکومت  
 عدل واجب ہوگی کثافی الاصل **ص** جو عضو انسان کے بدن میں دو دو ہیں **ف** جیسے ہاتھ اور لکڑی اور کان اور  
 پاؤں اور ہونٹ اور نوٹے **ہ** یا **ص** تو اگر دونوں کو نقص کر دے تو پوری دیت واجب ہوگی اور اگر ایک کو نقص  
 کرے تو نصف دیت واجب ہوگی **ف** مسئلہ اگر دونوں آنکھیں چھوڑ دے تو پوری دیت اور جو ایک آنکھ چھوڑ دے تو نصف  
 دیت واجب ہوگی حدیث عمرو بن خرم میں کہ دونوں آنکھیں پوری دیت ہو اور دونوں ہر دونوں پوری دیت ہو اور دونوں  
 بیضیہ پوری دیت ہو اور ایک آنکھ میں اور ایک پیر میں نصف دیت ہو کثافی شرح القاتل **ص** لیکن میں اگر جابر دان  
 ہو جاوین تو پوری دیت ہو جو ایک سال ہو تو ربع دیت ہو **ف** اسلئے کہ لیکن جابر میں ہلکے **ص** اور ہر ہلکے میں چھ  
 ہاتھ کی جو روین یا پاؤں کی دسواں حصہ دیت کا ہوا **ف** اسلئے کہ اگر نگلیان بھی دس ہاں حدیث عمرو بن خرم میں کہ ہر ہلکے  
 میں خواہ ہاتھ کی ہوئے یا پاؤں کی دسواں حصہ دیت کی ترمذی اور ابن جبار نے ابن عباس سے مروی عائشہ سے  
**ص** اور ابن ابی نعیم میں کہ جو ہر ہلکے دسواں حصہ ایک جزو نقص کرنے سے دسویں حصہ کا ٹکڑا ہو اور جس میں سے مروی عائشہ سے  
 اس کے ایک جزو نقص کرنے سے دسویں حصہ کا نقص ہو **ف** اس واسطے کہ اگر کسی کی دیت جو روں پر تقسیم کر دی گئی  
 برابر **ص** جیسے ہر روانت میں بیسواں حصہ دیت کا ہو **ف** اس واسطے کہ حدیث عمرو بن خرم میں کہ روانت میں  
 پانچ اونٹ ہیں اور روانت کی ابو داؤد نے ابو موسیٰ اشعری سے نقل اس کے مروی عائشہ کوئی کہ کہ روانت تو بیس ہیں پھر  
 ہر روانت میں بیسویں حصے کے وجوب کی کیا وجہ ہو کہ جب یہ تھا کہ بیسواں حصہ لازم آتا جو آب و سکا یہ کہ اگر اس کی  
 عدد اگر چہ بیس ہو لیکن اخیر کے جاردان یعنی مثل کی داہیں تو بعض آدمیوں کے نہیں سمجھتے اور بعض آدمیوں میں غلطی  
 ہوتی ہیں اور بعضوں میں کم تو عدد متوسطا توں کا تیس ٹھہرا پھر روانت سے دو نفع ہیں ایک نیت اور دو عبور فی  
 دوسرے چنانچہ جس ایک دانٹ تلف ہو گیا تو روکی منفعت تو بالکل ناکل ہو گئی یعنی نیت بھی ناکل اور عبور بھی گیا اور اس کے  
 پاس اسے دانٹ کی ایک منفعت یعنی چاہے کی جاتی رہی اور نیت کی منفعت باقی رہی پس جب عدد متوسطا توں کا  
 تیس ٹھہرا تو ایک دانٹ کی دیت بیسواں حصہ ہوا اور نصف منفعت جو دوسرے دانٹ کی جاتی رہی اوسکی نصف دانٹ  
 سا ٹھکانا حصہ ہوا اور بیسواں حصہ ہوا اگر بیسواں حصہ ہوا اسلئے ایک دانٹ کے تلف ہونے میں بیسواں حصہ

تاریخ ہجری ۱۱۳۰





ایک دن میانہ کی اور جو سات یا سات یا بول جالی اور کی جانی رہی تو داخل ہوئی اور جو سوخت اور کی دو دو کی تعمیر جانی رہی تو سوخت اور انھوں کی دونوں کی دیت واجب ہوئی یہ ہو گا کہ مومن کا قصاص لیا جائے اور انھوں کی دیت جیسا مذہب ہے انہیں کا جو اور قصاص نہیں لیا دس اونچی کے قطع میں دس کپاس کی اونچی خشک ہو گئی بلکہ دونوں کی دیت واجب ہو گئی **ف** یہ مذہب اس میں کا ہوا اور صاحبین اور فریقہ نزدیک ہوا اونچی کا قصاص لیا رو دوسری کی دیت واجب ہو گئی **ک** لانی الاصل **ص** اور قصاص نہیں لیا دس اونچی میں جس کا اور کچھ کچھ لگا سوا باقی اونچی بھی خشک ہو گئی بلکہ جو کی دیت اور باقی میں حکومت عدل واجب ہو گئی اور اس میں ات میں جس کا نصف تو لگایا سوا باقی سیاہ ہو کر دگیا لگا لگا دیت دانت کی دیت واجب ہو گئی جس شخص تلپنے دانت کا قصاص لیا پھر قصاص لینے والے کا دانت جہم آیا تو اس پر دیت واجب ہو گئی اور اگر ایک شخص دانت دوسرے کا انکھار دانتا دھکے مارا اور گوشت اور سپر جہم آیا تو دیت دیکھنے والے سے ساقط ہوئی البتہ اگر دوسرے دانت اس کے عوض جہم آیا تو دیت ساقط ہو گئی اگر کسی طرح ساقط ہو گئی دیت اگر سر یا سونہ کا زخم جہم لگیا اور چنگا ہو گیا یا مار سے جہم پیدا ہوا تھا تو اس طرح اچھا ہو گیا کہ اگر اس کا باقی نہ رہا **ف** اور اہم ابو یوسف کے نزدیک حکومت عدل واجب ہوا اور اہم محمد بن زکریا جہم تلبیب کی اور دوا کی دیت نہ لگانی الاصل **ص** اور کسی جہم کا قصاص لیا جاوے گا جب تک کہ وہ نہ بربت ہوئے **ف** اسلئے کہ احتمال پر مخرج کی موت کا زخم کے حصے سے پہلے دس وقت قصاص النفس واجب لگا اسلئے احتمال پر جیت کا اور روایت کی امام احمد دار قطنی سے عمر بن شکیب عن امیر بن جندہ کہ من علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس سے لگتا تھا لگا جاوے زخم کا جب تک اچھا نہ ہو جی دس کا اور شافعی نے نزدیک فی الحال قصاص لیا چاہیے جیسا قصاص نفس میں وجہ ہوئی یہ حدیث **ص** اور صبی اور مجنون کا عمدہ مثل خطا کے ہو تو دیت لگانی عاقلہ پر واجب ہو گئی **ف** اور شافعی نے نزدیک اس کے لانی ابن ابی شیبہ کی اور ہماری دلیل روایت ابو یوسف کی حضرت علی سے کہ جو مجنون کا خطا **ص** ابن کفار و اوقی نہ ہو گا اور جو دم نہ ہوئے سیراٹ سے **ف** اور جو قاتل بعد قتل کے مجنون ہو گیا تو قتل کیا جاوے گا لگانی الدار المختار

### فصل دیت جنس کے بیان میں

اگر ایک شخص نے ایک سو رے کپٹ میں ضرب لگائی سو مجرم وہ کل بڑا تو خسار کی عاقلہ پر غزو یعنی مسوان جہمیت کا انورم لازم آوے گا **ف** اس واسطے کہ روایت کی ابیہ سہ حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصل کیا جنس میں غزو کا حکم ہوا ابو یوسف لیکن اوسین پانسو درہم کا ذکر نہیں ہوا البتہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں زید بن اسلم سے کہ عمر بن الخطاب قیمت لگائی غزو کی پچاس درہم یا زار اور ہر زار دس درہم کا اور روایت کی ہارے بڑے کہ ایک سو رے کا ایک سو رے کا عورت کو نہ کم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بچے میں پانسو کا اور روایت کی ابو اؤؤ سن میں ابیہم غنی سے کہ غزو پانسو درہم میں لگانی شرح النقیۃ **ص** ایک سال کے عرصے میں **ف** اور اہم لگائے نزدیک غزو قاتل کے مال میں سے واپس لگاؤ شافعی نے نزدیک تین سال میں حصول کیا جاوے گا مثل دیت نفس کے قاتل ہماری حدیث مغیرہ بن شعبہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت مجنون کی مقرر کی اور پنا قلعہ کے روایت کیا اسکو قریب علی ابو اؤؤ اور مروی ہے مجیب میں پنا قلعہ کے اور بیان میں ہے کہ مجید ابیہم پورنچا ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزو مقرر کیا اور پنا قلعہ کے ایک سال میں **ص** ابن ابیہم نے دیت سے بڑا

دیت میں کے بیان میں

بهر گویا تو پوری بیت نفس کی واجب ہوگی اور جو مجرم مردہ گرا بچر نام بھی اس کی مرگنی تو خود اور دیت و دوزخ را جب ہوتے  
**ف** عہد جنین کے لیے اور دیت او سکی مان کی روایت کی بجا رہی مسلم نے ابو ہریرہؓ کہ نبی کی دو عورتیں تھیں ان میں تو  
 ایک دوسری کے بچہ را اور مر گئی وہ اور حوا کے بیٹ میں تھا مگر تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیت  
 جنین کی غرہ ہو خواہ غلام ہو یا لونری اور حکم کیا دیت کا عورت کی ماوی کی عاقلہ پر **ص** اور حوا نے مر گئی پھر مجرم مردہ او کے  
 بیٹ میں سے اگر تو ایک دیت واجب ہوگی **ف** یعنی صرف دیت مان کی اس لیے کہ مگر یہ کہ موت جنین کی ضرب سے  
 منوی ہوگا بلکہ دم گھٹنے سے بعد موت اس کی مان کے ہوا اور شافعی نے کہ نزدیک غرہ بھی واجب ہوگا **ص** اور حوا نے مر گئی پھر مجرم  
 اور کا زندہ ہو گیا کہ مر گیا تو دودھ میں نفس کی پوری واجب ہوگی اور جنین کی دیت سب در شاہ کے اور سب سوا صاحب  
**ف** اس لیے کہ ضارب قاتل او کا تو اور قاتل کو میراث نہیں ملتی **ص** اور وہ جنین بونڈی کا تھا تو او کی قیمت حالت حیات  
 کی لگا کر میوان حصہ قیمت کا دینا ہوگا اگر جنین مردہ ہو اور دسواں حصہ دینا ہوگا اگر عورت ہو اگر ایک لونڈی کو ضرب  
 پڑی پھر مولی لے او کے محل کو آ کر دیکر بعد او کے محل گرا اور بچہ زہرہ پیرا اور مر گیا تو قیمت او کی حالت حیات کی واجب  
 ہوگی نہ دیت **ف** اس لیے کہ موت او سے بچے کی ضرب ہوئی اور او سے قیمت میں وہ غلام تھا اور انہیں ہوا تھا **ص** اور  
 جنین کے قتل میں گناہ قاتل پر نہیں ہوا اور امام شافعی نے کہ نزدیک واجب ہو اور جو جنین ایسا ہو کہ او کے بعض جنین  
 جن کے ہون تو وہ مثل پور جنین کے جو جس عورت سے عہد جنین کو مردہ گرا یا کسی دولت سے یا کسی فضل سے میراث پر ہر  
 کے تو او کی ما عاقلہ پر غرہ لازم آوے گا اور عورت کا عاقلہ تو او کے مال لازم آوے گا ایک مال پر او جو غرہ کے ذات مال تو عہد  
 تو خود واجب ہوگا شافعی نے کہا کہ جن جنین کے عہد انما ہر نوے ہوں او کے اس قدر عورت کا لڑکی و لڑکا ہوگی اور عہد

اسی طرح اگر عورت کو ضرب پڑے تو عہد جنین کی دیت واجب ہے اگر وہ مالدار ہو تو عہد جنین کی دیت واجب ہے اگر وہ مالدار نہ ہو تو عہد جنین کی دیت واجب ہے

**باب راہ میں کوئی امر جدید کرنے سے بیان من**

جو شخص شارع عام میں سنڈاس یا پناہ یا بچ یا مہری یا جو تہ یا دوکان یا پوسے تو ہو سکا ہو اگر کو کوں کو ضرر کرے  
**ف** یعنی اگر ضرر نہ کرے تو درست ہو اور جو ضرر کرے تو باطل ہے بہت حد تک کافی الاصل سوائے کہ روایت کی  
 طرانی سے محمدرہطین کہ فرمایا حضرت نے نہیں ضرر پہنچا ہو اسلام میں **ص** باوصت اس کے بعض **ف** اگرچہ  
 فی ہود مختار **ص** او کا تو ڈالنا ہو نچتا ہو **ف** اس لیے کہ یہ تصرف بحق مشترک میں پس ہر احد کو دفع او کا جائز ہے  
 جیسا کہ مکات مشترک میں اگرچہ ضرر نہ کرے کہ کافی الاصل کیونکہ شارع عام میں ہر شخص حق مرور حاصل ہو تو خود ضرر کرے یا  
 کرے ہر حال میں او کا تو ڈالنا جائز ہو ہر شخص کو **ص** اور کو چہ غیر نافذہ میں یہ امر مکرنا درست نہیں ہیں مگر  
 اور شرک کی حاجت سے دست بردار کر کے پس اگر ان چیزوں کے گرنے کے سبب کوئی آدمی مر جاوے تو ہمارے دینے کی عاقلہ او کی  
 دیت لازم آوے گی جیسے کوئی پتھر دین رکھ دیوے یا کو ان راہ میں چوٹے مارا دین کوئی اگر کو مر جاوے اور جو کوں کوں  
 مر جاوے تو اس کا صان ہمارے دینے پر آوے گا یہ سب سورتیں جب ہیں کہ او سے بغیر ان ام کے ان چیزوں کو بنایا ہو **ف**  
 اور اپنے نفس کے لیے بنایا ہو اور جو مسلمانوں کو قلعہ کے لیے بنایا ہو جیسے مسجد یا امام کے آون سے تو وہ تو بنایا ہو مگر خاص  
 جوام کے آون سے بنایا ہو یا راہ کو بنیوں میں گرے والا اگر گرنے سے نہ مرے بلکہ بھوکھ سے یا دم کے گھٹنے سے مر جاوے

توضان تو یگانہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور اسی رفتوی جو درخت اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک علم سے مراد ہے میں  
 خانہ جب ہو کذا فی الاصل **ص** جس شخص نے راستے کے پتھر کو اوٹھا کر دوسری جگہ رکھا اس کے سبب کوئی آدمی تلف  
 ہو گیا تو اوٹھنے کے رکھنے والا ضمان ہو گا نہ پہلانے والا اس لیے کہ فعل اس کا نسخ ہو گیا دوسرے فعل سے جیسے ضمان ہو گا وہ  
 شخص جس نے جوہر اور اپنے سر پہ بیٹھ پر راہ میں اور وہ کسی پر گریزا ہو یا تبدیل یا پتھر مان غیر کی مسجد میں لے گیا یا مسجد  
 میں سوائے نہر اور فعل کے لیے بیٹھا اور اس امور سے کوئی شخص ہلاک ہو گیا **ف** مثلاً اس کو بوجھ کے گرتے سے  
 یا ہو یا تبدیل یا پتھر یوں کے طرف سے گرنے سے کوئی مر گیا یا سو آگ مار کے اور کام کے لیے مسجد میں بیٹھا تھا اس میں  
 ایک اندھا آیا اور اس پر گرا اور مر گیا تو ضمان ہو گا **ص** ضمان ہو گا وہ شخص جو چادر اوڑھے ہوئے تھا اس کی چادر کے  
 سبب کوئی مر گیا یا تبدیل ہو یا پتھر یا ان وغیرہ اپنے محل کی مسجد میں لے گیا یا ناز کے لیے مسجد میں بیٹھا تھا سوار کے سبب کوئی مر گیا

### ف فصل تھکی دیوار کے مسائل میں ص

اگر دیوار جبک جاوے شائع عام کی طرف یا کسی کے مکان کی طرف لیکن اس صورت میں جس طالب دین مکان الی  
 ہو گا **ص** اس کے توڑنے کے لیے کوئی شخص مسلمان یا دمی مالکے دیوار سے کہ دیوے **ف** یعنی اوس شخص سے  
 کہ دیوے جس کو توڑنے کا اختیار ہو جیسے راہ میں سے کہ وہ ناک رہن کر کے توڑ سکے یا دیوار کی طفل سے یا وحشی یا کتا  
 سے یا غلام یا حمار سے کذا فی المتص **ص** اور وہ اس کو نہ توڑے اوس زمانے تک کہ حسین توڑ ڈالے اس کا ممکن ہو تو نماز  
 ہو گا اوس نفس کا یا مال کا جو اوس دیوار سے تلف ہووے **ف** لیکن ضمان مال کا مالک دیوار کی ذات پر آگیا اور ضمان  
 نفس کا عاملہ راوی کی اور بعض کتابوں میں یہ مذکور ہو کہ گواہ کر دیا بھی ضرور ہو لیکن صحیح ہے کہ شہادہ شرط نہیں ہے بلکہ  
 اس واسطے چاہیے کہ گواہی والا اپنے قول کے اثبات پر قادر ہو و اگر مالک دیوار اوس سے انکار کرے تو یہ احتیاطی ہو  
 کذا فی الاصل **ص** اور ضمان نہ ہو گا اگر چند شہاد کے اوس نے وہ دیوار بیچنے والی اور مشتری نے اوس پر قبضہ  
 کر لیا پھر گری یا توڑ ڈالنے کی درخواست اوس سے کی گئی جو توڑنے پر قادر نہیں ہو جیسے مرہن اور کرایہ دار اور  
 مؤنذ اور گھر میں بسنے والا تو اگر وہ دیوار کسی کے گھر کی طرف جھکی ہوئی ہو تو اس گھر واسلے کو توڑنے کی  
 درخواست ہو جیتی ہو اور اس کو مہلت دیے اور ضمان معاف کر دیے کا اختیار ہو اور جو شائع عام کی طرف  
 جھکی ہو پس قاضی یا مالک کو مہلت دینا یا معاف کرنا جائز نہیں اس لیے کہ اس میں حق عامہ خلق کو پس او کو  
 باطل کرنا اس کا درست نہیں اور جو اوس نے پہلے ہی سے دیوار جھکی ہوئی بنائی تو ضمان ہو گا بدون درخواست  
 کے چنانچہ برآمدہ وغیرہ ٹکٹے میں **ف** یا پانچاے یا نالے میں کذا فی الاصل **ص** ایک دیوار پانچ آؤیوں  
 میں مشترک تھی ایک شریک سے درخواست اس کے توڑنے کی کی گئی پھر وہ گری ایک شخص جو جس شریک سے  
 درخواست توڑنے کی کی گئی تھی اس کی عاقبت پر پانچواں حصہ دیت کا لازم آویگا جیسے دولت دیت کے لازم آویگے  
 جب تین شریکوں میں سے ایک نے مکان مشترک میں کو ان کھدوایا یا دیوار اوٹھائی اور اوس کے سب  
 سے کوئی ہلاک ہو گیا **ف** اور صاحبین کے نزدیک نصف دیت کا ضمان ہو گا اور دلیل رفتوی اصل میں



اور دوسری حیثیت کی توضیح فرمادے دیو سے یا غلام حوالہ کر کے لے لیتا اگر غلام نے دو شخصوں کی دو چیزیں لیں تو مولیٰ کو اختیار ہو  
 خواہ ادا و نون جنایتوں کے بدلے میں غلام کو دیو دے و نون کی حیثیت کو کھسک کر لیوں و نونوں کو اس کو موافق اپنے حق کے  
 یا ہر ایک کی دیت جدا جدا کر کے پس اگر مولیٰ نے اس کو ہبہ کر دیا یا آزاد یا دبر یا غلام دلا یا دیا اور اس کو جنایت کی خبر جتنی تو دیت اور قیمت  
 غلام میں سے کتر کا ادا و نون دے جو خبر جتنی تو دیت کامل دیو سے جیسے مولیٰ نے اس غلام کی آزادی کو مطلق کر دیا دے کہ قتل یا  
 جرح یا اور اس غلام نے وہ کام کیا تو مولیٰ کو قسط دیت دینا اگر غلام نے آزاد کا ہاتھ مہاکا اور غلام اس کو دیا گیا سو اس سے  
 آزاد کر دیا پھر ہاتھ کے زخم سے وہ مر گیا تو غلام صلح بٹھ گیا یہ حق جنایت کے اور جو اس نے آزاد نہیں کیا ایکس ہاتھ کے زخم سے مر گیا تو  
 غلام بچھڑ دیا یا دیو کا مولیٰ کو سو و قتل ہو گا قصاص میں یا کتر کا کیا جاوے گا اگر غلام ماؤن بدیون کوئی جنایت کرے خطا سے اور  
 مالک کو اس کا علم نہ ہو اور وہ اس کو آزاد کرے تو مالک کتر کا ادا و نون دے قیمت و دین میں قرض خواہوں کو اور ادا و نون کتر کا قیمت اور دیت  
 میں دلی جنایت کو پس اگر لوندی یا زونہ بدیون بچھڑے تو قریب سے اس کے ساتھ بچھڑے یا جاوے گا اور جنایت میں بچھڑے کی ساتھ  
 لے دیا جاوے گا زید کے غلام کی عمر بڑے آزادی کا قرار کیا پھر اس سے عمر کی کوئی جنایت کی تو عمر کو کچھ نہ ملے گا نہ غلام سے اس کے  
 مولیٰ سے اگر غلام نے لہذا کہ نہیں زید کے بھائی کو قبل آزادی کے خطا سے لے دیا اور زید نے کہا کہ نہیں لہذا آزادی کے تو قول  
 غلام کا سچ سمجھا جاوے گا زید سے اپنی لوندی سے کہا کہ میں نے تیرا ہاتھ کا مال تیرا لیا قبل آزادی کے اور لوندی نے کہا کہ آزاد کی  
 تو قول لوندی کا مقبول ہو گا اگر جماع اور لوندی کی لکائی میں کہ ہمیں قول مولیٰ کا مقبول ہو گا اگر غلام مجھ سے یا میں سے کہیں بھی  
 کسی قتل کے لیے کہا اور اس میں جس سے قتل کر لیا تو دیت تامل کی خاطر ہوگی اور وہ عاقلہ تامل اس غلام آتے رہتے ہیں کہ بچھڑے  
 صری قریب سے اور غلام مجھ سے غلام مجھ کو حکم کیا قتل کا تو قتل کا مولیٰ اس غلام کو حوالے کر دے کہ دے کہ قتل خطا میں لے کر اگر رجوع  
 اب میں سے کہتا لیکن بعد آزادی کے کتریت اور دے میں لے سکتا ہو یا سبھی قتل عمر میں اگر غلام تامل سفیر میں لے اور رجوع ہو گا تو قسط  
 قتل کیا جاوے گا اگر ایک غلام نے دو آزاد شخصوں کو قصہ مار ڈالا اور مقتول کے و دو دلی بھائی ایک اس میں سے عفو کر دیا تو باقی  
 دو وار تو قتل کو طبعی اس کا نصف غلام دے دیو طبعی ایک پوری دیت ادا کرے اور جو ایک شخص کے عدا اور دوسرے کو خطا قتل کیا اور  
 عدا کے دو وار توں میں سے ایک سے عفو کر دیا تو مالک پوری دیت دے تو قتل خطا کے وار توں کو اور نصف دیت قتل عدا اس ارت کو  
 جسے عفو نہیں کیا یا غلام کو ادا و نون کے حوالے کر دے تو اس غلام کے تین حصے کر کے باقی تینوں میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور  
 صاحبین کے نزدیک چار حصے کر کے تین حصے خطا کے وار توں کو اور ایک عدا کے وار توں کو لے گا اگر دو شخصوں میں ایک غلام مشترک  
 تھا اسے اول و دونوں کے ایک شتہ دے گا اور مال اور ایک سے عفو کر دیا تو سب مال ہو گیا اور صاحبین کے نزدیک عفو کرنے والا نصف  
 پر اور دوسرے کو دیت دے دیو فصل غلام کی دیت و سکی قیمت جو ہیں اگر قیمت اس کی آزاد شخص کی دیت تک پہنچ جاوے گی  
 یا قیمت بومی کی دیت حد تک پہنچے تو ہر ایک کی قیمت دس درم کم کر لینگے **ف** امام ابو حنیفہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر کسی بی بی یا  
 کنیز یا بی بی عبد الزناق سے عبد اللہ بن مسعود اور ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک جہان تک قیمت اس کی ہوگی دیا جائے گی **ح**  
 عصب میں کہ نہ کرینگے بلکہ جس قدر قیمت ہوگی دینا پڑے گی یا جماع سب علیا کے اور شخص کے نداد میں جو حصہ دیت کا حیثیت میں مقرر ہے غلام  
 میں دو حصہ قیمت سے مقرر کیا جاوے گا اگر کوئی غلام کا ہاتھ کاٹ لے تو نصف قیمت اس کی لے لیا ہوگی **ف** میں اگر اس کی قیمت

۹۷  
 اگر غلام کو قتل کر دے تو مالک کو قصاص ملے گا



صنیر کا حشفہ کاٹ ڈالا تو اگر ہکا مر گیا تو خزان کے مالکہ پر نشت دیت لازم ہوگی اور جو زعفران پلو پوری دیت اور یہ جواب  
ہیستان کا کہ وہ کوں سا جانی جو کہ اگر اس کی جنایت سے مجنی علیہ مر جائے تو نصف دیت ہو اور جو نہ مرے تو پوری دیت ہو  
ص ایسے ایک ارٹے کے پاس غلام رکھا گیا بطور امانت کے اور اس ارٹے نے اس غلام کو مار ڈالا تو مالکہ پر ارٹے کے  
دست غلام کی آؤنگی اور اگر ارٹے نے کسی کا مال تلف کیا بغیر بدع کے تو اوپر ضمان ہو اور جو اس کے پاس لایع ہوا یعنی بطور  
امانت رکھا گیا اور اس نے تلف کیا تو ضمان نہیں ہر ف یہ احکام جب کہ جس عاقل ہوا اور غیر عاقل مطلقاً اور ان میں جو عیاق

## صلاب قسامت کے بیان میں

دو فرد جس پر اثر ضرب کا اجراء ہوئے یا لگا دیا جائے کائنات پر یا خون بہتا ہو اس کے کان یا اکھ سے کسی حملہ میں لپکایا اور  
اکثر خون یا نصف بدن سر کے ساتھ ملا اور اس کا قاتل معلوم نہیں ہو اور ولی مقتول دعوی قتل کا رکھتا ہو کل اہل محلہ پر یا بعض پر  
تو دل پچاس دیون کو محلہ والوں میں سے چھاننے اور اسے یہ قسم پڑ جائے کہ وہ اسے قتل نہ کیا اور اس کے قاتل کو پچاس  
دین **ف** یعنی ہر شخص اہل دیون میں سے اس طرح قسم کھا دے کہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور دین قاتل کو اس کے جانتا ہوں اور  
وام شافعی کے نزدیک اگر اہل محلہ پر لوث ہو قتل کا یعنی اور دین سے کسی پر علامت قتل یا اپنی اجاد سے یا ظاہر حال اس کا شاہد ہو  
مثلاً مقتول سے ان کو عداوت ہو یا ایک شخص عادل شہادت دیوے قتل کی یا جماعت غیر عادلہ شہادت دیوے اس بات پر کہ  
اہل محلہ سے اس کو قتل کیا گیا تو اولیاء مقتول کو پچاس حلفین دیجاو دیگی اس امر پر کہ وہ اس اہل محلہ سے اس کو قتل کیا ہو پھر حکم  
کیا جاوے گی یا دینی علیہم پر یا برہنہ دعوی قتل عہد کا ہو یا خطا کا اور امام مالک کے کہ مکہ مکرمہ کی اجاد کا قصاص اگر دعوی قتل عہد کا  
ہو تو اور بھی ایک اولیاء جو شافعی کا اور اگر لوث ہو تو مذہب مالک کا مثل ہمسار سے ہو کر فرق آتا ہو کہ وہ انہوں کو کر دینیں کہنے  
اہل محلہ پر لوث کر کے ہر ایک کو ایک مقتول پر پچاس اگر حلف کر لیں اہل محلہ تو وہ دین نہیں دیتے اسے اور دلیل ہماری تو اہل  
ہو ولی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر کو ادنیٰ برہن اور قسم منکر پر روایت کیا اس کو سب سے بڑے ابن عباس اور صحابہ سے روایت  
سے اسناد اس کے تو نہیں اہل محلہ پر یا علیہ مقرر ہو زمین یا اگر انھوں نے قتل کیا ہو تو قسم دروغ سے بیکار قرار کر دین قتل کا پچاس  
قصاص اہل محلہ کر لیں تو قصاص سے برات ہو جاوے گی لیکن دین واجب ہوگی اولیاء پر اس واسطے کہ مقتول اسے جس جس پر اور  
جمع کیا آنحضرت نے درمیان دین اور قسامت کے روایت کیا اس کو سہل لے اور زیادہ بن مریم ہے اور اس طرح جمع کیا پھر عمر نے  
کنا فی الاصل **ص** اس جہاں اہل محلہ حلف کر لیں تو اولیاء پر دین کا حکم کیا جاوے گا **ف** اس واسطے کہ روایت سنائی میں جو عمر نے  
شیب بن ابی عمیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین مقرر کی ہو جو جب محضہ کر دیا تو ان کے دروازوں پر مقتول یا لپکا یا لٹا  
روایت کی ہزارے مسعد بن المسیب کہ آنحضرت نے شرح کی ہو تو ساتھ قسامت اور مقرر کی الیٰں پر دین اور روایت کی یا بن عباس  
نے اور شافعی نے عمر بن الخطاب سے کہ انھوں نے پچاس دیون کو حلف کا حکم کیا قسامت میں اہل محلہ دلاواں کو اور مقرر کی اور  
دین **ص** اگر ولی نے دعوی قتل کیا ہو اس شخص پر جو اہل محلہ میں سے نہیں ہو تو قسامت اہل محلہ سے ساتھ ہو جائے گی یا اگر اہل  
پچاس سے کم ہوں تو کرار دینے قسم پڑ جائے یہاں تک کہ پچاس نہیں پوری ہو جاوے **ف** اس واسطے کہ روایت کی یا بن ابی شیبہ  
الیٰ علیہ سے کہ عمر بن الخطاب نے مقرر کر دین میں یہاں تک کہ پوری ہو گئیں اور روایت کی عبدالرزاق نے کہ حضرت عمر نے





اور کسی کو جانا نہ دے لیکن یہ اظہار اس کا زہر قبول کر لیا جاوے گا اور اہل بی شہادت اہل حاکم اور لوگوں پر بابت کے  
 اپنے میں سے کسی پر آدھ جو شخص کسی مکر میں مجروح ہوا پھر وہ ان سے اور خطا کیا لیکن صاحب فراش رہ کر مکر نہایت اور  
 قیامت اور نہیں عذر والوں پر ہوگی جہاں پر رہی ہوا تھا اگر ایک مکان میں صرہ ہو رہی تھی تھے ایک او میں سے مقتول  
 یا لگا تو دوسرا ضامن ہوگا دیت کا نزدیک ابووسف کے نہ ہوئے کے اور جو مقتول کسی عورت کے گاون میں ملتا تو عورت  
 پر نہیں کر دیتی اور دیت اسکی عاقلہ پر ہوگی **ف** یہ مذہب طریفین کا جو اور ابووسف کے نزدیک قیامت بھی  
 مائلہ پر ہوگی اس واسطے کہ قیامت ان لوگوں پر چین سے نصرت متصور ہو اور عورت اسکی اہل نہیں ہو ائمہ عالم کرام انھار

## ص کتاب المعامل

**ف** یہ کتاب ہوا ان لوگوں کے مہاں میں جن پر دیت واجب ہوئی جو یعنی عوائل کے بیان میں جو جمع ہو عاقلہ کی **ص**  
 جو شخص لشکر میں ہو تو اس کے عاقلہ دو لوگ ہیں حکم دیوان میں مرقوم ہیں **ف** دیوان عبارت ہوا ان اور اوق سے  
 جن میں اہل لشکر کے نام اور اس کا سالیانہ یا شہنامی یا ما نہ لکھا جاتا ہو یعنی دفتر لشکر اہل اسلام تو لشکر کے عاقلہ بھی لشکر  
 لوگ ہیں **ص** اور یہ ہمارے نزدیک ہوا اور شافعی کے نزدیک عاقلہ قاتل کے اس کے کہنے والے ہیں اسلئے کہ ایسا ہی  
 تھا زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **ف** روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے شعبی سے مرسلہ کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت توشہ کی مقرر کی اور پر توشہ کے اور دیت انصار کی انصار پر **ص** اور نسخہ نہیں ہو سکا بعد  
 زار حضرت علیہ السلام کا دہاری دلیل ہے کہ جو عمر بنے ہر گاہ دکانہ تر جب کے تو دیت اہل دیوان پر مقرر کی حضرت صحابہ میں **ف**  
 روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابراہیم سے اور شعبی سے کہ اہل حبشہ عطا کو مقرر کیا عمر بن الخطاب نے ہر ان مقرر کی دیت اوسے  
 عطا میں تین سال میں اور روایت کی عبدالرزاق نے مصنف میں عمر سے کہ انھوں نے مقرر کی عطاؤں میں تین سال  
 کے اور راوی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے حکم کیا دیت کا تین سال میں ہر سال میں ایک ثلث اور اہل دیوان کے انکی  
 عطاؤں میں **ص** اور یہ فعل حضرت عمر کا نسخہ نہیں ہو گیا تقریر اس معنی کو کہ دیت اوپر دو دگواروں کے ہو اور دگوار  
 کی صورت میں مختلف ہیں مثل قرابت کے اور انہ اس کے تو حضرت عمر کے زمانے میں نصرت دیوان سے ٹھہری اسی طرح اگر نصرت  
 سے ہو تو اہل حرفہ اور اسکے عاقلہ ٹھہری گئے پس وصول کیا دیوگی دیت انکی عطاؤں سے تین سال کے عرصے میں **ف** اسی طرح جو  
 دیت قاتل کے مال میں جب ہو تو وہ بھی تین سال کے عرصے میں لجاوے گی جیسے باپ بیٹے کو عدا قتل کرے اور امام شافعی  
 کے نزدیک فی الفور لجاوے گی کذا فی الاصل **ص** پھر اگر عطا میں تین سال سے زیادہ یا کم میں میت لال میں سے نکلی تو اس طرح  
 دیت لجاوے گی **ف** مثلاً اگر تین سال کی عطا پہلے ہی سال میں پیشگی مل گئی تو کل ایت اوس سے لجاوے گی اور جو بارس میں ملی تو  
 چار سال میں دیت وصول کیا دیوگی **ص** اور جو شخص لشکر میں نہیں ہو تو اس کے عاقلہ اس کے کہنے والے ہیں اور دیت ان پر  
 تقسیم کیا دیوگی اس طرح کہ ہر ایک سے تین سال میں تین درم لے جاوے گئے یا تین سال میں چار درم ہر سال میں ایک درم یا ایک  
 درم اور تھا کی درم کی اس سے زیادہ کسی نہ لینے بھی معجز ہو سکتا کہ لے لے اس قدر ہر سال دیت پوری اسی سے وصول ہو سکے  
 تو اس کے قریب نہ دوسرے عدا والوں کو اس طرح لے لے جاوے گئے بیان تک کہ دیت پوری ہو جاوے اور قاتل

اور یہ بھی  
 کہ عاقلہ  
 کے لئے  
 ہے



نہ دوں در تالی مال کا فرمایا آپ نے نہیں پھر کما میں صدقہ دوں میں نصف مال کا فرمایا میں گمان ہے تصدیق کر دین  
 میں تہائی مال فرمایا صدقہ کر تہائی اور تہائی بیت جو بیشک تیرا چھوڑنا دار ثون کو معنی بہتر جو اس سے کہ مہجور جاؤ تو لاؤ مفسر  
 باخبر بھلا وہی لوگوں کے سامنے اور عاذ بن جبل سے مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے  
 صدقہ مقرر کیا تیر تہائی مال کا تھا اسے مرنے کے وقت دے اسے پڑے نیکوں کے رعایت کیا اور سکودار قطعی نے اور لام احمد  
 اور ہار نے ابو الدرداء کی حدیث سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے لیکن یہ سب روایتیں ضعیف ہیں اللہ تعالیٰ کفری ہو ایک  
 روایت دوسری رعایت کو اللہ اعلم فیہ الامرام **ص** اور درست نہیں جو وصیت دارش کے لیے مگر باجارت باقی ورثہ  
 کے **ف** یعنی جو شخص میت کے سے میں سے حصے کا مستحق ہو اس کے لیے وصیت درست نہیں ہو اور جو مرد محروم ہو جو اس  
 میں بھائی کے لیے وصیت کی باوجود بیٹے ہونے کے تو درست ہو دلیل ابن بابین حدیث ہوالی اللہ ابائی کی کہ اگر کسی نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دیدیا ہر خدا کو اس کا حق پس با وصیت نہیں پوارش کے  
 لیے رعایت کیا اور سکودام احمد اور چارون عاملون نے مگر نسائی نے اور حسن کہ اس کو احمد نے اور زیدی اور قوسی کہ اس کو  
 ابن حجر نے اور ابن کبار نے اور دو روایت کیا اور سکودار قطعی نے ابن عباس سے اور زیادہ کیا اس کے آخرین مگر یہ کہا ہیں  
 سب وارث اور اسناد وہی حسن جو بلوغ الامرام اور آیت کثرت علیک کذا لخصت کذا کہ الموت ان تفرک حینما  
 بالوصیۃ لک الذین یذکر انک فیہن منسوخ ہو اس حدیث سے یا آیت موارث سے یا اولیٰ **ص** اور قاتل کے لیے جو  
 مباشر ہو قاتل کا لکن باجارت اور عہد ہو **ف** اس واسطے کہ ہایہ میں ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں جو  
 بدعت قاتل کے لیے کہنا یعنی نے تنجیہ ہایہ میں کہ اخراج کیا اس حدیث کا دار قطعی نے بہترین عبیدہ سے انھوں نے تہاج  
 بن ارقمہ سے انھوں نے حکم سے انھوں نے ابن عبیدہ سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی علی سے انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب  
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بدعت جو قاتل کے لیے وصیت کہ دار قطعی نے کہ بہترین عبیدہ شول ہونا باجارت  
 رانٹھی تہاشر کی قید سے اخر ازہر قاتل بالسبب شل حضرت کے اور لام شافعی نے نزدیک قاتل کے لیے وصیت درست ہوا  
 سی غلام پر ہو اگر ایک شخص کے لیے وصیت کی پھر اسے موسیٰ کو مار ڈالہ لانی الاصل **ص** وصیت نہیں درست ہو اگر موسیٰ علی  
 ہو یا کتاب ہو اگر چہ مال بقدر وفا چھوڑ جاؤ اور مقدم ہوگا اگر دین وصیت پر **ف** اس واسطے کہ اگر نادین کا ضروری ضرورین  
 ہو اور وصیت تو زیادتی حسنت کے لیے مستحب ہو اور قرآن شریف میں اگر چہ وصیت ذکر میں مقدم ہو مین پر لیکن حکم میں پختہ ہو  
 باہج مفسرین **ص** اور وصیت قبول کیجاتی ہے بعد مر جائے موسیٰ کے اور باطل ہو قبول نہ مرنا و سکا حیات میں موسیٰ کے اور موسیٰ  
 مالک نہیں ہوتا وصیت کا جب تک اس کو قبول کرے کہ ایک صورت میں وہ یہ ہو کہ موسیٰ بعد موسیٰ مر جائے قبول سے پہلے تو وصیت  
 موسیٰ کے دار تو ہو موسیٰ کو جائز ہو پھر جانا وصیت صحیح قبول ہے یا اسے فعل سے جو مالک ہے کو قتل کر دیا ہو مفسرین  
**ف** مثلاً موسیٰ موسیٰ بن ابی اسحق کہ کہ اس سے نام بدل جاؤ اور اعظم منافع جاتے رہیں **ص** یا اسے فعل سے کہ موسیٰ بن  
 ایک لیا اسرا ہوا جو اس کو بغیر اس کے تسلیم موسیٰ بن کی مکن ہو سکے مثلاً موسیٰ بن سید کو گھی میں لٹ کر ڈالے یا موسیٰ کو گھی میں لٹا  
 یا اسے صرف جو موسیٰ کی ملک کو زائل کر دیا تو اسے موسیٰ بن کہ جس کا وہ ہے کہ موسیٰ بن کا وہاں ارجوع ہوگا وصیت سے

درہم شمس  
 مکرم سید سیدان  
 درہم شمس





تو ذر کو نصف ثلث ملے گا اگر وصیت کی نعمت مال کی اور موصی اور وقت تفریح جو تو موصی کو ثلث ہو جس مال کا بیع جو موصی کے پاس وقت موت کے ہو اگرچہ اسے وہ مال بعد وصیت کے لکھا یا ہو اسے اور جو وصیت کی تہائی کر یوں کی اور موصی کے پاس کر یا نہیں میں یا نہیں لیکن قتل موت موصی کے کر گئیں تو وصیت اٹل ہو گئی اور جو وصیت کی ایک کبریٰ کی اسے مال میں سے تو قیمت اوکلی اس کے مال میں سے دلائی جاوے گی اور جو وصیت کی ایک کبریٰ کی اپنی کر یوں میں سے اور اس کے پاس کر یا نہیں میں تو وصیت اٹل ہو اگر ثلث کی وصیت کی اپنی اہمات اولاد کے لیے اور فقیر دن اور سکینوں کے لیے مال اگرچہ ام لا اس کے تین میں تو ثلث مال کے باقی حصے کے تین حصے اہمات اولاد کو اور دو حصے فقیر اور مسکین کو دے دینگے اور جو ثلث کی وصیت کی زید اور فقیر کے لیے تو نصف زید کو اور نصف فقیر کو ملے گا اگر سو روپیہ کی وصیت کی زید کے لیے اور سو روپیہ عمر کے لیے پھر ایک تیسرے شخص کو اور دو دوا کا شریک کر دیا تو تیسرے کو ہر سیکڑے کی تہائی ملے گی اس واسطے کہ سب کو دوا کا حصہ برابر ہو اور ایک تیسرا اس کے ساتھ شریک ہو گیا تو ممکن ہو گئی تینوں کی برابر تو ہر ایک کو سو کی دوا تہائی ملے گی اور جو سو کی وصیت کی زید کے لیے اور پچاس کی عمر کے لیے پھر ایک تیسرا اس کا شریک کر دیا تو تیسرے کو زید کے حصے کا نصف و عمر کے حصے کا نصف ملے گا یعنی پچھتر روپیہ اگر اپنے وارثوں سے لکھا کہ فلاں کا بچہ قرظ بنو تو اس کی تصدیق بچہ جو تو تصدیق کیا جاوے گی مقدار دین میں ثلث مال لکھا اور جو اس کے سوا وصیتیں بھی کیں تو تہائی مال جدا کیا جاوے گا وصیت کے لیے اور دوا تہائی زید وارثوں کے لیے اور کہا جاوے گا اہل وصایا اور وارثوں سے کہدی سکودین کی تصدیق کر جب قدر میں کہ تم جاوے پھر جب قدر کا اہل وصایا اقرار کریں اس کا ثلث اوکلی حصے میں سے لیا یا باؤسے اور جو بچے وہ ان کو ملے اور جب قدر کا وارث اقرار کریں اس کے دو ثلث وارث کے حصے میں سے لے جاوے جو بچے ان کو ملے اور یا صحاب اور وارث اوکلی حصے ملے یا باؤسے اگر دعویٰ زیادہ کا کرنا ہو تو اس کے علم اور دانست رہت یعنی اپنے علم قسم لکھا وں کہ وائے ہم اسی قدر دین کو دیتے ہیں اگر وصیت کی کسی کو سین کی وارث اور اجنبی کے لیے تو نصف وارثوں کا اجنبی کو ملے گا اور وارث کو بچہ نہ ملے گا اگر اجنبی کے واسطے لکھا اس صورت میں ملا اسلئے کہ وارث قابل جو وصیت کے برخلاف اس صورت کے جب وصیت کی تھی اور وصیت کے لیے کو نہ وصیت اہل نہیں جو وصیت کے لکھانی الاصل اگر ایک شخص نے وصیت کی تین تحائف لکھے ہیں کی او میں ایک حمد ہو دوسرا متوسط تیسرا ناقص تین تحفوں کے لیے اس طرح کہ حمد زید لکھا اور متوسط عمر کا و ناقص عمر کا پھر ایک تحفہ ناقص ہو گیا اور معلوم نہیں کہ وہ حمد و متوسط یا ناقص اور وارث ہر ایک سے یہ کہتے ہیں کہ تیرا حق ثلث ہو گیا تو وصیت اہل ہو گئی لیکن اگر وارث ارگزر کر کے باقی دو تحائف کو تینوں کے حوالے کر دیں تو زید وارثوں میں سے جو حمد ہو اس کے دو ثلث ہو اور عمر ناقص تحائف کے دو ثلث اور عمر ہر ایک تحفہ کا ایک ایک ثلث لے لے کر زید لے ایک مکان میں سے جو اس کے اور ہر ایک کے درمیان میں مشترک تھا ایک کو ٹھہری کی وصیت کی عمر کے لیے تو دوسرا مکان کو تقسیم کریں گے اگر وہ کو ٹھہری رہے کے حصے میں آئے تو عمر و لے لیا اور جو ہر ایک کے حصے میں آئے تو اس قدر جگہ گزروں سے ناپ کر زید کے حصے میں سے عمر کو مل جائے گی یہی حکم قرار میں ہو گا یعنی اگر وصیت کی جگہ اقرار کیا احد التبرکین سے ایک بیت کا دار مشترک سے پھر تقسیم ہوئی اور وصیت منفر کے حصے میں ہو تو فقرہ کو مل جائے گا اور جو منفر کے حصے میں نہ آیا تو اس کے برابر میں

یہ حد متعینہ ہے کہ اگر وصیت کی ایک کبریٰ کی اسے مال میں سے دلائی جاوے گی اور جو وصیت کی ایک کبریٰ کی اپنی کر یوں میں سے اور اس کے پاس کر یا نہیں میں تو وصیت اٹل ہو اگر ثلث کی وصیت کی اپنی اہمات اولاد کے لیے اور فقیر دن اور سکینوں کے لیے مال اگرچہ ام لا اس کے تین میں تو ثلث مال کے باقی حصے کے تین حصے اہمات اولاد کو اور دو حصے فقیر اور مسکین کو دے دینگے اور جو ثلث کی وصیت کی زید اور فقیر کے لیے تو نصف زید کو اور نصف فقیر کو ملے گا اگر سو روپیہ کی وصیت کی زید کے لیے اور سو روپیہ عمر کے لیے پھر ایک تیسرے شخص کو اور دو دوا کا شریک کر دیا تو تیسرے کو ہر سیکڑے کی تہائی ملے گی اس واسطے کہ سب کو دوا کا حصہ برابر ہو اور ایک تیسرا اس کے ساتھ شریک ہو گیا تو ممکن ہو گئی تینوں کی برابر تو ہر ایک کو سو کی دوا تہائی ملے گی اور جو سو کی وصیت کی زید کے لیے اور پچاس کی عمر کے لیے پھر ایک تیسرا اس کا شریک کر دیا تو تیسرے کو زید کے حصے کا نصف و عمر کے حصے کا نصف ملے گا یعنی پچھتر روپیہ اگر اپنے وارثوں سے لکھا کہ فلاں کا بچہ قرظ بنو تو اس کی تصدیق بچہ جو تو تصدیق کیا جاوے گی مقدار دین میں ثلث مال لکھا اور جو اس کے سوا وصیتیں بھی کیں تو تہائی مال جدا کیا جاوے گا وصیت کے لیے اور دوا تہائی زید وارثوں کے لیے اور کہا جاوے گا اہل وصایا اور وارثوں سے کہدی سکودین کی تصدیق کر جب قدر میں کہ تم جاوے پھر جب قدر کا اہل وصایا اقرار کریں اس کا ثلث اوکلی حصے میں سے لیا یا باؤسے اور جو بچے وہ ان کو ملے اور جب قدر کا وارث اقرار کریں اس کے دو ثلث وارث کے حصے میں سے لے جاوے جو بچے ان کو ملے اور یا صحاب اور وارث اوکلی حصے ملے یا باؤسے اگر دعویٰ زیادہ کا کرنا ہو تو اس کے علم اور دانست رہت یعنی اپنے علم قسم لکھا وں کہ وائے ہم اسی قدر دین کو دیتے ہیں اگر وصیت کی کسی کو سین کی وارث اور اجنبی کے لیے تو نصف وارثوں کا اجنبی کو ملے گا اور وارث کو بچہ نہ ملے گا اگر اجنبی کے واسطے لکھا اس صورت میں ملا اسلئے کہ وارث قابل جو وصیت کے برخلاف اس صورت کے جب وصیت کی تھی اور وصیت کے لیے کو نہ وصیت اہل نہیں جو وصیت کے لکھانی الاصل اگر ایک شخص نے وصیت کی تین تحائف لکھے ہیں کی او میں ایک حمد ہو دوسرا متوسط تیسرا ناقص تین تحفوں کے لیے اس طرح کہ حمد زید لکھا اور متوسط عمر کا و ناقص عمر کا پھر ایک تحفہ ناقص ہو گیا اور معلوم نہیں کہ وہ حمد و متوسط یا ناقص اور وارث ہر ایک سے یہ کہتے ہیں کہ تیرا حق ثلث ہو گیا تو وصیت اہل ہو گئی لیکن اگر وارث ارگزر کر کے باقی دو تحائف کو تینوں کے حوالے کر دیں تو زید وارثوں میں سے جو حمد ہو اس کے دو ثلث ہو اور عمر ناقص تحائف کے دو ثلث اور عمر ہر ایک تحفہ کا ایک ایک ثلث لے لے کر زید لے ایک مکان میں سے جو اس کے اور ہر ایک کے درمیان میں مشترک تھا ایک کو ٹھہری کی وصیت کی عمر کے لیے تو دوسرا مکان کو تقسیم کریں گے اگر وہ کو ٹھہری رہے کے حصے میں آئے تو عمر و لے لیا اور جو ہر ایک کے حصے میں آئے تو اس قدر جگہ گزروں سے ناپ کر زید کے حصے میں سے عمر کو مل جائے گی یہی حکم قرار میں ہو گا یعنی اگر وصیت کی جگہ اقرار کیا احد التبرکین سے ایک بیت کا دار مشترک سے پھر تقسیم ہوئی اور وصیت منفر کے حصے میں ہو تو فقرہ کو مل جائے گا اور جو منفر کے حصے میں نہ آیا تو اس کے برابر میں







کے لیے اور اس کے آزاد کر کے بھی پرانے ہو چکے ہیں تو وصیت باطل ہوگی **ف** اس واسطے کہ مولیٰ کا لفظ مستلک محقق  
بمکمل اور متفق بالفتح جس اور لفظ عام نہیں اور کوئی ترمیم یا یک برد لالت نہیں کہ لفظ بعض لفظ نص میں کہ وصیت کی کے لیے یہ مجاہد کی

**ص باب خدمت اور سکونت اور بھلون کی وصیت کے بیان میں**

صحیح ہو وصیت کرنا اپنے غلام کی خدمت کا اور اپنے گھر کی سکونت کا موت میں مال اور بیعت کو اور غلام اور گھر کے حاصل اور  
کرنا کی وصیت سو اگر غلام یا گھر تھائی مالی سے کل آوے تو موصی کو تسلیم کیے جاویں واسطے اجر اسے وصیت کے  
اور جو ثلث سے بچل سکیں تو گھر کی تقسیم کی جائے **ف** یعنی موصی کہ گھر میں سے بقدر ثلث مال جو اسے کر دیوں کہ  
اوس میں اجر اسے وصیت ہوئے **ص** اور غلام میں مہایہ کر لین **ف** یعنی باری باری نفقہ میں تو موصی اگر خدمت  
لیے اوس قدر غلام سے جس میں وصیت صحیح ہوئی اور وارث خدمت لایوں اوس مقدار میں جس میں وصیت صحیح  
نہیں ہوئی کذا فی الاصل **ص** اگر موصی کہ موصی کی زندگی میں مر جاوے تو وصیت باطل ہوگی اور جو موصی کے  
خزے کے مرے تو موصی کہ کے وارثوں کو پھر آوے گی اور اگر موصی نے اپنے بن کے بھل کی وصیت کی پھر جی  
مر گیا اور حال آنکہ باغ میں بھل موجود ہیں تو موصی کہ کو صرف یہی بھل وقت موت موصی کے ملین گے نہ آئندہ البتہ اگر موصی  
لفظ ابد کا یعنی ہمیشہ بڑھا دیا تو اسکو یہ بھل بھی ملین گے اور آئندہ بھی ملا کر نیگے جیسے غلام باغ کی وصیت میں خواہ ابد کا  
لفظ کے یا نہ کے یہ بھل بھی ملین گے اور آئندہ بھی ملا کر نیگے اور بھیر مرن کے بال کی وصیت میں اور اس کے بچوں  
اور ورنہ کی وصیت میں رہی بال اور شیہ اور ورنہ یا ورنہ جو موصی کے مرے وقت موجود تھا خواہ ابد کا لفظ کے  
یا نہ کے **ف** اگر وہ مینی بھل اور غلام اور صوت یعنی بالوں میں فرق یہ ہو کہ غلام باغ آمدنی باغ کو لے جے خواہ بالفعل  
ہو یا آئندہ اور ورنہ موجود کو کہیں گے مگر جب اس نے ابد کا لفظ کدیا تو یہ فرض ہو گیا اس امر پر کہ قرہ اور صوت  
تساوی میں موجود کو اور معدوم کو بھی لیکن قرہ معدوم پر عقد صحیح ہو جیسے ساقاۃ میں مدح و معدوم اور ولد معدوم  
کذا فی الاصل **ص** کا فر سے اپنی نعمت میں عبادت گاہ بنائی تو وہ بعد اس کے اس کے وارثوں کو لے گی اور اگر کا فر  
نے وصیت کی عبادت گاہ کے بنانے کے لیے خواہ میں لوگوں کے لیے یا غیر میں لوگوں کے لیے تو صحیح ہو جیسے نعمت میں  
جس کا کوئی وارث نہیں ہو اور الاسلام میں ساتھ کمال کے کسی سلمان یا دی کے لیے صحیح ہو

**ص باب وصی کے بیان میں**

عرب کہتے ہیں وصی الی غلام جیسا اسکو پس مال میں اختیار دے یا تصرف کا بعد اپنی موت کے اور اسکو موصی الیہ اور وصی  
کہتے ہیں یہ کہ ایک شخص نے اپنا وصی بنایا اور بے قبول کر لیا وصایت کو موصی کے پاس تو صحیح ہو گیا پھر اگر ورثہ وصی  
کے سامنے تو وصایت رد ہوگی ورنہ رد نہ ہوگی **ف** یعنی موصی کے پیٹھ پر وجہ وصایت سے انکار کر کے تو صحیح ہوگا مگر اگر وصایت  
باقی رہی ایسے کہ موصی نے اوس پر بھروسہ کیا اب وہ اگر اسکی غیبت میں رو کرے تو غریب وہی ہے کذا فی الاصل **ص** اوس  
جو یہ بے سکوت کیا یہاں تک کہ موصی مر گیا تو یہ رد و رد قبول دونوں جائز ہیں بعد اس کے کہ اگر وصی نے ترک میں کوئی چیز  
بچی تو بیع لازم ہوگئی اگر وہ اپنے وصی ہوئے سے نواقض ہو و بخلان دیل کے جب بھی کوئی چیز بے علم اپنی نکالت کے

مدرسہ سکونت و بھلون کی وصیت اور وصی کے مبالغہ میں  
طہریم ص ۱۴۵  
۱۳۱  
مدرسہ سکونت و بھلون کی وصیت اور وصی کے مبالغہ میں



اور جیسا کہ سزاوارتہ زیادہ ہو مال وغیرہ میں اس کے دادا سے سزاوارک اور وصی میں دادا اور بھائی، دو جیسوں کی وارثت غیر کے مالی کی ہر طرح خود وصی کو میراث سے الٹا دیا اور کسی طریق سے اور وارث کے لیے حق میں ان حکم میں اس کے سوا اور کو میراث کی وجہ سے صحیح ہو گا اور ہی مردوں کی اور دو شخصوں کے لیے ہزار دم دین ہوئی میت پر اور وارث میں مومن شخصوں کی پہلے دو مردوں کے لیے ہزار دم دین ہوئے کی میت پر **ف** یعنی زیادہ تر دوسرے شہادت دی کہ بکر اور خالد کے ہزار دم میت پر آتے ہیں اور بکر اور خالد نے شہادت دی کہ زیادہ تر عمر کے ہزار دم میت پر آتے ہیں تو دونوں شہادتیں صحیح ہیں **ص** اور جو ہر فریق نے شہادت دی دوسرے کے لیے اس بات کی کہ میت نے ان کے لیے ہزار دم کی وصیت کی ہو تو یہ شہادت باطل ہو یا ایک سے لگاوا ہی دی کہ دوسرے کے لیے ایک غلام کی وصیت کی ہو اور دوسرے فریق نے لگاوا ہی دی کہ اول کے لیے ثلث مال کی وصیت کی ہو تب بھی باطل ہو

### ص کتاب النکاح

**ف** یہ کتاب جو نکاح کے احکام میں **ص** غنشی وہ جو بوج اور ذکر و نون رکھا ہو واپس اگر پیشاب کرے تو کر بنے تو وہ مرد ہو اور اگر پیشاب کرے فرج سے تو وہ عورت ہو **ف** ایسے کہ روایت کی ابن عدی نے کامل میں ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے اس کی میراث سے تب فرمایا آپ نے کہ جان سے پیشاب کرنا یا بوج کا اعتبار ہوگا اور روایت کی عبد الرزاق نے مصنف میں حضرت علی سے مثل اس کے کہ فی تخریج الہدایہ **ص** اور جو دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہو تو جان سے اول پیشاب نکلتا ہے اسی کا اعتبار ہوگا اور جو دونوں جگہ سے ساتھی پیشاب نکلتا ہو تو وہ نہ شامی شکل ہو اور اعتبار کثرت پیشاب کا ہوگا **ف** اور صاحبین کے نزدیک کثرت کا اعتبار ہوگا یعنی وہ کچھ جگہ کا کہ کس مقام سے زیادہ پیشاب آتا ہو **ص** یہ سب باتیں قبل بلوغ کے ہیں بھر جب بالغ ہوا اور اس کی ڈارٹھی نکل آئی یا کسی عورت سے اوڑھنے جلا گیا تو وہ مرد ہو اور جو اس کے پستان او بھر آئے یا دودھ اور لٹا یا پتھر آگیا یا جل رہا یا اوس سے کسی شخص نے طہ کی تو وہ عورت ہو اور جو کوئی سلامت ان میں سے ظاہر نہیں ہوئی یا دونوں قسم کی علامتیں پائی گئیں مثلاً ڈارٹھی بھی نکلے اور پستان بھی او بھر آئے تو وہ خوشی شکل ہو **ف** آگے اسی کے احکام مذکور رہے ہیں وہ احکام یہ ہیں **ص** اگر عورتون کی صفت میں کھڑا ہو تو نماز کا اعادہ کرے درجہ مردون کی صفت میں کھڑا ہو تو اس کے دایم بائیں والا اور بچے والا شخص نماز کا اعادہ کرے نماز پڑھے سر نہ چھپا کر اور ریشمی کپڑا اور زیور سینے اور انا ہن نہ کھوئے عورت اور مرد کے سامنے اور اوس سے خلوت نہ کرے کوئی غیر محرم مرد یا غیر محرم عورت اور سفر نہ کرے غیر محرم اور مرد یا عورت کو اس کا خفیہ کرنا کہ وہ جو لکھ اور اس کا ایک لوٹھی خرید دین کہ وہ اس کا خفیہ کرے اگر اس کے پاس مال ہو در نہ میت المال سے خرید دین بھر بکر روہ یا اس کا میت المال میں داخل کر لین اور جو قبل اس کے حال کھلنے کے کہ مرد جو یا عورت مرد سے تو اس کو غسل نہ دیں بلکہ تیمم کر دیں **ف** اور یہاں پر اس کے غسل کرانے کے لیے لوٹھی خرید نہیں سکتے کیونکہ لوٹھی اول نوبت کی ملک انہیں ہو سکتی دوسرے لوٹھی کو لینے صید کا غسل موت درست نہیں جو اور غنشی جب قریب بلوغ کے ہو دوسرے تو عورت یا مرد کے غسل کے وقت نہ آدے اور مستحب ہے اس کی قبر پر پردہ کرنا





# اشہار

8541

واضح ہو کہ یہ نسخہ نور الہدایہ یعنی ترجمہ شرح وقایہ

کئی بار اس مطبع نظامی میں چھپا۔ ادھر مرتبہ طالبوں کی کثرت سے ہاتھوں ہاتھ  
بچا۔ چنانچہ یہ چوتھی مرتبہ ہو کہ پہلے نسخوں سے یہ نسخہ نہایت عمدہ طیار ہوا۔ اور اس کی  
تکمیل و درستی میں محنت و مشقت کے ساتھ ایک زمانہ گزرا۔ اور اصل نسخہ عربی کی  
عبارات سے جانچ کر اسکے تمام سائل و ردائل کو ملانے اور باجاء عبارات گھٹانے  
اور بڑھانے اور جدید حواشی چڑھانے میں صرف زر کثیر ہوا۔ اور بہت خرچہ  
پڑا۔ اب کامل طور سے جیسا کہ جی چاہتا تھا صحیح اور درست ہو گیا۔ نقد یقین اس  
کلام کی ناظرین کو وقت مطالعے کے ہوگی۔ اور خود یہ کتاب اس دعوے کی شہادت  
دیگی۔ پس جن صاحب کو مطلوب ہو بار سال زرقمیت راقم سے یہ کتاب سنگو الدین۔ لیکن  
کوئی صاحب نفع دنیا کی طمع سے اس دین کی کتاب کو بلا اجازت راقم کے چھپو اگر  
مؤاخذہ سرکاری کا بار نقصان نہ اوٹھائیں۔ اس واسطے کہ حق تالیف اس کا حسب  
منشائے قانون بستم شدہ داخل رجسٹری ہو کر مطبع ہذا میں محفوظ رکھا گیا ہو

۱۳۶

۱۳۶

محمد عبدالرحمن مہتمم مطبع نظامی کانپور محلہ پٹکاپور

منقہ المسر  
تاریخ محمد پال آردو  
ایضاً تاریخ محمد پال زری  
فتوحات ہند

تاریخ سیدالارسلان سوری  
ذریعہ نامہ تاریخ اودھر

### فہرست کتاب تراوی النساء

مقتدیہ اس بیان میں رد افکار  
کون کون سی بات کرنا چاہیے۔

الح اس بیان میں کہ آدمی فری  
آفسر کر ذلیل ہوتا ہے۔

الح اس بیان میں کہ مرد اور عورت  
جنگل کی عادت کرنا بہت مائیدوستی

الح اس بیان میں کہ سعادت کو پہنچ  
تو بہر کو ناراض کرنا چاہیے۔

الح اس بیان میں کہ آدمی کو حلال  
مستحق کام کرنا جائز ہیں۔

الح اس بیان میں کہ جو بزرگ استاد  
میں وہ زبور ایسے کاشوق نہیں  
رکھتی ہیں۔

الح اس بیان میں کہ آدمی کو طور  
کھنے پر گراہ ہونا چاہیے۔

الح اس بیان میں کہ ہندو مت کے  
اکثر مسلمان افعال شریک کے عمل  
میں لائق ہیں۔

الح اس بیان میں کہ مافیل کامل  
اللہ پر عہد و سوا گناہ۔

الح اس بیان میں کہ آدمی ابنا کام لینے  
بیوقوف ہے۔

الح اس بیان میں کہ بعض عورتیں  
مردوں سے ہتر مافی ہیں۔

الح اس بیان میں کہ آدمی کو پڑھنی  
دوستی کی لازم ہے۔

الح اس بیان میں کہ اولاد کو لازم ہے  
کہ اب ال باب کا حق ادا کیا کرے۔

الح اس بیان میں کہ وہ زمین کی پرستی  
کا خیال کر کے اونکی خدمت کرے۔

الح اس بیان میں کہ جو حکم اللہ آدمی  
کی نسبت دیتا ہے وہ بہتر ہوتا ہے اگرچہ  
بلکہ اور حکم دیا جاتا ہے۔

الح اس بیان میں کہ آدمی ہنگام  
کبھی خوش نہیں رہتا۔

الح اس بیان میں کہ آدمی سبیل اللہ کے  
جو میں بچے سے مشافعات سے محروم رہتا ہے۔

الح اس بیان میں کہ جس وقت  
عورت اپنے غصے کی آسائش کے بے  
منت مرید کرتی ہے۔

الح اس بیان میں کہ جو مجلس اور مجلس  
کے مشربانے سے اعزان کرنا چاہیے۔

الح اس بیان میں کہ خدا ہوتا ہے۔  
کہنا بڑی مانت ہو۔

الح اس بیان میں کہ صاحب غیرت  
عورت کا طہ نہیں سمجھتا ہے۔



# اعلا

وضع ہو کہ یہ نسخہ نور الہدیٰ بمبئی  
ترجمہ شرح وقایہ کئی بار اس مطبع نظامی میں چھپا اور  
ہر مرتبہ طالبوں کی شرکت ہاتھ بکھڑا پانچویں مرتبہ ہو کہ پہلے نسخہ  
یہ نسخہ نہایت عمدہ طیار ہوا اور اس کی تکمیل و درستی میں محنت و مشقت کے ساتھ ایک  
شہانہ گذار اور دہل نسخہ عربی کی عمارت سے جانچ کر اسکے تمام مسائل اور دلائل کو لانے  
اور جابجا عمارت گھٹانے اور بڑھانے اور جدید حاشی چڑھانے میں صرف ذکر تیرہ ہوا اور  
بہت خرچہ پڑا اب کامل طور سے جیسا کہ جی چاہتا تھا صحیح اور درست ہو گیا تصدیق اس  
کلام کی نظر میں کو وقت مطالعے کے ہوگی اور خود یہ کتاب اس معرے کی شہادت دیگی پس  
جن صاحبوں کو مطلوب ہو بار سال زرقبت راقم سے یہ کتاب نکلوا لیں لیکن کوئی حساب  
نفع دنیا کی طمع سے اس میں کی کتاب کو بلا اجازت راقم کے چھپوا کر مواخذہ نہ کری  
کا بار نقصان نہ آئیں اس واسطے کہ حق تالیف اس کا مستحق ہی قانون  
بسم اللہ عام داخل حیدری ہو کر مطبع ہمایون  
منو بکار کھا گیا ہو فقط

## الراست

محمد عبدالرحمن مہتمم مطبع نظامی کا پرنٹر

مبئی

۱۳۰۰ھ